Presented by: https://jafrilibrary.com

تفسیر قمی

(جلد دوم)

تالیف: علی بن ابراہیم قمی

ترجمہ: سید حسین اختر رضوی اعظمی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: تفسیر قمی (جلد دوم)

تالیف: علی بن ابراہیم قمی

ترجمہ: سید حسین اختر رضوی اعظمی

تصحیح: ریسرچ اسکالر ناظم حسین اکبر

تعداد صفحات: ۶۷۳

سن اشاعت: پہلا ایڈیشن ۲۰۱۶ء

ناشر: المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بین الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر، قم، ایران

کمپوزنگ: الغدیر فاؤنڈیشن ہندوستان

قیمت:

ملنے کا پتہ

ایران: میدان شہداء، خیابان حجتیہ، : مرکز بین المللی نشر المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قم۔ ایران

فون: 0253- 7730517 فیکس: 0253- 2133146

ہندوستان: الغدیر فاؤنڈیشن، علمدار منزل، پاری پٹی، اعظم گڈھ، یوپی

پاکستان: ابوطالبؑ انٹر نیشنل اسلامک انسٹیٹیوٹ لاہور

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فہرست مطالب

تفسیر سورۂ انعام

بارگاہ خدا میں حضرت موسیٰؑ کی مناجات ۳۰

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت ۵۲

حضرت آدمؑ اور جبرائیلؑ کا اعتراض ۱۱۵

جبر و قدر کا عقیدہ رکھنے والوں کی رد ۱۲۰

جہنم زمین پر اور جنت آسمان میں ہے ۱۲۷

امام محمد باقر علیہ السلام سے عمر کے آزاد کردہ غلام کے سوالات ۱۳۳

موسیٰ علیہ السلام کے لئے نو نشانیاں ۱۴۶

توریت کا نزول ۱۵۲

موسیٰ علیہ السلام کی مناجات ۱۶۲

قوم ثمود ۱۶۷

عالم ذر میں انبیاء سے عہد و پیمان ۱۷۳

بلعم باعوراء کا واقعہ ۱۷۷

انفال کیا ہے؟ ۱۹۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جنگ بدر ۱۹۶
شیطان کے ہاتھ میں مشرکین کا پرچم ۲۱۳
دار الندوۃ میں قریش سے مشورہ ۲۲۹
بستر پیغمبرؐ پر حضرت علی علیہ السلام کا سونا ۲۳۶
مال کثیر سے کیا مراد ہے؟ ۲۶۵
غزوۂ حنین ۲۶۶
پیغمبر اسلام ﷺ اور ابوبکر غار میں ۲۷۸
جنگ تبوک میں پیغمبر اسلام ﷺ کا خطبہ ۲۸۰
ابو خثیمہ کا واقعہ ۲۸۵
حضرت ابوذر غفاریؓ کا واقعہ ۲۸۶
جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں کی توبہ ۲۹۱
حدیث منزلت ۲۹۶
صدقہ ۳۰۱
چغل خور منافق ۳۰۵
ابی لبابہ کی توبہ ۳۲۱
مسجدِ ضرار ۳۲۷
فرعون کا غرق ہونا ۳۶۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بنی اسرائیل کا دریا سے گزرنا ۳۷۱
قوم یونس سے عذاب کا برطرف ہونا ۳۷۹
آل عمران پر قارون کا اظہار افسوس ۳۸۱
امت کے معنی ۳۹۵
حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ ۴۱۰
حضرت ہود علیہ السلام کا واقعہ ۴۱۸
حضرت صالح علیہ السلام کا واقعہ ۴۲۵
سرزمین نمرود سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نکلنا ۴۳۲
قوم لوط علیہ السلام کی ہلاکت ۴۴۱
قید خانے میں حضرت یوسفؑ کی دعا ۴۹۳
عزیز مصر کا خواب ۴۹۴
حضرت یوسف علیہ السّلام کی حکومت ۴۹۸
برادران یوسفؑ، دربار یوسفؑ میں ۵۰۲
حضرت یعقوب اور عزرائیل علیہم السلام کے درمیان گفتگو ۵۱۰
حضرت یعقوب کے نام عزیز مصر کا خط ۵۱۱
حضرت یوسف علیہ السّلام کی قمیص ۵۱۹
برسوں فراق کے بعد باپ و بیٹے کی ملاقات ۵۲۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

زلیخا کا جوان ہونا ۵۲۷
قابیل پر عذابِ الٰہی کا تسلسل ۵۴۴
درخت طوبیٰ سے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خلقت ۵۵۵
آتش دنیا کی آتش جہنم سے نسبت ۵۵۹
شب قدر میں ملائکہ کا نزول ۵۶۱
علم الکتاب حضرت علی علیہ السلام کے پاس ہے ۵۶۳
پڑوسیوں کو اذیت دینا ۵۶۹
آب حمیم و صدید کیا ہے؟ ۵۷۱
دنیا میں انسان کا آخری دن ۵۷۷
پیغمبر اسلام ﷺ کی ولادت ۵۹۱
جانّ، ابلیس کا باپ ۵۹۸
موعظۂ پروردگار سے عبرت حاصل کرنا چاہئے ۶۰۶
پیغمبر اسلام ﷺ کا مذاق اڑانے والے ۶۰۷
قریش کی پیغمبرؐ کو تجویز ۶۱۱
مسلمان شعبِ ابوطالبؑ میں ۶۱۳
خلافت ملنے کے بعد حضرت علی علیہ السلام کا خطبہ ۶۲۵
اللہ کی نعمت سے کیا مراد ہے؟ ۶۴۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پابندِ ولایت رہو ۶۵۱

منابع و مأخذ ۶۶۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سورۂ انعم

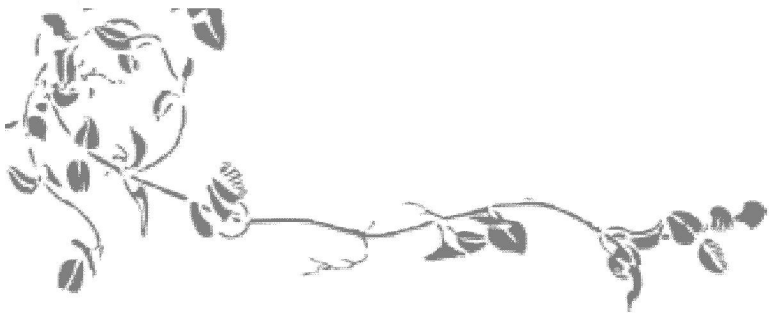

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سورہ انعام ایک ہی مرتبہ میں نازل ہوا ہے اور ۷۰ ہزار ملائکہ نے تسبیح و تہلیل اور تکبیر الٰہی کے ساتھ اس کی ہمراہی کر رہے تھے لہٰذا جو شخص بھی اس کی تلاوت کرے گا یہ ملائکہ قیامت تک اس کے پڑھنے والے کے لئے تسبیح کرتے رہیں گے۔[1]

هُوَالَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ طِیۡنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلاً وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنۡدَہٗ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تَمۡتَرُوۡنَ (۲)

۲۔ "وہ خدا وہ ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا ہے پھر ایک مدت کا فیصلہ کیا ہے اور ایک مقررہ مدت اس کے پاس اور بھی ہے لیکن اس کے بعد بھی تم شک کرتے ہو۔"

((هُوَالَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ طِیۡنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلاً وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنۡدَہٗ)) عبداللہ بن مسکان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اجل مقضیٰ وہی حتمی موت ہے کہ جس کے حتمی واقع ہونے کے بارے میں خدا نے حکم فرمایا ہے اور اجل مسمّٰی وہ موت ہے جس کے بارے میں ممکن ہے بداء واقع ہو جائے اور خدا جتنی مقدار میں چاہے اسے مقدم یا معلق کر دے، لیکن حقیقی و حتمی موت میں جلدی اور تاخیر نہیں ہوتی۔[2]

---

[1]۔ مستدرک الوسائل، ج ۴، ص ۲۹۶؛ بحار الانوار، ج ۸۹، ص ۴۷ ۲؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۵

[2]۔ بحار الانوار، ج ۴، ص ۹۹؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۱۰؛ تفسیر صافی، ج ۳، ص ۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یاسر نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: خدا نے کسی بھی پیغمبرؐ کو مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ انہوں نے شراب کو حرام قرار دیا اور بداء کے سلسلے میں اقرار کیا کہ خدا جو کام چاہے انجام دے سکتا ہے۔[1]

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ ۖ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ (۳)

۳۔ "وہ آسمانوں اور زمین ہر جگہ کا خدا ہے وہ تمہارے باطن اور ظاہر اور جو تم کاروبار کرتے ہو سب کو جانتا ہے۔"

((سرّ)) سے مراد وہ چیز ہے جو انسان کے دل میں پوشیدہ ہو اور ((جھر)) وہ چیز ہے جسے وہ آشکار کرتا ہے اور ((کتمان)) سے مراد وہ چیز ہے جو دل کے سپرد کی جاتی ہے اور پھر فراموش کر بیٹھتا ہے۔

وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ (۴) فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (۵) أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ (۶) وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ (۷)

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۴، ص ۹۹؛ تہذیب الاحکام، ج ۹، ص ۱۰۲؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۱۰؛ عیون الاخبار، ج ۲، ص ۱۵؛ غیبت شیخ طوسیؒ، ص ۴۳۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۔" ان لوگوں کے پاس ان کے پروردگار کی کوئی نشانی نہیں آتی مگر یہ کہ اس سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں۔"

۵۔" ان لوگوں نے اس کے پہلے بھی حق کے آنے کے بعد حق کا انکار کیا ہے عنقریب ان کے پاس جن چیزوں کا مذاق اڑاتے تھے ان کی خبریں آنے والی ہیں۔"

۶۔" کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی نسلوں کو تباہ کر دیا ہے جنہیں تم سے زیادہ زمین میں اقتدار دیا تھا اور ان پر موسلادھار پانی بھی برسایا تھا ان کے قدموں میں نہریں بھی جاری تھیں پھر ان کے گناہوں کی بنا پر انہیں ہلاک کر دیا اور ان کے بعد دوسری نسل جاری کر دی۔"

۷۔" اور اگر ہم آپ پر کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب بھی نازل کر دیتے اور یہ اپنے ہاتھ سے چھو بھی لیتے تو بھی ان کے کافر یہی کہتے کہ یہ کھلا ہوا جادو ہے۔"

وَمَا تَأْتِيهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَسَوْفَ يَأْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ یہ آیتیں محکمات میں سے ہیں۔

وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ (۸) وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُونَ (۹) وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (۱۰) قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ (۱۱) قُلْ لِمَنْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلْ لِلَّهِ ۚ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (۱۲)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸۔"اور یہ کہتے ہیں کہ ان پر ملک کیوں نہیں نازل ہوتا حالانکہ ہم ملک نازل کر دیتے تو کام کا فیصلہ ہو جاتا اور پھر انہیں کسی طرح کی مہلت نہ دی جاتی۔"

۹۔"اگر ہم پیغمبر کو فرشتہ بھی بناتے تو بھی مرد ہی بناتے اور وہی لباس پہناتے جو مرد پہنا کرتے ہیں۔"

۱۰۔"پیغمبر آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا ہے جس کے نتیجے میں مذاق اڑانے والوں کے لئے ان کا مذاق ہی ان کے گلے پڑ گیا اور وہ اس میں گھر گئے۔"

۱۱۔"آپ ان سے کہہ دیجئے کہ زمین میں سیر کریں پھر اس کے بعد دیکھیں کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔"

۱۲۔"ان سے کہئے کہ زمین اور آسمان میں جو کچھ بھی ہے وہ سب کس کے لئے ہے؟ پھر بتایئے کہ سب اللہ ہی کے لئے ہے اس نے اپنے اوپر رحمت کو لازم قرار دے لیا ہے وہ تم سب کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے جن لوگوں نے اپنے نفس کو خسارہ میں ڈال دیا ہے وہ اب ایمان نہ لائیں گے۔"

خداوند عالم قریش کی باتوں کو نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے:

(وَقَالُوا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ) یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(وَلَوْاَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ) خداوند عالم نے خبر دی کہ ہماری آیت اور نشانیوں کی آمد اور فرشتوں کے نزول کے بعد بھی یہ لوگ ایمان نہیں لا رہے اور ہلاک ہو جائیں گے اس لئے خداوند عالم نے ان نشانیوں کو جو گذشتہ انبیاء کے لئے تھیں پیغمبر آخر الزمانؐ کی امت پر لطف و رحمت کرتے ہوئے اٹھالیا اور اس کے بدلے میں ان کو شفاعت عطا کر دی۔ پھر خداوند عالم نے فرمایا:

(وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُوْنَوَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِؤُنَ) یعنی ان پر عذاب نازل ہوا پھر اے محمدؐ ان

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے کہہ دو: (سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا) یعنی قرآن اور دیگر چیزوں کو غور سے دیکھیں (كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ) پھر فرمایا: ان سے کہہ دو: (لِّمَن مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) پھر ان کو رد کرتے ہوئے فرمایا: ان سے کہہ دو (لِلَّهِ ۚ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ) یعنی رحمت و مغفرت کو اپنے اوپر واجب کر دیا۔

وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۱۳) قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (۱۴) قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (۱۵) مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ (۱۶) وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۱۷) وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ (۱۸)

۱۳۔ "اور اس خدا کے لئے وہ تمام چیزیں ہیں جو رات اور دن میں ثابت ہیں اور وہ سب کی سننے والا اور سب کا جاننے والا ہے۔"

۱۴۔ "آپ کہئے کہ کیا میں خدا کے علاوہ کسی اور کو اپنا ولی بنالوں جب کہ زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا وہی ہے اور وہی سب کو کھلاتا ہے اس کو کوئی نہیں کھلاتا ہے آپ کہہ دیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا اطاعت گذار ہوں اور خبردار تم لوگ مشرک نہ ہو جانا۔"

۱۵۔ "اور کہہ دیجئے کہ کیا میں اپنے خدا کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے سنگین دن کے عذاب کا خطرہ ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۶۔ "اس دن جس سے عذاب ٹال دیا جائے اس پر خدا نے بڑا رحم کیا اور یہ ایک کھلی ہوئی کامیابی ہے۔"

۱۷۔ "اگر خدا کی طرف سے تم کو کوئی نقصان پہنچ جائے تو اس کے علاوہ کوئی ٹالنے والا بھی نہیں ہے اور اگر وہ خیر دیدے تو وہی ہر شئے پر قدرت رکھنے والا ہے۔"

۱۸۔ "اور اپنے تمام بندوں پر غالب اور صاحب حکمت اور باخبر رہنے والا ہے۔"

(وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيم) یعنی دن اور رات دونوں کو خداوند عالم نے پیدا کیا ہے پھر خداوند عالم نے ان پر دلیل کے طور پر فرمایا کہ: ان سے کہہ دو (أَغَيْرَ اللهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) یعنی خدا زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے (وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ) یہ آیتیں محکمات میں سے ہیں۔[1]

قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ اللهُ ۖ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ ۚ قُلْ لَا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ (۱۹)

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۱۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۹۔ "آپ کہہ دیجئے کہ گواہی کے لئے سب سے بڑی چیز کیا ہے اور بتا دیجئے کہ خدا ہمارے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور میری طرف اس قرآن کی وحی کی گئی ہے تاکہ اس کے ذریعے میں تمہیں اور جہاں تک یہ پیغام پہنچے سب کو ڈراؤں کیا تم لوگ گواہی دیتے ہو کہ خدا کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہے تو آپ کہہ دیجئے کہ میں اس کی گواہی نہیں دے سکتا اور بتا دیجئے کہ خدا صرف خدائے واحد ہے اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔"

ابی الجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے (قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ) کی آیت کے بارے میں فرمایا ہے کہ: اس آیت کے نزول کا سبب یہ ہے کہ مشرکین مکہ نے کہا: اے محمد خدا کو تمہارے علاوہ کوئی نہیں ملا جسے رسول بنا کر بھیجتا؟ کیونکہ تیری باتوں کی تصدیق کرنے والا کوئی نظر نہیں آرہا ہے مشرکین مکہ ابتداء رسالت میں یہی کہتے تھے؛ ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے آپ کے بارے میں یہودیوں اور نصرانیوں سے سوال کیا تو ان لوگوں نے کہا کہ ہماری کتابوں میں تمہارا نام نہیں ہے اور تم اپنی رسالت پر کسی کو گواہ لاؤ تاکہ وہ تمہاری رسالت کی گواہی دے۔ رسولخدا ﷺ نے فرمایا: (اللهُ شَهِيدٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُم) ہمارے اور تمہارے درمیان خدا گواہ ہے۔

آپؐ نے فرمایا: تم لوگ گواہی دیتے ہو کہ خدا کا کوئی شریک ہے خدا نے فرمایا کہ اے محمدؐ اگر ان لوگوں نے گواہی دی تو تم ان کے گواہ نہ رہنا اور فرمایا: (لَا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ) کہہ دو: میں گواہی نہیں دوں گا اور کہہ دو کہ خدا ایک ہے اور تم لوگ جو خدا کا شریک قرار دے رہے ہو ہم اس سے بیزار ہیں۔[1]

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۰۱؛ نور الثقلین، ج ۱، ص ۷۰۶؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۱۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ۘ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ(۲۰)

۲۰۔" جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ پیغمبر کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں لیکن جن لوگوں نے اپنے نفس کو خسارہ میں ڈال دیا ہے وہ ایمان نہیں لا سکتے۔"

(الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُم) عمر بن خطاب نے عبد اللہ بن سلام سے کہا: کیا تم محمد کو اپنی کتابوں کے حوالے سے پہچانتے ہو؟

اس نے کہا ہاں خدا کی قسم ہم انہیں بالکل اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح خداوند عالم نے ہماری آسمانی کتابوں میں اس کی توصیف کی ہے اور جب ہم نے تمہارے درمیان انہیں دیکھا تو فوراً پہچان لیا بالکل اسی طرح جس طرح ہم میں سے کوئی ایک اپنے بچے کو دوسرے بچوں کے درمیان جیسے ہی دیکھتا ہے فوراً پہچان لیتا ہے اور اس خدا کی قسم کہ جس کی میں (ابن سلام) ہمیشہ قسم کھاتا ہوں، کہ محمد کی معرفت مجھے اپنے بچے کی معرفت سے زیادہ ہے۔[1]

خداوند عالم فرماتا ہے: (الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ) وہ لوگ جو اپنے کو ضرر پہنچاتے ہیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

علی بن ابراہیم کہتے ہیں: اس وقت خداوند عالم نے فرمایا: اے محمد ان سے کہہ دو (اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً) یعنی کون سی چیز سب سے زیادہ سچی ہے پھر ارشاد فرمایا: (قُلِ اللّٰهُ ۖ شَهِيدٌ بَيْنِي

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۱۵، ص ۱۸۰ ؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۱۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ) (مَنْ بَلَغَ) سے مراد وہی "امام" ہے، کہا: محمد لوگوں کو عذاب خدا سے ڈراتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ وہ چیز کہ جس سے پیغمبر ﷺ ان لوگوں کو ڈراتے ہیں۔[1]

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (۲۱)

۲۱۔ "اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو خدا پر بہتان باندھے اور اس کی آیات کی تکذیب کرے یقینا ان ظالمین کے لئے نجات نہیں ہے۔"

(وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ) یہ آیت محکمات میں سے ہے۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ (۲۲) ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ (۲۳)

۲۲۔ "قیامت کے دن ہم سب کو ایک ساتھ اٹھائیں گے پھر مشرکین سے کہیں گے کہ تمہارے وہ شرکاء کہاں ہیں جو تمہارے خیال میں خدا کے شریک تھے۔"

۲۳۔ "اس کے بعد ان کا کوئی فتنہ نہ ہوگا سوائے اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ خدا کی قسم ہم مشرک نہیں تھے۔"

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۲۳، ص ۱۹۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ) یعنی وہ جھوٹ نہ بولیں ۔

(إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ) اور یہ آیت دلیل ہے کہ فتنہ سے مراد جھوٹ ہے۔

أُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ (۲۴) وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ (۲۵)

۲۴۔'' دیکھئے انہوں نے کس طرح اپنے آپ کو جھٹلایا اور کس طرح ان کا افتراء حقیقت سے دور نکلا۔''

۲۵۔'' اور ان میں سے بعض لوگ کان لگا کر آپ کی بات سنتے ہیں لیکن ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں یہ سمجھ نہیں سکتے ہیں اور ان کے کانوں میں بھی بہرا پن ہے یہ اگر تمام نشانیوں کو دیکھ لیں تو بھی ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب آپ کے پاس آئیں گے تو بھی بحث کریں گے اور کفار کہیں گے یہ قرآن تو صرف اگلے لوگوں کی کہانی ہے۔''

(أُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ) یعنی وہ جھوٹ کی وجہ سے گمراہ ہو گئے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پھر قریش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: (وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ) یعنی ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ یہ سمجھ نہیں سکتے۔ (وَفِيْ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا) یعنی ان کے کان سننے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ (بہرے ہیں)

(وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ) یعنی تم سے دشمنی کرتے ہیں۔

(يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ) یعنی سب سے پہلے جھوٹ بولنے والے۔

ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت (وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ) کی تفسیر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: خدایا ہم نے ولایت علی علیہ السلام میں کسی کو شریک نہیں قرار دیا۔[1]

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ ۖ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ (۲۶)

۲۶۔'' یہ لوگ دوسروں کو قرآن سے روکتے ہیں اور خود بھی دور بھاگتے ہیں حالانکہ یہ اپنے ہی کو ہلاک کر رہے ہیں اور انہیں شعور تک نہیں ہے۔''

(وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ) یعنی بنی ہاشم رسول خدا ﷺ کی مدد کیا کرتے تاکہ قریش آنحضرتؐ کو اذیت وآزار نہ پہنچا سکیں۔

(وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ) یعنی آنحضرتؐ سے دور نہیں ہوتے تھے بلکہ ان کی مدد کرتے تھے لیکن ایمان نہیں لاتے تھے۔[1]

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۹۳؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۱۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَلَوْ تَرٰى اِذْ وُ قِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّوَلاَ نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ(۲۷)بَلْ بَدَا لَهُمْ مَا كَانُوا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكَاذِبُوْنَ(۲۸)وَقَالُوْآاِنْ هِىَ اِلاَّحَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ(۲۹)وَلَوْتَرٰىٓ اِذْ وُقِفُوا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ(۳۰)قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللهِ ؕ حَتّٰى اِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ أَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُوْنَ(۳۱)

۲۷۔'' اگر آپ دیکھتے کہ یہ کس طرح جہنم کے سامنے کھڑے کئے گئے اور کہنے لگے کہ کاش ہم پلٹا دئے جاتے اور پروردگار کی نشانیوں کی تکذیب نہ کرتے اور مومنین میں شامل ہو جاتے۔''

۲۸۔'' بلکہ ان کے لئے وہ سب واضح ہو گیا جسے پہلے سے چھپا رہے تھے اور اگر یہ پلٹا بھی دیئے جائیں تو وہی کریں گے جس سے روکے گئے ہیں اور یہ سب جھوٹے ہیں۔''

۲۹۔'' اور یہ کہتے ہیں کہ یہ صرف زندگانی دنیا ہے اور ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔''

۳۰۔'' اور اگر آپ اس وقت دیکھتے جب انہیں پروردگار کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور ان سے خطاب ہوگا کہ کیا یہ سب حق نہیں ہے تو وہ لوگ کہیں گے کہ بے شک ہمارے پروردگار کی قسم یہ سب حق ہے تو ارشاد ہوگا کہ اب اپنے کفر کے عذاب کا مزہ چکھو۔''

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۱۔'' بے شک وہ لوگ خسارے میں ہیں جنہوں نے اللہ کی ملاقات کا انکار کیا یہاں تک کہ جب اچانک قیامت آ گئی تو کہنے لگے کہ ہائے افسوس ہم نے قیامت کے بارے میں کوتاہی کی ہے اس وقت وہ اپنے گناہوں کا بوجھ اپنی پشت پر لادے ہوں گے اور یہ بدترین بوجھ ہوگا۔''

(وَلَوْ تَرٰی اِذْ وُقِفُوْا عَلَی النَّارِ فَقَالُوْا یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُکَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا وَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ)

فرمایا: یہ آیت بنی امیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے پھر ارشاد فرمایا: (بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ) یہ لوگ امیر المؤمنین علیہ السلام کے دشمنوں میں سے ہیں (وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكَاذِبُوْنَ) پھر خدا دہریوں کے قول کی حکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے: (وَقَالُوْٓا اِنْ هِیَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ) پھر خداوند عالم فرماتا ہے: (وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ) یعنی خدا نے ان لوگوں کی حکایت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جنہوں نے قیامت کا انکار کیا ہے: (قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآئِ اللّٰهِ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ) یعنی ان کے گناہوں کے بوجھ۔

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (۳۲)

۳۲۔'' اور یہ زندگانی دنیا صرف کھیل تماشا ہے اور دار آخرت صاحبان تقویٰ کے لئے سب سے بہتر ہے کیا تمہاری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی ہے۔''

(وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ) یہ آیت محکمات میں سے ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ ۖ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ(۳۳)وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِنْ نَبَإِ الْمُرْسَلِينَ(۳۴)وَإِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ ۚ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ(۳۵)إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ(۳۶)وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ(۳۷)

۳۳۔"ہمیں معلوم ہے کہ آپ کو ان کے اقوال سے دکھ ہوتا ہے لیکن یہ آپ کی تکذیب نہیں کررہے ہیں بلکہ یہ ظالمین آیات الٰہی کا انکار کررہے ہیں۔"

۳۴۔'' اور آپ سے پہلے والے رسولوں کو بھی جھٹلایا گیا ہے تو انہوں نے اس تکذیب اور اذیت پر صبر کیا ہے یہاں تک کہ ہماری مدد آگئی اور اللہ کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ہے اور آپ کے پاس تو مرسلین کی خبریں آچکی ہیں۔''

۳۵۔"اور اگر ان کا اعراض وانحراف آپ پر گراں گذرتا ہے تو اگر آپ کے بس میں ہے کہ زمین میں سرنگ بنادیں یا آسمان میں سیڑھی لگا کر کوئی نشانی لے آئیں تو لے آئیں، بے شک اگر خدا چاہتا تو جبراً سب کو ہدایت پر جمع ہی کردیتا لہٰذا آپ اپنا شمار ناواقف لوگوں میں نہ ہونے دیں۔"

۳۶۔"بس بات کو وہی قبول کرتے ہیں جو سنتے ہیں اور مردوں کو تو خدا ہی اٹھائے گا اور پھر اس کی بارگاہ میں پلٹائے جائیں گے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۷۔"اور یہ کہتے ہیں کہ ان کے اوپر کوئی نشانی کیوں نہیں نازل ہوئی تو کہہ دیجئے کہ خدا تمہاری پسندیدہ نشانی بھی نازل کر سکتا ہے لیکن اکثریت اس بات کو بھی نہیں جانتی ہے۔"

(قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ ۖ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ)

جب امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے اس آیت کی تلاوت ہوئی تو حضرتؑ نے فرمایا: خدا کی قسم ظالموں نے آیات الٰہی کی جہاں تک ہوسکا ہے تکذیب کی ہے پھر آپؑ نے فرمایا: (لَا يُكَذِّبُونَكَ لَا يَأْتُونَكَ) نازل ہوا ہے یعنی تمہاری طرف حق اور سچائی کے ساتھ نہیں آتے ہیں اور تمہارے حق کو باطل کر دیتے ہیں۔[1]

حفص بن غیاث بختری روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے حفص صبر کی ایک قسم "کم صبر" ہے اور گریہ کی ایک قسم بھی "کم رونا" ہے پھر آپؑ نے فرمایا: اے حفص اپنی زندگی کے تمام امور میں صبر کرنا کیونکہ خدا نے محمد ﷺ کو رسالت کے لئے مبعوث فرمایا اور آنحضرتؐ کو صبر و تحمل اور مہربانی کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے: (وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا)[2] اور فرمایا: (ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ)[3] پس رسول خدا ﷺ نے اس حد تک صبر کیا کہ لوگ ان پر پتھر برسایا کرتے، ہڈیوں سے اس طرح مارا کرتے کہ آپؐ کے سینہ مبارک کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں، پس پھر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی: (وَلَقَدْ

---

[1]۔ بحار الانوار، ج۹، ص ۲۰۲؛ تفسیر برہان، ج۳، ص ۲۵

[2]۔ سورہ مزمل، آیت ۱۰

[3]۔ سورہ حم سجدہ، آیت ۳۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ)[1] پھر ان لوگوں نے آنحضرتؐ کی تکذیب کی اور ان پر پتھر برسایا کرتے یہاں تک کہ آنحضرتؐ محزون ہوئے پھر خدا نے یہ آیت نازل کی: (قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِىْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰهُمْ نَصْرُنَا) پس رسول خدا ﷺ نے اپنے کو صبر کا پابند قرار دیا پھر رسول خدا ﷺ نے عرض کیا: میں نے اپنے، اپنے گھر والوں اور اپنی آبرو کے بارے میں صبر کیا لیکن ان کی باتوں پر صبر نہیں کر سکتا پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

(وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوْب فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ)[2] پس رسول خدا ﷺ نے تمام حالات میں صبر کیا اور پھر اپنے اہل بیتؑ میں سے ائمہ کو بشارت دو اور انہیں صبر کی تلقین کرو۔

(وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَكَانُوْا بِاٰيَاتِنَا يُوْقِنُوْنَ)[3] اس وقت امام علیہ السلام نے فرمایا صبر کی ایمان سے ایسے ہی نسبت ہے جیسے سر کو بدن سے نسبت ہوتی ہے پھر پیغمبرؐ نے خدا کا شکر ادا کیا اور خدا نے یہ آیت نازل فرمائی: (وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ)[4]

---

[1] ۔ سورہ حجر، آیت ۹۷

[2] ۔ سورہ ق، آیت ۳۸

[3] ۔ سورہ الم سجدہ، آیت ۲۴

[4] ۔ سورہ اعراف، آیت ۱۳۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: یہ ایک ایسی آیت ہے جس میں بشارت بھی ہے اور انتقام لینے کا حکم بھی، پس خداوند عالم نے مشرکین کے قتل کو مباح قرار دیا ہے اور فرمایا جہاں بھی انہیں پاؤ رسول خدا ﷺ اور ان کے اصحاب کے سامنے قتل کردو اور خدا نے آخرت میں ان کے صبر کے ثواب کو ذخیرہ کیا ہے۔[1]

ابی الجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے (وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ) کی آیت کے بارے میں فرمایا کہ: رسول خدا ﷺ کی خواہش تھی کہ حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف اسلام لانے کے ساتھ ساتھ ایمان بھی لائے لہٰذا پیغمبر ﷺ نے اسے اسلام لانے کی دعوت دی لیکن بد بختی وشقاوت اس پر غالب آئی اور وہ اسلام نہیں لایا، یہ چیز رسول خدا ﷺ کو بہت سخت ناگوار گذری اور خدا نے یہ آیت نازل فرمائی: (وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ) یعنی زمین پر جانور۔

علی بن ابراہیم (نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ) کی آیت کے بارے میں کہتے ہیں: "اگر زمین کھودنے اور آسمان پر جانے کی قدرت تمہارے پاس ہوتی" سے مراد یہ ہے کہ تمہیں یہ قدرت حاصل نہیں ہو گی۔ اس کے بعد فرمایا: (وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى) یعنی ان تمام لوگوں کو مومنین میں سے قرار دیا ہے۔(فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ) یہاں مخاطب پیغمبرؐ ہیں لیکن معنی کے اعتبار سے عوام سے خطاب ہے۔"

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج۹، ص ۲۰۲؛ کافی، ج ۲، ص ۸۸؛ وسائل الشیعہ، ج ۱۵، ص ۲۶۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پھر فرمایا: (اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ) یعنی غور و فکر کرتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں۔ (وَالْمَوْتٰی یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ) یعنی تصدیق کرتے ہیں کہ خدا مردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا (وقَالُوْا لَوْلاَ نُزِّلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ) یعنی محال ہے کہ ان پر آیت نازل ہو (اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُّنَزِّلَ اٰیَةً وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ لاَ یَعْلَمُوْنَ) خدا فرماتا ہے: یہ لوگ نہیں جانتے کہ جب ہماری آیتیں اور نشانیاں آئیں اور وہ لوگ ایمان نہ لائیں تو ہلاک ہو جائیں گے۔[1]

ابی الجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے (اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُّنَزِّلَ اٰیَةً) کی آیت کے بارے میں فرمایا ہے آخری زمانے کی نشانیاں جن میں زمین پر رینگنے والا جانور، دجال، عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول اور سورج کا مغرب سے نکلنا دیکھو گے۔[2]

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِی الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ یَطِیرُ بِجَنَاحَیْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُکُمْ ۚ مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتَابِ مِنْ شَیْءٍ ۚ ثُمَّ إِلَیٰ رَبِّهِمْ یُحْشَرُونَ (۳۸)

۳۸۔ "اور زمین میں کوئی بھی رینگنے والا یا دونوں پروں سے پرواز کرنے والا طائر ایسا نہیں ہے جو اپنی جگہ پر تمہاری طرح کی جماعت نہ رکھتا ہو ہم نے کتاب میں کسی شیء کے بیان میں کوئی کمی نہیں کی ہے اس کے بعد سب اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پیش ہوں گے۔"

(وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِی الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ یَطِیرُ بِجَنَاحَیْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُکُمْ) یعنی تمہاری ہی طرح لوگوں کو پیدا کیا ہے اور فرمایا، جو چیز بھی پیدا کی گئی ہے وہ تمہاری ہی طرح کی ایک مخلوق ہے۔

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۰۳؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۷

[2] ۔ بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۰۴؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ) یعنی ہم نے خلقت میں کوئی چیز باقی نہیں چھوڑی ہے پھر وہ سب اپنے پروردگار کی بارگاہ میں محشور ہوں گے۔

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ ۗ مَنْ يَشَإِ اللهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ(۳۹)قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللهِ تَدْعُونَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ(۴۰)بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ(۴۱)وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ(۴۲)فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ(۴۳)فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ(۴۴)

۳۹۔'' اور جن لوگوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی وہ بہرے گونگے تاریکیوں میں پڑے ہوئے ہیں اور خدا جسے چاہتاہے یونہی گمراہی میں رکھتاہے اور جسے چاہتاہے صراط مستقیم پر لگا دیتاہے۔''

۴۰۔'' آپ ان سے کہئے کہ تمہارا کیاخیال ہے کہ اگر تمہارے پاس عذاب یا قیامت آجائے توکیا تم اپنے دعوے کی صداقت میں غیر خدا کو بلاؤگے۔''

۴۱۔'' نہیں تم خدا ہی کو پکاروگے اور وہی اگر چاہے گا تواس مصیبت کو رفع کرسکتاہے اور تم اپنے مشرکانہ خداؤں کو بھول جاؤگے۔''

۴۲۔'' ہم نے تم سے پہلے والی امتوں کی طرف بھی رسول بھیجے ہیں اس کے بعد انہیں سختی اور تکلیف میں مبتلا کیاکہ شاید ہم سے گڑگڑائیں۔''

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۳۔'' پھر ان سختیوں کے بعد انہوں نے کیوں فریاد نہیں کی اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ان کے دل سخت ہو گئے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے لئے آراستہ کر دیا ہے۔''

۴۴۔'' پھر جب ان نصیحتوں کو بھول گئے جو انہیں یاد دلائی گئی تھیں تو ہم نے امتحان کے طور پر ان کے لئے ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ ان نعمتوں سے خوشحال ہو گئے تو ہم نے اچانک انہیں اپنی گرفت میں لے لیا اور وہ مایوس ہو کر رہ گئے۔''

(وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّ بُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ) یعنی جو چیز آپ ان سے کہتے ہیں وہ ان سے پوشیدہ و مخفی ہیں (مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ) یعنی اس پر عذاب نازل کرے گا۔

(مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَّشَأْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ) یعنی اس کے لئے آشکار کرتا ہے اور اسے کامیاب کرتا ہے تاکہ حق کی راہ پر گامزن ہو جائے۔

ابی الجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے (وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّ بُكْمٌ) کی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ آیت میں (صُمٌّ) سے مراد ہدایت سے بہرہ ہونا ہے (بُكْمٌ) یعنی اس بات سے گونگے ہیں کہ اچھی باتوں کے لئے لب کشائی کریں (فِي الظُّلُمٰتِ) یعنی کفر کی ظلمت میں پڑے ہیں (مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَّشَأْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ) یعنی خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت کر دیتا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور فرمایا: یہ جملہ قدریہ فرقے کی رد میں ہے اور خداوند عالم قیامت کے دن انہیں صابئین، یہودیوں اور مجوسیوں کے ساتھ محشور کرے گا، وہ لوگ کہیں گے: (رَبَّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ)[1] خدایا ہم تو مشرکین میں سے نہیں تھے کس طرح ان کے ساتھ محشور ہوئے ؟ خداوند عالم فرمائے گا: (انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ)[2] دیکھو کس طرح انہوں نے اپنے آپ کو جھٹلایا اور کس طرح اپنے جھوٹ سے مطلع ہو رہے ہیں؟!

اس وقت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: جان لو اور آگاہ ہو جاؤ کہ ہر امت میں مجوسی ہیں اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جن کا کہنا ہے کہ قضا و قدر ضروری نہیں ہے اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا کی تمام مشیت و قدرت ان کے سپرد کر دی گئی ہے اور وہ ان کے لئے ہے۔[3]

ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت شریفہ (وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ مَن يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ وَمَن يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ) کے بارے میں پوچھا؟

تو امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو اوصیاء اور ائمہ (علیہم السلام) کو جھٹلاتے ہیں اور وہ اندھے اور بہرے ہیں جیسا کہ خدائے متعال فرماتا ہے وہ لوگ کفر و ضلالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور جو شخص بھی شیطان کی اولاد ہوگا وہ اوصیاء و ائمہؑ کی

---

[1] ۔ سورہ انعام، آیت ۲۳

[2] ۔ سورہ انعام آیت ۲۴

[3] ۔ بحار الانوار ج ۵، ص ۱۹۷، تفسیر برہان ج ۳، ص ۲۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تصدیق نہیں کرے گا اور ہر گز ان پر ایمان نہیں لائے گا، خدا نے انہیں گمراہی میں مبتلا کر دیا ہے اور جو شخص حضرت آدمؑ کی اولاد ہوگا وہ اوصیاء وائمہؑ پر ایمان رکھے گا اور وہی سیدھے راستے پر ہیں۔

ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ لوگ تمام اوصیاء کا انکار کریں تو گویا خدا کی تمام نشانیوں کا انکار کیا ہے۔[1]

اس کے بعد خدا نے فرمایا: اے محمدؐ ان سے کہہ دو: (أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللهِ تَدْعُونَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ) پھر ان کی باتوں کی نفی کرتے ہوئے فرمایا: (بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ) امام علیہ السلام نے فرمایا جس وقت بلاؤں میں گرفتار ہوتے ہو تو خدا کو مدد کے لئے بلاتے ہو اور جب بلائیں دور ہو جاتی ہیں تو جس کے بارے میں شرک کرتے ہو اسے بھول جاتے ہو یعنی بتوں کو چھوڑ دیتے ہو۔

بارگاہ خدا میں حضرت موسیٰؑ کی مناجات

خداوند عالم نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: (وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ) یعنی شاید گڑگڑائیں پھر فرمایا: (فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) پس جب اس کی بارگاہ میں گریہ وزاری نہ کریں گے تو خدا دنیا کے دروازوں کو ان پر کھول دے گا اور انہیں بے نیاز کر دے گا تاکہ انہیں ان کے

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۲۳، ص ۲۰۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اعمال کی وجہ سے عذاب دے؛پس جبکہ: (فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ) یعنی مایوس کر دیتا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مناجات میں خدا کا فرمان مضمر ہے۔[1]

حفص بن غیاث نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے مناجات میں فرمایا: اے موسیٰ جب تم یہ دیکھنا کہ فقر وفاقہ تمہاری جانب آرہا ہے تو کہو کہ مرحبا بر صالحین، اور جب مال وثروت اور بے نیازی تم تک پہونچنے لگے تو وہ تیرے گناہوں کی سزا ہے جو تمہیں جلدی دی جارہی ہے کیونکہ خداوند عالم دنیا کسی کو نہیں عطا کرتا مگر اس گناہ کے بدلے جو اس نے انجام دیئے ہیں تاکہ وہ دنیا کی طرف توجہ کرنے کی وجہ سے ان گناہوں کو بھول جائے اور توبہ کی توفیق پیدا نہ کرسکے پس بسا اوقات دنیا کی ثروت و دولت کا ملنا کسی گناہ کی سزا ہوتی ہے۔[2]

ابو حمزہ کہتے ہیں میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے (فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ) کی آیت کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا؟امام علیہ السلام نے فرمایا: (فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ) سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں نے امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی ولایت کو ترک کر دیا حالانکہ اسے قبول کرنے کا انہیں حکم دیا گیا تھا اور (فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْئٍ) سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں ان کے لئے دولت وثروت کا دروازہ کھول دیا گیا تاکہ انہیں دنیا کی دولتوں میں مشغول رکھیں[3] اور خداوند عالم جو فرمارہا ہے: (حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ) یعنی یہاں

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۹

[2] ۔ بحار الانوار، ج ۱۳، ص ۳۴۰؛ اصول کافی، ج ۲، ص ۲۶۳؛ عدۃ الداعی، ص ۱۱۷

[3] ۔ بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۹۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تک کہ امام زمانہ علیہ السلام ظہور فرمائیں جب کہ ان لوگوں کا وہم و گمان تھا کہ کبھی بھی کوئی بادشاہ یا سلطان نہیں آئے گا اور یہ خدا کا قول ہے کہ فرمارہا ہے: (بَغْتَةً) یہ آیت خبر دے رہی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نازل ہوئی ہے۔[1]

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۴۵)

۴۵۔ "پھر ظالمین کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا اور ساری تعریف اس خدا کے لئے ہے جو عالمین کا پالنے والا ہے۔"

(فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے زہد و پرہیزگاری کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جو انسان کو حرام سے روک دیتی ہیں اور اسے شبہات سے دور کر دیتی ہے کیونکہ اگر انسان مشکوک موارد سے پرہیز نہ کرے تو حرام میں مبتلا ہو جاتا ہے حالانکہ یہ نہیں جانتا اور اگر کسی برائی کا سامنا ہو اور قدرت رکھنے کے باوجود بھی اس سے منع نہ کرے تو گویا اس نے یہی چاہا ہے کہ وہ جان بوجھ کر خدا کی نافرمانی کرے اور جو شخص بھی اپنے ارادے سے گناہ کرے گویا وہ خدا سے دشمنی اور مقابلے کے لئے آمادہ ہے اور جو شخص چاہتا ہے کہ دنیا میں ظالم و ستمگر کے عنوان سے باقی رہے وہ معصیت پروردگار انجام دینا چاہے گا جبکہ گذشتہ آیت میں خداوند عالم نے اپنی

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ستائش و تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہم نے ظالموں کو ہلاک کر دیا ہے اور ان کی بنیادوں کو جڑ سے ختم کر دیا ہے۔[۱]

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللهِ يَأْتِيكُمْ بِهِ ۗ انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ (۴۶)

۴۶۔'' آپ ان سے پوچھئے کہ اگر خدا نے ان کی سماعت و بصارت کو لے لیا اور ان کے دل پر مہر لگا دی تو خدا کے علاوہ کوئی دوسرا کون ہے جو دوبارہ انہیں یہ نعمتیں دے سکے گا دیکھو ہم اپنی نشانیوں کو کس طرح الٹ پلٹ کر دکھلاتے ہیں اور پھر بھی یہ منہ موڑ لیتے ہیں۔''

(قُلْ أَرَأَيْتُم) فرمایا کہ قریش سے کہو: (إِنْ أَخَذَ اللهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ) اگر خداوند عالم تمہاری آنکھوں اور کانوں کو چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو خدا کے علاوہ کون ہے جو دوبارہ تمہیں یہ نعمتیں واپس کرے گا۔ (ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ) یعنی یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔[۲]

ابی الجارود کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے (قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ) کے بارے میں فرمایا: اگر خداوند عالم تم سے ہدایت واپس لے لے (مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللهِ يَأْتِيكُمْ بِهِ ۗ انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ) تو (يَصْدِفُونَ) سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ کس طرح سے خدا پر اعتراض کرتے ہیں۔[۳]

---

[۱] ۔ بحار الانوار، ج ۹۷، ص ۳۷، اصول کافی ج ۵، ص ۱۰۸، معانی الاخبار ص ۲۵۲

[۲] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۳

[۳] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ (۴۷)

۴۷۔ "آپ ان سے کہئے کہ کیا تمہارا خیال ہے کہ اگر اچانک یا علی الاعلان عذاب آجائے تو کیا ظالمین کے علاوہ کوئی اور ہلاک کیا جائے گا؟"

(قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ) جس وقت پیغمبر ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی تو آپؐ کے اصحاب مختلف قسم کے امراض اور سختیوں کے شکار ہوگئے لہٰذا اصحاب نے پیغمبرؐ کی خدمت میں شکایت کی تو خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے محمد! ان لوگوں سے کہہ دو: (قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ) یعنی یقیناً وہ لوگ دنیا میں بیماری اور سختی میں گرفتار ہوں گے البتہ ظالموں کے لئے دردناک اور ہلاک کرنے والا عذاب موجود ہے جس میں وہ گرفتار ہوں گے۔[1]

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ۖ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (۴۸) وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ (۴۹) قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ (۵۰) وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (۵۱)

۴۸۔ "اور ہم تو مرسلین کو صرف بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجتے ہیں اس کے بعد جو ایمان لے آئے اور اپنی اصلاح کرلے اس کے لئے نہ خوف ہے اور نہ حزن۔"

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۳؛ تفسیر صافی، ج ۳، ص ۳۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۹۔"اور جن لوگوں نے تکذیب کی انہیں ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے عذاب اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔"

۵۰۔"آپ کہئے کہ ہمارا دعویٰ یہ نہیں ہے کہ ہمارے پاس خدائی خزانے ہیں یا ہم عالم الغیب ہیں اور نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم ملک ہیں ہم تو صرف وحی پروردگار کا اتباع کرتے ہیں اور پوچھئے کہ کیا اندھے اور بینا برابر ہو سکتے ہیں آخر تم کیوں نہیں سوچتے ہو؟"

۵۱۔"اور آپ اس کتاب کے ذریعے انہیں ڈرائیں جنہیں یہ خوف ہے کہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور اس کے علاوہ کوئی سفارش کرنے والا یا مددگار نہ ہوگا شاید انہیں خوف خدا پیدا ہو جائے۔"

(وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلاَّ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلاَ خَوْف عَلَيْهِمْ وَلاَهُمْ يَحْزَنُوْن وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ) پھر فرمایا اے محمد ان سے کہو: (قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ) فرمایا کہ خدا نے تمام خزانے اور اسی طرح علم غیب کا تمہیں مالک نہیں بنایا ہے بلکہ وہ خداوند عالم کے پاس ہے پھر فرمایا: (هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ) یعنی جو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا ہے کیا دونوں برابر ہیں؟ تم کیوں غور و فکر نہیں کرتے؟

(وَأَنْذِرْ بِهِ) یعنی انہیں قرآن کے ذریعہ ڈرائیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(الذین یخافون) یعنی وہ لوگ جنہیں امید ہے کہ (أَنْ يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ) اور جو لوگ خدا کے سامنے حاضر ہونے سے ڈرتے ہیں انہیں (قرآن) کے ذریعے ڈرایئے کیونکہ خدا کے علاوہ ان کا کوئی شفیع ومددگار نہیں ہے شاید وہ متقی وپرہیزگار بن جائیں۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ (۵۲) وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ (۵۳) وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۵۴)

۵۲۔'' اور خبردار جو لوگ صبح وشام اپنے خدا کو پکارتے ہیں اور خدا ہی کو مقصود بنائے ہوئے ہیں انہیں اپنی بزم سے الگ نہ کیجئے گا نہ آپ کے ذمہ ان کا حساب ہے اور نہ ان کے ذمہ آپ کا حساب ہے کہ آپ انہیں دھتکار دیں اور اس طرح ظالموں میں شمار ہو جائیں۔''

۵۳۔'' اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض کے ذریعے آزمایا ہے تاکہ وہ یہ کہیں کہ یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے ہمارے درمیان فضل وکرم کیا ہے اور کیا وہ اپنے شکر گذار بندوں کو بھی نہیں جانتا۔''

۵۴۔'' اور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو ان سے کہیے سلام علیکم تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت لازم قرار دے لی ہے کہ تم میں سے جو بھی از روئے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جہالت برائی کرے گا اور اس کے بعد توبہ کرکے اپنی اصلاح کرلے گا تو خدا بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔''

(وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ) اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ اسلام کے آغاز میں کچھ محتاج وفقیر مومنین جو اصحاب صفہ کے نام سے مشہور تھے ان کا گھر پیغمبر ﷺ کی مسجد میں تھا اور پیغمبرؐ ان کا خرچ دیتے تھے اور ان کی ضروریات زندگی کی چیزیں ان تک پہنچاتے تھے اور اکثر وبیشتر آنحضرتؐ ان کے پاس آتے جاتے تھے اور ان سے مانوس تھے اور ان کے پاس بیٹھتے تھے لیکن جب آپ کے مالدار وثروتمند صحابہ آپ کو ان فقراء کے پاس بیٹھا دیکھتے تو پیغمبرؐ کے اس عمل سے ناراض ہوتے تھے اور اظہار ناراضگی کے ساتھ کہتے تھے کہ آپ ان کے پاس نہ جایا کریں۔ ایک دن انصار میں سے ایک شخص پیغمبر ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو دیکھا کہ اصحاب صفہ کا ایک شخص پیغمبرؐ کے پاس بیٹھا ہے اور آنحضرتؐ اسے حدیث سنا رہے ہیں وہ انصاری پیغمبرؐ سے دور ہو کر کھڑا ہوگیا اور آپ کے قریب نہیں گیا کئی بار پیغمبرؐ نے قریب آنے کو کہا لیکن وہ نہیں گیا پھر پیغمبرؐ نے اس سے فرمایا تم اس لئے قریب نہیں آرہے ہو کہ تمہیں خوف ہے کہ شاید اس کا فقر تم تک سرایت کر جائے گا؟

انصاری نے کہا: اس شخص کو اپنے پاس سے ہٹا دیجئے تاکہ میں آپ کی خدمت میں حاضری دوں۔ اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی؛[1] اس کے بعد (وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ) کی آیت نازل ہوئی کہ ہم جو دولتمندوں کو مال ودولت عطا کرتے ہیں اس سے ان کا امتحان لیتے ہیں تاکہ دیکھیں

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کہ کس طرح فقیروں اور محتاجوں کے ساتھ وہ لوگ تعاون و امداد کرتے ہیں اور واجب حقوق جو ان کے ذمہ ہیں اسے اپنے مال سے نکال کر کس طرح مستحقین تک پہنچاتے ہیں اور دوسری طرف سے خود ان محتاجوں اور فقیروں کا امتحان لیں کہ وہ کس طرح اپنے فقر و تنگدستی پر صبر و شکر سے کام لیتے ہیں اور مالداروں کے ہاتھوں میں اپنے حقوق کو کس طرح تحمل کرتے ہیں تاکہ یہ نہ کہہ سکیں کہ خدا نے دولت نہ دے کر ہم پر احسان کیا اور انہیں دولت وثروت عطا کی، پھر خدا نے پیغمبرؐ پر واجب قرار دیا کہ جن لوگوں نے برے کام انجام دیئے اور بعد میں پشیمان وشرمندہ ہو کر توبہ کرلی ان پر رحم و کرم کرے۔"

(لِّيَقُوْلُوٓا) یعنی فقراء؛ (هٰٓؤُلَآءِ) یعنی مالدار وثروتمند۔

(وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ) یعنی جن لوگوں نے توبہ کی ان پر خدا نے اپنی رحمتیں واجب قرار دی ہیں اور اس پر دلیل خداوند عالم کا یہ قول ہے (أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ) یعنی تم میں سے جو بھی جہالت کی بناپر برا کام انجام دے اور پھر توبہ کرکے اپنی اصلاح کرلے تو بے شک خداوند عالم بہت بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔[1]

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ(۵۵)قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ ۚ قُلْ لَا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ(۵۶)قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَكَذَّبْتُمْ بِهِ ۚ مَا عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ ۖ يَقُصُّ الْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۱۷، ص ۱۸۱ اور ج ۲۲، ص ۶ ۶ ؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الْفَاصِلِينَ(۵۷)قُلْ لَوْ أَنَّ عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ(۵۸)

۵۵۔ "اور ہم اسی طرح اپنی نشانیوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں تاکہ مجرمین کا راستہ ان پر واضح ہو جائے۔"

۵۶۔ "آپ کہہ دیجئے کہ مجھے اس بات سے روکا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ کہہ دیجئے کہ میں تمہاری خواہشات کا اتباع نہیں کر سکتا کہ اس طرح گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت یافتہ نہ رہ سکوں گا۔"

۵۷۔ "کہہ دیجئے کہ میں پروردگار کی طرف سے کھلی ہوئی دلیل رکھتا ہوں اور تم نے اسے جھٹلایا ہے تو میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم صرف اللہ کے اختیار میں ہے وہی حق کو بیان کرتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔"

۵۸۔ "کہہ دیجئے کہ اگر میرے اختیار میں وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو اب تک ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور خدا ظالمین کو خوب جانتا ہے۔"

(وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ) یعنی گنہگاروں کا راستہ اور مذہب جب بیان کریں تو واضح اور آشکار ہو جائے۔ پھر فرمایا:

(قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ قُلْ لَا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَقُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَكَذَّبْتُمْ بِهِ) یعنی وہ دلیل جس پر میں عمل پیرا ہوں۔

(مَا عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ) یعنی وہ نشانیاں جس کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ ۖ يَقُصُّ الْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ) یعنی حق و باطل کے درمیان فاصلہ ہو جاتا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ ان سے کہہ دیجئے: (لَوْ أَنَّ عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ) یعنی جب نشانی آئے گی تو تم لوگ ہلاک ہو جاؤگے اور ہمارے اور تمہارے درمیان جو عہد و پیمان تھا وہ ختم ہو جائے گا۔[1]

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ (۵۹)

۵۹۔'' اور اس کے پاس غیب کے خزانے ہیں جنہیں اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے اور وہ خشک وتر سب کا جاننے والا ہے کوئی پتہ بھی گرتا ہے تو اسے اس کا علم ہے زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ یا کوئی خشک وتر ایسا نہیں ہے جو کتاب مبین کے اندر محفوظ نہ ہو۔''

(وَعِنْدَهُ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ) (مَفَاتِيح) سے مراد عالم الغیب ہے یعنی غیب کی باتوں سے آگاہ ہے۔ (لاَ يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَوَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلاَ حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَايَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ)؛ (وَرَقَةٍ) سے مراد وہ ناقص بچہ ہے جو ساقط ہو جائے؛ (حَبَّةٍ) سے مراد فرزند ہے؛ (ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ) سے مراد رحم مادر ہے۔ (رَطْبٍ) سے مراد وہ بچہ ہے جو زندہ پیدا ہوا ہے۔ (يَابِسٍ) سے مراد وہ بچہ ہے جو ساقط ہو جائے اور یہ تمام چیزیں کتاب مبین میں موجود ہیں۔[2]

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۶

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۷؛ تفسیر عیاشی، ج ۱، ص ۳۹۱؛ معانی الاخبار، ص ۲۱۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَهُوَ الَّذِی یَتَوَفَّاکُمْ بِاللَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُکُمْ فِیهِ لِیُقْضَیٰ أَجَلٌ مُسَمًّی ۖ ثُمَّ إِلَیْهِ مَرْجِعُکُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۶۰) وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَیُرْسِلُ عَلَیْکُمْ حَفَظَةً حَتَّیٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَکُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا یُفَرِّطُونَ (۶۱) ثُمَّ رُدُّوا إِلَی اللهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ الْحُکْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِینَ (۶۲)

۶۰۔ "وہی خدا ہے جو تمہیں رات میں گویا کہ ایک طرح کی موت دیدیتا ہے اور دن میں تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے اور پھر دن میں تمہیں اٹھادیتا ہے تاکہ مقررہ مدت حیات پوری کی جاسکے اس کے بعد تم سب کی بازگشت اسی کی بارگاہ میں ہے اور پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال کے بارے میں باخبر کرے گا۔"

۶۱۔ "اور وہی خدا ہے جو اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم سب پر محافظ فرشتے بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے نمائندے اسے اٹھالیتے ہیں اور کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے۔"

۶۲۔ "پھر سب اپنے مولائے برحق پروردگار کی طرف پلٹادیئے جاتے ہیں آگاہ ہوجاؤ کہ فیصلے کا حق صرف اسی کو ہے اور وہ بہت جلدی حساب کرنے والا ہے۔"

(وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ) یعنی ہنگام شب؛ (وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ) یعنی وہ اعمال جو دن میں انجام دیتے ہو۔ (ثُمَّ یَبْعَثُکُمْ فِیْهِ) یعنی وہ خیر وشر جو تم انجام دیتے ہو۔[1]

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابی الجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت: (لِيَقْضٰى اَجَلٌ مُّسَمًّى) کی تفسیر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس سے مراد موت ہے (ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ)

(وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً) یعنی وہ ملائکہ جو تمہاری اور تمہارے اعمال کی حفاظت کرتے ہیں۔

(حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا) اس آیت میں (رُسُلُنَا) سے مراد ملائکہ ہیں (وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ) یعنی کوتاہی نہیں کرتے ہیں۔[1]

(ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ)

قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَئِنْ أَنْجَانَا مِنْ هٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ (۶۳)

۶۳۔ "ان سے کہیے کہ خشکی اور تری کی تاریکیوں سے کون نجات دیتا ہے جسے تم گڑگڑا کر اور خفیہ طریقے سے آواز دیتے ہو کہ اگر مصیبت سے نجات دیدے گا تو ہم شکر گذار بن جائیں گے۔"

(قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَئِنْ أَنْجَانَا مِنْ هٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ) یہ آیت محکمات میں سے ہے۔

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قُلْ هُوَالْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّ يُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ (۶۵)

۶۵۔" کہہ دیجئے کہ وہی اس بات پر بھی قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے یا پیروں کے نیچے سے عذاب بھیج دے یا ایک گروہ کو دوسرے سے ٹکرا دے اور ایک کے ذریعے دوسرے کو عذاب کا مزا چکھادے دیکھو ہم کس طرح آیات کو پلٹ پلٹ کر بیان کرتے ہیں کہ شاید ان کی سمجھ میں آجائے۔"

(قُلْ هُوَالْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْض) (يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُم) سے مراد ظالم و ستمگر حکام ہیں۔

(اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ) سے مراد وہ عہدہ ومنصب ہے جس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔(يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا) سے مراد قومی تعصب ہے۔(وَّ يُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْض) سے مراد پڑوسیوں کے ساتھ برا سلوک کرنا ہے۔

ابی الجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت ((هُوَالْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ) کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: اوپر سے آنے والے عذاب سے مراد دھواں اور آسمانی چیخ ہے اور (اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ) سے مراد زمین کا دھنس جانا ہے اور (يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا) سے مراد دین میں اختلاف اور لوگوں کا ایک دوسرے کو طعنہ دینا ہے اور (وَّ يُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْض) سے مراد یہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہے کہ لوگ ایک دوسرے کی جان کے دشمن بن کر ایک دوسرے کو قتل کردیں اور یہ تمام وہ عذاب ہیں جو اہل قبلہ کے لئے واقع ہوں گے۔[1]

خداوند عالم اپنے رسول گرامی ﷺ سے فرماتا ہے کہ دیکھو ہم کس طرح اپنی آیتوں کو پلٹ پلٹ کر بیان کرتے ہیں تاکہ شاید سمجھ جائیں حالانکہ تمہاری قوم قریش نے اس کا انکار کیا ہے۔''

وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۚ قُلْ لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ (٦٦) لِكُلِّ نَبَإٍ مُسْتَقَرٌّ ۚ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ (٦٧)

٦٦۔"اور آپ کی قوم نے اس قرآن کی تکذیب کی حالانکہ وہ بالکل حق ہے تو آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔"

٦٧۔"ہر خبر کے لئے ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔"

(لِكُلِّ نَبَإٍ مُّسْتَقَرٌ) فرماتا ہے کہ ہر "خبر" کے لئے ایک حقیقت ہے جس سے عنقریب وہ لوگ آگاہ ہو جائیں گے۔اور اسی طرح فرماتا ہے: (اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ) یعنی شاید سمجھ جائیں۔(وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ) یعنی قریش نے قرآن کو جھٹلایا۔

(قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ لِكُلِّ نَبَإٍ مُّسْتَقَرٌ) یعنی ہر خبر کے لئے ایک وقت ہے کہ جس کے بارے میں عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔[2]

---

[1] ۔بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۸۲

[2] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ(٦٨)وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَٰكِنْ ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ(٦٩)وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ وَذَكِّرْ بِهِ أَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ وَإِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ۖ لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ(٧٠)

۶۸۔'' اور جب تم دیکھو کہ لوگ ہماری نشانیوں کے بارے میں بے ربط بحث کر رہے ہیں تو ان سے کنارہ کش ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ دوسری بات میں مصروف ہو جائیں اور اگر شیطان غافل کر دے تو یاد آنے کے بعد پھر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھنا۔''

۶۹۔'' اور صاحبان تقویٰ پر ان کے حساب کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے لیکن یہ ایک یاد دہانی ہے کہ شاید یہ لوگ بھی تقویٰ اختیار کر لیں۔''

۷۰۔'' اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشہ بنا رکھا ہے اور انہیں زندگانی دنیا نے دھوکے میں مبتلا کر دیا ہے اور ان کی یاد دہانی کراتے رہو کہ کوئی شخص اپنے کئے کی بنا پر ایسے عذاب میں مبتلا ہو جائے کہ اللہ کے علاوہ کوئی سفارش کرنے والا اور مدد کرنے والا ہو اور سارے معاوضے اکٹھا بھی کر دے تو اسے قبول نہ کیا جائے یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے کرتوت کی بنا پر بلاؤں میں مبتلا کیا گیا ہے کہ اب ان کیلئے گرم پانی کا مشروب ہے اور ان کے کفر کی بنا پر دردناک عذاب ہے۔''

(وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ) یعنی جن لوگوں نے قرآن مجید کا انکار کیا اور مذاق اڑایا پھر فرمایا اگر شیطان نے اس وقت تمہیں فراموش کر دیا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(فَلاَ تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْن) پس یاد آنے کے بعد بھی اس ظالم گروہ کے ساتھ نشست وبرخاست نہ کرو۔[1]

عبدالاعلی بن اعین کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی خدا اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ایسی نشستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرے جس میں ایک پیشوا یا ایک مسلمان کی غیبت کی جاتی ہو کیونکہ خداوند عالم نے فرمایا ہے:

(وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلاَ تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْن)[2]

(وَّلٰکِنْ ذِکْرٰی) یعنی یاد کرو؛ (لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ) شاید کہ متقی بن جائیں۔ پھر ارشاد فرمایا:

(وَذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا) یعنی انہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشہ بنا رکھا ہے۔ (وَذَکِّرْ بِهٖ اَنْ تُبْسَلَ نَفْس) یعنی اپنے نفس کو سپرد کر دیتے ہیں۔

(لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللهِ وَلِیٌّ وَّلاَ شَفِیْعٌ وَاِنْ تَعْدِلْ کُلَّ عَدْلٍ لَّا یُؤْخَذْ مِنْهَا) یعنی قیامت کے دن ان کی قربانی اور خرچ کی جانے والی دولت قبول نہیں کی جائے گی۔

(أُولٰئِكَ الَّذِینَ أُبْسِلُوا بِمَا کَسَبُوا) یعنی اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں: (لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِیمٍ وَعَذَابٌ أَلِیمٌ بِمَا کَانُوا یَکْفُرُونَ)

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۱

[2] ۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۶، ص ۲۶۶؛ المومن، ص ۷۰؛ مستطرفات السرائر، ص ۶۳۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور بتوں کی پرستش کرنے والوں کے خلاف دلیل کے طور پر فرمایا کہ ان سے کہہ دیجئے: (أَنَدْعُو مِنْ دُونِ اللهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللهُ)

(كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ) یعنی شیطان نے اسے روئے زمین پر بہکایا ہے اور اسے آوارہ کردیا ہے۔

قُلْ أَنَدْعُو مِنْ دُونِ اللهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (۷۱)

۷۱۔ ''پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ ہم خدا کو چھوڑ کر ان کو پکاریں جو نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان اور اس طرح اللہ کی ہدایت دینے کے بعد الٹے پاؤں پلٹ جائیں جس طرح سے کہ کسی شخص کو شیطان نے روئے زمین پر بہکا دیا ہو اور وہ حیران و سرگردان مارا مارا پھر رہا ہو اور اس کے کچھ اصحاب اسے ہدایت کی طرف پکار رہے ہوں کہ ادھر آجاؤ تو آپ کہہ دیجئے کہ ہدایت صرف اللہ ہی کی ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کی بارگاہ میں سراپا تسلیم رہیں۔''

(لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا) یعنی ہماری طرف پلٹ آ، اور یہ کنایہ ہے کہ ابلیس لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہے اور خدا نے اس کی پیروی کرنے والوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے محمد ان سے کہہ دو: (إِنَّ هُدَى اللهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاتَّقُوهُ ۚ وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (۷۲) وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ وَيَوْمَ يَقُولُ كُنْ فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۚ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ ۚ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ (۷۳)

۷۲۔''اور دیکھو نماز قائم کرو اور اللہ سے ڈرو کہ وہی وہ ہے جس کی بارگاہ میں حاضر کئے جاؤگے۔''

۷۳۔'' وہی وہ ہے جس نے آسمان وزمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور وہ جب بھی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ چیز ہو جاتی ہے اس کا قول برحق ہے اور جس دن صور پھونکا جائے گا اس دن سارا اختیار اسی کے ہاتھ میں ہوگا وہ غائب اور حاضر سب کا جاننے والا صاحب حکمت اور ہر شیء سے باخبر ہے۔''

یہ دونوں آیتیں محکمات میں سے ہیں۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ۖ إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (۷۴)

۷۴۔'' اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے مربی باپ آزر سے کہا کہ کیا تو ان بتوں کو خدا بنائے ہوئے ہو میں تو تجھے اور تیری قوم کو کھلی ہوئی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں''

پھر خداوند عالم نے حضرت ابراہیمؑ کے قول کو نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: (وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ۖ إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ) یہ آیت بھی محکمات میں سے ہے۔

وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ (۷۵)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷۵۔"اور اسی طرح ہم ابراہیم کو آسمان وزمین کے اختیارات دکھاتے ہیں اس لئے کہ وہ یقین کرنے والوں میں شامل ہو جائیں گے۔"

(وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ)

ہشام نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ابراہیمؑ کے لئے زمین اور جو کچھ بھی زمین میں ہے اور آسمان اور جو کچھ بھی آسمان میں ہے اور وہ ملائکہ جو آسمان کو اٹھائے ہوئے ہیں اور عرش اور جو بھی اس پر بیٹھا ہے ان تمام چیزوں سے حجاب وپردہ ہٹالیا گیا ہے اور عین یہی صورت رسول خداﷺ اور امیر المومنین علیہ السلام کے لئے بھی تھی۔[1]

ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جس وقت ابراہیم علیہ السلام نے ملکوت آسمان وزمین کا مشاہدہ کیا تو دیکھا کہ ایک شخص زنا کر رہا ہے تو آپ نے بددعا کی اور وہ شخص مر گیا، پھر کسی دوسرے شخص کو دیکھا جو یہی فعل انجام دے رہا تھا پھر آپ نے بددعا کی اور وہ بھی مر گیا پھر تیسری مرتبہ کچھ لوگوں کو دیکھا جو یہی گناہ کر رہے تھے آپ نے بددعا کی وہ لوگ بھی مر گئے، خدا نے وحی کی کہ اے ابراہیم اگرچہ تمہاری دعائیں مستجاب ہیں مگر میرے بندوں کے لئے بددعا نہ کرو۔ اگر میں چاہتا تو انہیں پیدا ہی نہیں کرتا، میں نے اپنے بندوں کو تین گروہوں میں پیدا کیا ہے ایک گروہ وہ ہے جو میری عبادت کرتا ہے اور کسی کو میرا شریک قرار نہیں دیتا ہے پس میں انہیں ثواب دیتا ہوں، دوسرا گروہ وہ ہے جو میری عبادت نہیں کرتا ہے کہ میرا عذاب ان کے لئے

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۸؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آمادہ ہے، تیسرا گروہ بھی وہ ہے جو میرے علاوہ غیر کی عبادت کرتا ہے لیکن ان کے صلب سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میری عبادت کریں گے۔[1]

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا ۖ قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ (۷۶) فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِن لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ (۷۷) فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَٰذَا رَبِّي هَٰذَا أَكْبَرُ ۖ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ (۷۸) إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا ۖ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (۷۹) وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ ۚ قَالَ أَتُحَاجُّونِّي فِي اللَّهِ وَقَدْ هَدَانِ ۚ وَلَا أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِ إِلَّا أَن يَشَاءَ رَبِّي شَيْئًا ۗ وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ (۸۰) وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُم بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا ۚ فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (۸۱)

۷۶۔'' پس جب ان پر رات کی تاریکی چھائی اور انہوں نے ستارہ کو دیکھا تو کہا کہ یہ میرا رب ہے پھر جب وہ غروب ہو گیا تو کہا کہ میں ڈوب جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔''

۷۷۔'' پھر جب چاند کو چمکتا دیکھا تو کہا کہ پھر یہ رب ہوگا پھر جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا کہ اگر پروردگار ہی ہدایت نہ دے گا تو میں گمراہوں میں ہو جاؤں گا۔''

۷۸۔'' پھر جب چمکتے ہوئے سورج کو دیکھا تو کہا کہ پھر یہ خدا ہوگا کہ یہ زیادہ بڑا ہے لیکن جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہا کہ اے قوم میں تمہارے شرک سے بری اور بیزار ہوں۔''

---

[1] ۔ علل الشرائع، ج ۲، ص ۵۸۵؛ فرج المھموم، ص ۲۶؛ کافی، ج ۸، ص ۳۰۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷۹۔'' میرا رخ تمام تر اس خدا کی طرف ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں باطل سے کنارہ کش ہوں اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔''

۸۰۔'' اور جب ان کی قوم نے ان سے کٹ حجتی کی تو کہا کہ کیا مجھ سے خدا کے بارے میں بحث کر رہے ہو جس نے مجھے ہدایت دیدی ہے اور میں تمہارے شریک کردہ خداؤں سے بالکل نہیں ڈرتا ہوں مگر یہ کہ خود میرا خدا کوئی بات چاہے کہ اس کا علم ہر شیٔ سے وسیع تر ہے کیا یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی ہے۔''

۸۱۔'' اور میں کس طرح تمہارے خداؤں سے ڈر سکتا ہوں جب کہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے ہو کہ تم نے ان کو خدا کا شریک بنا دیا ہے جس کے بارے میں خدا کی طرف سے کوئی دلیل نازل نہیں ہوئی ہے تو اب دونوں فریقوں میں کون زیادہ امن وسکون کا حقدار ہے اگر تم جاننے والے ہو تو بتاؤ۔''

(فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا ۖ قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ) یعنی غروب ہو گیا اور نظروں سے اوجھل ہو گیا اور ابراہیمؑ نے کہا: میں ڈوب جانے والے خداؤں کو دوست نہیں رکھتا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت

ابن مسکان روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا : آزر ، نمرود بن کنعان کا منجم تھا، ایک دن اس نے نمرود سے کہا میں نے علم نجوم کے ذریعے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ انہیں دنوں ایک شخص پیدا ہوگا جو تمہارے دین (بت پرستی) کو ختم کردے گا اور لوگوں کو ایک دوسرے دین کی طرف دعوت دے گا؟

نمرود نے پوچھا کہ وہ کس شہر میں پیدا ہوگا؟

آزر نے کہا: کوثی ربا شہر میں

اس نے دوبارہ سوال کیا: کیا وہ شخص پیدا ہوگیا ہے یا نہیں؟

آزر نے کہا: ابھی پیدا نہیں ہوا ہے۔

نمرود نے حکم دے دیا کہ عورتوں اور مردوں کے درمیان جدائی پیدا کردو تاکہ ایسے شخص کا نطفہ وجود میں نہ آئے اس کے باوجود جناب ابراہیم کی مادر گرامی حاملہ ہوئیں اور جب ولادت کا وقت قریب ہوا تو اپنے شوہر سے کہا: میں بیمار ہوں اور چاہتی ہوں کہ تنہائی میں چلی جاؤں کیونکہ اس زمانے کی رسم یہ تھی کہ جب بھی عورت بیمار ہوتی تھی تو شوہر سے دوری اختیار کرلیتی تھی اور غاروں اور پہاڑوں کے دروں میں پناہ گزین ہو جاتی تھی ابراہیم علیہ السلام کی مادر گرامی نے بھی ایک غار میں سکونت اختیار کرلی اور جب جناب ابراہیم پیدا ہوئے تو انہیں ایک کپڑے میں لپیٹ کر غار میں ہی چھوڑ دیا اور ایک بڑے پتھر سے غار کے دہانے کو بند کرکے نمرود کے خوف سے شہر واپس آگئیں یہ واقعہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر تشریف لانے کے تین ہزار تین سو تئیس (۳۳۲۳) سال اور

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

طوفان نوح کے ایک ہزار دو سو ستر (۱۲۷۰) سال بعد رونما ہوا اور آپ (ابراہیمؑ) تارخ بن ناجور بن شاروغ بن راغو بن قالع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح کے بیٹے ہیں، خداوند عالم نے اپنی قدرت کاملہ سے جناب ابراہیم کے انگوٹھے سے دودھ جاری کر دیا جس سے آپ سیر ہوتے رہے اور آپ کی والدہ روزانہ آتی جاتی تھیں اور بڑی ہوشیاری سے یہ کام انجام دیتی تھیں تاکہ نمرودیوں کو اس بچے کے بارے میں اطلاع نہ ہوسکے اور اسے قتل نہ کر سکیں، حضرت ابراہیم عام بچوں سے زیادہ رشد کر رہے تھے اور غار ہی میں ۱۳ سال تک رہے ایک دن آپ کی مادر گرامی آپ سے ملنے آئیں اور جب واپس جانے لگیں تو جناب ابراہیم نے کہا اے مادر گرامی مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلئے انہوں نے کہا کہ اے بیٹا مجھے خوف ہے کہ کہیں نمرود کو اطلاع ہو جائے اور تمہیں قتل کرنے کی سازش کرنے لگے اس لئے میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتی پھر آپ کی مادر گرامی شہر واپس آ گئیں ابراہیم دن کے ختم ہونے کے انتظار کرنے لگے اور جیسے ہی سورج غروب ہوا غار سے باہر نکلے، پہلی مرتبہ آپ کی نظر زہرا ستارے پر پڑی جو آسمان پر چمک رہا تھا آپ نے بے ساختہ کہا یہی میرا خدا ہے لیکن جب وہ ڈوب گیا تو کہا کہ پروردگار غروب نہیں کرتا اور پوشیدہ بھی نہیں ہوتا اور میں ایسے خدا کو دوست نہیں رکھتا جو ڈوب جائے، اور جب چاند پر نظر پڑی تو کہا یہ میرا خدا ہے جو پہلے والے سے بڑا اور بہتر ہے اور جب دیکھا کہ وہ بھی ڈوب گیا تو کہا (لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ) اگر خدا میری راہنمائی نہ کرے تو میں گمراہوں میں سے ہو جاؤں گا اور جب صبح ہوئی اور سورج مشرق سے طلوع ہوا اور اپنی شعاع سے دنیا کو روشن و منور کر دیا تو کہا یہی خدا ہے جو ان دونوں سے بڑا بھی ہے اور اس کا نور بھی ان دونوں سے بہتر ہے لیکن جیسے ہی اس نے حرکت کی اور مغرب میں جا کر غروب ہوا تو خدا نے ان کی نگاہیں ملکوت آسمان تک پہنچا دی اور ان کی آنکھوں سے حجابات ہٹا دیئے تو آپ نے عرش پروردگار، فرشتوں اور زمین و آسمان کی موجودات کا مشاہدہ کیا اور فرمایا:

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ) اے قوم میں تمہارے شرک سے بری اور بیزار ہوں میرا رخ تمام تر اس خدا کی طرف ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور خدا کی طرف میری یہ توجہ میری فطرت و طینت کی وجہ سے ہے اور میں اس خدا کا مطیع و فرماں بردار ہوں اور ہرگز اپنے خدا کے لئے کسی کو شریک قرار نہیں دوں گا۔

پھر ابراہیم علیہ السلام کاشانۂ مادر کی طرف روانہ ہوئے اور گھر میں داخل ہوئے اور اپنے بھائیوں کے ساتھ گھل مل گئے۔

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے جناب ابراہیم علیہ السلام کے اس قول (ھذا ربی) کے معنی پوچھے اور کہا کہ کیا اس قول کی وجہ سے ابراہیم مشرک ہو گئے؟

تو امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس وقت کوئی شخص اس طرح کی گفتگو کرے تو وہ مشرک ہو جائے گا لیکن ابراہیم نے ان مشرکوں کے قول کی حکایت کی ہے جو چاند و سورج اور ستاروں کی پرستش کرتے تھے نہ کہ اپنا عقیدہ بیان کر رہے تھے، بلکہ خداوند عالم کی ہدایت و راہنمائی سے یہ باتیں کہہ رہے تھے، چونکہ ابراہیم کی مادر گرامی آزر کی کفالت و سرپرستی میں تھیں جیسے ہی ابراہیم علیہ السلام گھر میں داخل ہوئے تو آزر نے غور سے ان کی طرف دیکھا اور آپ کی والدہ سے کہا: اس وقت جب کہ بادشاہ بچوں کو قتل کر رہا ہے یہ بچہ کون ہے اور کہاں تھا؟

انہوں نے کہا: یہ بھی تمہارے ہی بچے کی طرح ہے اور جس زمانے میں میں نے دوری اور خلوت نشینی اختیار کی تھی تو یہ بچہ پیدا ہوا تھا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آزر نے کہا :افسوس ہے تم پر اگر بادشاہ کو اس بچے کے بارے میں خبر ہو گئی تو وہ منزلت وعظمت جو میری نمرود کے سامنے ہے سب ختم ہو جائے گی کیونکہ نمرود کے نزدیک آزر بے حد مقرب تھے اور اس کے اور لوگوں کے لئے بت تراشا کرتے تھے اور اپنے بچوں کے ذریعے اسے فروخت کرتے تھے ،ابراہیم کی ماں نے آزر سے کہا آپ پریشان نہ ہوں یہ بچہ آپ کو ضرر نہیں پہنچائے گا اگر بادشاہ کو بچے کے بارے میں کوئی خبر نہ ہوئی تو یہ بچہ ہمارے پاس ہی رہے گا اور اگر وہ باخبر ہو گیا تو تم بادشاہ کے سامنے ایسا عذر پیش کر سکتے ہو جو وہ قبول کرلے۔

ابراہیم علیہ السلام سب کے ساتھ گھر پر ہی تھے اور آزر ہمیشہ انہیں دیکھا کرتے اور خوشحال ہوتے تھے اور انہیں بہت عزیز رکھتے تھے ایک دن آزر نے ابراہیم علیہ السلام کو کچھ بت دیئے تاکہ دوسرے بیٹوں کی طرح وہ بھی انہیں فروخت کرے۔ ابراہیمؑ نے بتوں کی گردن میں رسی باندھی اور زمین پر کھینچتے ہوئے آواز لگا رہے تھے کون ہے جو ایسی چیز خریدے جس کا نہ کوئی فائدہ ہے نہ نقصان ؟ کبھی بتوں کو پانی میں ڈباتے تو کبھی پاؤں میں روندتے اور ان سے کہتے کہ یہ لو کھاؤ اور پیو اور بات کرو۔ آزر کے بیٹوں نے پورا ماجرا اپنے باپ کو سنایا تو آزر نے ابراہیمؑ سے کہا کہ آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا لیکن آپ نے کوئی توجہ نہ دی یہاں تک کہ آزر نے ابراہیمؑ کو گھر میں قید کر دیا اور گھر سے باہر نکلنے پر سختی سے پابندی لگا دی ،اور پھر کچھ دنوں بعد انہیں آزاد کر دیا۔

ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے آپ سے دشمنی شروع کر دی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: (اَتُحَآجُّوۡٓنِّیۡ فِی اللّٰہِ وَقَدۡ ھَدٰنِ) یعنی میرے لئے واضح کرو۔

(وَلَاۤ اَخَافُ مَا تُشۡرِکُوۡنَ بِہٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ رَبِّیۡ شَیۡئًا وَسِعَ رَبِّیۡ کُلَّ شَیۡءٍ عِلۡمًا اَفَلَا تَتَذَکَّرُوۡنَ)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پھر ان لوگوں سے فرمایا: (وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلاَ تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ) کیا جب تک میں خدا کی عبادت کرتا ہوں امان میں ہوں یا تم لوگ جو بتوں کی پرستش کرتے ہو۔[1]

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (۸۲) وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ (۸۳)

۸۲۔'' جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں کیا انہیں کے لئے امن و سکون ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔''

۸۳۔'' یہ ہماری دلیل ہے جسے ہم نے ابراہیم کو ان کی قوم کے مقابلے میں عطا کیا اور ہم جس کو چاہتے ہیں اس کے درجات کو بلند کر دیتے ہیں بے شک تمہارا پروردگار صاحب حکمت بھی ہے اور باخبر بھی ہے۔''

(اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) یعنی ان لوگوں نے سچ بولا اور گناہوں کے مرتکب نہیں ہوئے کہ ان کا ایمان باطل ہو جائے پھر فرمایا: (اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ) یعنی ابراہیمؑ نے اپنے باپ (آزر) اور قوم سے بحث و گفتگو کی۔

---

[1] ۔ بحار الانوار ج ۱۲، ص ۲۹، تفسیر عیاشی ج ۱، ص ۳۹۴، نور الثقلین ج ۱، ص ۷۳۶، تفسیر برہان ج ۳، ص ۴۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ ۖ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ(۸۴)وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ(۸۵)وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ(۸۶)وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ اٰمُسْتَقِيْمٍ(۸۷)

۸۴۔'' اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق ویعقوب اور سب کو ہدایت بھی دی اور اس کے پہلے نوح کو ہدایت دی اور پھر ابراہیم کی اولاد میں داؤد، سلیمان ،ایوب ،یوسف ، موسیٰ اور ہارون قرار دیئے اور ہم اسی طرح نیک عمل کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں۔''

۸۵۔'' اور زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس جو سب کے سب نیک کرداروں میں تھے۔''

۸۶۔'' اور اسماعیل ، الیسع ،یونس ، اور لوط بھی بنائے اور سب کو عالمین سے افضل و بہتر بنایا۔''

۸۷۔'' اور پھر ان کے باپ دادا، اولاد اور برادری میں سے اور خود انہیں بھی منتخب کیا اور سب کو سیدھے راستے کی ہدایت کردی۔''

(وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ) یعنی ہم نے ابراہیم کو اسحاق ویعقوب عطا کیا۔

(كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ ۖ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَوَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ۖ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ) یہ آیات محکمات میں سے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(اجْتَبَيْنٰهُم سے مراد اختبرناهم) ہے یعنی ہم نے ان کا امتحان لیا۔

ابی الجارود کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابا الجارود، لوگ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: منافقین امام حسن و حسین علیہما السلام کو رسول خداؐ کا فرزند ہونے سے انکار کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا: تم ان کے دعوے کو کس طرح باطل کروگے اور ان سے کس طرح بحث و مناظرہ کروگے؟

میں نے کہا: اس آیت کے ذریعے جو عیسیٰ بن مریم کے بارے میں ہے ارشاد ہوتا ہے: (وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ)

(وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ) پروردگار عالم نے عیسیٰ بن مریم کو ابراہیم کی ذریت میں قرار دیا۔

آپؑ نے فرمایا: وہ آیت کے جواب میں تم سے کیا کہتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: کبھی نواسے کو بھی بیٹا کہتے ہیں اگرچہ وہ صلبی بیٹا نہیں ہے۔

آپؑ نے فرمایا: تم ان کے سامنے کیا دلیل پیش کرتے ہو؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں نے عرض کیا: آیت مباہلہ (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَائَنَا وَاَبْنَائَکُمْ وَنِسَائَنَا وَنِسَائَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ)[1] سے استدلال کرتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: وہ لوگ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: وہ کہتے ہیں کہ کبھی کبھی عرب ایک شخص کے دو بیٹوں کو (ابنائنا) سے تعبیر کرتے ہیں حالانکہ وہ دونوں ایک شخص کے بیٹے ہیں اور یہ آیت بھی اسی زمرے میں ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے ابا الجارود: خدا کی قسم تمہارے لئے کتاب خدا سے ایسی دلیل بیان کروں گا کہ خدا نے ان دونوں (امام حسن و امام حسین علیہما السلام) کو پیغمبر ﷺ کا صلبی بیٹا کہا ہے اور کافر کے علاوہ کوئی بھی اس دلیل کو رد یا جھٹلا نہیں سکتا۔

میں نے عرض کیا: وہ دلیل کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: آیت (حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهٰتُکُمْ وَبَنٰتُکُمْ) یہاں تک کہ فرمایا ہے: (حَلَائِلُ أَبْنَائِکُمُ الَّذِینَ مِنْ أَصْلَابِکُمْ)[2] اے ابی الجارود ان لوگوں سے پوچھو کہ کیا پیغمبر ﷺ کا امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی بیویوں سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر یہ کہیں کہ جائز ہے تو جھوٹ کہا ہے اور فاسق ہیں اور اگر یہ کہیں کہ جائز نہیں ہے تو خدا کی قسم دونوں پیغمبر ﷺ کے صلبی بیٹے ہیں کیونکہ یہ حرمت صرف صلبی بیٹے کے لئے ہے۔[3]

---

[1] ۔ سورہ نساء آیت ۲۳

[2] ۔ سورۂ نساء، آیت ۲۳

[3] ۔ بحار الانوار ج ۴۳، ص ۲۳۳، العدد القویہ ص ۴۰، تفسیر برہان ج ۳، ص ۶۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ذٰلِكَ هُدَى اللهِ يَهْدِى بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ(۸۸)أُولٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هٰؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ(۸۹)أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللهُ ۖ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ(۹۰)وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِنْ شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنْزَلَ الْكِتَابَ الَّذِى جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُمْ مَا لَمْ تَعْلَمُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ ۖ قُلِ اللهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِى خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ (91)وَهٰذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُصَدِّقُ الَّذِى بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا ۚ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ(92)

۸۸۔'' یہی خدا کی ہدایت ہے جسے اور جس بندے کو چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اگر یہ لوگ شرک اختیار کر لیتے تو ان کے بھی سارے اعمال برباد ہو جاتے۔''

۸۹۔'' یہی وہ افراد ہیں جنہیں ہم نے کتاب، حکومت اور نبوت عطا کی ہے اب اگر یہ لوگ ان باتوں کا بھی انکار کرتے ہیں تو ہم نے ان باتوں کا ذمہ دار ایک ایسی قوم کو بنایا ہے جو انکار کرنے والی نہیں ہے۔''

۹۰۔'' یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے لہٰذا آپ بھی اسی راستے کی ہدایت پر چلیں اور کہہ دیجئے کہ ہم تم سے اس کار تبلیغ وہدایت کا کوئی اجر نہیں چاہتے ہیں یہ قرآن تو عالمین کی یاد دہانی کا ذریعہ ہے۔''

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۹۱۔'' اور ان لوگوں نے واقعی خدا کی قدر نہیں کی ہے جب کہ یہ کہہ دیا کہ اللہ نے کسی بشر پر کچھ نہیں نازل کیا ہے تو ان سے پوچھئے کہ یہ کتاب جو موسیٰ لے کر آئے تھے جو نور اور لوگوں کے لئے ہدایت تھی اور جسے تم نے چند کاغذات بنا دیا ہے اور کچھ حصہ ظاہر کیا اور کچھ چھپا دیا حالانکہ اس کے ذریعے تمہیں وہ سب بتا دیا گیا تھا جو تمہارے باپ دادا کو بھی نہیں معلوم تھا یہ سب کس نے نازل کیا ہے اب آپ کہہ دیجئے کہ وہ وہی اللہ ہے اور پھر انہیں چھوڑ دیجئے یہ اپنی بکواس میں کھیلتے پھریں۔''

۹۲۔'' اور یہ کتاب جو ہم نے نازل کی ہے یہ بابرکت ہے اور اپنی پہلی والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ آپ مکہ اور اس کے اطراف والوں کو ڈرائیں اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنی نماز کی پابندی کرتے ہیں۔''

خداوند عالم فرماتا ہے: (ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا) یعنی وہ انبیاء جن کا تذکرہ گذر چکا ہے (لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ) پھر فرمایا: (أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَإِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَاءِ) یہاں (هٰٓؤُلَاءِ) سے مراد آپ کے اصحاب، قریش اور امیر المومنین علیہ السلام کی بیعت کا انکار کرنے والے لوگ ہیں۔

(فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِيْنَ) یعنی امیر المومنین علیہ السلام کے شیعہ پھر رسول خدا ﷺ کی تعظیم کے لئے فرمایا: (أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۖ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ) "اقتدہ" میں ضمیر "هُوَ" سے مخاطب حضرت محمد ﷺ ہیں پھر فرمایا کہ اپنی قوم سے کہہ دیجئے: (قُلْ لَّآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا) یعنی قرآن و نبوت کے لئے تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا (إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ)[1]

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۶۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِہ) یعنی وہ لوگ عظمت الٰہی کو درک نہیں کر سکتے تاکہ صفات الٰہی کی توصیف کر سکیں۔ (اِذْقَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللهُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَیْئٍ) وہ قریش و یہودی ہیں جن کی باتوں کو خدا نے باطل کر دیا ہے اور فرمایا ہے اے محمد ان سے کہو: (مَنْ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ الَّذِیْ جَآئَ بِہ مُوْسٰی نُوْرًا وَّھُدًی لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَہ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَھَا) یعنی بعض لوگوں کے لیے اسے پڑھا کرتے (وَتُخْفُوْنَ کَثِیْرًا) یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبروں میں سے۔

(وَعُلِّمْتُمْ مَّالَمْ تَعْلَمُوْآ اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُکُمْ قُلِ اللهُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْن) یعنی جن چیزوں کا وہ انکار کرتے ہیں ان میں غور کریں پھر فرمایا: (وَھٰذَا کِتٰب) یعنی قرآن۔

(أَنْزَلْنَاہُ مُبَارَکٌ مُصَدِّقُ الَّذِی بَیْنَ یَدَیْہِ) یعنی توریت و زبور اور انجیل۔

(وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَھَا) یعنی مکہ کہ جسے ام القریٰ کہا جاتا ہے کیونکہ پروردگار نے مکہ کو سب سے پہلے خلق کیا ہے۔

(وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ یُؤْمِنُوْنَ بِہ) یعنی پیغمبر اور قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔[1]

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ (۹۳)

---

[1] ۔ بحار الانوار ج ۸۹، ص ۳۵؛ تفسیر برہان ج ۳، ص ۶۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ ۖ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ ۚ لَقَد تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمْ تَزْعُمُونَ (۹۴)

۹۳۔'' اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹا الزام لگائے یا اس کے نازل کئے بغیر یہ کہہ دے کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے اور جو یہ کہہ دے کہ میں بھی خدا کی طرح باتیں نازل کر سکتا ہوں اور اگر آپ دیکھتے کہ ظالم موت کی سختیوں میں ہیں اور ملائکہ اپنے ہاتھ بڑھائے ہوئے آواز دے رہے ہیں کہ اب اپنی جان نکال دو کہ آج تمہارے جھوٹے بیانات اور الزامات پر رسوائی کا عذاب دیا جائے گا کہ تم آیات خدا سے انکار اور استکبار کر رہے تھے۔''

۹۴۔''اور بالآخر تم اسی طرح سے ہمارے پاس تنہا آئے جس طرح ہم نے تم کو پیدا کیا تھا اور جو کچھ تمہیں دیا تھا سب اپنے پیچھے چھوڑ آئے اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارش کرنے والوں کو بھی نہیں دیکھتے جنہیں تم نے اپنے لئے خدا کا شریک بنایا تھا تمہارے ان کے تعلقات قطع ہو گئے اور تمہارا خیال تم سے غائب ہو گیا۔''

(وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللهُ) یہ آیت عثمان کے رضاعی بھائی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: عبداللہ بن سعد بن ابی سرح جو عثمان کا رضاعی بھائی تھا پیغمبر ﷺ کی ہجرت کے بعد مدینہ آیا اور اسلام قبول کر لیا اور چونکہ اسکی کتابت بہت اچھی تھی لہٰذا جب بھی کوئی آیت نازل ہوتی تھی پیغمبر ﷺ اسے لکھنے کے لئے دیتے، رسول خدا ﷺ جب اسے لکھواتے اور کہتے کہ لکھو: (واللہ سمیع بصیر) تو وہ لکھتا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تھا(سمیع علیم)رسول خدا ﷺ نے فرمایا:(واللہ بما تعملون خبیر) تو اس نے خبیر کے بجائے لکھا:(بصیر)اور کبھی "تا" کو("یا" لکھتا تھا) اور رسول خدا ﷺ فرماتے کہ دونوں ایک ہی ہیں اور کوئی فرق نہیں ہے۔

آخر میں عبداللہ اسلام سے خارج ہوگیا اورمکہ واپس چلا گیا اور قریش سے کہا: خدا کی قسم محمد خود نہیں جانتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں میں نے انہیں کی طرح گفتگو کی لیکن انہوں نے کچھ نہیں کہا اس وقت یہ آیت اس کے بارے میں نازل ہوئی (وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللهِ۔۔۔) فتح مکہ کے بعد رسول خدا ﷺ نے اس کے قتل کا فتویٰ جاری کیا اور اس کے خون کو مباح قرار دیا۔ ناچار عبداللہ نے اپنے رضائی بھائی عثمان سے مدد چاہی تو عثمان اسے لے کر پیغمبرؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پیغمبرؐ اس وقت مسجد میں تھے عثمان نے کہا: اے رسول خدا ﷺ اس شخص کو مجھے بخش دیجئے۔

حضرت خاموش رہے اور کچھ نہیں بولے۔ عثمان نے دوبارہ عرض کیا: اس کی غلطی معاف کردیجئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: جا اسے تجھے بخش دیا، جب عثمان واپس چلے گئے تو آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کیا تھا کہ اسے قتل کردو۔

ایک شخص نے کہا: اے رسول خدا ﷺ میں تو صرف آپ کے اشارے کا منتظر تھا، حضرت نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام کسی کو بھی اشارے سے قتل نہیں کرتے خلاصہ یہ کہ: عبداللہ پیغمبرؐ کے آزاد کردہ لوگوں میں سے ایک ہے۔[1]

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۶۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پھر خداوند عالم نے دشمنان آل محمد علیہم السلام کی موت کے وقت ان کو پیش آنے والی چیزوں کی حکایت کرتے ہوئے فرمایا: (وَلَوْتَرٰی اِذِالظّٰلِمُوْن)اب محمد وآل محمد علیہم السلام کے حق کو غصب کرنے والوں کا حال دیکھو۔

(فِیْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِکَةُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَکُمْ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْن) یہاں (الْهُوْن) سے مراد پیاس ہے۔

(بِمَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَکُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِه تَسْتَکْبِرُوْن) فرماتا ہے: جو چیز خداوند عالم نے آل محمد کے حق میں نازل کی اس کا ان لوگوں نے انکار کر دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: (وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی کَمَا خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَکْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰکُمْ وَرَآئَ ظُهُوْرِکُمْ وَمَا نَرٰی مَعَکُمْ شُفَعَآئَکُمُ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْکُمْ شُرَکٰٓؤُا)اور شرکاء سے مراد ان کے ائمہ اور پیشوا ہیں۔

(لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَکُمْ) یعنی تمہارے درمیان سے مودت ختم ہو گئی ہے۔

(وَضَلَّ عَنْکُمْ) یعنی باطل ہو گئی (مَاکُنْتُمْ تَزْعُمُوْن)

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ آیت معاویہ، بنی امیہ، مشرکوں اور ان کے اماموں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔[1]

اِنَّ اللهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی ؕ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ؕ ذٰلِکُمُ اللهُ ؕ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ (۹۵)

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۷۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ(٩٦)وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ(٩٧)وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ(٩٨)

٩٥۔ ''خدا ہی وہ ہے جو گٹھلی اور دانے کا شگافتہ کرنے والا ہے وہ مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے یہی تمہارا خدا ہے تو تم کدھر بھٹکے جارہے ہو۔''

٩٦۔'' وہ نور سحر کا شگافتہ کرنے والا ہے اور اس نے رات کو وجہ سکون اور شمس و قمر کو ذریعہ حساب بنایا ہے یہ اس صاحب عزت و حکمت کی مقرر کردہ تقدیر ہے۔ ''

٩٧۔''وہی وہ خدا ہے جس نے تمہارے لئے ستارے مقرر کئے ہیں کہ ان کے ذریعے خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کرسکو، ہم نے تمام نشانیوں کو اس قوم کے لئے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے جو جاننے والی ہے۔''

٩٨۔'' وہی وہ ہے جس نے تم سب کو ایک نفس سے پیدا کیا ہے پھر سب کے لئے قرار گاہ اور منزل ودیعت مقرر کی ہے ہم نے صاحبان فہم کے لئے تمام نشانیوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا۔''

(إِنَّ اللهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ) (الْحَبّ) یعنی جس چیز کو دوست رکھا جاتا ہے۔

(النَّوَى) یعنی جو چیز حق سے دور ہو جاتی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ (الحبّ) سے مراد وہ علم ہے جو ائمہ علیہم السلام کے توسط سے حاصل ہوتا ہے اور (النوی) سے مراد وہ علم و دانش ہے جس کا ائمہ علیہم السلام سے کوئی واسطہ نہ ہو۔

(یُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَمُخۡرِجُ الۡمَیِّتِ مِنَ الۡحَیِّ) یعنی مومن کو کافر اور کافر کو مومن سے نکالتا ہے۔(ذٰلِکُمُ اللّٰہُ فَاَنّٰی تُؤۡفَکُوۡنَ) یعنی جھٹلاتے ہیں۔

(فَالِقُ الۡاِصۡبَاحِ وَجَعَلَ الَّیۡلَ سَکَنًا) فرمایا: اس میں (فَالِقُ الۡاِصۡبَاحِ) سے مراد دن کا وجود اور تاریکی کے بعد روشنی کا آنا ہے۔[1]

(وَھُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوۡمَ لِتَھۡتَدُوۡا بِھَا فِیۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ) یہاں نجوم سے مراد آل محمد علیہم السلام ہیں۔(وَھُوَ الَّذِیۡ اَنۡشَاَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ) یہاں (مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ) یعنی آدم علیہ السلام سے۔(فَمُسۡتَقَرٌّ وَّمُسۡتَوۡدَعٌ) یہاں (فَمُسۡتَقَرٌّ) سے مراد وہ ایمان ہے جو انسان کے قلب میں اس کی موت تک باقی رہتا ہے۔((مُسۡتَوۡدَعٌ) سے مراد یہ ہے کہ اس سے ایمان سلب کر لیا جاتا ہے۔[1]

وَھُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجۡنَا بِہٖ نَبَاتَ کُلِّ شَیۡءٍ فَاَخۡرَجۡنَا مِنۡہُ خَضِرًا نُّخۡرِجُ مِنۡہُ حَبًّا مُّتَرَاکِبًا ۚ وَمِنَ النَّخۡلِ مِنۡ طَلۡعِھَا قِنۡوَانٌ دَانِیَۃٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّالزَّیۡتُوۡنَ وَالرُّمَّانَ مُشۡتَبِھًا وَّغَیۡرَ مُتَشَابِہٍ ؕ اُنۡظُرُوۡۤا اِلٰی ثَمَرِہٖۤ اِذَاۤ اَثۡمَرَ وَیَنۡعِہٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکُمۡ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ (۹۹) وَجَعَلُوۡا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ الۡجِنَّ وَخَلَقَھُمۡ وَخَرَقُوۡا لَہٗ بَنِیۡنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ؕ سُبۡحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَصِفُوۡنَ (۱۰۰) بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اَنّٰی یَکُوۡنُ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَمۡ تَکُنۡ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ ؕ وَخَلَقَ کُلَّ شَیۡءٍ ۚ وَھُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ (۱۰۱)

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۷۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۹۹۔'' وہی خدا ہے جس نے آسمان سے پانی نازل کیا ہے اور پھر ہم نے ہر شیء کے کوئے نکالے پھر ہری بھری شاخیں نکالیں جس سے ہم گھتے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے شگوفے سے لٹکے ہوئے گچھے پیدا کئے اور انگور وزیتون اور انار کے باغات پیدا کئے جو شکل میں ملتے جلتے اور رمزہ میں بالکل الگ الگ ہیں ذرا اس کے پھل اور اس کے پکنے کی طرف غور سے دیکھو کہ اس میں صاحبان ایمان کے لئے کتنی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔''

۱۰۰۔"اور ان لوگوں نے جنات کو خدا کا شریک بنادیا ہے حالانکہ خدا نے انہیں پیدا کیا ہے پھر اس کے لئے بغیر جانے بوجھے بیٹے اور بیٹیاں بھی تیار کردی ہیں، جب کہ وہ بے نیاز اور ان کے بیان کردہ اوصاف سے کہیں زیادہ بلند و بالا ہے۔"

۱۰۱۔'' وہ زمین وآسمان کا ایجاد کرنے والا ہے اس کے اولاد کس طرح ہو سکتی ہے اس کی تو کوئی بیوی بھی نہیں ہے اور وہ ہر شئے کا خالق ہے اور ہر چیز کا جاننے والا ہے۔''

(وَ هُوَ الَّذِی نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِهِ فَاَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا) یعنی بعض کو بعض سے نکال کر وجود بخشتے ہیں۔

(وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَان دَانِیَة) یعنی وہ آپس میں ملے ہوئے شگوفے اور بعد میں پھل دینے والے خوشے (وَجَنَّاتٍ مِنْ اَعْنَابٍ) یعنی باغ وبستان۔

(اُنْظُرُوا اِلَی ثَمَرِهٖ اِذَا اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖ) یعنی جب پھل دار ہو جائیں۔(اِنَّ فِی ذٰلِكُمْ لَاٰیَاتٍ لِقَوْمٍ یُؤْمِنُونَ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ) فرماتا ہے وہ لوگ جنّ کی عبادت کیا کرتے تھے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِعِلْمٍ) یعنی ہوا و ہوس کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں لہٰذا خداوند عالم نے ان کی باتوں کو باطل قرار دیتے ہوئے فرمایا: (بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ أَنَّى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيم)[1]

لاَتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَيُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَاللَّطِيفُ الْخَبِيرُ(۱۰۳)

۱۰۳۔ "نگاہیں اسے پا نہیں سکتیں اور وہ نگاہوں کا برابر ادراک رکھتا ہے کہ وہ لطیف بھی ہے اور خبیر بھی ہے۔"

(وَهُوَيُدْرِكُ الْاَبْصَار) لیکن خدا ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے کیونکہ اس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے (وَهُوَاللَّطِيفُ الْخَبِيرُ)

قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ (۱۰۴)

۱۰۴۔'' تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے دلائل آچکے ہیں اب جو بصیرت سے کام لے گا وہ اپنے لئے اور جو اندھا بن جائے گا وہ بھی اپنا ہی نقصان کرے گا اور میں تم لوگوں کا نگہبان نہیں ہوں۔''

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۷۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا) یعنی خود اسی کے نقصان میں ہے کیونکہ اسی نے گناہ انجام دیا ہے اور یہ آیت جبر کا عقیدہ رکھنے والوں کی رد میں نازل ہوئی ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ کسی بھی عمل کے انجام دینے میں خود مختار نہیں ہیں۔

وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (۱۰۵)

۱۰۵۔'' اور اسی طرح ہم پلٹ پلٹ کر آیتیں پیش کرتے ہیں تاکہ وہ یہ کہیں کہ آپ نے قرآن پڑھ لیا ہے اور ہم جاننے والوں کے لئے قرآن کو واضح کردیں۔''

(وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ) قریش رسول خدا ﷺ سے کہتے تھے کہ آپ نے علماء یہود سے جو درس حاصل کیا ہے اس سے ہمیں بھی آگاہ کیجئے۔

اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ (۱۰۶)

۱۰۶۔''آپ اپنی طرف آنے والی وحی الٰہی کا اتباع کریں کہ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور مشرکین سے کنارہ کشی کرلیں۔''

(اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ) یہ آیت سورہ توبہ کی پانچویں آیت (فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ) سے منسوخ ہو چکی ہے۔

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ (۱۰۷)

۱۰۷۔'' اور اگر خدا چاہتا تو یہ شرک ہی نہ کرسکتے اور ہم نے آپ کو ان کا نگہبان نہیں بنایا ہے اور نہ آپ ان کے ذمہ دار ہیں۔''

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَلَوْ شَاءَ اللهُ مَا أَشْرَكُوا) یہ وہ آیت ہے جس سے جبر کا عقیدہ رکھنے والوں نے تمسک کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ ہم جو بھی کام انجام دیتے ہیں وہ خدا کے ارادے سے انجام دیتے ہیں اور اس میں ہمارا ذرہ برابر بھی دخل نہیں ہوتا ہے لیکن آیت کے معنی یہ ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو تمام لوگوں کو اس حد تک معصوم بنا دیتا کہ کوئی بھی خدا کی نافرمانی نہ کر پاتا لیکن خداوند عالم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے منع فرماتا ہے تاکہ اس کے ذریعے ان کا امتحان لے اور جو عمل انجام دیا ہے اس کی جزا دے۔ اور جبر کا عقیدہ رکھنے والوں پر خدا کی یہ محکم دلیل ہے یعنی لوگ اپنی قدرت، عمل اور کوشش کے مطابق اعمال انجام دے کر ثواب و عذاب کے مستحق ہوں گے اور خداوند عالم نے جو فضل و رحمت، مغفرت اور عفو و بخشش کے بارے میں فرمایا ہے اس کی تصدیق کرتے ہیں۔[1]

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۰۸) وَأَقْسَمُوا بِاللهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ (۱۰۹)

۱۰۸۔'' اور خبردار تم لوگ انہیں برا بھلا نہ کہو جن کو یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہیں کہ اس طرح دشمنی میں یہ بغیر سمجھے بوجھے خدا کو برا بھلا کہیں گے، ہم نے اسی طرح ہر قوم کے لئے اس کے عمل کو آراستہ کر دیا ہے اس کے بعد سب کی بازگشت پروردگار ہی کی بارگاہ میں ہے اور وہی سب کو ان کے اعمال کے بارے میں باخبر کرے گا۔''

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۸۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۰۹۔ ''اور ان لوگوں نے اللہ کی سخت قسمیں کھائیں کہ ان کی مرضی کی نشانی آئی تو ضرور ایمان لے آئیں گے تو آپ کہہ دیجئے کہ نشانیاں تو سب خدا ہی کے پاس ہیں اور تم لوگ کیا جانو کہ وہ آ بھی جائیں گی تو بھی یہ ایمان نہ لائیں گے۔''

(وَلاَتَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْوًا بِغَيْرِعِلْمٍ)

مسعدہ بن صدقہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ پیغمبرؐ نے جو یہ فرمایا ہے کہ "انسان کے دل پر شرک کا اثر رات کی تاریکی میں صاف وکالے پتھر پر چلنے والی چیونٹی کی حرکت سے بھی نامحسوس ہوتا ہے "اس سے کیا مراد ہے؟ تو حضرتؑ نے فرمایا: آنحضرتؐ کے زمانے میں مومنین مشرکوں کے خدا کو برا بھلا کہتے تھے اور مشرکین بھی مومنین کے خدا کو ناسزا کہتے تھے، لہٰذا خدا نے مومنین کو مشرکوں کے خدا کو برا بھلا کہنے سے منع کیا کیونکہ اس عمل سے مومنین مشرک ہو رہے تھے جب کہ وہ خود اس سے آگاہ نہیں تھے اس لئے خدا نے فرمایا: (وَلاَتَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْوًا بِغَيْرِعِلْمٍ)[1]

(كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ) یعنی ان کے امتحان اور اس عمل میں داخل ہونے کے بعد جس کی خدا نے اپنی طرف نسبت دی ہے اور یہ اس بات پر دلیل ہے کہ ان کا عمل مقدم ہے (ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ)

---

[1] ۔ وسائل الشیعہ ج ۱۶، ص ۲۵۴، بحار الانوار ج ۶۹، ص ۹۳، تفسیر برہان ج ۳، ص ۸۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پھر قریش کے قول کی حکایت کرتا ہے کہ وہ کہتے ہیں: (وَأَقْسَمُوا بِاللهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا) پس خداوند عالم فرماتا ہے: (قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ)

وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (۱۱۰)

۱۱۰۔'' اور ہم ان کے قلب و نظر کو اس طرح پلٹ دیں گے جس طرح یہ پہلے ایمان نہیں لائے تھے اور ان کو گمراہی میں ٹھوکر کھانے کے لئے چھوڑ دیں گے۔''

(وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ) ابی الجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے (وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ) کی آیت کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ اس جملے کے معنی یہ ہیں کہ ہم ان کے دلوں کو الٹ دیں گے یعنی اس کے نچلے حصے کو اوپر اور اوپر والے حصے کو نیچے کر دیں گے ان کی آنکھوں کی روشنی ختم کر دیں گے تاکہ وہ ہدایت کے راستوں کو نہ دیکھ سکیں[1]، پھر آپؑ نے فرمایا کہ حضرت امام علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ جہاد کہ جس کے ذریعے تم تہہ و بالا ہو جاتے ہو وہ جہاد ہاتھوں اور دلوں کا ہے تو جس کا دل نیکیوں کو نیکی اور برائیوں کو برائی نہ سمجھ سکے تو اس کا دل اس طرح تہہ و بالا ہو جاتا ہے کہ پھر کوئی چیز قبول نہیں کرتا۔[2]

(كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ) یعنی عالم ذر میں اور عہد و میثاق لیتے وقت ایمان نہیں لائے۔

---

[1] ۔ بحار الانوار ج ۵، ص ۱۹۷ و ج ۹، ص ۲۰۶

[2] ۔ بحار الانوار ج ۹۷، ص ۷۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ) یعنی گمراہ ہو جائیں گے پھر خداوند عالم نے منافقین کے دلوں میں جو کچھ بھی تھا پیغمبر کو اس سے باخبر وآگاہ کر دیا۔

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ (۱۱۱)

۱۱۱۔ "اور اگر ہم ان کی طرف ملائکہ نازل بھی کر دیں اور ان سے مردے کلام بھی کر لیں اور ان کے سامنے تمام چیزوں کو جمع بھی کر دیں تو بھی یہ ایمان نہ لائیں گے مگر یہ کہ خدا ہی چاہ لے لیکن ان کی اکثریت جہالت ہی سے کام لیتی ہے۔"

(وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا) (قُبُلًا) سے مراد (عیانا) یعنی واضح وآشکار ہے۔ (مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ) جبر کا عقیدہ رکھنے والے اس آیت کو بھی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں اور اس آیت (إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ) کے معنی یہ ہیں کہ اگر ان کو ایمان لانے پر مجبور کرے۔[1]

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ (۱۱۲)

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۸۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱۲۔'' اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے جنات وانسان کے شیاطین کو ان کا دشمن قرار دیا ہے یہ آپس میں ایک دوسرے کی طرف دھوکہ دینے کے لئے مہمل باتوں کے اشارے کرتے ہیں اور اگر خدا چاہ لیتا تو یہ ایسا نہ کر سکتے لہٰذا اب آپ انہیں ان کے افتراء کے حال پر چھوڑ دیں۔''

(وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا) یعنی خداوند عالم نے کوئی بھی پیغمبر مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ آپ کی امت میں جنات وانسان کے شیاطین موجود تھے جن میں وہ ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ اس پیغمبر پر ایمان نہ لاؤ کیونکہ وہ جھوٹی باتوں کو سجا کر پیش کرتے ہیں اور ان کی وحی بھی جھوٹی ہے۔[1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: خداوند عالم نے کسی بھی پیغمبر کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ ان کی امت میں دو شیطان تھے جو اس پیغمبر کو ستاتے اور لوگوں کو گمراہ کرتے تھے حضرت نوحؑ کے زمانے کے شیطان، قنطیفوس (فغنطیغوس) اور خرام تھے، حضرت ابراہیمؑ کے زمانے کے شیطان مکثل (مکیل) اور رزام تھے اور حضرت موسیٰؑ کے زمانے کے شیطان جتر (جبتر) اور زریق تھے جسے اشارے کے طور پر پہلا اور دوسرا کہتے ہیں۔[2]

وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُمْ مُقْتَرِفُونَ (۱۱۳) أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا ۚ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ (۱۱۴)

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۸۵

[2] ۔ بحار الانوار ج ۱۳، ص ۲۱۲؛ قصص الانبیاء ص ۲۷۰؛ تفسیر برہان ج ۳، ص ۸۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱۳۔''اور یہ اس لئے کرتے ہیں کہ جن کا ایمان آخرت پر نہیں ہے ان کی طرف مائل ہو جائیں اور وہ اسے پسند کرلیں اور پھر خود بھی انہیں کی طرح افتراء پردازی کرنے لگیں۔''

۱۱۴۔'' کیا میں خدا کے علاوہ کوئی حکم تلاش کروں جب کہ وہی وہ ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب نازل کی ہے اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے انہیں معلوم ہے کہ یہ قرآن ان کے پروردگار کی طرف سے حق کے ساتھ نازل ہوا ہے لہٰذا ہر گز آپ شک کرنے والوں میں شامل نہ ہوں۔''

(وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ) یعنی آپ منافقین کی باتوں کو نہ سنیں چونکہ وہ سچے دل سے ایمان نہیں لائے ہیں بلکہ صرف زبان سے ایمان کا اظہار کرتے ہیں اور وہ اس روز کے منتظر ہیں کہ ایمان کو چھوڑ کر پھر سے اپنے شرک کی طرف پلٹ جائیں اور (وَلِيَقْتَرِفُوا) یعنی منتظر ہیں (مَا هُمْ مُقْتَرِفُونَ) پھر فرمایا: اے محمد ان سے کہہ دو: (أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا) یعنی وہ کتاب جو حق کو باطل سے جدا کرتی ہے۔[1]

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۱۱۵) وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ (۱۱۶)

۱۱۵۔'' اور آپ کے رب کا کلمہ قرآن صداقت و عدالت کے اعتبار سے بالکل مکمل ہے اس کا کوئی تبدیل کرنے والا نہیں ہے اور وہ سننے والا بھی ہے اور جاننے والا بھی ہے۔''

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۸۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱۶۔'' اور اگر آپ روئے زمین کی اکثریت کا اتباع کرلیں گے تو یہ راہ خدا سے بہکادیں گے یہ صرف گمان کا اتباع کرتے ہیں اور صرف اندازوں سے کام لیتے ہیں۔''

(وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)

ابن مسکان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: خداوند عالم جس وقت امام کو ماں کے شکم میں خلق کرتا ہے تو ان کے داہنے بازو پر یہ آیت تحریر ہوتی ہے:

(وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)[1]

حسن بن راشد کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب خداوند عالم چاہتا ہے کہ امام کو خلق کرے تو زیر عرش سے ایک شربت فرشتے کو دیتا ہے اور وہ اسے امام کے والد کے پاس پہنچاتا ہے اور جب وہ اسے نوش کرتے ہیں تو وہی امام کی خلقت کا سبب قرار پاتا ہے اور جب امام پیدا ہوتا ہے تو پھر اسی فرشتے کو خدا بھیجتا ہے کہ وہ آیت کو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان تحریر کرے اور جب اس سے پہلے کا امام دنیا سے اٹھ جاتا ہے تو خداوند عالم اس جانشین امام کے لئے ایک نور خلق کرتا ہے جس کے ذریعے وہ بندوں کے اعمال پر نظر رکھتا ہے اور اسی لئے پروردگار عالم نے امام کو لوگوں پر حجت قرار دیا ہے۔[2]

پھر خداوند عالم اپنے پیغمبر سے فرماتا ہے: (وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ) یعنی تمہیں امام سے دور کرکے حیران و سرگرداں چھوڑ دیں گے کیونکہ وہ اس میں مختلف قسم کے

---

[1] ۔ بحار الانوار ج ۲۵، ص ۳۶؛ تفسیر برہان ج ۳، ص ۸۹

[2] ۔ کافی ج ۱، ص ۳۸۷؛ بحار الانوار ج ۲۵، ص ۳۷؛ بصائر الدرجات ص ۴۳۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہیں (إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ) یعنی علم سے دور صرف اندازہ اور گمان کی پیروی کرتے ہیں۔[1]

فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ (۱۱۸) وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ (۱۱۹)

۱۱۸۔ "لہٰذا تم لوگ صرف اس جانور کا گوشت کھاؤ جس پر خدا کا نام لیا گیا ہو اگر تمہارا ایمان اس کی آیتوں پر ہے۔"

۱۱۹۔ "اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم وہ نہیں کھاتے ہو جس پر خدا کا نام لیا گیا ہے جب کہ اس نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے انہیں تفصیل سے بیان کر دیا ہے مگر یہ کہ تم مجبور ہو جاؤ تو اور بات ہے اور بہت سے لوگ تو اپنی خواہشات کی بنا پر لوگوں کو بغیر جانے بوجھے گمراہ کرتے ہیں اور تمہارا پروردگار ان زیادتی کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔"

(فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ) یعنی وہ ذبیحہ جس پر خدا کا نام لیا گیا ہے پھر ارشاد فرمایا: (وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ) یہاں (فَصَّلَ لَكُمْ) سے مراد (بین لکم) یعنی تمہارے لئے آشکار ہو گیا ہے ((إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ)

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۹۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ (۱۲۰)

۱۲۰۔'' اور تم لوگ ظاہری اور باطنی گناہوں کو چھوڑ دو کہ جو لوگ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں عنقریب انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔''

(وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ) یعنی "اثم ظاہر" سے مراد گناہ اور "اثم باطن" سے مراد شرک و شک کا دل میں ہونا ہے۔

(بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ) میں یقترون سے مراد '' یعلمون '' ہے یعنی وہ جانتے ہیں۔

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ (۱۲۱)

۱۲۱۔'' اور دیکھو جس پر نام خدا نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھانا کہ یہ فسق ہے اور شیاطین تو اپنے والوں کی طرف خفیہ اشارے کرتے ہی رہتے ہیں تاکہ یہ لوگ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم لوگوں نے ان کی اطاعت کر لی تو تمہارا شمار بھی مشرکین میں ہو جائے گا۔''

(وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ) یعنی یہودیوں اور نصرانیوں اور غیر اسلامی طریقے سے جو جانور ذبح کئے گئے ہیں انہیں نہ کھاؤ۔ پھر فرماتا ہے: (وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ) یعنی جو لوگ شیطان کی پیروی کرتے ہیں اور انسانوں میں سے جو اس کے دوست ہیں وہ ان سے جھوٹی اور فسق و فجور سے بھری باتیں کہتا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(لِيُجَادِلُوكُم) سے مراد (لِيُخَاصِمُوكُمْ) ہے کہ وہ تم سے دشمنی کرتے ہیں (وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ) اور اگر تم نے ان کی پیروی کی تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔[1]

أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۲۲)

۱۲۲۔ "کیا جو شخص مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کیا اور اس کے لئے ایک نور قرار دیا جس کے سہارے وہ لوگوں کے درمیان چلتا ہے اس کی مثال اس کے جیسی ہو سکتی ہے جو تاریکیوں میں ہو اور ان سے نکل بھی نہ سکتا ہو، اسی طرح کفار کے لئے ان کے اعمال کو آراستہ کر دیا گیا ہے۔"

(وَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ) یعنی حق اور ولایت سے جاہل تھا اور ہم نے اس کی حق اور ولایت کی طرف ہدایت کی۔

(وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ) فرماتے ہیں: نور سے مراد ولایت ہے۔

(كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا) یعنی ائمہ اطہار علیہم السلام کی ولایت کے علاوہ۔

(كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) کافروں نے جو اس طرح کے برے اعمال انجام دیئے ہیں وہ ان کی نظر میں بہت ہی خوبصورت ظاہر ہوئے ہیں۔[2]

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۹۱

[2] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۹۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا ۖ وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ (۱۲۳)

۱۲۳۔''اور اس طرح ہم نے ہر قریہ میں بڑے بڑے مجرمین کو موقع دیا ہے کہ وہ مکاری کریں اور انکی مکاری کا اثر خود ان کے علاوہ اور کسی پر نہیں ہوتا ہے لیکن انہیں اس کا بھی شعور نہیں ہے۔''

(وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا) یعنی سردار قرار دیا ہے۔

(لِيَمْكُرُوا فِيهَا ۖ وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ) یعنی وہ خود اپنے ساتھ مکر وحیلہ کرتے ہیں اور خدا اسی وجہ سے ان پر عذاب کرتا ہے۔

وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ ۘ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۗ سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ (۱۲۴)

۱۲۴۔'' اور ان کے پاس جب کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس وقت تک ایمان نہ لائیں گے جب تک ہمیں بھی ویسے ہی وحی نہ دی جائے جیسی رسولوں کو دی گئی ہے جب کہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو کہاں رکھے گا اور عنقریب مجرمین کو ان کے جرم کی پاداش میں خدا کے یہاں ذلت اور شدید ترین عذاب کا سامنا کرنا ہوگا۔''

(وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ) منافقوں اور مشرکوں کے سرداروں نے کہا کہ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے مگر یہ کہ پیغمبروں کی طرح ہم پر بھی وحی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وقرآن نازل ہو پس خداوند عالم نے فرمایا: (اللهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۗ سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ) یعنی وہ لوگ مخفی طور سے خدا کی نافرمانی کرتے ہیں۔[1]

فَمَنْ يُرِدِ اللهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۖ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ (۱۲۵)

۱۲۵۔'' پس خدا جسے ہدایت دینا چاہتا ہے اس کے سینے کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کے سینے کو ایسا تنگ اور دشوار گذار بنا دیتا ہے جیسے آسمان کی طرف بلند ہو رہا ہے وہ اسی طرح بے ایمانوں پر ان کی کثافت کو مسلط کر دیتا ہے۔''

(فَمَنْ يُرِدِ اللهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۖ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا) اس آیت میں (حَرَج) سے مراد یہ ہے کہ اس میں کوئی بھی راہ فرار اور نجات نہیں ہے اور "ضیق" سے مراد یہ ہے کہ اس سے راہ فرار اور نجات بہت سخت ہے۔

(كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ) فرمایا: ایک درخت کو تصور کریں جس کے چاروں طرف زیادہ اور بڑے بڑے درخت ہوں اور ان کی شاخیں اور پتے اس درخت کے دائیں بائیں رشد و نمو پانے میں مانع ہوں اور وہ صرف اوپر کی طرف بڑھ رہا ہو تو اسے حرج کہتے ہیں خداوند عالم نے اسے بے ایمانوں کے لئے بطور مثال بیان کیا ہے۔ اس کے بعد فرمایا: (كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ) خداوند عالم ایمان نہ لانے والوں کے لئے اس طرح پلیدی و کثافت کو قرار دیتا ہے۔

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۹۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَهَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ(۱۲۶)لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ(۱۲۷)

۱۲۶۔'' اور یہی تمہارے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے ہم نے نصیحت کرنے والوں کے لئے آیات کو مفصل طور سے بیان کر دیا ہے۔''

۱۲۷۔'' ان لوگوں کے لئے پروردگار کے نزدیک دار السلام ہے اور وہ ان کے اعمال کی بنا پر ان کا سرپرست ہے۔''

(وَ هَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا) یعنی یہ راستہ واضح و روشن ہے (قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ)

(لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ) یعنی جنت میں ، اور "سلام" سے مراد امن وعافیت اور سرور ہے۔ پھر فرمایا: (وَ هُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) یعنی خداوند عالم ان کا ولی ہے یعنی ان کے نفسوں پر ان سے زیادہ حق تصرف رکھتا ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُمْ مِنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ(۱۲۸)

۱۲۸۔'' اور جس دن وہ سب کو محشور کرے گا تو کہے گا کہ اے گروہ جنات تم نے تو اپنے کو انسانوں سے زیادہ بنالیا تھا اور انسانوں میں ان کے دوست کہیں گے کہ پروردگار ہم میں سب نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا ہے اور اب ہم اس مدت کو پہنچ گئے ہیں جو تو نے ہماری مہلت کے واسطے معین

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کی تھی، ارشاد ہوگا تو اب تو تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے مگر یہ کہ خدا ہی آزادی چاہ لے بے شک تمہارا پروردگار صاحب حکمت بھی ہے اور جاننے والا بھی ہے۔''

(وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدْ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنسِ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُم مِّنَ الْإِنسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ) فرمایا: جو شخص جس گروہ کا دوست رکھنے والا ہوگا اس کا شمار اسی گروہ میں ہوگا اگرچہ وہ اس گروہ کی جنس سے نہ ہو۔

(رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا) یعنی قیامت کو۔

وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (۱۲۹) يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنفُسِنَا ۖ وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ (۱۳۰)

۱۲۹۔'' اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو ان کے اعمال کی بنا پر بعض پر مسلط کر دیتے ہیں۔''

۱۳۰۔'' اے گروہ جن وانس کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے جو ہماری آیتوں کو بیان کرتے اور تمہیں آج کے دن کی ملاقات سے ڈراتے؟ وہ کہیں گے کہ ہم خود اپنے خلاف گواہ ہیں اور ان کو زندگانی دنیا نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا اور انہوں نے خود اپنے خلاف گواہی دی کہ وہ کافر تھے۔''

(وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ) امام علیہ السلام نے اس جملہ کے معنی کے بارے فرمایا: جو بھی ظالم اولیاء کو دوست رکھے گا ہم قیامت میں اسے انہیں ظالموں کے ساتھ محشور کریں گے، اس کے بعد خداوند عالم قیامت کے دن جن وانس پر اپنی حجت پیش کرتے ہوئے فرمائے گا:

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنفُسِنَا ۖ وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ)

ذَٰلِكَ اَنْ لَمْ يَكُنْ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَاَهْلُهَا غَافِلُونَ (۱۳۱)

۱۳۱۔'' یہ اس لئے کہ تمہارا پروردگار کسی بھی قریہ کو ظلم و زیادتی سے اس طرح تباہ وبرباد نہیں کرنا چاہتا کہ اس کے رہنے والے بالکل غافل اور بے خبر ہوں۔''

(ذَٰلِكَ اَنْ لَمْ يَكُنْ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَاَهْلُهَا غَافِلُونَ) یعنی کسی پر بھی ظلم وستم نہیں ہوگا مگر جو چیز پیغمبروں کے ذریعے بھیجی ہے وہ ان کے لئے بیان اور واضح کردی گئی ہو اور اگر اس کے بعد ایمان نہ لائیں تو ہلاک ہو جائیں گے۔''

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ (۱۳۲) وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِن بَعْدِكُم مَّا يَشَاءُ كَمَا أَنشَأَكُم مِّن ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ (۱۳۳) إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ (۱۳۴)

۱۳۲۔"اور ہر ایک کے لئے اس کے مطابق درجات ہیں اور تمہارا پروردگار ان کے اعمال سے غافل نہیں ہے۔"

۱۳۳۔"اور آپ کا پروردگار بے نیاز اور صاحب رحمت ہے وہ چاہے تو تم سب کو دنیا سے اٹھالے اور تمہاری جگہ پر جس قوم کو چاہے لے آئے جس طرح تم کو دوسری قوم کی اولاد میں رکھا ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۳۴۔ "یقینا جو تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ سامنے آنے والا ہے اور تم خدا کو عاجز بنانے والے نہیں ہو۔"

(وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا) یعنی ان کے درجات ان کے اعمال کے مطابق ہیں (وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ) پھر فرمایا: (وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَا يَشَاءُ كَمَا أَنْشَأَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ) (إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ) یعنی ثواب و عقاب میں سے جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قیامت کے دن ضرور آئے گی (وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ)

وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ (۱۳۶)

۱۳۶۔ "اور ان لوگوں نے خدا کی پیدا کی ہوئی کھیتی میں اور جانوروں میں اس کا حصہ بھی لگایا ہے اور اعلان کیا ہے کہ ان کے خیال کے مطابق خدا کے لئے ہے اور یہ ہمارے شریکوں کے لئے ہے اس کے بعد جو شرکاء کا حصہ ہے وہ خدا تک نہیں جاسکتا ہے اور جو خدا کا حصہ ہے وہ ان کے شریکوں تک پہنچ سکتا ہے کس قدر بدترین فیصلہ ہے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔"

(وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ)

عرب جب بھی زمین کو کھیتی باڑی کے لئے آمادہ کرتے تھے تو کہتے تھے کہ یہ حصہ پروردگار کے لئے ہے اور یہ حصہ ہمارے خدا یعنی بتوں کے لئے ہے اور جب کھیت میں پانی چلاتے اور خدا کے حصے میں پانی بہتا ہوا بتوں کے حصے کی طرف جاتا تو اسے بند نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا بے نیاز ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لیکن اگر بتوں کے حصے سے پانی بہتا ہوا خدا کے حصے کی طرف جاتا تو اسے روک دیتے اور کہتے کہ خدا بے نیاز ہے اور اسی طرح اگر خدا کے مال سے کوئی چیز بتوں کے حصے میں چلی جاتی تو اسے واپس نہیں کرتے بلکہ کہتے کہ خدا بے نیاز ہے لیکن اسی کے برعکس اگر کوئی چیز بتوں کی طرف سے خدا کے حصے کی طرف چلی جاتی تو واپس لے لیتے اور کہتے کہ خدا بے نیاز ہے اور اس طرح سے بتوں اور جمادات کو خدا کا شریک قرار دیتے تھے اور یہی نہیں بلکہ ان کو اس پر مقدم بھی رکھتے تھے تو خدا نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی جو پیغمبر ﷺ کے لیے ان کے حالات کی حکایت کر رہی ہے۔[1]

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ (۱۳۷)

۱۳۷۔'' اور اسی طرح ان شریکوں نے بہت سے مشرکین کیلئے اولاد کے قتل کو بھی آراستہ کر دیا ہے تاکہ ان کو تباہ و برباد کر دیں اور ان پر دین کو مشتبہ کر دیں حالانکہ خدا اس کے خلاف چاہ لیتا تو یہ کچھ نہیں کر سکتے تھے لہٰذا آپ ان کو ان کی افتراء پردازیوں پر چھوڑ دیں اور پریشان نہ ہوں۔''

(وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُم) یعنی ان کے بزرگوں نے ان کی اولاد کے قتل کو بھی نیک عمل اور ان کی نظر میں اچھا بنا کر پیش کیا تھا۔

(لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُم) یعنی ان کے دین کو تبدیل کر دیتے ہیں (وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ)

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۹۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَقَالُوا هٰذِهٖٓ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ نَشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ(۱۳۸)قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللهُ افْتِرَاءً عَلَى اللهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ (۱۳۹)

۱۳۸۔'' اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ جانور اور کھیتی اچھوتی ہے اسے ان کے خیالات کے مطابق وہی کھا سکتے ہیں جن کے بارے میں وہ چاہیں گے اور کچھ چوپائے ہیں جن کی سواری حرام ہے اور کچھ چوپائے ہیں جن کو ذبح کرتے وقت نام خدا بھی نہیں لیا گیا اور سب کی نسبت خدا کی طرف دے رکھی ہے عنقریب ان تمام بہتانوں کا بدلہ انہیں دیا جائے گا۔''

۱۳۹۔'' اور کہتے ہیں کہ ان چوپایوں کے پیٹ میں جو بچے ہیں وہ صرف ہمارے مردوں کے لئے ہیں اور عورتوں پر حرام ہیں ہاں اگر مردار ہو تو سب شریک ہوں گے، عنقریب خدا ان بیانات کا بدلہ دے گا کہ وہ صاحب حکمت بھی ہے اور سب کا جاننے والا بھی ہے۔''

(وَقَالُوا هٰذِهٖٓ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ) آیت میں حجر سے مراد "حرام" ہے۔

(لَا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ نَشَاءُ بِزَعْمِهِم) یعنی اسے ایک گروہ پر حرام قرار دیتے تھے۔

(وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا) یعنی "بحیرہ" وہ اونٹ جس کے پانچ بچے ہوں "سائبہ" یعنی وہ اونٹ جسے نذر کے ذریعہ آزاد کیا گیا ہو اور "وصیلہ اور حام" ایسا حیوان ہوتا کہ جب بھی اس کا بچہ بچے دار ہوتا تھا تو اس پر سواری کو حرام قرار دے دیتے تھے۔

(وَأَنْعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا ۖ وَإِنْ يَكُنْ مَيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عربوں کا ایک بدترین دستور یہ تھا کہ جب گائے یا بکری کے پیٹ سے زندہ بچہ نکلتا تو اسے عورتوں پر کھانا حرام کردیتے تھے اور اگر وہ بچہ مردہ پیدا ہوتا تو عورتوں اور مردوں دونوں پر اس کا کھانا حلال تھا کہ خداوند عالم ان کے اس فاسد عقیدہ کی پیغمبر سے حکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے: (وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا ۖ وَإِنْ يَكُنْ مَيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيم) اس کے بعد فرمایا: (قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْم) یعنی بغیر سمجھے بوجھے۔

(وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللهُ) یہ وہ گروہ تھا جو اپنی بیٹیوں کو غیرت کی وجہ سے قتل کردیتے تھے اور ایک گروہ وہ بھی تھا جو اپنے بچوں کو بھوک کے خوف کی وجہ سے قتل کردیتا تھا، اور یہ آیت عطف ہے (وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ) کی آیت پر۔ پھر خداوند عالم نے فرمایا: (وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُم)[1][2]

وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (۱۴۱) وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ (۱۴۲)

---

[1] ۔ سورہ اسراء، آیت ۳۱

[2] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۹۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۴۱۔''وہ خدا وہ ہے جس نے تختوں پر چڑھائے ہوئے بھی اور اس کے خلاف بھی ہر طرح کے باغات پیدا کئے ہیں اور کھجور اور زراعت پیدا کی ہے جس کے مزے مختلف ہیں اور زیتون اور انار بھی پیدا کئے ہیں جن میں بعض آپس میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور بعض مختلف ہیں تم سب ان کے پھلوں کو جب وہ تیار ہو جائیں تو کھاؤ اور جب کاٹنے کا دن آئے تو ان کا حق ادا کرو اور خبر دار اسراف نہ کرنا کہ خدا اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔''

۱۴۲۔'' اور چوپایوں میں بعض بوجھ اٹھانے والے اور بعض زمین سے لگ کر چلنے والے ہیں تم سب خدا کے دیئے ہوئے رزق کو کھاؤ اور شیطان قوموں کی پیروی نہ کرو کہ شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔''

(وَهُوَ الَّذِی أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ) اس آیت میں جنات سے مراد باغات ہیں۔

(وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ) فرمایا: پھل توڑنے اور فصل کاٹنے کا دن جب آئے تو خدا نے واجب کیا ہے کہ اس میں سے کچھ پھل اور غلہ فقیروں کو دو۔[1]

شعیب عقرقوفی کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت (وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ) کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: گیہوں اور جو میں سے ایک دستہ دینا حق ہے اور جب کھجوریں توڑی جائیں تو حق یہ ہے کہ اس میں سے ایک مٹھی فقیر کو دی جائے۔اور پھر اس بات کا اضافہ کیا کہ میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا غلہ یا کھجوریں گھر لے جانے کے بعد فقیروں کو

---

[1]۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۰۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ اگر گھر لے جانے سے پہلے ادا کر دے تو یہ اس کی سخاوت سے قریب ہوگا۔[1]

سعد بن سعد نے امام علی رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ اگر پھل توڑنے اور غلہ آمادہ ہونے کے وقت مساکین موجود نہ ہوں تو کیا کرے؟

حضرت نے فرمایا: ایسی صورت میں اس سے حکم ساقط ہے۔[2]

(وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا) یعنی ان کے بالوں سے لباس بناتے ہیں۔

(كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ) یعنی جو کچھ پروردگار نے تمہیں روزی دی ہے اسے کھاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو چونکہ وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔

(ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۖ مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ ۖ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ) (۱۴۳)

وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللهِ كَذِبًا لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (۱۴۴)

---

[1] وسائل الشیعہ ج ۹، ص ۱۹۶، بحار الانوار ج ۹۳، ص ۹۴، تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۰۰

[2] ۔ وسائل الشیعہ، ج ۹، ص ۱۹۷؛ بحار الانوار، ج ۹۳، ص ۹۴؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۱۰۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۱۴۵)

۱۴۳۔'' آٹھ قسم کے جوڑے ہیں بھیڑ کے دو اور بکری کے دو، ان سے کہئے خدا نے ان دونوں کے نر حرام کئے ہیں یا مادہ یا وہ بچے جو ان کے مادہ کے پیٹ میں پائے جاتے ہیں ذرا تم لوگ اس بارے میں ہمیں بھی خبر دو اگر اپنے دعوئے میں سچے ہو۔''

۱۴۴۔'' اور اونٹ میں سے دو اور گائے میں سے دو، ان سے کہئے کہ خدا نے نروں کو حرام قرار دیا ہے یا مادوں کو؟ یا اس بچے کو جو مادوں کے شکم میں ہے؟ کیا تم لوگ اس وقت حاضر تھے جب خدا ان کو حرام کرنے کی وصیت کر رہا تھا، پھر اس سے بڑا ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹا الزام لگائے تاکہ لوگوں کو بغیر جانے بوجھے گمراہ کرے یقیناً اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

۱۴۵۔'' آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنی طرف آنے والی وحی میں کسی بھی کھانے والے کے لئے کوئی حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہو یا بہایا ہوا خون یا سور کا گوشت ہو کہ یہ سب رجس اور گندگی ہے یا وہ نافرمانی ہو جسے غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اس کے بعد بھی کوئی مجبور ہو جائے اور نہ سرکش ہو، نہ حد سے تجاوز کرنے والا تو پروردگار بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔''

(ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۖ مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہ وہ چیزیں ہیں جسے خداوند عالم نے اپنی کتاب کی اس آیت ((وَأَنزَلَ لَكُم مِنَ الأَنعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ))[1] میں حلال کیا ہے اور پھر اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتا ہے: (مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ) کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: (مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ) سے مراد پالتو اور پہاڑی بھیڑ ہے اور (وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ) سے مراد پالتو اور وحشی و پہاڑی بکری ہے اور (وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ) سے مراد پالتو اور وحشی و پہاڑی گائے ہے اور (وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ) سے مراد خراسان اور عرب کا اونٹ ہے جسے خداوند عالم نے حلال قرار دیا ہے۔[2]

لوگوں نے اس آیت سے استدلال پیش کیا ہے۔(قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ)اور اس آیت سے تاویل کرتے ہیں کہ سوائے ان چیزوں کے کوئی چیز حرام نہیں ہے اور دوسرے تمام چوپائے بندر، کتا، درندے، بھیڑیا، شیر، خچر، گدھا وغیرہ حلال قرار دیے ہیں۔ اور عربوں نے یہ گمان کیا کہ یہ سب حلال ہیں، جیسا کہ ارشاد ہوا ہے: (قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ) یہاں پر ان سے بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے اور یہ آیت عرب کی بات کو رد کرنے کیلئے آئی ہے جو انہوں نے خود سے اپنے اوپر حلال و حرام کر رکھا تھا کیونکہ عربوں نے بعض چیزوں کو اپنے اوپر حلال اور بعض چیزوں کو حرام قرار دے رکھا تھا اور خدا نے اپنے پیغمبر سے اسی کی حکایت کرتے ہوئے فرمایا: ان لوگوں نے کہا: جو چیز بھی اس گائے اور بکری کے پیٹ میں ہے وہ سب ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری عورتوں کیلئے حرام ہے جب بچہ زندہ ساقط ہوتا تو اسے مرد کھاتا اور عورتوں پر حرام تھا اور اگر وہ بچہ مردہ

---

[1] ۔ سورہ زمر، آیت ۶

[2] ۔ مستدرک الوسائل ج ۱۶، ص ۳۴۹، تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۰۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پیدا ہوتا تو عورت و مرد دونوں اس کو کھایا کرتے جس کا ذکر گزر چکا اور وہ آیت یہ ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے: (وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِذُكُورِنَا)[1]۔

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ (۱۴۶) فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ (۱۴۷) سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ (۱۴۸) قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ (۱۴۹) قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ فَإِنْ شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ (۱۵۰) قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (۱۵۱)

۱۴۶۔'' اور یہودیوں پر ہم نے ہر ناخن والے جانور کو حرام کر دیا اور گائے اور بھیڑ کی چربی کو حرام کر دیا مگر جو چربی پیٹھ پر ہو یا آنتوں پر ہو اور ہڈیوں سے لگی ہو، یہ ہم نے ان کو ان کی بغاوت اور سرکشی کی سزا دی ہے اور ہم بالکل سچے ہیں۔''

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۰۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۴۷۔'' پھر اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو کہہ دیجئے کہ تمہارا پروردگار بڑی وسیع رحمت والا ہے لیکن اس کا عذاب مجرمین سے ٹالا بھی نہیں جاسکتا ہے۔''

۱۴۸۔'' عنقریب یہ مشرکین کہیں گے کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم مشرک ہوتے نہ ہمارے باپ دادا، نہ ہم کسی چیز کو قرار دیتے ،اسی طرح ان سے پہلے والوں نے رسولوں کی تکذیب کی تھی یہاں تک کہ ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لیا۔ان سے کہہ دیجئے کہ تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو ہمیں بھی بتاؤ تم تو صرف خیالات کا اتباع کرتے ہو اور اندازوں کی باتیں کرتے ہو۔''

۱۴۹۔'' کہہ دیجئے کہ اللہ کے پاس منزل تک پہنچانے والی دلیلیں ہیں اگر وہ چاہتا تو جبراً تم سب کو ہدایت دے دیتا۔''

۱۵۰۔'' کہہ دیجئے کہ ذرا اپنے گواہوں کو تو لاؤ جو گواہی دیتے ہیں کہ خدا نے اس چیز کو حرام قرار دیا ہے اس کے بعد وہ گواہی بھی دیدیں تو آپ ان کے ساتھ گواہی نہ دیجئے گا اور ان لوگوں کے خواہشات کا اتباع نہ کیجئے گا، جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے اور وہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار کا ہمسر قرار دیتے ہیں۔''

۱۵۱۔'' کہہ دیجئے کہ آؤ ہم تمہیں بتائیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا کیا حرام کیا ہے، خبردار کسی کو اس کا شریک نہ بنانا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا، اپنی اولاد کو غربت کی بنا پر قتل نہ کرنا کہ ہم تمہیں بھی رزق دے رہے ہیں اور انہیں بھی اور بدکاریوں کے قریب نہ جانا، وہ ظاہری ہوں یا چھپی ہوئی اور کسی ایسے نفس کو جسے خدا نے حرام کردیا ہے قتل نہ کرنا مگر یہ کہ تمہارا کوئی حق ہو، یہ وہ باتیں ہیں جن کی خدا نے نصیحت کی ہے تاکہ تمہیں عقل آجائے۔''

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ) یعنی اللہ نے یہودیوں پر پرندوں کا گوشت، چربی کو حرام کر دیا ہے، یہودی تمام چربیوں کو سوائے اس چربی کے جو گوسفند کی پیٹھ یا اس کے پیٹ سے نکلتی ہے پسند کرتے تھے اور خداوند عالم کا یہ قول ہے کہ فرماتا ہے: (حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا) یعنی جنین اور (جَزَيْنَاهُمْ بِبَغْيِهِمْ) کے معنی ہیں کہ بنی اسرائیل کے بادشاہوں نے فقراء کو پرندوں کے گوشت اور چربی وغیرہ کھانے سے منع کر دیا تھا لہٰذا خدا نے فقراء پر ظلم و ستم کرنے کی وجہ سے اسے بادشاہوں پر حرام قرار دے دیا، اس کے بعد خدا نے اپنے پیغمبر سے فرمایا: (فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ) پھر اگر وہ لوگ تمہیں جھٹلائیں، تو کہہ دو کہ تمہارا پروردگار بڑی وسیع رحمت والا ہے (یعنی سعۂ صدر رکھتا ہے) لیکن اس کے باوجود مجرموں پر عذاب ضرور کرے گا۔ اس کے بعد فرمایا: (سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا) اے محمد ان سے کہہ دو: (هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ) پھر فرماتا ہے کہ ان سے کہہ دو: (فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ) (۱) اگر خدا چاہے تو تم لوگوں کو ایک ہی نقطہ پر جمع کر سکتا ہے، لیکن تم لوگوں کو مختلف اور منتشر قرار دیا ہے، پھر فرمایا: اے محمد ان سے کہہ دو: (قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللهَ حَرَّمَ هَٰذَا) یہ آیت اس آیت (وقالوا مافی بطون هذه الانعام) پر عطف ہے۔

پھر فرمایا: (فَإِنْ شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ) پھر پیغمبر سے فرمایا کہ ان سے کہو: (قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا) "الوالدین" سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں۔[1]

(وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ) یہ آیت محکمات میں سے ہے۔[2]

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۱۵۲)

۱۵۲۔ ''اور خبر دار مال یتیم کے قریب بھی نہ جانا مگر اس طریقے سے جو بہترین طریقہ ہو یہاں تک کہ وہ توانائی کی عمر تک پہنچ جائیں اور ناپ تول میں پورا پورا انصاف کرنا ہم کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے ہیں اور جب بات کرو تو انصاف کے ساتھ چاہے اپنے اقرباء ہی کے خلاف کیوں نہ ہو اور عہد خدا کو پورا کرو کہ اس کی پرور دگار نے تمہیں وصیت کی ہے کہ شاید تم اس سے عبرت حاصل کرو۔''

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۱۱

[2] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۱۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ) یہ پوری آیت محکمات میں سے ہے۔[1]

وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (۱۵۳)

۱۵۳۔'' اور یہ ہمارا سیدھا راستہ ہے اس کا اتباع کرو اور دوسرے راستوں کے پیچھے نہ جاؤ کہ راہ خدا سے الگ ہو جاؤ گے اسی کی پروردگار نے ہدایت دی ہے کہ شاید اس طرح متقی اور پرہیز گار بن جاؤ۔''

(وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ) اس آیت میں (صراط المستقیم) سے مراد امام ہیں جن کی پیروی کی جاتی ہے (وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ) یعنی امام کے علاوہ کسی کی پیروی نہ کرو۔ (فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ) یعنی امام کے بارے میں متفرق نہ ہو کیونکہ اگر امام کے بارے میں متفق نہ ہوئے اور اس کی پیروی نہ کی تو گمراہ ہو جاؤ گے۔[2]

ابو بصیر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس آیت (وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ) کے ذیل میں فرمایا: ہم اہلبیت

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۱۸

[2] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۱۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہی وہ راستہ ہیں جس کے بارے میں خداوند عالم نے فرمایا ہے اور جو بھی اس راہ پر نہیں چلے گا وہ کافر ہو جائے گا۔

اس کے بعد خداوند عالم نے فرمایا: (ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ) یعنی شاید کہ لوگ متقی بن جائیں۔[1]

ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ (۱۵۴)

۱۵۴۔'' اس کے بعد ہم نے موسیٰ کو اچھی باتوں کو تکمیل کرنے والی کتاب دی اور اس میں ہر شیء کو تفصیل سے بیان کر دیا اور اسے ہدایت اور رحمت قرار دے دیا کہ شاید یہ لوگ لقائے الٰہی پر ایمان لے آئیں۔''

(ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ) یعنی کتاب کو نیک لوگوں کے لئے مکمل کیا۔(وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ) یہ آیت محکمات میں سے ہے۔

وَهٰذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (۱۵۵)

۱۵۵۔'' اور یہ کتاب جو ہم نے نازل کی ہے یہ بڑی بابرکت ہے لہٰذا اس کا اتباع کرو اور تقویٰ اختیار کرو کہ شاید تم پر رحم کیا جائے۔''

(وَهٰذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ) یعنی ہم نے قرآن نازل کیا ہے۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۴، ص ۱۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ) یعنی شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔

أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ (۱۵۶) أَوْ تَقُولُوا لَوْ أَنَّا أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ (۱۵۷) هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ ۗ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ۗ قُلِ انْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ (۱۵۸)

۱۵۶۔'' یہ نہ کہنے لگو کہ کتاب خدا تو ہم سے پہلے دو جماعتوں پر نازل ہوئی تھی اور ہم اس کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے۔''

۱۵۷۔'' یا یہ کہو کہ ہمارے اوپر کتاب نازل ہوتی تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو اب تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل اور ہدایت ورحمت آچکی ہے پھر اس کے بعد اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی نشانیوں کو جھٹلائے اور ان سے اعراض کرے، عنقریب ہم اپنی نشانیوں سے اعراض کرنے والوں پر بدترین عذاب کریں گے کہ وہ ہماری آیتوں سے اعراض کرنے والے اور روکنے والے ہیں۔''

۱۵۸۔'' یہ صرف اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس ملائکہ آجائیں یا خود پروردگار آجائے یا اس کی بعض نشانیاں آجائیں تو جس دن ان کی بعض نشانیاں آجائیں گی اس دن جو نفس پہلے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے ایمان لایا ہے یا اس نے ایمان لانے کے بعد کوئی بھلائی نہیں کی ہے اس کے ایمان کا کوئی فائدہ نہ ہوگا تو اب کہہ دیجئے کہ تم لوگ بھی انتظار کرو اور میں بھی انتظار کر رہا ہوں۔''

(أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ) اس میں (طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا) سے مراد یہودی و نصاریٰ ہیں اور ہم نے ان کی کتابوں کی تعلیم حاصل نہیں کی ہے (أَوْ تَقُولُوا لَوْ أَنَّا أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ) یعنی قریش نے جو یہ کہا کہ اگر ہم پر کتاب نازل ہوتی تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ اور عبادت گذار ہوتے۔ (فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ) یعنی تمہارے پروردگار کی طرف سے قرآن آیا ہے۔ (فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِآيَاتِ اللهِ وَصَدَفَ عَنْهَا) اس آیت میں (صَدَفَ عَنْهَا) سے مراد یعنی اسے دفع کیا۔ (سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا) یعنی ہماری آیتوں کو دفع کرکے اس سے روکتے ہیں (سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ) پھر فرمایا: (هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ)۔

ابو بصیر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؑ نے اس آیت (يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا) کے بارے میں فرمایا: کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے: (أَوْ اكْتَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا)

(قُلِ انْتَظِرُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُنْتَظِرُونَ) یعنی جس دن سورج مغرب سے طلوع کرے تو جو بھی ایسے دن ایمان لائے گا اس کا ایمان اسے فائدہ نہیں پہنچائے گا۔[1]

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۶، ص ۳۱۳؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۱۲۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (۱۵۹)

۱۵۹۔'' جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ پیدا کیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ان سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے ان کا معاملہ خدا کے حوالے ہے پھر وہ انہیں ان کے اعمال کے بارے میں باخبر کرے گا۔''

(إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ) یعنی لوگ امیر المومنین علیہ السلام سے جدا ہو گئے اور مختلف گروہوں میں بٹ گئے۔[1]

معلّٰی بن خنیس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس آیت (إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا) کے ذیل میں فرمایا: خدا کی قسم اہل سنت نے بھی اپنے دین کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے۔[2]

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (۱۶۰)

قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ دِينًا قِيَمًا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (۱۶۱)

۱۶۰۔'' جو شخص بھی نیکی کرے گا اسے دس گنا اجر ملے گا اور جو برائی کرے گا اسے صرف اتنی ہی سزا ملے گی اور کوئی ظلم نہ کیا جائے گا۔''

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۲۳

[2] ۔ بحار الانوار ج ۹، ص ۲۰۸؛ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۲۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۶۱۔'' آپ کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت دی ہے جو ایک مضبوط دین اور باطل سے اعراض کرنے والے ابراہیم کا مذہب ہے اور وہ مشرکین میں سے ہرگز نہ تھے۔''

(مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ) یہ آیت اس آیت (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَه خير منها) کے ذریعے منسوخ ہوئی ہے۔

(قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ دِينًا قِيَمًا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ) اور حنیفیت وہ دس سنتیں ہیں جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام لائے تھے۔[1]

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۱۶۲) لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ (۱۶۳) قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (۱۶۴)

۱۶۲۔'' کہہ دیجئے کہ میری نماز، میری عبادتیں، میری زندگی، میری موت سب اللہ کے لئے ہے جو عالمین کا پالنے والا ہے۔''

۱۶۳۔'' اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔''

۱۶۴۔'' کہہ دیجئے کہ کیا میں خدا کے علاوہ کوئی اور رب تلاش کروں جب کہ وہی ہر شیء کا پالنے والا ہے اور جو نفس کچھ کرے گا اس کا وبال اس کے ذمے ہوگا اور کوئی نفس دوسرے نفس کا بوجھ نہ

---

[1]۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۲۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اٹھائے گا اس کے بعد تم سب کی بازگشت تمہارے پروردگار کی طرف ہے پھر وہ بتائے گا کہ تم کس چیز میں اختلاف کر رہے تھے۔''

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ اس کے بعد فرمایا: اے محمد ان سے کہہ دو: ﴿قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾ یعنی کوئی بھی گنہگار کسی گنہگار کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔[1]

﴿ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ﴾ پھر سب خدا کی بارگاہ میں واپس پلٹائے جاؤگے پھر وہ تمہیں اس چیز سے آگاہ کر دے گا جس کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ (۱۶۵)

۱۶۵۔'' وہی وہ خدا ہے جس نے تم کو زمین میں نائب بنایا اور بعض کے درجات کو بعض سے بلند کیا تاکہ تمہیں اپنے دیئے ہوئے سے آزمائے، تمہارا پروردگار بہت جلد حساب کرنے والا ہے اور بے شک بہت بخشنے والا مہربان ہے۔''

﴿وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ﴾ یعنی مقام اور شان و منزلت اور اموال میں۔

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۲۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(لِيَبْلُوَكُمْ) یعنی تمہارا امتحان لے گا۔

(فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ) یعنی تاکہ جو کچھ تمہیں دیا ہے اس کا امتحان لے کہ یقیناً خدا بہت جلد حساب لینے والا اور بہت بخشنے والا مہربان ہے۔[1]

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۳۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷۔ یہ سور

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

المص (۱) كِتَابٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِنْهُ لِتُنْذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ (۲) اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۗ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ (۳)

۱۔(المص)

۲۔" یہ کتاب آپ کی طرف نازل کی گئی ہے لہٰذا آپ اس کی طرف سے کسی تنگی کا شکار نہ ہوں اور اس کے ذریعے لوگوں کو ڈرائیں یہ کتاب صاحبان ایمان کے لئے مکمل یاد دہانی ہے۔"

۳۔"لوگو! تم اس کا اتباع کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اس کے علاوہ دوسرے سرپرستوں کا اتباع نہ کرو تم بہت کم نصیحت مانتے ہو۔"

(المص كِتَابٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ) رسول خدا ﷺ سے خطاب ہے۔

(فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِنْهُ) یعنی تنگی (لِتُنْذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ)

محمد بن قیس امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ: ایک دن حی بن اخطب اور ان کے بھائی ابو یاسر ابن اخطب کچھ یہودیوں کے ہمراہ رسول خدا ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: کیا (الم) بھی ان چیزوں میں سے ہے جو آپ پر نازل ہوئی ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: ہاں

انہوں نے کہا: کیا جبرئیل امین آپ کے پاس خدا کی طرف سے لائے ہیں؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آپ نے فرمایا: ہاں

انہوں نے کہا: خداوند عالم نے اگر چہ آپ سے پہلے بھی بہت سے انبیاء بھیجے ہیں لیکن ہمیں نہیں معلوم کہ سوائے آپ کے کسی بھی پیغمبر کو اپنی سرداری اور امت کی عمر کی مدت کے بارے میں معلوم رہا ہو جس کی آپ اپنے اس کلام میں خبر دے رہے ہیں؟

اسی دوران حی بن اخطب نے ان یہودی ساتھیوں سے کہا: ابجد کے حساب سے "الف'' کے ایک ''لام'' کے تیس ''میم'' کے چالیس عدد ہیں جس کی مجموعی تعداد ۷۱ ہوگی، کیا آپ لوگ ایک ایسے پیغمبر کی امت میں شامل ہونا چاہتے ہیں جس کی سرداری اور امت کی عمر کل ۷۱/ سال ہے، پھر رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے محمد کیا: ''الم'' کے علاوہ کوئی دوسرا حرف بھی ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں

انہوں نے پوچھا؟ وہ کیا ہیں

آپ نے فرمایا: (المص)

حی بن اخطب نے کہا: تعجب ہے یہ تو پہلے والے سے زیادہ سنگین اور طولانی ہے کیونکہ ''الف'' کے ایک ''لام'' کے تیس ''میم'' کے چالیس اور ''صاد'' کے نوے ہوتے ہیں جس کی مجموعی تعداد ایک سو اکسٹھ ہے۔ اے محمد! کیا اس کے علاوہ بھی کوئی حرف ہے؟

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں

پوچھا: کیا ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پیغمبر نے فرمایا: (الٓر)

حی ابن اخطب نے کہا: یہ تو ان دونوں سے بھی سنگین اور طولانی ہے کیونکہ "الف" کے ایک، "لام" کے تیس، "میم" کے چالیس اور "راء" کے دو سو جو مجموعی طور پر ۲۷۱ ہوتا ہے۔ پھر پوچھا: اے محمد! کیا اس کے علاوہ بھی ہے؟

پیغمبر نے فرمایا: ہاں

پھر حی بن اخطب نے کہا: اے محمد! آپ کا امر ہمارے لئے واضح نہیں ہے ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کی نبوت کا وقت کم ہے یا زیادہ؟ پھر وہاں سے جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا کہ ابو یاسر نے اپنے بھائی حی سے کہا: شاید یہ تمام سال محمدؐ کو عطا کئے گئے ہوں یعنی ۶۱، ۷۱، ۲۳۱ اور ۲۷۱ کہ مجموعی طور پر سات سو چونتیس سال ہوتے ہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ان نازل شدہ آیتوں میں سے بعض محکم ہیں جو ام الکتاب ہیں اور کچھ آیتیں متشابہ ہیں اور یہ حروف مقطعات جو بعض سوروں کے شروع میں آئے ہیں ان کی تاویلیں جدا ہیں ان تاویلوں سے جسے حی بن اخطب اور ابو یاسر اور اسکے بھائیوں اور صحابیوں نے بیان کیا ہے۔

خداوند عالم اپنے بندوں کو خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے: (اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ) یہاں (غیر اولیاء) سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ ہیں۔[1]

---

[1] ۔ بحار الانوار ج ۸۹، ص ۳۷۴؛ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۲۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا أَوْ هُمْ قَائِلُونَ (۴) فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا إِلَّا أَنْ قَالُوا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ (۵) فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ (۶) فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ ۖ وَمَا كُنَّا غَائِبِينَ (۷)

۴۔ ''اور کتنے قریے ہیں جنہیں ہم نے برباد کر دیا اور ان کے پاس ہمارا عذاب اس وقت آیا جب وہ رات میں سو رہے تھے یا دن میں قیلولہ کر رہے تھے۔''

۵۔ ''پھر ہمارا عذاب آنے کے بعد ان کی پکار صرف یہ تھی کہ یقینا ہم لوگ ظالم تھے۔''

۶۔ '' پس اب ہم ان لوگوں سے بھی سوال کریں گے اور ان کے رسولوں سے بھی سوال کریں گے۔''

۷۔ '' پھر ان سے ساری داستان علم واطلاع کے ساتھ بیان کریں گے اور ہم خود بھی غائب تو نہیں تھے۔''

(وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا) یعنی بہت سے ایسے قریے ہیں کہ ہم نے رات میں ان پر عذاب نازل کیا۔ (أَوْ هُمْ قَائِلُونَ) یعنی یا دن کے وسط میں ان پر عذاب نازل کیا۔

(فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا إِلَّا أَنْ قَالُوا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ) یہ آیت محکمات میں سے ہے۔

(فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ) انبیاء میں سے کچھ صرف رسول تھے۔

(فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ ۖ وَمَا كُنَّا غَائِبِينَ) یعنی ہم ان کے افعال سے بے خبر نہیں ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ(۸)وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ(۹)

۸۔ '' آج کے دن اعمال کا وزن ایک برحق شیء ہے پھر جس کے نیک اعمال کا پلہ بھاری ہوگا وہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔''

۹۔'' اور جن کا پلہ ہلکا ہوگا یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے نفس کو خسارہ میں رکھا کہ وہ ہماری آیتوں پر ظلم کررہے تھے۔''

(وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ)فرمایا: اعمال کی جزا کہ اگر اعمال نیک اور اچھے ہونگے تو اس کی جزا بھی نیک اور اچھی ہوگی اور اگر اعمال برے اور خراب ہوں گے تو جزا بھی بری اور خراب ہوگی یہ خدا کا فرمان ہے جیسا کہ ارشاد ہوا: (فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَوَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ)اس آیت میں (بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ) سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے ائمہ کا انکار کیا ہے اور ان کے حق میں ظلم وستم کو روا رکھا ہے۔

وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ۗ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ(۱۰)

۱۰۔"یقیناً ہم نے تم کو زمین میں اختیار دیا اور تمہارے لئے سامان زندگی قرار دیا مگر تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔"

(وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ) یہاں (مَعَايِشَ) سے مراد مختلف اور طرح طرح کا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ) یعنی لوگ خدا کا شکر ادا نہیں کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ (۱۱)

۱۱۔'' اور ہم نے تم سب کو پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں مقرر کیں اس کے بعد ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم کا سجدہ کریں تو سب نے سجدہ کر لیا صرف ابلیس نے انکار کر دیا اور وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہیں ہوا۔''

(وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ) یعنی ہم نے تم سب کو تمہارے باپ کے صلبوں میں رکھا اور تمہاری ماؤں کے رحم میں تمہیں شکل وصورت عطا کی، پھر فرمایا لیکن ہم نے عیسیٰ کو ان کی ماں کے شکم میں رکھا اور اسی میں شکل وصورت عطا کی نہ باپ کے صلب میں، اگرچہ وہ انبیاء کے صلب میں رکھے گئے اور انہیں آسمانوں پر لے جایا گیا اور وہ پشمی لباس پہنتے تھے۔[1]

ابی الجارود نے روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت (وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ) کی تفسیر کے بارے میں فرمایا: (خَلَقْنَا) سے مراد یہ ہے کہ خدا نے تمہیں سب سے پہلے نطفہ پھر علقہ پھر مضغہ پھر ہڈی اور پھر اس پر گوشت کو پیدا کیا۔

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۳۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور (صَوَّرْنَا) سے مراد ہے کہ تمہیں آنکھیں، ناک، دو کان، منہ، دو ہاتھ اور دو پیر دیئے اور تمہیں شکل عطا کی پھر تمہیں خوبصورت وبد صورت، بلند قامت و پست قد وغیرہ بنایا۔[1]

ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ (۱۷) قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا ۖ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ (۱۸)

۱۷۔ '' اس کے بعد سامنے، پیچھے اور داہنے بائیں سے آؤں گا اور تو اکثریت کو شکر گذار نہ پائے گا۔''

۱۸۔'' فرمایا کہ یہاں سے نکل جاؤ تو ذلیل اور مردود ہے اب جو بھی تیرا اتباع کرے گا میں تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔''

(ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ)

(بَيْنِ أَيْدِيهِمْ) یعنی آخرت کے بارے میں ان سے کہا جائے گا کہ جنت و جہنم اور پھر وہاں اٹھائے جانے کی کوئی خبر نہیں ہے۔

(خَلْفِهِمْ) یعنی ان کی دنیا کے سلسلے میں ان سے کہا جائے گا کہ مال وثروت جمع کر و اپنے مال سے اپنے رشتہ داروں کی مدد نہ کرو اور انہیں کوئی چیز نہ دو اور اپنی عورتوں اور بچوں پر سختی کرو۔

---

[1] ۔ بحار الانوار ج ۱۰۱، ص ۸۷؛ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۳۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ) یعنی ان کے دین کے بارے میں ان سے کہا جائے گا کہ اگر گمراہی میں ہوگے تو اسی گمراہی کو تمہارے سامنے خوبصورت انداز سے پیش کریں گے اور اگر ہدایت یافتہ ہوگے تو کوشش یہ کریں گے کہ تمہیں راہ ہدایت سے منحرف کردیں۔

(وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ) یعنی لذتوں اور شہوتوں سے متعلق۔

خداوند عالم فرماتا ہے: بے شک شیطان نے تمہارے گمان کو تمہارے سامنے حقیقت بنا کر پیش کیا ہے۔(قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا) (المَذْءُوم) سے مراد عیب اور (مَدْحُور) سے مراد مقصر اور اپنی ذمہ داریوں کو نہ سمجھنے والا ہے۔

(اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا) یعنی وہ جہنم اس کا ٹھکانا ہوگا۔[1]

وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ(۱۹)فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ(۲۰)وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ(۲۱)

۱۹۔ '' اور اے آدم تم اور تمہاری زوجہ دونوں جنت میں داخل ہو جاؤ اور جہاں جو چاہو کھاؤ لیکن اس درخت کے قریب نہ جانا کہ ظلم کرنے والوں میں شمار ہو جاؤ گے۔''

---

[1] ۔ بحار الانوار ج ۱۱، ص ۱۵۳، وج ۶۰، ص ۲۴۳ ؛ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۳۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۰۔'' پھر شیطان نے ان دونوں میں وسوسہ پیدا کرایا کہ جن شرم کے مقامات کو چھپا رکھا ہے وہ نمایاں ہو جائیں گے اور کہنے لگا کہ تمہارے پروردگار نے تمہیں اس درخت سے صرف اس لئے روکا ہے کہ تم فرشتے ہو جاؤ گے یا تم ہمیشہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔''

۲۱۔'' اور دونوں سے قسم کھائی کہ میں تمہیں نصیحت کرنے والوں میں سے ہوں۔''

﴿وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ﴾اے آدم تم اپنی زوجہ کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ اور جو چیز بھی کھانا چاہو کھاؤ لیکن اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ ظالمین میں سے ہو جاؤ گے، جیسا کہ خداوند عالم نے حکایت کی ہے:﴿فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ وَقَاسَمَهُمَا﴾اور آدم وحوا کے سامنے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔

حضرت آدمؑ اور جبرائیلؑ کا اعتراض

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جس وقت آدم علیہ السلام جنت سے باہر ہوئے جبرئیل امینؑ نازل ہوئے اور کہا: اے آدم کیا پروردگار نے تمہیں اپنے دست قدرت سے خلق نہیں کیا؟ اور تمہارے اندر اپنی روح سے نہیں پھونکا؟ اور تمہارے سامنے ملائکہ کو سجدہ کرنے کا حکم نہیں دیا؟ اور اپنی کنیز خاص حوا سے تمہاری شادی نہیں کی؟ اور تمہیں جنت میں جگہ نہیں دی؟ اور کیا تم سے براہ راست نہیں کہا کہ اس درخت کے پاس نہ جانا؟ پھر بھی تم نے اس درخت کا پھل کھایا اور خدا کی نافرمانی کی؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آدم علیہ السلام نے کہا: اے جبرائیل شیطان نے مجھ سے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں اور میرے گمان میں بھی نہیں تھا کہ کوئی خدا کے نام سے جھوٹی قسم کھائے گا۔[1]

فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ ۖ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُلْ لَكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُبِينٌ (۲۲) قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (۲۳) قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ (۲۴)

۲۲۔ اور پھر انہیں دھوکہ کے ذریعے درخت کی طرف جھکا دیا اور جیسے ہی ان دونوں نے چکھا شرمگاہیں کھلنے لگیں اور انہوں نے درختوں کے پتے جوڑ کر شرمگاہوں کو چھپانا شروع کر دیا تو ان کے رب نے آواز دی کہ کیا ہم نے دونوں کو اس درخت کے پاس جانے سے منع نہیں کیا تھا اور کیا ہم نے تمہیں نہیں بتایا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔''

۲۳۔''ان دونوں نے کہا پروردگار ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اب اگر معاف نہ کرے گا اور رحم نہ کرے گا تو ہم خسارہ اٹھانے والوں میں ہو جائیں گے۔''

۲۴۔'' ارشاد ہوا کہ تم سب زمین میں اتر جاؤ اور تم سب ایک دوسرے کے دشمن ہو، زمین میں تمہارے لئے ایک مدت تک ٹھکانہ اور سامان زندگی ہے۔''

---

[1] ۔ بحار الانوار ج ۱۱، ص ۱۶۳ ؛ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۴۰؛ قصص الانبیاء ص ۳۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس آیت (بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا) کے بارے میں فرماتے ہیں ان کی شرمگاہیں پوشیدہ تھیں مگر جب اس درخت کا پھل کھایا تو ان کی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں۔[1]

(وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ) یعنی انہوں نے جنت میں اپنی شرمگاہوں کو پتوں سے چھپایا۔(وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُلْ لَكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُبِينٌ) پس آدم و حوا نے کہا:(رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ) پروردگار ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں معاف نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

پس خداوند عالم نے فرمایا: (اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ) یعنی تم لوگ جنت سے نکل جاؤ کہ تم آدم و ابلیس ایک دوسرے کے دشمن ہو۔(وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ) یعنی قیامت کے دن تک۔[2]

يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا ۖ وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ (۲۶)

---

[1] ۔ بحار الانوار ج ۱۱، ص ۱۶۰؛ تفسیر عیاشی ج ۲، ص ۱۱؛ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۴۱

[2] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۴۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۶۔ '' اے اولاد آدم ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے جس سے اپنی شرمگاہوں کا پردہ کرو اور زینت کا لباس بھی دیا ہے لیکن تقویٰ کا لباس سب سے بہتر ہے یہ بات آیات الٰہیہ میں ہے کہ شاید وہ لوگ عبرت حاصل کر سکیں۔''

(يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا ۖ وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ) تقوی کا لباس سفید ہے۔

ابی الجارود نے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت (يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا) کی تفسیر میں فرمایا: یہاں (لِبَاس) سے مراد وہ لباس ہیں جو عموماً لوگ پہنتے ہیں اور (الرِیاش) سے مراد مال و متاع ہے لیکن تقوی کا لباس وہی حیاء وعفت ہے کیونکہ باحیا شخص کی شرمگاہ ظاہر نہیں ہوتی اگر چہ لباس نہ بھی پہنے ہو۔ارشاد ہوتا ہے (وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ) لباس تقویٰ کہ جو عفت ہے ہر چیز سے بہتر ہے اور یہ خدا کی نشانیوں میں سے ہے کہ شاید تم خدا کو یاد کرو۔[1]

يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا ۗ إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۗ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ (۲۷)

۲۷۔ اے اولاد آدم خبردار شیطان تمہیں بھی نہ بہکا دے جس طرح تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال لیا اس عالم میں کہ ان کے لباس الگ کرا دیئے تاکہ شرمگاہیں ظاہر ہو جائیں وہ اور اس

---

[1] ۔ بحار الانوار ج ۶۸، ص ۲۷۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے قبیلے والے تمہیں دیکھ رہے ہیں اس طرح کہ تم انہیں نہیں دیکھ رہے ہو بے شک ہم نے شیاطین کو بے ایمان انسانوں کا دوست بنادیا ہے۔''

(یَا بَنِی آدَمَ لَا یَفْتِنَنَّکُمُ الشَّیْطَانُ کَمَا أَخْرَجَ أَبَوَیْکُمْ مِنَ الْجَنَّةِ) یہ آیت محکمات میں سے ہے۔

وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَیْهَا آبَاءَنَا وَاللّٰهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ إِنَّ اللّٰهَ لَا یَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ۖ أَتَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (۲۸) قُلْ أَمَرَ رَبِّی بِالْقِسْطِ ۖ وَأَقِیمُوا وُجُوهَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِینَ لَهُ الدِّینَ ۚ کَمَا بَدَأَکُمْ تَعُودُونَ (۲۹) فَرِیقًا هَدَىٰ وَفَرِیقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلَالَةُ ۗ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیَاطِینَ أَوْلِیَاءَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَیَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ (۳۰)

۲۸۔'' اور یہ لوگ جب کوئی برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے آباء و اجداد کے اسی طریقے پر پایا ہے اور اللہ نے یہی حکم دیا ہے آپ فرمادیجئے کہ خدا بری بات کا حکم دے ہی نہیں سکتا ہے کیا تم خدا کے خلاف وہ کہہ رہے ہو جو جانتے بھی نہیں ہو۔''

۲۹۔'' کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار نے انصاف کا حکم دیا ہے اور تم سب ہر نماز کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھا کرو اور خدا کو خالص دین کے ساتھ پکارو، اس نے جس طرح تمہاری ابتداء کی ہے اسی طرح تم پلٹ کر بھی جاؤ گے۔''

۳۰۔'' اس نے ایک گروہ کو ہدایت دی اور ایک پر گمراہی مسلط ہو گئی ہے کہ انہوں نے شیاطین کو اپنا ولی بنالیا ہے اور خدا کو نظر انداز کر دیا ہے اور پھر ان کا خیال ہے کہ وہ ہدایت یافتہ بھی ہیں۔''

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

﴿وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللهُ أَمَرَنَا بِهَا﴾ وہ جو بتوں کی پرستش کرتے تھے خدا نے ان کی باتوں کو کاٹتے ہوئے فرمایا: ﴿إِنَّ اللهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ۖ أَتَقُولُونَ عَلَى اللهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ﴾ خداوند عالم ہر گز برے اعمال کا حکم نہیں دیتا. کیا تم خدا کی طرف ان چیزون کی نسبت دے رہے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ہے؟! کہہ دو کہ خدا نے ہمیں عدالت وانصاف کا حکم دیا ہے (قسط) سے مراد عدل ہے۔

(وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ) یعنی قیامت کے دن (فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ) یعنی وہ عذاب جو ان پر واجب قرار دیا گیا ہے۔

جبر و قدر کا عقیدہ رکھنے والوں کی رد

ابی الجارود کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت (كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ) کی تفسیر کے بارے میں فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے تمہیں خلقت کے وقت ہی مومن، کافر، شقی وبدبخت اور سعادتمند پیدا کیا ہے اور اسی طرح قیامت کے دن بھی بعض لوگ ہدایت یافتہ اور بعض لوگ گمراہ ہوں گے۔ارشاد ہوا: (إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ) اس سے مراد قدریہ ہیں جن کا کہنا ہے کہ ان کے اوپر کوئی قدرت و طاقت نہیں ہے اور ان کا گمان ہے کہ گمراہی اور ہدایت دونوں پر قدرت رکھتے ہیں اور جس شخص کی چاہیں ہدایت کردیں اور جس کو چاہیں گمراہ کردیں۔وہ لوگ اس امت کے مجوسی ہیں اور جھوٹ بولتے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہیں یہ دشمن خدا۔ قدرت ومشیت خدا سے مخصوص ہے جس شخص کو خدا نے شقی پیدا کیا وہ شقی ہی محشر میں وارد ہوگا اور جس کو سعادت مند پیدا کیا ہے وہ محشر میں سعادت مند ہوگا۔

پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: شقی وہ ہے جس کی شقاوت وبد بختی ماں کے شکم ہی سے معلوم ہو اور سعادت مند بھی ماں کے شکم میں ہی سعید ہے۔(۱)

يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ(۳۱)

۳۱۔'' اے اولاد آدم ہر نماز کے وقت اور ہر مسجد کے پاس زینت ساتھ رکھو اور کھاؤ اور پیو مگر اسراف نہ کرو کہ خدا اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔''

(يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ)

کچھ افراد تھے جو برہنہ وعریان خانہ کعبہ کا طواف بجالاتے تھے۔ مرد دن میں طواف کرتے تھے اور عورتیں رات میں طواف بجالاتی تھیں، پس خدا نے انہیں لباس پہننے کا حکم دیا، وہ لوگ کھانا اتنی کم مقدار میں کھاتے تھے کہ جس سے رمق زندگی باقی رہے تو خدا نے انہیں حکم دیا کہ کھاؤ پیو مگر فضول خرچی نہ کرو۔

ارشاد ہوتا ہے: (يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) یعنی عید فطر، عید قربان اور جمعہ کے دن غسل کرو اور سفید لباس پہنو اور اسی طرح روایت میں ہے کہ ہر نماز کے وقت کنگھی کرو۔ (۲)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (۳۲) قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (۳۳)

۳۲۔'' پیغمبر آپ پوچھئے کہ کس نے اس زینت کو جس کو خدا نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا اور پاکیزہ رزق کو حرام قرار دیا ہے اور بتایئے کہ یہ چیزیں روز قیامت صرف ان لوگوں کے لئے ہیں جو زندگانی دنیا میں ایمان لائے ہیں ہم اسی طرح صاحبان علم کے لئے مفصل آیات بیان کرتے ہیں۔''

۳۳۔'' کہہ دیجئے کہ ہمارے پروردگار نے صرف بدکاریوں کو حرام کیا ہے چاہے وہ ظاہری ہوں یا باطنی اور ناحق ظلم اور بلادلیل کسی چیز کو خدا کا شریک بنانے اور بغیر جانے بوجھے کسی بات کو خدا کی طرف منسوب کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔''

(قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ) کس نے ان پر لباس حرام کیا ہے۔

(وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ) جو حلال ہے۔

(قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) یعنی نیک اور فاجر شخص دونوں اس میں شریک ہیں۔

(خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ) اور قیامت کے دن خالص ہوں گے اور اس طرح ہم اپنی آیتوں کو جاننے والوں کے لئے بیان کرتے ہیں۔ (قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ) جو شخص بھی اس زینت کو جس کو خدا نے اپنے بندوں کے لئے پیدا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کیا ہے اور پاکیزہ رزق کو حرام قرار دے تو خدا فرماتا ہے کہ ان سے کہہ دو کہ یہ ان لوگوں کے لئے ہے جن کا ایمان روز قیامت پر خالص ہے اور ان سے کہہ دو اس دنیا میں جو بھی ایمان لائے گا تو روز قیامت خدا کے نزدیک یہ پاکیزہ رزق انہیں سے مخصوص ہوگا، اس کے بعد فرمایا: ان سے کہہ دو: (إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ) فرماتے ہیں (بَطَنَ) سے مراد ظالم و ستمگر امام ہیں اور (الْإِثْمَ) سے مراد شراب ہے۔

(وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ) یہ آیت ان لوگوں کی رد میں ہے جو بغیر علم کے خدا کے بارے میں اپنی نظر اور رائے کا اظہار کرتے ہیں اور بغیر حکم الٰہی کے اس میں حکم کرتے ہیں یہ بھی انہیں لوگوں کے مانند ہیں جنہوں نے خدا کو کسی کا شریک قرار دیدیا ہے اور محرمات و بدکاریوں کو حلال کر رکھا ہے جبکہ بغیر علم کے کسی چیز کی نسبت خدا کی طرف دینا حرام ہے۔[1]

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ(۳۶)

۳۶۔ ''اور جن لوگوں نے ہماری آیت کی تکذیب کی اور اکڑ گئے وہ سب جہنمی ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہنے والے ہیں۔''

(وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا) یہ آیت محکمات میں سے ہے۔

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۱۵۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُمْ مِنَ الْكِتَابِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ (۳۷)

۳۷۔ ''اس سے بڑا ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹا الزام لگائے اس کی آیات کی تکذیب کرے ان لوگوں کو ان کی قسمت کا لکھا ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب تک ہمارے نمائندہ فرشتے مدت حیات پوری کرنے کے لئے آئیں گے تو پوچھیں گے کہ وہ سب کہاں ہیں جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے وہ لوگ کہیں گے کہ وہ سب تو گم ہو گئے اور اس طرح اپنے خلاف خود بھی گواہی دیں گے کہ وہ لوگ کافر تھے۔''

(فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُمْ مِنَ الْكِتَابِ) یعنی جو کچھ ہماری کتاب میں معصیت و گناہ کی سزا کے بارے میں آیا ہے وہ ان تک پہنچے گا۔

(قَالُوا أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا) یعنی گمراہ ہو جائیں گے۔

قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ فِي النَّارِ ۖ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِنْ لَا تَعْلَمُونَ (۳۸) وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ (۳۹)

۳۸۔'' ارشاد ہوا کہ تم سے پہلے جو جن وانس کی مجرم جماعتیں گذر چکی ہیں تم بھی انہیں کے ساتھ جہنم میں داخل ہو جاؤ، حالت یہ ہو گی کہ ہر داخل ہونے والی جماعت دوسری جماعت پر لعنت

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کرے گی اور جب سب اکٹھا ہو جائیں گے تو بعد والے پہلے والوں کے بارے میں کہیں گے کہ پروردگار انہوں نے ہی ہمیں گمراہ کیا ہے لہٰذا ان کے عذاب کو دوگنا کر دے ارشاد ہوگا کہ سب کا عذاب دوگنا ہے صرف تمہیں معلوم نہیں ہے۔''

۳۹۔'' پھر پہلے والے بعد والوں سے کہیں گے کہ تمہیں ہمارے اوپر کوئی فضیلت نہیں ہے لہٰذا اپنے کئے کا عذاب چکھو۔''

﴿قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ فِي النَّارِ ۖ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا﴾ یعنی جمع ہو جاؤ۔

(أُخْتَهَا) سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنے پیشواؤں کے بعد بتوں کی عبادت کرنے میں ان کی پیروی کیا کرتے تھے۔

(قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا) یعنی ظالم و ستمگر رہنماؤں نے ہمیں گمراہ کر دیا۔

(فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِنَ النَّارِ) پس عذاب جہنم کو ان پر دوگنا کر دے۔

پس خدا نے فرمایا: (لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِنْ لَا تَعْلَمُونَ) تم سب کے لئے عذاب دوگنا ہے لیکن تم نہیں جانتے ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسی طرح فرمایا: (وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ) یعنی پیشواؤں نے اپنے پیروی کرنے والوں کی ملامت کرتے ہوئے کہا: [1]"تم لوگ ہم پر کسی بھی اعتبار سے فضیلت و برتری نہیں رکھتے لہٰذا اپنے کئے ہوئے کا عذاب چکھو۔"

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ (۴۰)

۴۰۔''بے شک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی اور غرور سے کام لیا ان کے لئے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ جنت میں داخل ہو سکیں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکہ کے اندر داخل نہ ہو جائے اور ہم اسی طرح مجرمین کو سزا دیا کرتے ہیں۔''

(إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ) ضریس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ یہ آیت طلحہ و زبیر کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور "جمل" ان کا اونٹ ہے۔ [2]

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۱۵۹

[2] تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۶۰؛ تفسیر عیاشی ج ۲، ص ۲۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جہنم زمین پر اور جنت آسمان میں ہے

دائمی جنت آسمان میں ہے اس پر یہ آیت دلالت کرتی ہے: (لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ) اور یہ کہ جہنم زمین میں ہے اس پر سورۂ مریم کی یہ آیت دلالت کرتی ہے:

(وَيَقُولُ الْإِنسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا وَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا)[1]

یہاں (حَوْلَ جَهَنَّمَ) سے مراد وہ دریا ہے جو دنیا کو اپنے احاطے میں لئے ہوئے ہے اور اس سے آگ بھڑک رہی ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے: (وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ) پھر خداوند عالم تمام مخلوقات کو جہنم کے پاس جمع کرے گا اور پھر صراط کو زمین سے جنت کی طرف نصب کرے گا۔

(جِثِيًّا) سے مراد سوار ہونا ہے۔

اس کے بعد فرمایا: (وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا)[2] یعنی زمین میں جب کہ آگ اسے اپنے گھیرے میں لے لے گی۔[3]

لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ (۴۱)

---

[1] ۔ سورہ مریم، آیات ۶۶۔۶۷۔۶۸

[2] ۔ سورہ مریم، آیت ۷۲

[3] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۱۶۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (۴۲)

۴۱۔''ان کے لئے جہنم ہی کا فرش ہوگا اور ان کے اوپر اسی کا اوڑھنا ہوگااور ہم اسی طرح ظالموں کوان کے اعمال کا بدلہ دیا کرتے ہیں۔''

۴۲۔''اور جن لوگوں نے ایمان اختیار کیااور نیک اعمال کئے ہم کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے وہی لوگ جنتی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

(لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ) یہاں (مِهَاد) سے مراد جگہیں ہیں۔

(وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ) یعنی ہم نے ان کے لئے آگ کو بھڑکایا ہے۔

(لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا) یعنی ہم کسی بھی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے ہیں۔

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ۖ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۴۳)

۴۳۔''اور ہم نے ان سینوں سے ہر کینے کو الگ کر دیا ان کے قدموں میں نہریں جاری ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ شکر ہے پروردگار کا کہ اس نے ہمیں یہاں تک آنے کا راستہ بتا دیا ورنہ اس کی ہدایت نہ ہوتی تو ہم یہاں تک آنے کا راستہ بھی نہیں پا سکتے تھے بے شک ہمارے رسول سب دین حق

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لے کر آئے تھے تو پھر انہیں آواز دی جائے کہ یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں ہمارے اعمال کی بناپر وارث بنایا گیا ہے۔''

(وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ)ان کے درمیان سے دشمنیوں کو دور کر دیا جائیگا یعنی جب مومنین بہشت میں داخل ہوں گے تو ان کے درمیان دشمنی نہیں ہو گی اور وہ کہیں گے۔

(الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ۖ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ)خداوند عالم کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں یہ نعمتیں عطا کی ہیں اور ہماری ہدایت کی ہے کہ اگر خدا کی ہدایت نہ ہوتی تو ہم ان نعمتوں تک نہیں پہنچ سکتے تھے بے شک خدا کی طرف سے آنے والے تمام رسول برحق ہیں (اور اس وقت) انہیں آواز دی جائے گی یہ جنت تمہیں ان اعمال کے بدلے میں دی جارہی ہے جسے تم نے انجام دیا تھا۔[1]

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوا نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ (۴۴)

۴۴۔'' اور جنتی لوگ جہنمیوں سے پکار کر کہیں گے کہ جو کچھ ہمارے پروردگار نے ہم سے وعدہ کیا تھا وہ ہم نے تو پالیا کیا تم نے بھی حسب وعدہ حاصل کرلیا ہے وہ کہیں گے بے شک پھر ایک منادی آواز دے گا کہ ظالمین پر خدا کی لعنت ہے۔''

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۱۶۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَنَادٰی أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوا نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ)

محمد بن فضیل نے ابوالحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: آواز دینے والے امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور وہ اس طرح آواز دیں گے کہ تمام لوگ اس آواز کو سنیں گے[1] اور اس بات کی تائید سورہ توبہ کی اس آیت (وَأَذَانٌ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ)[2] میں ارشاد خداوند ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں لوگوں کے درمیان آواز کا پہنچانے والا ہوں۔[3]

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ۚ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ (۴۶) وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (۴۷) وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ (۴۸) أَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللهُ بِرَحْمَةٍ ۚ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ (۴۹) وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ ۚ قَالُوا إِنَّ اللهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ (۵۰) الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ (۵۱)

---

[1] ۔ بحار الانوار ج ۳۶، ص ۶۴

[2] ۔ سورہ توبہ آیت ۳

[3] ۔ مستدرک الوسائل ج ۴، ص ۴۷، تاویل آلایات الظاہرہ ص ۱۸۱، علل الشرائع ج ۲، ص ۴۴۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۶۔'' اور ان کے درمیان پردہ ڈال دیا جائے گا اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو سب کو ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے اور اصحاب جنت کو آواز دیں گے کہ تم پر ہمارا سلام وہ جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے لیکن اس کی خواہش رکھتے ہوں گے۔''

۴۷۔'' اور پھر جب ان کی نظر جہنم والوں کی طرف مڑ جائے گی تو کہیں گے پروردگار ہم کو ان ظالمین کے ساتھ قرار نہ دینا۔''

۴۸۔'' اور اعراف والے ان لوگوں کو جنہیں وہ نشانیوں سے پہچانتے ہوں گے آواز دیں گے کہ آج نہ تمہاری جماعت کام آئی اور نہ تمہارا غرور کام آیا۔''

۴۹۔'' کیا یہی لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ انہیں رحمت خدا حاصل نہ ہوگی جن سے ہم نے کہہ دیا ہے کہ جاؤ جنت میں چلے جاؤ تمہارے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی حزن۔''

۵۰۔'' اور جہنم والے جنت والوں سے پکار کر کہیں گے کہ ذرا ٹھنڈا پانی یا خدا نے جو رزق تمہیں دیا ہے اس میں سے ہمیں بھی پہنچاؤ تو وہ لوگ جواب دیں گے کہ ان چیزوں کو اللہ نے کافروں پر حرام کر دیا ہے۔''

۵۱۔'' جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل تماشہ بنا لیا تھا اور انہیں زندگانی دنیا نے دھوکہ دیا تھا تو آج ہم انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح انہوں نے آج کے دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور ہماری آیات کا دیدہ و دانستہ انکار کر رہے تھے۔''

(وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: اعراف جہنم اور جنت کے درمیان ایک ٹیلہ ہے (رِجَالٌ) سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں جو اپنے شیعوں کے ہمراہ اس پر کھڑے ہوں گے اور مومنین کو بغیر حساب وکتاب جنت میں لے جائیں گے پس ائمہ علیہم السلام اپنے گنہگار شیعوں سے فرمائیں ،جنت میں اپنے بھائیوں کو دیکھو کہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوئے ہیں اور یہی خدا کا فرمان ہے جیساکہ اس کا ارشاد ہے : (سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ) پھر ان سے فرمائیں گے اپنے دشمنوں کو جہنم کی آگ میں دیکھو اور یہ خدا کا فرمان ہے جیساکہ اس کا ارشاد ہے: (وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ) یعنی جہنم کی آگ میں۔

(قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ) یعنی دنیا میں۔

(وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ) پھر جہنم کی آگ میں موجود ان کے دشمنوں سے کہیں گے کہ کیا یہ تمہارے بھائی اور شیعہ نہیں ہیں کہ تم جن کے بارے میں دنیا میں قسم کھا کر کہتے تھے کہ خدا کی رحمت ان تک نہیں پہنچے گی۔ پھر ائمہ علیہم السلام اپنے شیعوں سے فرمائیں گے: (ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ) پھر دشمنوں سے کہیں گے: (وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ) اور جہنمی ،جنت والوں کو آواز دے کر کہیں گے کہ اللہ نے جو نعمتیں تمہیں دی ہیں اس میں سے کچھ پانی اور رزق ہمیں بھی دیدو۔[1]

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۸، ص ۳۳۵ اور ج ۲۴، ص ۲۴۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

امام محمد باقر علیہ السلام سے عمر کے آزاد کردہ غلام کے سوالات

ابو حمزہ ثمالی روایت کرتے ہیں کہ جس سال ہشام بن عبد الملک عمر بن خطاب کے غلام نافع کے ساتھ حج پر گیا تھا اسی سال میں بھی امام محمد باقر علیہ السلام کے ہمراہ حج سے مشرف ہوا۔ نافع نے دیکھا کہ خانہ کعبہ کے پاس لوگ رکن و مقام کے درمیان امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس جمع ہیں۔ اس نے ہشام سے کہا: اے امیر یہ کون شخص ہے جس کے پاس اتنے لوگوں نے بھیڑ لگا رکھی ہے؟

ہشام نے نافع سے کہا: یہ شخص فرزند اہل کوفہ محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ نافع نے کہا: میں ابھی ان کے پاس جا کر ایسے مسائل دریافت کروں گا جن کے جواب پیغمبر اور ان کے جانشین کے علاوہ کوئی نہیں دے سکتا۔

ہشام نے کہا: جاؤ سوال کرو شاید تم انہیں لوگوں کے سامنے شرمندہ کر سکو۔

نافع لوگوں کی بھیڑ چیرتے ہوئے امام کے پاس پہنچا اور کہا: اے محمد بن علی میں نے توریت، زبور، انجیل اور قرآن مجید کو پڑھا ہے اور اس میں بیان کئے گئے احکام حلال و حرام سے واقف ہوں، میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ کچھ ایسے مسائل دریافت کروں جس کا جواب پیغمبر یا ان کے جانشین یا فرزند پیغمبرؐ کے علاوہ کوئی نہیں دے سکتا۔

حضرتؑ نے سر اٹھایا اور فرمایا: جو کچھ بھی پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔

نافع نے کہا: حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟

امامؑ نے فرمایا: تمہارے عقیدہ کے مطابق جواب دوں یا اپنے عقیدہ کو بیان کروں؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس نے کہا: دونوں کا عقیدہ بیان کریں۔

امامؑ نے فرمایا: ہمارا عقیدہ ہے کہ پانچ سو سال لیکن تم لوگ چھ سو سال کہتے ہو۔

اس نے کہا: اس آیت (وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَانِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ)[1] کے معنی سے مجھے آگاہ کریں؟ عیسیٰؑ اور پیغمبرؐ کے درمیان جو فاصلہ تھا اس میں پیغمبرؐ نے کس سے سوال کیا تھا؟ حضرتؑ نے آیت معراج: (سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا)[2] کی تلاوت کی اور فرمایا: وہ نشانیاں جو خدا نے پیغمبرؐ کو دکھائیں ان میں سے ایک نشانی یہ تھی کہ اللہ نے تمام اولین وآخرین پیغمبروں کو شب معراج حاضر کیا اور جبرئیلؑ سے کہا کہ اذان واقامت کہو، جبرئیلؑ نے اذان کے ہر جملے کو دو مرتبہ اور اقامت میں حی علی خیر العمل کا اضافہ کیا، پیغمبر اکرم ﷺ آگے بڑھے اور نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور تمام پیغمبروں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نماز سے فراغت کے بعد خداوند عالم نے فرمایا: اے محمدؐ! اپنے سے پہلے والے پیغمبروں سے سوال کرو کہ کیا میرے علاوہ کسی کو لوگوں کی عبادت کے لئے خدا قرار دیا ہے؟ پیغمبرؐ نے ان سے پوچھا تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے اور کس کی شہادت دیتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ خدائے واحد کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے وہ بے نیاز و بے مثل اور بے نظیر ہے۔ اور ہم یہ گواہی دیتے تھے کہ آپؐ پیغمبر اور خدا کے رسول ہیں اور خدا نے ہم سے اس گواہی پر عہد و پیمان لیا تھا۔

---

[1] ۔ سورہ زخرف، آیت ۴۵

[2] ۔ سورہ اسراء، آیت ۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نافع نے کہا: اے ابو جعفر آپ نے سچ کہا اب آپ یہ بتائیں کہ اس آیت (یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ)[1] سے مراد کیا ہے اور خداوند عالم کس زمین کو تبدیل کرے گا؟

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: وہ سفید روٹی ہے، مخلوقات اسے کھا رہی ہیں یہاں تک کہ خداوند عالم لوگوں کا حساب وکتاب کرے گا۔

نافع نے کہا: کیا تمام مخلوقات کھانے میں مصروف ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: یا کھانے میں مشغول ہیں یا آگ میں ٹھہرے ہوئے۔

نافع نے کہا: وہ کس طرح سے آگ میں ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: خداوند عالم فرماتا ہے: (وَنَادَی اَصْحَابُ النَّارِ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیضُوا عَلَیْنَا مِنَ الْمَاءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللهُ) جب وہ کھانا مانگتے ہیں تو "زقوم" (جہنم کا درخت جس کا پھل بہت تلخ ہوتا ہے اور یہی جہنمیوں کی غذا ہے) انہیں کھلایا جاتا ہے اور جب پانی مانگتے ہیں تو "حمیم" (گرم مشروب کہ جو جہنمیوں سے مخصوص ہے) انہیں پلایا جاتا ہے۔

نافع نے کہا: اے فرزند رسولؐ آپ نے سچ فرمایا: ایک اور مسئلہ کا حل بتا دیجئے آپؑ نے فرمایا: سوال کرو۔

نافع نے کہا: یہ بتایئے کہ خدا کہاں ہے؟

---

[1] ۔ سورہ ابراہیم، آیت ۴۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آپؑ نے فرمایا: وائے ہو تجھ پر! یہ بتا کہ کہاں نہیں ہے کہ میں بتاؤں کہ وہاں نہیں ہے میں حمد و ثنا کرتا ہوں ایسے خدا کی جس کو زوال نہیں ہے جس کے اہل و عیال نہیں ہیں۔ پھر فرمایا: اے نافع اب تو میرے سوال کا جواب دے۔

نافع نے کہا: سوال کیجئے۔

آپؑ نے فرمایا: اصحاب نہروان کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ (نافع خوارج کا ہم عقیدہ تھا) اگر تو یہ کہتا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے انہیں برحق و صحیح قتل کیا ہے تو اسلام کے سلسلہ میں کفر سے نکل آئے گا اور اگر تو کہتا ہے کہ ناحق قتل کیا ہے تو کافر ہو جائے گا؟

نافع نے کوئی جواب نہیں دیا: اور کہا خدا کی قسم یقیناً آپ لوگوں میں سب سے زیادہ عقلمند اور شریف ہیں اور پھر امام کے پاس سے اٹھ کر ہشام کے پاس آگیا۔ ہشام نے کہا: اے نافع تم نے کیا کیا؟

اس نے کہا: چھوڑو اس کو جو تم نے کہا تھا کہ جاؤ لوگوں کے سامنے انہیں شرمندہ کردو۔ خدا کی قسم وہ تمام لوگوں سے زیادہ عالم اور دانشمند ہیں: یقیناً وہ رسول خداؐ کے فرزند ہیں اور بہتر یہی ہے کہ ان کے اصحاب انہیں اپنا نبی مانیں؟[1]

پھر خداوند عالم کا ارشاد ہوتا ہے: (الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنسَاهُمْ) یعنی ہم انہیں چھوڑ دیں گے اور خداوند عالم کی جانب سے نسیان وہی ترک کر دینا اور چھوڑ دینا ہے۔[1]

---

[1]۔ بحار الانوار ج ۳۳، ص ۴۳۵؛ احتجاج ج ۲، ص ۳۲۵؛ کافی ج ۸، ص ۱۲۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ ۚ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ (۵۳)

۵۳۔ ''کیا یہ لوگ صرف انجام کار کا انتظار کر رہے ہیں تو جس دن انجام سامنے آجائے گا تو جو لوگ پہلے سے اسے بھولے ہوئے تھے وہ کہنے لگیں گے کہ بے شک ہمارے پروردگار کے رسول صحیح ہی پیغام لائے تھے تو کیا ہمارے لئے بھی شفیع ہیں جو ہماری سفارش کریں یا ہمیں واپس کر دیا جائے تو ہم جو اعمال کرتے تھے، اس کے علاوہ دوسرے اعمال کریں درحقیقت ان لوگوں نے اپنے کو خسارہ میں ڈال دیا ہے اور ان کی ساری افتراء پردازیاں غائب ہو گئی ہیں۔''

(هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ ۚ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ) یہ ان آیتوں میں سے ہے جن کی تاویل ان کی تنزیل کے بعد ہے فرمایا: یہ آیت حضرت قائم آل محمد علیہ السلام اور قیامت کے بارے میں ہے۔

(تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِنْ قَبْلُ) یعنی اسے چھوڑ دیں۔

(قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا) فرمایا: قیامت کے دن۔

(أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ) یعنی وہ باطل ہو گئے اور ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۲، ص ۱۷۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِی خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِی سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِی اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (۵۴) ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ (۵۵)

۵۴۔'' بے شک تمہارا پروردگار وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور اس کے بعد عرش پر اپنا اقتدار قائم کیا ہے وہ رات کو دن پر ڈھانپ دیتا ہے اور رات تیزی سے اس کے پیچھے دوڑا کرتی ہے اور آفتاب وماہتاب اور ستارے سب اسی کے حکم کے تابع ہیں اسی کے لئے خلق بھی ہے اور امر بھی وہ نہایت ہی صاحب برکت اللہ ہے جو عالمین کا پالنے والا ہے۔'

۵۵۔'' تم اپنے رب کو گڑگڑا کر اور خاموشی کے ساتھ پکارو کہ وہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔''

(إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِی خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِی سِتَّةِ أَيَّامٍ) فرمایا: چھ وقتوں میں۔

(ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ) یعنی اس نے اپنی قدرت سے عرش کو بنایا۔

(يُغْشِی اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا) اور (حَثِيثًا) یعنی بہت تیزی کے ساتھ۔[1]

(ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً) یعنی آشکار اور خلوت میں۔

---

[1]۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۷۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ(۵۶)

۵۶۔'' اور خبر دار زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ پیدا کرنا اور خدا سے ڈرتے ڈرتے اور امید وار بن کر دعا کرو کہ اس کی رحمت صاحبان حسن عمل سے قریب تر ہے۔''

(وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ)فرمایا: خداوند عالم نے رسول خدا ﷺ اور امیر المومنین علیہ السلام کے ذریعے زمین کی اصلاح کی لیکن بعد میں جب لوگوں نے امیر المومنین علیہ السلام اور آپ کی ذریت و اولاد کو چھوڑ دیا تو روئے زمین پر فساد پھیلانے میں مشغول ہو گئے۔[1]

وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ(۵۷)

۵۷۔''وہ خدا وہ ہے جو ہواؤں کو رحمت کی بشارت بنا کر بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب ہوائیں وزنی بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم ان کو مردہ شہروں کو زندہ کرنے کے لئے لے جاتے ہیں اور پھر پانی برسا دیتے ہیں اور اس کے ذریعے مختلف پھل پیدا کر دیتے ہیں اور اسی طرح ہم مردوں کو زندہ کر دیا کرتے ہیں کہ شاید تم عبرت و نصیحت حاصل کر سکو۔''

---

[1] ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۱۸۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَهُوَ الَّذِی یُرْسِلُ الرِّیَاحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهِ ۖ حَتَّیٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَیِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ کُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ کَذَٰلِکَ نُخْرِجُ الْمَوْتَیٰ) یہ آیت موت کے بعد زندہ ہونے اور اٹھائے جانے پر دلالت کرتی ہے اور زندیقوں (کافروں) کے قول کو باطل کرتی ہے۔

وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَالَّذِی خَبُثَ لَا یَخْرُجُ إِلَّا نَکِدًا ۚ کَذَٰلِکَ نُصَرِّفُ الْآیَاتِ لِقَوْمٍ یَشْکُرُونَ (۵۸)

۵۸۔'' اور پاکیزہ زمین کا سبزہ بھی اس کے پروردگار کے حکم سے خوب نکلتا ہے اور جو زمین خبیث ہوتی ہے اس کا سبزہ بھی خراب نکلتا ہے ہم اسی طرح شکر ادا کرنے والی قوم کے لئے اپنی آیتیں الٹ پلٹ کر بیان کرتے ہیں۔''

(وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ) یہ مثال ائمہ علیہم السلام کے لئے ہے کہ ان کا علم خداوند عالم کے اذن سے ظاہر ہوتا ہے۔(وَالَّذِی خَبُثَ) ان کے دشمنوں کی طرح؛(لَا یَخْرُجُ) ان کا علم خارج نہیں ہوگا؛(إِلَّا نَکِدًا) مگر جھوٹ و فساد۔

لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَیٰ قَوْمِهِ فَقَالَ یَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَکُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَیْرُهُ إِنِّی أَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیمٍ (۵۹)

۵۹۔'' یقینا ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا کہ اے قوم واللہ کی عبادت کرو کہ اس کے علاوہ تمہارا کوئی خدا نہیں ہے میں تمہارے بارے میں عذاب عظیم سے ڈرتا ہوں۔''

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ) ہم نوح ، ہود ، صالح اور شعیب کا واقعہ انشاء اللہ سورہ ہود میں بیان کریں گے۔[1]

أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ(۹۹)أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ أَهْلِهَا أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ(۱۰۰)تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَائِهَا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ(۱۰۱)وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ ۖ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ(۱۰۲)

۹۹۔'' کیا یہ لوگ خدائی تدبیر کی طرف سے مطمئن ہوگئے ہیں جب کہ ایسا اطمینان صرف گھاٹے میں رہنے والوں کو ہوتا ہے۔''

۱۰۰۔'' کیا ایک قوم کے بعد دوسرے زمین کے وارث ہونے والوں کو یہ ہدایت نہیں ملتی کہ اگر ہم چاہتے تو انکے گناہوں کی بناپر انہیں بھی مبتلاء مصیبت کردیتے اور ان کے دلوں میں مہر لگادیتے اور پھر کچھ انہیں سنائی نہیں دیتا۔''

۱۰۱۔'' یہ وہ بستیاں ہیں جن کی خبریں ہم آپ سے بیان کررہے ہیں کہ ہمارے پیغمبر ان کے پاس معجزات لے کر آئے مگر پہلے سے تکذیب کرنے کی بناپر یہ ایمان نہ لاسکے ہم اسی طرح کافروں کے دلوں میں مہر لگادیا کرتے ہیں۔''

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۱۸۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۰۲۔'' ہم نے ان کی اکثریت میں عہد و پیمان کی پاسداری نہیں پائی اوران کی اکثریت کو فاسق اور حدود واطاعت سے خارج ہی پایا ہے۔''

(أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللهِ) خدا کی جانب سے مکر وہی عذاب ہے۔

(أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ) آیت میں (أَوَلَمْ يَهْدِ) سے مراد ہے کہ کیا روشن وواضح نہیں ہوا؟(مِنْ بَعْدِ أَهْلِهَا أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ۔۔۔) پھر فرمایا: (تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ) یعنی اے محمد۔(مِنْ أَنْبَائِهَا) یعنی ان کے ماضی کے حالات اور داستانیں۔

(فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبْلُ) یعنی جو عالم ذر میں ایمان نہیں لائے ہیں وہ دنیا میں بھی ایمان نہیں لائیں گے یہ آیت ان لوگوں کی رد میں آئی ہے جنہوں نے عالم ذر کے میثاق کا انکار کیا ہے۔پھر ارشاد فرمایا: (وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ) یعنی وہ عہد و پیمان جو ہم نے ان سے عالم ذر میں لیا تھا انہوں نے دنیا میں اس پر عمل نہیں کیا۔[1]

(وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ) اگر چہ ہم نے ان میں سے اکثر کو فاسق اور گنہگار پایا ہے۔

وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ (۱۲۷)

۱۲۷۔'' اور فرعون کی قوم کے ایک گروہ نے کہا کہ کیا تو موسیٰ اوران کی قوم کو یوں ہی چھوڑ دے گا کہ یہ زمین میں فساد برپا کریں اور تجھے اور تیرے خداؤں کو چھوڑ دیں اس نے کہا کہ میں

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۱۹۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عنقریب ان کے لڑکوں کو قتل کرڈالوں گا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھوں گا میں ان پر قوت وغلبہ رکھتا ہوں۔''

(وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ)فرمایا: فرعون بتوں کی پوجا کیا کرتا تھا پھر اس کے بعد خدائی کا دعویٰ کردیااوراس نے کہا:(سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ)عنقریب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کردیں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے اورانہیں اپنی کنیز بنائیں گے تاکہ وہ ہماری خدمت کریں کیونکہ ہم ان پر کنٹرول وغلبہ رکھتے ہیں۔[1]

قَالُوا أُوذِينَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ (۱۲۹)

۱۲۹۔'' قوم موسیٰ نے کہاکہ ہم تمہارے آنے سے پہلے بھی ستائے گئے اور تمہارے آنے کے بعد بھی ستائے گئے موسیٰ نے جواب دیا کہ عنقریب تمہاراپروردگار تمہارے دشمن کوہلاک کردے گااور تمہیں زمین میں اس کا جانشین بنادے گااور پھر دیکھے گا کہ تمہارا طرز عمل کیسا ہوتا ہے۔''

(قَالُوا أُوذِينَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا)فرمایا:جولوگ ایمان لائے تھے انہوں نے کہااے موسیٰ تمہارے آنے سے پہلے ہمارے لڑکوں کو قتل کرکے ہمیں اذیت دی گئی اوراب جب کہ آپ آئے ہیں تو کس لیے موسیٰ پر ایمان لانے کی وجہ سے فرعون انہیں جیل میں ڈال رہا ہے۔

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۱۹۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

موسیٰؑ نے کہا: (عَسىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ) آیت میں (يَنْظُرَ) سے مراد یہ ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تم لوگ کیا کر رہے ہو اور یہاں پر (نظر) کے معنی دیکھنے کے ہیں۔

وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ (۱۳۰)

۱۳۰۔'' اور ہم نے آل فرعون کو قحط اور ثمرات کی کمی کی گرفت میں لے لیا کہ شاید وہ اسی طرح نصیحت حاصل کر لیں۔''

(وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِنَ الثَّمَرَاتِ) یہاں (بِالسِّنِينَ) یعنی قحط سالی؛ جس وقت خداوند عالم نے ان پر طوفان، ٹڈی، مینڈک اور خون جیسا عذاب نازل کیا تو وہ لوگ قحط کا شکار ہو گئے۔

فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هٰذِهِ ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ ۗ أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِنْدَ اللهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (۱۳۱)

۱۳۱۔'' اس کے بعد جب ان کے پاس کوئی نیکی آئی تو انہوں نے کہا کہ یہ تو ہمارا حق ہے اور جب برائی آئی تو کہنے لگے کہ یہ موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کا اثر ہے آگاہ ہو جاؤ کہ ان کی بد شگونی کے اسباب خدا کے یہاں معلوم ہیں لیکن ان کی اکثریت اس راز سے بے خبر ہے''

(فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هٰذِهِ) اس آیت میں (الْحَسَنَةُ) سے مراد صحت و سلامتی، امن و سکون اور رزق میں وسعت ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ) اس میں (سَيِّئَةٌ) سے مراد بھوک، خوف اور مرض ہے۔

(يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ) یعنی موسیٰ اور ان کی پیروی کرنے والوں کی ملامت کرتے تھے۔

وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ (۱۳۲) فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ (۱۳۳) وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۖ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ (۱۳۴)

۱۳۲۔'' اور قوم والوں نے کہا موسیٰ تم کتنی ہی نشانیاں جادو کرنے کے لئے لاؤ ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔''

۱۳۳۔'' پھر ہم نے ان پر طوفان، ٹڈی، جوں، مینڈک اور خون کو مفصل نشانی بنا کر بھیجا لیکن ان لوگوں نے استکبار اور انکار سے کام لیا اور یہ لوگ واقعا مجرم لوگ تھے۔''

۱۳۴۔'' اور جب ان پر عذاب نازل کیا گیا تو کہنے لگے موسیٰ اپنے رب سے دعا کرو جس بات کا اس نے وعدہ کیا ہے اگر تم نے اس عذاب کو دور کرا دیا تو ہم تم پر ایمان بھی لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے حوالے بھی کر دیں گے۔''

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

موسیٰ علیہ السلام کے لئے نو نشانیاں

(وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ)

جس وقت جادو گروں نے خدا کا سجدہ کیا اور لوگ ایمان لائے تو ہامان نے فرعون سے کہا کہ کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ لوگ یکے بعد دیگرے موسیٰ پر ایمان لا رہے ہیں تمہیں اس سلسلے میں کوئی تدبیر کرنا چاہئے میرا مشورہ تو یہ ہے کہ کچھ لوگوں کی ڈیوٹی لگا دو تاکہ جو بھی موسیٰ پر ایمان لائے اسے جیل میں ڈال دیں۔

اس کے بعد فرعون نے موسیٰ پر ایمان لانے والے ہر شخص کو جیل میں ڈال دیا، موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس گئے اور فرمایا: تم بنی اسرائیل کو ان کے حال پر چھوڑ دو لیکن فرعون نے موسیٰ کی بات پر توجہ نہ دی، پس خداوند عالم نے اسی سال طوفان کا عذاب ان پر نازل کیا جس کی وجہ سے ان کے گھر ویران ہو گئے۔ فرعون کے چاہنے والوں نے مجبوراً میدانوں میں پناہ لی اور خیموں میں رہنے لگے۔ فرعون نے موسیٰؑ سے کہا: اپنے خدا سے کہو کہ اس خوفناک بارش کا سلسلہ روک دے اور اگر تم نے ایسا کیا تو ہم بنی اسرائیل اور تمہارے اصحاب کو قید سے آزاد کر کے تمہارے پاس بھیج دیں گے۔

موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے دعا کی اور اللہ نے عذاب طوفان کو ان سے اٹھا لیا، ہامان نے فرعون سے کہا: اگر تم نے بنی اسرائیل کو رہا کر دیا تو موسیٰ تم پر غالب آ جائیں گے اور تیری حکومت کو خاک میں ملا دیں گے فرعون نے ہامان کی بات قبول کر لی اور بنی اسرائیل کو قید سے آزاد نہ کیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دوسرے سال خداوند عالم نے ان کے کھیتوں اور باغوں پر ٹڈیوں کو مسلط کر دیا یہاں تک کہ ان کے کھیتوں اور باغوں میں کوئی چیز باقی نہ رہی بلکہ ان ٹڈیوں نے ان کے سر کے بال، ڈاڑھی، لباس، فرش اور ان کی زندگی کی تمام ضرورت کو کھا لیا، لوگوں نے شور وغل مچانا شروع کر دیا، فرعون بہت زیادہ حیران وپریشان ہو گیا اور موسیٰ سے کہا: اے موسیٰ! اپنے خدا سے کہو کہ ہم سے یہ ٹڈیوں کا عذاب اٹھالے تاکہ میں بنی اسرائیل اور تمہارے اصحاب کو رہا کر دوں، موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور خداوند عالم نے ٹڈیوں کا عذاب ان پر سے اٹھالیا۔

دوبارہ ہامان اپنی کوشش میں کامیاب رہا کہ فرعون اپنے وعدہ کو وفا نہ کر سکا اور بنی اسرائیل کو آزاد نہ کیا۔ اس لئے خداوند عالم نے تیسرے سال ان پر جوؤں کو اس طرح مسلط کر دیا کہ ان کے پاؤں اور پنڈلیوں تک کو کھا گئیں۔ فرعون نے موسیٰؑ سے کہا: اگر ہم سے جوؤں کے عذاب کو برطرف کروگے تو میں بنی اسرائیل کو آزاد کر دوں گا۔ موسیٰؑ نے خدا سے دعا کی اور اللہ نے ان سے جوؤں کا عذاب اٹھالیا۔ خداوند عالم نے اسی زمانے میں پہلی بار جوؤں کو خلق کیا لیکن فرعون نے اس مرتبہ بھی بنی اسرائیل کو آزاد نہیں کیا۔ اس کے بعد خداوند عالم نے ان پر مینڈک کا عذاب نازل کر دیا جو ان کے کھانوں اور پانیوں میں دوڑنے لگیں بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کی پیٹھ، کان اور ناف سے باہر نکلنے لگیں تو لوگوں نے شدید نالہ وفریاد کی۔ پھر وہ لوگ موسیٰؑ کے پاس آئے اور کہا: آپ خدا سے دعا کریں کہ خدا ہم پر سے مینڈک کا عذاب اٹھالے ہم آپ پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیجیں گے۔ پس موسیٰؑ نے خدا سے دعا کی اور پروردگار نے ان پر سے مینڈک کا عذاب اٹھالیا اور پھر بھی جب ان لوگوں نے بنی اسرائیل کو رہا نہ کیا تو خداوند عالم نے دریائے نیل کے پانی کو خون میں تبدیل کر دیا جو قبطیوں کو خون اور بنی اسرائیل کو پانی نظر آتا تھا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جب بنی اسرائیل اسے پیتے تو وہ پانی رہتا لیکن جب قبطی اسے پینے لگے تو وہ خون بن جاتا تھا۔ قبطیوں نے بنی اسرائیل سے کہا کہ پانی کو اپنے منہ میں لے لو پھر اسے ہمارے منہ میں ڈالو۔ بنی اسرائیل نے ایسا ہی کیا اور پانی کو قبطیوں کے منہ میں ڈالا لیکن وہ خون میں تبدیل ہو گیا۔ قبطیوں نے پھر نالہ وفریاد شروع کر دی اور موسیٰؑ سے کہا: اگر خداوند عالم ہم پر سے خون کا عذاب اٹھالے تو ہم بنی اسرائیل کو آپ کے ہمراہ روانہ کر دیں گے مگر جب خدا نے ان پر سے خون کا عذاب اٹھالیا تو وہ بہانہ بنانے لگے اور بنی اسرائیل کو آزاد نہیں کیا، پس خداوند عالم نے ان پر اتنی زیادہ برف نازل کر دی کہ اس سے پہلے کسی نے بھی اتنی برف نہیں دیکھی تھی جس کی وجہ سے کچھ لوگ مر گئے اور جو زندہ بچے وہ نالہ وفریاد کرنے لگے اور موسیٰ سے کہا: (ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۖ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ)

اے موسیٰ: اپنے پروردگار سے کہو کہ تم سے جو اس نے عہد وپیمان لیا ہے ویسا ہی ہمارے ساتھ سلوک کرے اگر یہ بلا ومصیبت ہم سے دور کر دی تو تم پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ روانہ کر دیں گے۔

پس موسیٰ نے خدا سے دعا کی کہ ان پر سے برف کا عذاب اٹھالے، خدا نے عذاب اٹھالیا اس وقت انہوں نے بنی اسرائیل کو آزاد کر دیا۔ جب یہ لوگ آزاد ہوئے تو موسیٰ کے ارد گرد جمع ہو گئے پھر موسیٰ علیہ السلام مصر چھوڑ کر چلے گئے اور جن لوگوں نے فرعون سے دوری اختیار کر لی تھی وہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ آگئے۔ جب موسیٰ اور بنی اسرائیل کے کوچ کرنے کی خبر فرعون کو ملی تو ہامان نے اس سے کہا: میں نے تجھ سے کہا تھا کہ بنی اسرائیل کو آزاد نہ کرو کیونکہ وہ موسیٰ کے ساتھ ہو جائیں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

گے فرعون نے بے چینی اور بے تابی کا اظہار کیا پھر کچھ لوگوں کو مختلف شہروں میں بھیجا اور خود موسیٰ علیہ السلام کی تلاش میں نکل پڑا۔[1]

وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا ۖ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ (۱۳۷)

۱۳۷۔'' اور ہم نے مستضعفین کو شرق و غرب زمین کا وارث بنادیا اور اس میں برکت عطا کردی اور اس طرح بنی اسرائیل پر اللہ کی بہترین بات تمام ہو گئی کہ انہوں نے صبر کیا تھا اور جو کچھ فرعون اور اس کی قوم والے بنا رہے تھے ہم نے سب کو برباد کردیا اور ان کی اونچی اونچی عمارتوں کو مسمار کردیا۔''

(وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا) یعنی جس وقت خدا نے فرعون کو ہلاک کیا اس وقت بنی اسرائیل مشرق و مغرب کی زمینوں کے وارث بن گئے کہ فرعون کے پاس وہ حکومت نہ تھی۔

(وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا) یعنی موسیٰ کی رحمت بنی اسرائیل پر تمام ہو گئی۔

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۱۹۶ ؛ تفسیر صافی، ج ۳، ص ۲۳۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ) یعنی ہم نے ان کے کارخانوں، گھروں اور محلوں کو نابود کر دیا۔[1]

وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰ أَصْنَامٍ لَهُمْ ۚ قَالُوا يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ (۱۳۸) إِنَّ هَٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَا هُمْ فِيهِ وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۳۹) قَالَ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ (۱۴۰) وَإِذْ أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ (۱۴۱)

۱۳۸۔'' اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار پہنچا دیا تو وہ ایک ایسی قوم کے پاس پہنچے جو اپنے بتوں کے گرد مجمع لگائے بیٹھی تھی، ان لوگوں نے موسیٰ سے کہا کہ موسیٰ ہمارے لئے بھی ایسا ہی خدا بنا دو جیسا کہ ان کا خدا ہے انہوں نے کہا تم لوگ بالکل جاہل ہو۔''

۱۳۹۔'' ان لوگوں کا نظام برباد ہونے والا اور ان کے اعمال باطل ہیں۔''

۱۴۰۔'' کیا میں خدا کے علاوہ تمہارے لئے دوسرا خدا تلاش کروں جب کہ اس نے تمہیں عالمین پر فضیلت دی ہے۔''

۱۴۱۔'' اور جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات دی جو تمہیں بدترین عذاب میں مبتلا کر رہے تھے تمہارے لڑکوں کو قتل کر رہے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو خدمت کے لئے باقی رکھ رہے تھے اور اس میں تمہارے لئے پروردگار کی طرف سے سخت ترین امتحان تھا۔''

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۱۳، ص ۱۱۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰ أَصْنَامٍ لَهُمْ)

جس وقت خدا نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کو غرق کیا اسی وقت موسیٰ اور ان کے اصحاب دریا سے پار ہوئے موسیٰ کے ساتھی ان لوگوں کے پاس سے گذرے جو بتوں کے گرد مجمع لگائے بیٹھے ان کی عبادت کر رہے تھے تو انہوں نے موسیٰ سے کہا: (يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ) اے موسیٰ ہمارے لئے بھی ایسا ہی خدا بنادو جیسا کہ ان کا خدا ہے۔''

موسیٰ علیہ السلام نے کہا: (إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَا هُمْ فِيهِ وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ قَالَ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ وَإِذْ أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۖ يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ) یہ آیتیں بھی محکمات میں سے ہیں۔[1]

وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ (۱۴۲) وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَنْ تَرَانِي وَلَٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي ۚ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ (۱۴۳) قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ (۱۴۴)

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۰۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۴۲۔'' اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ لیا اور اسے دس مزید راتوں سے مکمل کر دیا کہ اس طرح ان کے رب کا وعدہ چالیس راتوں کا ہو گیا اور انہوں نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ تم قوم میں میری نیابت کرو اور اصلاح کرتے رہو اور خبر دار مفسدوں کے راستے کا اتباع نہ کرنا۔''

۱۴۳۔'' تو اس کے بعد جب موسیٰ ہمارا وعدہ پورا کرنے کے لئے آئے اور ان کے رب نے ان سے کلام کیا تو انہوں نے کہا کہ پروردگار مجھے اپنا جلوہ دکھا دے ارشاد ہوا تم ہر گز مجھے نہیں دیکھ سکتے ہو البتہ پہاڑ کی طرف دیکھو اگر یہ اپنی جگہ پر قائم رہ گیا تو پھر مجھے دیکھ سکتے ہو اس کے بعد جب پہاڑ پر پروردگار کی تجلی ہوئی تو پہاڑ چور چور ہو گیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے پھر جب انہیں ہوش آیا تو کہنے لگے کہ پروردگار تو پاک و پاکیزہ ہے میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلا ایمان لانے والا ہوں۔''

۱۴۴۔'' ارشاد ہوا کہ موسیٰ ہم نے تمام انسانوں میں اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لئے تمہارا انتخاب کیا ہے لہٰذا اب اس کتاب کو لے لو اور اللہ کے شکر گزار بندوں میں ہو جاؤ۔''

توریت کا نزول

(وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً)

خداوند عالم نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ ہم تم پر ماہ ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے یعنی چالیس دنوں میں توریت نازل کریں گے کہ جس میں احکام تحریر ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے کہا: خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تیس دنوں میں مجھ پر توریت نازل کرے گا لیکن خدا کے حکم کے مطابق اور اس لئے کہ اصحاب کا حوصلہ پست نہ ہو یہ نہیں بتایا کہ چالیس دن لگیں گے۔ آپ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نے اپنے بھائی ہارون کو اپنا جانشین معین کیا اور میقات کے لئے نکل پڑے۔جب تیس دن گذر گئے اور موسیٰؑ واپس نہیں آئے تو بنی اسرائیل غضبناک ہوئے اور ہارون کے قتل کے درپے ہوگئے اور ان سے کہا: موسیٰؑ نے ہم سے جھوٹ کہا ہے اور وہ ہمارے ہاتھوں فرار کر گئے ہیں، اسی لئے وہ ایک بچھڑا بنا کر اس کی پرستش کرنے لگے اور جب ذی الحجہ کی دسویں تاریخ آئی تو خداوند عالم نے توریت کو موسیٰ پر نازل کیا جس میں دین کے احکام، خبریں، واقعات و مستحبات اور وہ تمام چیزیں جس کی انہیں ضرورت تھی موجود تھیں۔جب خداوند متعال موسیٰ سے ہم کلام ہوا تو موسیٰ نے عرض کیا: (قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ) (خدایا مجھے اپنا جلوہ دکھادے تاکہ تجھے دیکھ سکوں۔

خداوند عالم نے وحی فرمائی: (لَنْ تَرَانِي) یعنی تم مجھے دیکھنے کی قدرت نہیں رکھتے۔

(وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي) فرمایا: پس خداوند عالم نے حجاب کو اٹھایا اور پہاڑ پر اپنا جلوہ دکھایا تو جب موسی نے پہاڑ کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ پہاڑ چکنا چور ہو کر دریا میں غرق ہوگیا ہے، موسیٰؑ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور فرشتے نازل ہوئے اور آسمان کے دروازے کھل گئے۔خداوند عالم نے فرشتوں سے کہا: موسیٰ کو مرنے سے پہلے بچالو۔پس فرشتے نازل ہوئے اور موسیٰؑ کو اپنے حلقے میں لے لیا اور کہا: اے عمران کے بیٹے توبہ کرو کہ تم نے خدا سے عظیم سوال کیا ہے۔جب موسیٰؑ نے دوبارہ پہاڑ کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ فرشتے نازل ہوئے ہیں موسیٰؑ دوبارہ بیہوش ہوگئے اور منہ کے بل زمین پر گر پڑے اور اللہ کے خوف سے ان کی روح قفس عنصری سے نکل گئی پس خدا نے ان کی روح دوبارہ ان کے جسم میں ڈال دی اور وہ ہوش میں آگئے، سر کو اٹھایا اور کہا: (سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ) یعنی سب سے پہلے جو اس بات کی تصدیق کرے گا کہ تو دیکھائی نہیں دے سکتا وہ میں ہوں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پس خدا وند عالم نے ان سے فرمایا: (قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ) "اے موسیٰ ہم نے تمہیں اپنا رسول اور لوگوں کے درمیان تمہیں اپنا کلیم منتخب کیا ہے پس جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے لو اور اس پر شکر ادا کرو۔"

پس جبرئیل امین نے انہیں آواز دی اور کہا: اے موسیٰؑ میں تمہارا بھائی جبرئیل ہوں۔[1]

وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا ۚ سَأُرِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ (۱۴۵)

۱۴۵۔'' اور ہم نے توریت کی تختیوں میں ہر شیء میں سے نصیحت کا حصہ اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی ہے لہٰذا اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ اس کی اچھی اچھی باتوں کو لے لیں میں عنقریب تمہیں فاسقین کے گھر دکھلادوں گا۔''

(وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا) یعنی جو کچھ خلق ہوا ہے۔

(فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ) یعنی قوت قلب سے اسے قبول کرلو۔

(وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا) یعنی وہ نیک احکام جو اس میں ہیں اسے لے لیں۔

(سَأُرِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ) یعنی فاسق گروہ تمہارے پاس آئیں گے اور وہ حکومت کریں گے۔[2]

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۱۱

[2] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۱۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ (۱۴۶)

۱۴۶۔'' میں عنقریب اپنی آیتوں سے ان لوگوں کو پھیر دوں گا جو روئے زمین میں ناحق اکڑتے پھرتے ہیں اور یہ کسی بھی نشانی کو دیکھ لیں ایمان لانے والے نہیں ہیں ان کا حال یہ ہے کہ ہدایت کا راستہ دیکھیں گے تو اسے اپنا راستہ نہ بنائیں گے اور گمراہی کا راستہ دیکھیں گے تو اسے فوراً اختیار کرلیں گے یہ سب اس لئے ہے کہ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا ہے اور ان سے غافل تھے۔''

(سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ) "یعنی میں قرآن کو ان لوگوں سے دور کردوں گا جو روئے زمین میں ناحق اکڑتے پھرتے ہیں۔"

(وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا) فرمایا: جب ان لوگوں نے ایمان، صداقت، وفا اور عمل صالح کو دیکھا تو اسے اپنے راستے کے طور پر قبول نہیں کیا اور اگر شرک، زنا اور گناہ کو دیکھ لیں تو اسے فوراً اختیار کرلیتے ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔[1]

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۴۷)

۱۴۷۔''اور جن لوگوں نے ہماری نشانیوں اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ہے ان کے اعمال برباد ہیں اور ظاہر ہے کہ انہیں ویسا ہی بدلہ تو دیا جائے گا جیسے اعمال کررہے ہیں۔''

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۱۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) یہ آیت محکمات میں سے ہے۔

(هَذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ)[1] یعنی اسے ترک کر دیا۔(أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا)[2] یعنی بچھڑا بات نہیں کر سکتا کیونکہ اس کی زبان میں گویائی نہیں ہے۔

وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِنْ لَمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ(۱۴۹)وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِنْ بَعْدِي ۖ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ(۱۵۰)قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ(۱۵۱)إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ(۱۵۲) وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ(۱۵۳)

۱۴۹۔'' اور جب وہ پچھتائے اور انہوں نے دیکھ لیا کہ وہ بہک گئے ہیں تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار ہمارے اوپر رحم نہ کرے گا اور ہمیں معاف نہ کرے گا تو ہم خسارہ والوں میں شامل ہو جائیں گے۔''

---

[1] ۔ سورہ طہٰ، آیت ۸۸

[2] ۔ سورہ طہٰ، آیت ۶۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۵۰۔'' اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف واپس آئے تو غیظ و غضب کے عالم میں کہنے لگے کہ تم نے میرے بعد بہت بری حرکت کی ہے تم نے حکم خدا کے آنے میں کس قدر عجلت سے کام لیا ہے اور پھر انہوں نے توریت کی تختیوں کو ڈال دیا اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر کھینچنے لگے ہارون نے کہا بھائی قوم نے مجھے کمزور بنا دیا تھا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے تو میں کیا کرتا آپ دشمنوں کو طعنہ کا موقع نہ دیجئے اور میرا شمار ظالمین کے ساتھ نہ کیجئے۔''

۱۵۱۔''موسیٰ نے کہا: پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو معاف کر دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر لے کہ تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

۱۵۲۔'' بے شک جن لوگوں نے بچھڑا اختیار کیا ہے عنقریب ان پر غضب پروردگار نازل ہوگا اور ان کے لئے زندگانی دنیا میں بھی ذلت ہے اور ہم اسی طرح افتراء کرنے والوں کو سزا دیا کرتے ہیں۔''

۱۵۳۔'' اور جن لوگوں نے برے اعمال کئے اور پھر توبہ کر لی اور ایمان لے آئے تو توبہ کے بعد تمہارا پروردگار بہت بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔''

(وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ) یعنی جس وقت موسیٰ ان کے پاس واپس آئے اور گوسالہ کو آگ میں جلا دیا تو ان لوگوں نے کہا:

(لَئِنْ لَمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِنْ بَعْدِي ۖ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ) یہ آیتیں محکمات میں سے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ۖ إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ ۖ أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۖ وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ (۱۵۵) وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ ۖ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ (۱۵۶) الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۱۵۷)

۱۵۵۔'' اور موسیٰ نے ہمارے وعدے کے لئے اپنی قوم کے ستر افراد کا انتخاب کیا پھر اس کے بعد جب ایک جھٹکے نے انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیا تو کہنے لگے کہ پروردگار اگر تو چاہتا تو انہیں پہلے ہی ہلاک کر دیتا اور مجھے بھی، کیا اب احمقوں کی حرکت کی بناپر ہمیں ہلاک کردے گا یہ تو صرف تیرا امتحان ہے جس سے جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیدیتا ہے تو ہمارا ولی ہے ہمیں معاف کردے اور ہم پر رحم فرما کہ تو بڑا بخشنے والا ہے۔''

۱۵۶۔'' اور ہمارے لئے اس دار دنیا وآخرت میں نیکی لکھ دے ہم تیری ہی طرف رجوع کررہے ہیں ارشاد ہوا کہ میرا عذاب جسے میں چاہوں گا اس تک پہنچے گا اور میری رحمت ہر شیء پر وسیع ہے جسے میں عنقریب ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو خوف خدا رکھنے والے زکواۃ ادا کرنے والے اور ہماری نشانیوں پر ایمان لانے والے ہیں۔''

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۵۷۔'' جو لوگ رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جس کا ذکر اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں کہ وہ نیکیوں کا حکم دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے اور پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے اور خبیث چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے اور ان پر سے احکام کے سنگین بوجھ اور قید و بند کو اٹھا دیتا ہے پس جو لوگ اس پر ایمان لائے اس کا احترام کیا اس کی امداد کی اور اس نور کا اتباع کیا جو اس کے ساتھ نازل ہوا ہے وہی در حقیقت فلاح یافتہ اور کامیاب ہیں۔''

(وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ)جب موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا کہ خدا نے ہم سے بات اور مناجات کی ہے تو ان لوگوں نے موسیٰ کی بات قبول نہیں کی موسیٰ نے کہا: اپنے درمیان سے کچھ لوگوں کا انتخاب کرو تاکہ وہ میرے ساتھ آئیں اور خدا کے کلام کو سنیں۔

بنی اسرائیل نے اپنے درمیان سے ستر نیک لوگوں کو منتخب کیا اور موسیٰ کے ساتھ میقات کی جانب روانہ کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے مناجات اور خدا سے بات کی، موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم لوگ غور سے سنو اور بنی اسرائیل کے سامنے اس کی گواہی دینا، ان لوگوں نے موسیٰ سے کہا: ہم ہر گز ایمان نہیں لائیں گے اور نہ ہی آپ کی تصدیق کریں گے مگر یہ کہ خدا کو آشکارا دیکھ لیں لہٰذا خدا سے کہو کہ ہمارے سامنے آئے پس خدا نے ان پر بجلی نازل کی اور سب کے سب جل کر راکھ ہو گئے۔ اور یہ فرمان پروردگار ہے کہ فرمایا: (وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ثُمَّ بَعَثْنَاكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ)[1]

---

[1]۔ سورہ بقرہ، آیت ۵۵۔۵۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سورۂ بقرہ کی یہ آیت اور سورہ اعراف کی مندرجہ بالا آیت دونوں ایک ہیں یعنی نصف آیت سورۂ بقرہ اور نصف آیت سورۂ اعراف میں آئی ہے۔

جب موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ سب اصحاب ہلاک ہوگئے ہیں تو بہت ہی غمگین ہوئے اور کہا: (رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا) موسیٰ علیہ السلام نے گمان کیا کہ وہ لوگ بنی اسرائیل کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں جس پر کہا: (إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ ۖ أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۖ وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ) خدایا تیرا یہ کام امتحان وآزمائش کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور اس کے ذریعے جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کی چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے تو ہی ہمارا ولی وسرپرست ہے پس ہمیں بخش دے اور مجھ پر رحم فرما کہ تو بہترین بخشنے والا ہے اور تو ہمارے لئے اس دنیا وآخرت میں نیکی مقرر فرما کہ ہم تیری بارگاہ میں واپس آگئے ہیں۔

پس خدا وند عالم نے فرمایا: (عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ ۖ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ) میں جس پر بھی چاہوں گا اپنا عذاب نازل کروں گا اور میری رحمت تمام چیزوں پر سایہ فگن ہے پس ہم اس رحمت کو ان لوگوں کے لئے مقرر کردیں گے جو لوگ متقی وپرہیز گار ہیں زکوۃ ادا کرتے ہیں اور ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔[1]

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۱۳، ص ۲۱۳ ؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۲۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پھر خداوند عالم نے پیغمبر اسلام ﷺ اور ان کی پیروی کرنے والوں کی فضیلت کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

(الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ) یعنی بنی اسرائیل کے لئے جو سخت احکام تھے کہ ان کے لئے ضروری تھا کہ غسل کریں اور وضو کریں ان کے لئے تیمّم جائز نہیں تھا اور صرف کلیسا اور عبادتگاہوں میں نماز پڑھیں اور جب بھی کوئی شخص گناہوں کا مرتکب ہوتا تھا تو گناہ کی بدبو اس کی سانس سے نکلتی تھی اور لوگ جان لیتے تھے کہ اس نے گناہ کیا ہے اور اگر ان کے بدن پر پیشاب لگ جاتا تھا تو اس حصے کو کاٹ دیتے تھے، اسی طرح ان پر گوسفند بھی حلال نہ تھا جب کہ خداوند عالم نے اپنے حبیب خاص پیغمبر اسلام ﷺ کے وجود کی برکت سے ان کی امت پر سے تمام مشکلات اور سختیوں کو دور کر دیا ہے اور اس کے بعد فرماتا ہے: (فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ) یعنی وہ لوگ جو رسول خدا پر ایمان لائے (وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ) یعنی امیر المومنین علیہ السلام (أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ) یہی لوگ کامیاب اور فلاح یافتہ ہیں۔

پس خداوند عالم نے تمام انبیاء سے رسول خدا ﷺ کے لئے عہد و پیمان لیا تاکہ وہ اپنی امتوں کو ان کی آمد کی خبر دیں اور ان کی مدد کریں لہٰذا انبیاء نے اپنی گفتگو کے ذریعے آنحضرتؐ کی مدد کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور اپنی اپنی امتوں سے کہا: عنقریب رسول خدا واپس آئیں گے (رجعت کریں گے) اور وہ لوگ بھی واپس آئیں گے اور دنیا میں ان کی مدد کریں گے۔[1]

موسیٰ علیہ السلام کی مناجات

حفص بن غیاث نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جس وقت موسیٰ علیہ السلام خدا سے مناجات میں مشغول تھے اس وقت شیطان آپ کے پاس آیا ایک فرشتے نے اس سے کہا: لعنت ہو تجھ پر اسوقت جب کہ موسیٰ خدا سے مناجات میں مشغول ہیں کس طرح تو ان کو بہکائے گا؟

شیطان نے کہا: جس طرح جنت میں ان کے باپ آدم سے امیدوار تھا ویسے ہی موسیٰ سے بھی امید ہے اور خدا نے جو موسیٰ سے گفتگو کی تھی وہ یہ ہے:

((اے موسیٰ میں صرف ان لوگوں کی نماز قبول کروں گا جو میری عظمتوں کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں اور جن کا دل ہمیشہ ذکر پروردگار میں مشغول رہتا ہے، جن کے دل ہمیشہ خوف خدا سے لرزتے ہیں جو گناہوں پر اصرار نہیں کرتے اور ہمارے دوستوں اور اولیاء کے حقوق کی معرفت رکھتے ہوں گے۔))

موسیٰؑ نے کہا: پروردگار کیا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب تیرے اولیاء نہیں ہیں؟

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۲۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خطاب ہوا: بے شک وہ ہمارے اولیاء ہیں لیکن میری مراد وہ دوست ہیں جن کے صدقے میں ہم نے آدم، حوّا اور جنت و جہنم کو خلق کیا ہے۔

موسیٰ نے کہا: خدایا وہ کون لوگ ہیں؟

آواز قدرت آئی: محمد واحمد جن کا نام میں نے اپنے نام پر رکھا ہے کیونکہ میرا ایک نام محمود ہے اور اسی سے محمد کا نام نکلا ہے اور اسی طرح احد بھی میرا ایک نام ہے اور اسی سے احمد نکلا ہے۔

موسیٰ نے عرض کیا: خدا مجھے ان کی امت میں سے قرار دے۔ آواز قدرت آئی میں نے تمہاری دعا قبول کر لی ہے لہٰذا تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم ان کی قدر و منزلت اور اسی طرح ان کی اہلیت کی قدر و منزلت کو پہچانو، ان کی اور ان کے اہل بیتؑ اور اسی طرح جو چیز ہم نے ان کی طینت میں رکھی ہے اس کی مثال جنت میں فردوس کی طرح ہے کہ نہ اس کے پتے جھڑتے ہیں اور نہ ہی اس کا ذائقہ بدلتا ہے جو شخص بھی ان کی اور ان کے حق کی معرفت حاصل کرے گا اسے جہالت کے اندھیروں میں تاب و طاقت عطا کی جائے گی اور تاریکی کے وقت اس کے راستوں پر ایک نور قرار دوں گا اور اس کے مجھے پکارنے سے پہلے ہی اس کی دعاؤں اور درخواستوں کو قبول کروں گا۔ اے موسیٰ جب فقر و فاقہ تمہاری طرف آئے تو کہنا مرحبا! اے نیک لوگوں کی صفت اور جب تم تک دولت و ثروت پہنچے تو جان لو کہ تمہارے گناہوں کی سزا تم تک جلدی پہنچ گئی ہے۔ اے موسیٰ! دنیا سزا کی جگہ ہے میں نے آدم کو ان کے ترک اولیٰ کی وجہ سے سزا دی، دنیا سے دل بستگی رکھنے والوں کے لئے یہ دنیا ملعون ہے سوائے ان کے جو دنیا میں میری رضا و خوشنودی کے لئے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اے موسیٰ! میرے نیک بندے اپنے علم و دانش کے مطابق دنیا سے دوری اختیار کرتے ہیں، لیکن بدکار اپنی جہالت و نادانی کی مقدار کے مطابق دنیا سے رغبت اور دلچسپی رکھتے ہیں جو شخص بھی دنیا کو عظیم اور قابل اہمیت سمجھے اور

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رعنائی دنیا جس کی آنکھوں کو بھاتی ہے وہ محتاج ہوگا اور جو دنیا کو حقیر و پست شمار کرے گا وہ زندگانی دنیا اور لذت دنیا سے بہرہ مند ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: کتنا بہتر ہے کہ دنیا کو حقیر و ذلیل جانو اور اسے اہمیت نہ دو۔ اگر لوگ تمہاری مذمت کریں تو تشویش کا اظہار نہ کرو اور اگر تمہاری مدح و ثنا نہ کریں تو محزون و مغموم نہ ہو کیونکہ ہر شخص کو خدا کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول بارگاہ ہونا چاہئے۔

امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: دنیا میں دو طرح کے لوگوں کے لئے اچھائی اور خوبی ہوتی ہے ان میں سے ایک وہ ہے کہ روزانہ جس کے نیک عمل میں اضافہ ہوتا ہو، دوسرا وہ کہ جو اپنی آرزوؤں اور خواہشات کے مطابق گذارے ہوئے دنوں کو توبہ کے ذریعہ اور اپنے برے اعمال کو چھوڑ کر تلافی کرلے لیکن خدا کی قسم اگر لوگ اتنا سجدہ کریں کہ کثرت سجدہ کی بناپر ان کی گردنیں ان کے بدن سے جدا ہو جائیں تب بھی ان کی توبہ قبول نہ ہوگی مگر یہ کہ ہم اہل بیتؑ کی ولایت کا اقرار کریں اور ہمارے حق کو پہچانیں اور ہم سے الفت و محبت رکھنے کی بناپر ثواب کے امیدوار رہیں۔ اور جو اپنے امام کی معرفت رکھنے والا ہو تو وہ بھوک مٹا دینے کی مقدار بھر غذا پر راضی ہوتا ہے اور ایک روٹی اور شرمگاہ کو چھپانے کی مقدار بھر کپڑے پر اکتفا کرتا ہے اور اس کے باوجود بھی اپنے خدا سے ڈرتا ہے اور اس کا شکر گذار ہوتا ہے۔[1]

وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ إِذِ اسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ ۚ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ

---

[1] ۔ مشکاۃ الانوار، ص ۲۷۰؛ بحار الانوار، ج ۱۳، ص ۳۳۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ۚ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (۱۶۰)

۱۶۰۔ '' اور ہم نے ان (قوم موسیٰ) کو بارہ حصوں پر تقسیم کر دیا اور موسیٰ کی طرف وحی کی کہ جب ان کی قوم نے پانی کا مطالبہ کیا تو زمین پر عصا مار دو۔ انہوں نے عصا مارا تو بارہ چشمے جاری ہو گئے اس طرح کہ ہر گروہ نے اپنے گھاٹ کو پہچان لیا اور ہم نے ان کے سروں پر ابر کا سایہ اور ان پر من وسلویٰ جیسی نعمت نازل کی کہ یہ ہمارے دیئے ہوئے پاکیزہ رزق کو کھاؤ اور ان لوگوں نے مخالفت کرکے ہمارے اوپر ظلم نہیں کیا بلکہ یہ اپنے ہی نفس پر ظلم کر رہے تھے ''

(وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا) یعنی بارہ چشموں کے ذریعے سے انہیں جدا کر دیا۔

وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ ۙ لَا تَأْتِيهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ (۱۶۳) وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (۱۶۴) فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ (۱۶۵)

۱۶۳۔'' اور ان سے اس قریہ کے بارے میں پوچھو جو سمندر کے کنارے تھا اور جس کے باشندے سنیچر کے دن زیادتی سے کام لیتے تھے کہ ان کی مچھلیاں سنیچر کے دن سطح آب تک آ جاتی تھیں اور دوسرے دن نہیں آتی تھیں تو انہوں نے حیلہ گری شروع کر دی، ہم اسی طرح ان کا امتحان لیتے تھے کہ یہ لوگ فسق اور نافرمانی سے کام لے رہے تھے۔''

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۶۴۔'' اور جب ان کی جماعت نے مصلحین سے کہا کہ تم کیوں ایسی قوم کو نصیحت کرتے ہو جسے اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا اس پر شدید عذاب کرنے والا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم پروردگار کی بارگاہ میں عذر چاہتے ہیں اور شاید یہ لوگ متقی بن ہی جائیں۔''

۱۶۵۔'' اس کے بعد جب انہوں نے یاددہانی کو فراموش کر دیا تو ہم نے برائیوں سے روکنے والوں کو بچا لیا اور ظالموں کو ان کے فسق اور بد کرداری کی بناپر سخت ترین عذاب کی گرفت میں لے لیا۔''

(وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ ۙ لَا تَأْتِيهِمْ)

اس آیت میں ''قریۃ'' سے مراد بنی اسرائیل کا وہ قریہ ہے جو دریا کے کنارے تھا اور پانی کی زیادتی وطغیانی سے دریا، نہروں، قریے، کھیتوں اور شہروں میں پانی داخل ہوگیا اور پانی کے ساتھ زندہ مچھلیاں بھی بہہ کر شہروں میں آگئیں اور ان کے کھیتوں کے آخری کناروں تک پھیل گئیں چونکہ خداوند عالم نے سنیچر کے دن بنی اسرائیل پر مچھلی کا شکار حرام قرار دیا تھا اس لئے ان لوگوں نے تدبیر نکالی اور ایک قسم کا جال بنایا اور اسے نہروں کے دہانے پر لگا دیتے اور جو مچھلیاں سنیچر کے دن نہر میں داخل ہوتی تھیں اس کا اتوار کی رات میں شکار کرتے تھے مچھلیاں صرف شنبہ کے دن ہی دریا سے باہر نکلتی تھیں اس کے علاوہ کسی دن بھی باہر نہیں نکلتی تھیں۔ علماء نے لوگوں کو مچھلی کے شکار سے منع کیا اور انہیں خلاف ورزی کرنے سے منع کیا جب ان لوگوں نے قبول نہ کیا تو خداوند عالم نے انہیں بندر وسور کی شکل میں تبدیل کر دیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار کے حرام ہونے کی وجہ یہ تھی کہ تمام مسلمانوں اور دوسری قوموں کی ہفتہ وار عید جمعہ کو ہوتی تھی مگر یہودیوں نے اس کی مخالفت کی اور ہفتہ کے دن کو اپنی عید کا دن قرار دیا تو خداوند عالم نے انہیں ہفتہ کے دن شکار کرنے سے منع کر دیا جب وہ لوگ بغاوت و سرکشی پر اتر آئے تو ان کی شکلیں بندر اور سور کی شکلوں میں تبدیل ہو گئیں۔[1]

قوم ثمود

ابی عبیدہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہم نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی کتاب میں دیکھا ہے کہ: اہل ایکہ کی ایک قوم جو ثمود خاندان سے تعلق رکھتی تھی سنیچر کے دن خدا کے حکم سے مچھلیاں ان کی طرف آتی تھیں تاکہ اس کے ذریعے ان کو آزمایا جائے۔ مچھلیاں پانی کی سطح پر آتیں بلکہ نہر کے ذریعے ان کے دروازوں تک بہہ کر آجاتی تھیں اور وہ قوم مچھلی کا شکار حرام ہونے کے باوجود انہیں پکڑ کر کھا لیتی تھی اور ان کے علماء انہیں شکار سے منع بھی نہیں کرتے تھے نیز شیطان نے بھی ان کے لئے شرعی حیلے وبہانے مہیا کر رکھے تھے اور کچھ لوگوں کے ذہن میں یہ باتیں ڈال دی تھیں کہ تم لوگوں کو مچھلی کھانے سے منع کیا گیا ہے نہ کہ شکار سے، اسی لئے وہ لوگ سنیچر کے دن شکار کرتے اور پھر دوسرے دنوں میں اسے کھا لیتے تھے۔

ان کا دوسرا گروہ کہ جو اصحاب یمین تھے انہوں نے اعتراض کرتے ہوئے کہا: ہم تمہیں خدا کے عذاب سے ڈراتے ہیں کہ تم خدا کے حکم کی خلاف ورزی سے بچو اور ان کا تیسرا گروہ جو اصحاب شمال تھے انہوں نے خاموشی اختیار کی اور اس سلسلے میں کوئی بات نہ کی بلکہ اصحاب یمین ہی کی مذمت کی کہ

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۲۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تم لوگ گنہگاروں کو کیوں نصیحت کر رہے ہو جب کہ تم جانتے ہو کہ یہ وہی لوگ ہیں کہ خداوند عالم ان پر شدید عذاب نازل فرمائے گا یا انہیں ہلاک کر دے گا۔

اس گروہ نے جواب میں کہا کہ ہم اس لئے وعظ و نصیحت کر رہے ہیں کہ ہم خدا کے سامنے اپنا عذر پیش کر سکیں اور شاید گناہ کرنے والے اپنے گناہوں سے باز آجائے کیونکہ خدا وند عالم فرماتا ہے: (فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ) یعنی ان لوگوں نے وعظ و نصیحت کی کوئی پرواہ نہ کی اور گناہ کرتے رہے تو اصحاب یمین نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ گذارا نہیں کر سکتے یہاں تک کہ ہم اب ایک رات بھی اس شہر میں نہیں ٹھہر سکتے، یہ ایسا شہر ہے جس میں خدا کی نافرمانی ہوتی ہے اور ہمیں خوف ہے کہ بلائیں تم پر نازل ہوں اور ہم بھی اس کی لپیٹ میں آجائیں۔

اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے مزید تحریر فرمایا ہے کہ اس گروہ نے جیسا کہ کہا تھا خوف وڈر کی وجہ سے شہر ترک کر دیا اور شہر کے باہر زیر آسمان شب بسر کی جب صبح ہوئی تو شہر والوں کا حال دریافت کرنے گئے تو دیکھا کہ شہر کا دروازہ بند ہے بہت دیر تک دق الباب کرتے رہے مگر کوئی آواز نہ آئی مجبوراً انہوں نے ایک سیڑھی لگائی اور دیوار کے اوپر چڑھے اور اپنے درمیان سے ایک شخص کو ایک چوٹی پر بھیجا جہاں سے پورا شہر دکھائی دیتا تھا تاکہ ان کے حالات سے آگاہ کرے۔ جب اس نے شہر کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ بہت سے دم دراز بندر ہیں جو آپس میں ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں جب یہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا تو پورا ماجرا بیان کیا سب نے مل کر دروازہ توڑا اور شہر میں داخل ہوئے، بندروں نے اپنے ساتھیوں، رشتہ داروں اور شہریوں کو پہچان لیا، لیکن ان لوگوں نے بندروں میں سے کسی کو بھی نہیں پہچانا اور نہ ہی اپنے رشتہ داروں کو پہچانا جب ان لوگوں نے یہ حالت دیکھی تو کہا: ہم نے تمہیں منع کیا تھا اور گناہوں کے عذاب سے بھی ڈرایا تھا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پھر حضرت علی علیہ السلام آگے تحریر فرماتے ہیں: اس خدا کی قسم جو دانوں کو زمین کے سینے چاک کرکے نکالتا ہے اور مخلوقات کو پیدا کرتا ہے میں اس امت میں انہیں بندروں کے قوم و قبیلے والوں کو جانتا ہوں، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے برے کام انجام دینے سے نہیں روکا اور اس سلسلے میں ذرہ برابر بھی حیا و غیرت سے کام نہیں لیا بلکہ جن اچھے کاموں کا انہیں حکم دیا گیا تھا انہیں ترک کر دیا اور نتیجے میں ان کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا۔ خداوند عالم نے بھی ان کے بارے میں فرمایا ہے: (فبعدا للقوم الظالمین)[1] ظالم و ستمگر افراد خدا کی رحمت سے دور ہیں اور اسی طرح خدا نے بنی اسرائیل کے متعلق بھی فرمایا ہے: (أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ) نزول عذاب کے وقت ہم نے ان لوگوں کو بچا لیا جو ان کو برائیوں سے منع کرتے تھے اور جن لوگوں نے فسق و فجور کیا انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے سخت ترین عذاب کی گرفت میں لے لیا۔[2]

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ (۱۶۷)

۱۶۷۔ ''اور اس وقت کو یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے علی الاعلان کہہ دیا کہ قیامت تک ان پر ایسے افراد مسلط کئے جائیں گے جو انہیں بدترین سختیوں میں مبتلا کریں گے کہ تمہارا پروردگار جلدی عذاب کرنے والا بھی ہے اور بہت زیادہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔''

---

[1] ۔ سورہ مومنون، آیت ۴۱

[2] ۔ بحار الانوار، ج ۱۴، ص ۲۵۲ ؛ تفسیر صافی، ج ۳، ص ۲۵۱ ؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۲۷ ؛ تفسیر عیاشی، ج ۲، ص ۳۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ) یعنی تمہارا پروردگار جانتا ہے۔

(إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ) یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی کہ کبھی بھی ان کی حکومت نہ ہو گی۔

(وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ) یہ آیت امت محمد یہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ اہل کتاب ان پر بڑی مصیبتیں ڈھایا کرتے تھے اور اب کو چاہئے کہ اہل کتاب سے ٹیکس وصول کریں۔[1]

وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا ۖ مِنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنَاهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (۱۶۸)

۱۶۸۔'' اور ہم نے بنی اسرائیل کو مختلف ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا بعض نیک کردار تھے اور بعض اس کے خلاف اور ہم نے انہیں آرام اور سختی کے ذریعے آزمایا کہ شاید راستہ پر آجائیں ''

(وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ) یعنی ہم نے انہیں روئے زمین پر لوگوں سے جدا رکھا ہے تاکہ پہچانے جا سکیں: (أُمَمًا ۖ مِنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنَاهُمْ) یعنی ہم نے انہیں آزمایا۔

(بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ) یعنی ہم نے ان کا رزق کی فراوانی، امن وسلامتی، فقر وفاقہ اور معاشی حالات کی تنگی کے ذریعے امتحان لیا۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۴، ص ۲۱؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۳۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ) کہ شاید وہ پلٹ آئیں۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هٰذَا الْأَدْنٰى وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِثْلُهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (۱۶۹) وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ (۱۷۰)

۱۶۹۔'' اس کے بعد ان میں ایک نسل پیدا ہوئی جو کتاب کی وارث تو بنی لیکن دنیا کا ہر مال لیتی رہی اور یہ کہتی رہے کہ عنقریب ہمیں بخش دیا جائے گا اور پھر ویسا ہی مال مل گیا تو پھر لے لیا تو کیا ان سے کتاب کا عہد نہیں لیا گیا کہ خبردار خدا کے بارے میں حق کے علاوہ کچھ نہ کہیں اور انہوں نے کتاب کو پڑھا بھی ہے اور دار آخرت ہی صاحبان تقویٰ کے لئے بہترین ہے کیا تمہاری سمجھ میں نہیں آتا ہے۔''

۱۷۰۔'' اور جو لوگ کتاب سے تمسک کرتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم کی ہے تو ہم صالح اور نیک کردار لوگوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے ہیں۔''

(فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هٰذَا الْأَدْنٰى) یعنی ان میں سے کسی نے بھی دنیا سے دوری نہیں اختیار کی۔(وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِثْلُهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ) یعنی اسے ضائع کر دیا۔

پھر ارشاد فرمایا:(وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ) اور آخرت ان لوگوں کے لئے اچھی ہے جو متقی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وپرہیزگار ہیں کیا تم غور وفکر نہیں کرتے ؟اور جولوگ کتاب خدا سے تمسک اختیار کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں یقیناً ہم صالحین کے اجر کو ضائع نہیں کریں گے۔

ابی الجارود نے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:(اَلَّذِینَ یُمَسِّکُونَ بِالْکِتَابِ) یہ آیت آل محمدؐ اور ان کے چاہنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔(۱)

وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ(۱۷۱)

۱۷۱۔''اور اس وقت کو یاد دلاؤ جب ہم نے پہاڑ کو ایک سائبان کی طرح ان کے سروں پر معلق کر دیا اور انہوں نے گمان کرلیا کہ یہ اب گرنے والا ہے تو ہم نے کہا کہ توریت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑو اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد کرو شاید اس طرح متقی اور پرہیزگار بن جاؤ۔''

(وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں : جب بنی اسرائیل پر توریت نازل ہوئی تو بنی اسرائیل نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا، خداوند عالم نے کوہ طور کو اس کی جگہ سے اکھاڑا اور ان کے سروں پر کھڑا کرکے فرمایا : اگر قبول نہ کیا تو اس پہاڑ کو تمہارے سروں پر دے ماریں گے۔ بنی اسرائیل جو خوف سے اپنے سروں کو چھپائے ہوئے تھے مجبوراً توریت کو قبول کرلیا۔[۱]

---

[۱]۔ بحارالانوار ج ۱۳، ص ۲۲۴ ؛نورالثقلین ج ۲، ص ۹۱، ؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۳۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا ۛ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ (۱۷۲)

۱۷۲۔ ''اور جب تمہارے پروردگار نے فرزند ان آدم کی پشتوں سے ان کی ذریت کو لیکر انہیں خود ان کے اوپر گواہ بنا کر سوال کیا کہ کیا میں تمہارا خدا نہیں ہوں تو سب نے کہا بے شک ہم اس کے گواہ ہیں یہ عہد اس لئے کیا کہ روز قیامت یہ نہ کہہ سکو کہ ہم اس عہد سے غافل تھے ''

عالم ذر میں انبیاء سے عہد و پیمان

(وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ)

ابن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: پیغمبروں میں سب سے پہلے جس نے خداوند عالم کے سوال کے جواب میں ہاں کہا وہ پیغمبر اسلام ﷺ تھے کیونکہ آنحضرتؐ خدا کے سب سے نزدیک اور مقربِ بارگاہ تھے۔ وہی باعظمت مقام جسے جبرئیل نے شب معراج آپ سے بیان کیا اور کہا: اے محمد! آگے بڑھیں آپ نے اس مقام پر قدم رکھا ہے کہ آپ سے پہلے کسی بھی نبی یا مرسل نے اس پر قدم نہیں رکھا اور اگر پیغمبر اسلام ﷺ کے نفس اور روح کی عظمت نہ ہوتی تو اس مقام تک پہنچنے کی قدرت کسی میں نہیں تھی۔ چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے:

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنىٰ)[1] پس جیسے ہی خدا کا حکم نازل ہوا تو سب سے پہلے آپؐ کے مقام اولیائی پر واقع ہوا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے عالم ذر میں مخلوقات سے اپنی خدائی اور ہمارے نبی کی رسالت کا عہد لیا کہ وہ اسی کی جانب سے بھیجے گئے ہیں اور اسی طرح پیغمبروں سے امیر المومنین اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کی امامت و ولایت کا بھی عہد لیا اور فرمایا: کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں اور محمد ﷺ تمہارے پیغمبر نہیں ہیں اور علیؑ و ائمہ (معصومین علیہم السلام) تمہارے پیشوا و رہبر نہیں ہیں؟

انہوں نے کہا: کیوں نہیں اور پروردگار عالم نے پیغمبروں میں سے سب سے پہلے جس سے عہد و میثاق لیا وہ خاتم النبیین ہمارے پیغمبرؐ تھے۔

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: (وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ)[2] خدا نے ابتدا میں کلی طور پر پیغمبروں کا ذکر کیا پھر ان میں سے جو افضل تھے ان کی تصریح کی اور پیغمبر اسلام ﷺ کو تمام افضل و اکمل انبیاء پر فضیلت و برتری عطا کی کیونکہ ان سے افضل کوئی اور پیغمبر نہ تھا اس کے بعد تمام انبیاء سے آخری نبی کی نبوت پر ایمان لانے کے لئے ان سے عہد و پیمان لیا پھر اس کے بعد آپ کے وصی امیر المومنین علیہ السلام کی مدد و نصرت کرنے کے لئے تمام انبیاء سے عہد و پیمان لیا جیسا کہ فرمایا: (وَإِذْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ

---

[1] ۔ سورۂ نجم، آیت ۹

[2] ۔ سورۂ احزاب، آیت ۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ) [1] یعنی رسول خداﷺ جو کہ ہمارے پیغمبرؐ ہیں ان پر ایمان لاؤ اور ان کے وصی امیر المومنینؑ کی مدد و نصرت کرو۔ (لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ) اور اپنی اپنی امتوں کو باخبر کردو کہ پیغمبر اسلامؐ کی بعثت پر ایمان لائیں اور ان کی اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی مدد کریں۔ [2]

عبد اللہ ابن مسکان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور ابو بصیر نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے خداوند عالم کے اس قول (لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّه) کی تفسیر کے بارے میں روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: خداوند عالم نے حضرت آدمؑ سے لے کر عصر حضرت محمدﷺ تک کسی بھی پیغمبر کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہ دنیا میں واپس آئے گا، پیغمبرؐ کی ہمراہی میں جہاد کرے گا اور پیغمبرؐ اور امیر المومنین علیہ السلام کی نصرت و مدد کرے۔

پھر آنحضرتؐ سے تمام انبیاء کا عہد و میثاق لیا اور فرمایا: اے محمد کہو (آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ) [3]

ہم خدا پر اور جو کچھ ہم پر اور ابراہیم و اسماعیل، اسحاق و یعقوب اور ان کے فرزندوں پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے اور جو کچھ بھی پروردگار کی جانب سے موسیٰ و عیسیٰ اور دوسرے پیغمبروں پر نازل ہوا ہے ہم ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے اور ہم خداوند عالم کے مطیع و فرمانبردار بندے ہیں۔ [1]

---

[1]۔ سورۂ آل عمران، آیت ۸۱

[2]۔ بحار الانوار، ج ۵، ص ۲۳۶؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۳۸

[3] سورۂ آل عمران، آیت ۸۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابن مسکان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ ہم نے حضرت سے پوچھا کہ اس آیت (وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ) میں جو شہادت کا ذکر ہوا ہے کیا وہ بعنوان امتحان تھا؟

آپ نے فرمایا: ہاں، بات یہ ہے کہ لوگوں نے صرف معرفت کو نہیں بھلا یا ورنہ اس موقف کی خصوصیات کو فراموش کر بیٹھے ہیں اور عنقریب اس کی تمام خصوصیات انہیں یاد آجائیں گی اور اگر معرفت کو بھی فراموش کر دیتے تو کوئی بھی یہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ ان کا خالق و رازق کون ہے اور جو لوگ اس بیچ کافر ہو گئے یہ وہ لوگ ہیں جو اس وقت ایمان نہیں لائے تھے بلکہ انہوں نے صرف زبانی اقرار کیا تھا، یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے: (فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبْلُ)[۲] یہ لوگ اس چیز پر ایمان نہیں لائیں گے جن کا پہلے وہ انکار کر چکے ہیں۔[۳]

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ (۱۷۵) وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۚ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (۱۷۶)

۱۷۵۔ "اور انہیں اس شخص کی خبر سنایئے جس کو ہم نے اپنی آیتیں عطا کیں پھر وہ ان سے بالکل الگ ہو گیا اور شیطان نے اس کا پیچھا پکڑ لیا تو وہ گمراہوں میں ہو گیا۔"

---

[۱]۔ بحار الانوار، ج ۵، ص ۲۳۶

[۲]۔ سورۂ اعراف، آیت ۱۰۱

[۳]۔ بحار الانوار، ج ۵، ص ۲۳۷؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۳۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۷۶۔ "اور اگر ہم چاہتے تو اُسے انہیں آیتوں کے سبب بلند کردیتے لیکن وہ خود زمین کی طرف جھک گیا اور اس نے خواہشات کی پیروی اختیار کرلی تو اب اس کی مثال کتے جیسی ہے کہ اس پر حملہ کرو تو بھی زبان نکالے رہے اور چھوڑ بھی دو تو بھی زبان نکالے رہے یہ اس قوم کی مثال ہے جس نے ہماری آیات کی تکذیب کی تو اب آپ ان قصوں کو بیان کریں کہ شاید یہ غور و فکر کرنے لگیں۔"

بلعم باعوراء کا واقعہ

(وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ)

یہ آیت "بلعم بن باعوراء" کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو بنی اسرائیل کے زمانے میں تھا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: خداوند عالم نے بلعم بن باعوراء کو اسم اعظم کی تعلیم دی اور وہ ہمیشہ اسی نام سے خدا کو پکارتا تھا اور خداوند عالم اس کی دعاؤں کو مستجاب کرتا تھا۔ ایک دن وہ فرعون کے پاس پہنچا تو فرعون اور اس کے ساتھی موسیٰ کو تلاش کررہے تھے فرعون نے جیسے ہی بلعم بن باعوراء کو دیکھا تو ان سے کہا تمہیں جو اسم اعظم کا علم ہے اس کے ذریعہ خدا سے کہو کہ جہاں پر بھی اس وقت موسیٰؑ موجود ہیں انہیں روک دیں تاکہ ہم ان تک اور ان کے ساتھیوں تک پہنچ جائیں۔

بلعم نے فرعون کی خواہش پوری کرنے کے لئے ارادہ کیا کہ اپنے گدھے پر سوار ہو اور دعا و نفرین کرے کہ خداوند عالم موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کو روک دے تاکہ فرعون انہیں سزا دے سکے لیکن اس کی ہر ممکنہ کوشش کے باوجود گدھے نے اسے اپنی پشت پر سوار نہ ہونے دیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس نے اسے بہت زیادہ مارا پیٹا مگر سب بے سود رہا اور گدھے نے فرمانبرداری نہ کی یہاں تک کہ قدرت خدا سے وہ حیوان گویا ہوا اور کہا: لعنت ہو تجھ پر مجھے اتنا کیوں مار رہا ہے کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیری مدد کروں کہ تو مجھ پر سوار ہو کر پیغمبر خداؐ اور ان کے ساتھیوں کے لیے بد دعا کرے۔

بلعم نے حیوان کے اس جواب کے باوجود عبرت حاصل نہیں کی بلکہ اتنا زیادہ غضبناک ہوا کہ اس جانور کو مار مار کر ہلاک کر دیا اسی لئے پروردگار نے اسم اعظم اس کے ذہن سے محو کر دیا تاکہ دوبارہ زبان پر نہ لاسکے جیسا کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے: (فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۚ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ) یہ آیت مثال ہے جو بلعم کے لئے بیان ہوئی ہے۔

حضرت رضا علیہ السلام نے فرمایا: تین جانوروں کے علاوہ کوئی بھی جانور جنت میں داخل نہیں ہوگا؛ ایک بلعم باعورا کا گدھا، دوسرا اصحاب کہف کا کتا اور تیسرا وہ بھیڑیا جس نے اپنے محافظ کو مغموم کر دیا۔ بھیڑیئے کا واقعہ یہ ہے کہ ایک ظالم و ستمگر بادشاہ نے اپنے محافظ کو حکم دیا کہ مومنین کے ایک گروہ کو ظلم و ستم کرکے قتل کر دو۔ اس محافظ کا ایک بیٹا تھا جسے وہ بہت چاہتا تھا۔ بھیڑیئے نے اس بچے کو چیر پھاڑ کر کھالیا اور محافظ جسے بادشاہ نے قتل کا حکم دیا تھا بے حد غمزدہ و رنجیدہ ہوا اور خداوند عالم اس بھیڑیئے کو کہ جس کی وجہ سے وہ محافظ رنجیدہ ہوا تھا جنت میں داخل کرے گا۔[1] (کیونکہ اس کی وجہ سے وہ محافظ مومنین کے قتل سے باز آگیا تھا۔)

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۳، ص ۳۷۷؛ قصص الانبیاء جزائری، ص ۳۱۱؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۴۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ (۱۷۹)

۱۷۹۔ "اور یقیناً ہم نے انسان و جنات کی ایک کثیر تعداد کو گویا جہنم کے لئے پیدا کیا ہے کہ ان کے پاس دل ہیں مگر سمجھتے نہیں ہیں، آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں ہیں اور کان ہیں مگر سنتے نہیں ہیں یہ چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں اور یہی لوگ اصل میں غافل ہیں۔"

(وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ) اس آیت میں (ذَرَأْنَا) سے مراد یعنی ہم نے پیدا کیا ہے۔

ابی الجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ فرمایا: (لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا) یعنی ان کے دلوں پر پردے پڑے ہیں جس کی وجہ سے وہ غور و فکر نہیں کر سکتے (لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا) یعنی ان کے کانوں میں روئی بھر دی گئی ہے لہٰذا وہ ہر گز ہدایت کی باتیں نہیں سن سکتے ہیں۔[1]

وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۸۰)

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۵، ص ۱۹۷؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۴۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۸۰۔ "اور اللہ ہی کے لئے بہترین نام ہیں لہٰذا اُسے انہیں کے ذریعے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں بے دینی سے کام لیتے ہیں عنقریب انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔"

(وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا) "اسمائے حسنیٰ" "الرحمٰن والرحیم" ہے۔[1]

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ (۱۸۱)

۱۸۱۔ "اور ہماری مخلوقات ہی میں سے وہ قوم بھی ہے جو حق کے ساتھ ہدایت کرتی ہے اور حق ہی کے ساتھ انصاف کرتی ہے۔"

(وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ)

یہ آیت آل محمد علیہم السلام اور ان کے چاہنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ (۱۸۲) وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ (۱۸۳) أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ (۱۸۴)

۱۸۲۔ "اور جن لوگوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی ہم عنقریب انہیں اس طرح لپیٹ لیں گے کہ انہیں معلوم بھی نہ ہوگا۔

۱۸۳۔ اور ہم تو انہیں ڈھیل دے رہے ہیں کہ ہماری تدبیر بہت مستحکم ہوتی ہے۔

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۲، ص ۲۴۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۸۴۔ اور کیا ان لوگوں نے یہ غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی پیغمبر میں کسی طرح کا جنون نہیں ہے وہ صرف واضح طور پر عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ہے۔

(وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ) جب لوگ گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں تب بھی ہماری نعمتیں ان تک پہنچتی ہیں۔

(وَأُمْلِي لَهُمْ) یعنی ان کے لئے ہم چند دن صبر کریں گے۔

(إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ) یعنی یقیناً ہمارا عذاب بہت سخت ہے پھر ارشاد فرمایا: "أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا" یعنی کیا قریش غور و فکر نہیں کرتے۔

(مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جِنَّةٍ) یعنی رسول خدا ﷺ مجنون نہیں ہیں جیسا کہ قریش گمان کرتے ہیں بلکہ وہ واضح طور سے عذاب خدا سے ڈرانے والے ہیں۔[1]

أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللهُ مِنْ شَيْءٍ وَأَنْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (۱۸۵) مَنْ يُضْلِلِ اللهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (۱۸۶)

۱۸۵۔ "اور کیا ان لوگوں نے زمین و آسمان کی حکومت اور خدا کی تمام مخلوقات میں غور نہیں کیا اور یہ کہ شاید ان کی اجل قریب آگئی ہو تو یہ اس کے بعد کس بات پر ایمان لے آئیں گے۔"

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۵۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۸۶۔ "جسے خدا ہی گمراہی میں چھوڑ دے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے اور وہ انہیں سرکشی میں چھوڑ دیتا ہے کہ ٹھوکریں کھاتے پھریں۔"

(فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ) یعنی قرآن کے بعد۔(يُؤْمِنُونَ) یعنی تصدیق کرتے ہیں۔(عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُم) یعنی ان کی ہلاکت نزدیک ہے۔(مَنْ يُضْلِلِ اللهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ) یعنی انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (۱۸۷)

۱۸۷۔ "اے پیغمبر! یہ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا ٹھکانہ کہاں ہے تو کہہ دیجئے کہ اس کا علم میرے پروردگار کے پاس ہے وہی اس کو بروقت ظاہر کرے گا یہ قیامت زمین و آسمان دونوں کے لئے بہت گراں ہے اور تمہارے پاس اچانک آنے والی ہے یہ لوگ آپ سے اس طرح سوال کرتے ہیں گویا آپ کو اس کی مکمل فکر ہے تو کہہ دیجئے کہ اس کا علم اللہ کے پاس ہے لیکن اکثر لوگوں کو اس کا علم بھی نہیں ہے۔"

قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (۱۸۸)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۸۸۔ "آپ کہہ دیجئے کہ میں خود بھی اپنے نفس کے نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا ہوں مگر جو خدا چاہے اور اگر میں غیب سے باخبر ہوتا تو بہت زیادہ خیر انجام دیتا اور کوئی برائی مجھ تک نہ آسکتی۔ میں تو صرف صاحبان ایمان کے لئے بشارت دینے والا اور عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ہوں۔"

(يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا)

روایت میں ہے کہ اس آیت کا شأن نزول یہ ہے کہ کفار قریش نے عاص بن وائل سہمی، نضر بن حارث بن کلدہ اور عقبہ بن ابی معیط کو نجران بھیجا تاکہ علمائے یہود سے مسائل یاد کریں اور ان مسائل کے بارے میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کریں۔ انہوں نے کہا: بالخصوص پیغمبر سے یہ کہو کہ بتائیں کہ قیامت کب برپا ہوگی اگر آپ سچے نبی ہیں؟

خداوند عالم نے ان کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی کہ اے محمد! ان سے کہہ دو اس کا علم صرف خدا کو ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔

(يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا) یعنی اس کے بارے میں انہیں علم نہیں ہے اے محمد اُن سے کہہ دو: (إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ) بے شک اس کا علم صرف خدا کو ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔[1]

---

[1]۔ تفسیر صافی، ج ۳، ص ۲۷۷؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۵۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ) یعنی میں اپنے لئے صحت و سلامتی کو اختیار کرلیتا۔[1]

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ ۖ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ (۱۸۹) فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا ۚ فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (۱۹۰) أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ (۱۹۱) وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ (۱۹۲) وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ (۱۹۳) إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (۱۹۴) أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۗ قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنْظِرُونِ (۱۹۵) إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ (۱۹۶) وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ (۱۹۷) وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا ۖ وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ (۱۹۸) خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ (۱۹۹) وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۲۰۰) إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ (۲۰۱) وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ (۲۰۲) وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِنْ رَبِّي ۚ هَٰذَا بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (۲۰۳)

---

[1] ۔ تفسیر صافی، ج ۳، ص ۲۷۹؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۵۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۸۹۔ "وہی خدا ہے جس نے تم سب کو ایک نفس سے پیدا کیا ہے اور پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا ہے تاکہ اس سے سکون حاصل ہو اس کے بعد شوہر نے زوجہ سے مقاربت کی تو ہلکا سا حمل پیدا ہوا جسے لئے وہ پھرتی رہی پھر حمل بھاری ہوا اور وقت ولادت قریب آیا تو دونوں نے پروردگار سے دعا کی کہ اگر ہم کو صالح اولاد دیدے گا تو ہم تیرے شکر گذار بندوں میں ہوں گے۔"

۱۹۰۔ "اس کے بعد جب اس نے صالح فرزند دے دیا تو اللہ کی عطا میں اس کا شریک قرار دے دیا جب کہ خدا ان شریکوں سے کہیں زیادہ بلند و برتر ہے۔"

۱۹۱۔ "کیا یہ لوگ انہیں شریک بناتے ہیں جو کوئی شئے خلق نہیں کر سکتے اور خود بھی مخلوق ہیں۔"

۱۹۲۔ "اور ان کے اختیار میں خود اپنی مدد بھی نہیں ہے اور وہ کسی کی نصرت بھی نہیں کر سکتے ہیں۔"

۱۹۳۔ "اور اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف دعوت دیں تو ساتھ بھی نہ آئیں گے ان کے لئے سب برابر ہے انہیں بلائیں یا چپ رہ جائیں۔"

۱۹۴۔ "تم لوگ جن لوگوں کو چھوڑ کر پکارتے ہو سب تم جیسے بندے ہیں لہٰذا تم انہیں بلاؤ اور وہ تمہاری آواز پر لبیک کہیں اگر تم اپنے خیال میں سچے ہو۔"

۱۹۵۔ "کیا ان کے پاس چلنے کے قابل پیر، حملہ کرنے کے قابل ہاتھ، دیکھنے کے قابل آنکھیں اور سننے کے لائق کان ہیں جن سے کام لے سکیں آپ کہہ دیجئے کہ تم لوگ اپنے شرکاء کو بلاؤ اور جو مکر کرنا چاہتے ہو کرو اور ہر گز مجھے مہلت نہ دو (دیکھوں تم کیا کر سکتے ہو)۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۹۶۔ "بے شک میرا مالک و مختار وہ خدا ہے جس نے کتاب نازل کی ہے اور وہ نیک بندوں کا والی و وارث ہے۔"

۱۹۷۔ "اور اسے چھوڑ کر جنہیں تم پکارتے ہو وہ نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے ہی کام آسکتے ہیں۔"

۱۹۸۔ "اگر تم ان کو ہدایت کی دعوت دوگے تو سن بھی نہ سکیں گے اور دیکھوگے تو ایسا لگے گا جیسے تمہاری ہی طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ دیکھنے کے لائق بھی نہیں ہیں۔"

۱۹۹۔ "آپ عفو کا راستہ اختیار کریں، نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں سے کنارہ کشی کریں۔"

۲۰۰۔ "اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی غلط خیال پیدا کیا جائے تو خدا کی پناہ مانگیں کہ وہ ہر شئے کا سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

۲۰۱۔ "جو لوگ صاحبان تقویٰ ہیں جب شیطان کی طرف سے کوئی خیال چھونا بھی چاہتا ہے تو خدا کو یاد کرتے ہیں اور حقائق کو دیکھنے لگتے ہیں۔"

۲۰۲۔ "اور مشرکین کے برادران شیاطین انہیں گمراہی میں کھینچ رہے ہیں اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے ہیں۔"

۲۰۳۔ "اور اگر آپ ان کے پاس کوئی نشانی نہ لائیں تو کہتے ہیں کہ خود آپ کیوں نہیں منتخب کر لیتے تو کہہ دیجئے کہ میں تو صرف وحی پروردگار کا اتباع کرتا ہوں۔ یہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے دلائل ہدایت اور صاحبان ایمان کے لئے رحمت کی حیثیت رکھتا ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(هُوَ الَّذِی خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْکُنَ إِلَیْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیفًا فَمَرَّتْ بِهِ ۖ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَیْتَنَا صَالِحًا لَنَکُونَنَّ مِنَ الشَّاکِرِینَ فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَکَاءَ فِیمَا آتَاهُمَا)

پس خداوند عالم نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی: (هُوَ الَّذِی خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ۔۔۔فَتَعَالَی اللَّهُ عَمَّا یُشْرِکُونَ) یعنی خدا کی خلقت میں حارث (شیطان) کا حصہ قرار دیا۔ البتہ ان دونوں کے ساتھ شیطان عبادت خدا میں شریک نہیں تھا۔[1] پھر ارشاد فرمایا: (أَیُشْرِکُونَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْئًا وَهُمْ یُخْلَقُونَ) پھر ملحدین پر اپنی حجت قائم کرتے ہوئے فرمایا: (وَالَّذِینَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا یَسْتَطِیعُونَ نَصْرَکُمْ وَلَا أَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُونَ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَی الْهُدَیٰ لَا یَسْمَعُوا ۖ وَتَرَاهُمْ یَنْظُرُونَ إِلَیْکَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُونَ) پھر خداوند عالم نے اپنے رسولؐ سے ارشاد فرمایا: (خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِینَ) پھر ارشاد فرمایا: (وَإِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطَانِ نَزْغٌ) یعنی اگر شیطان دلوں میں وسوسہ اکسائے تو خدا کی پناہ طلب کرو وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔[2] پھر ارشاد فرمایا: (إِنَّ الَّذِینَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّیْطَانِ تَذَکَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ) یعنی جس وقت شیطان انہیں گناہوں پر اکسائے اور انہیں گناہوں پر راغب کرے تو خدا کو یاد کریں تاکہ شیطان کے مکر و فریب سے ہوشیار رہیں۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج۱۱، ص۲۵۱؛ تفسیر صافی، ج۳، ص۲۸۰

[2]۔ تفسیر برہان، ج۳، ص۲۵۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ) سے مراد یہ ہے کہ جب شیطان انہیں گناہوں پر اکسائے تو وہ لوگ باخبر ہو جائیں۔(وَإِخْوَانُهُمْ) سے مراد جن ہیں۔

(يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ) یعنی ان لوگوں نے گمراہ کرنے میں کوتاہی نہیں کی (وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ قَالُوا) یعنی قریش نے کہا: (لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا) اس آیت کا جواب سورۂ انعام کی یہ آیت میں ہے: کہ اے محمد! ان سے کہہ دو: (لَوْ أَنَّ عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ)[1] یعنی نشانیوں اور معجزوں سے (لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ)[2] ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور سورۂ اسراء میں خدا کا فرمان: (وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا)[3] اور ہم اپنی نشانیوں اور معجزوں کو نہیں بھیجتے مگر اس لئے کہ لوگ خدا سے ڈریں اور ہدایت پا جائیں۔[4]

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (۲۰۴) وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ (۲۰۵)

۲۰۴۔ "اور جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو خاموش ہو کر غور سے سنو کہ شاید تم پر رحمت نازل ہو جائے۔"

---

[1] ۔ سورۂ انعام، آیت ۵۸

[2] ۔ سورۂ انعام، آیت ۵۸

[3] ۔ سورۂ اسراء، آیت ۵۹

[4] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۵۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۰۵۔ "اور خدا کو اپنے دل ہی دل میں تضرع اور خوف کے ساتھ یاد کرو اور قول کے اعتبار سے بھی اُسے کم آواز سے صبح و شام یاد کرو اور خبردار غافلوں میں نہ ہو جاؤ۔"

(وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ) یعنی نماز میں جب امام قرائت کر رہا ہو تو خاموش رہو اور غور سے سنو۔

(وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً) نماز ظہر و عصر کو آہستہ پڑھو۔

(وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ) یعنی صبح، مغرب اور عشاء کی نماز بلند آواز سے پڑھو اور غافل لوگوں میں سے نہ ہو۔

إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ (۲۰۶)

۲۰۶۔ ''جو لوگ اللہ کی بارگاہ میں مقرب ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے ہیں اور اسی کی بارگاہ میں سجدہ ریز رہتے ہیں۔''

(إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ) یعنی انبیاء، مرسلین اور ائمہ معصومین علیہم السلام کہ جو عبادت کے وقت تکبر و غرور نہیں کرتے بلکہ تسبیح الٰہی انجام دیتے ہیں اور اسی کے لئے سجدہ بجالاتے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸۔ سورۂ انفال مدد

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوۡلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ ۪ وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ(۱)

۱۔ "پیغمبر یہ لوگ آپ سے انفال کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ انفال سب اللہ اور رسول کے لئے ہیں لہٰذا تم لوگ اللہ سے ڈرو اور آپس میں اصلاح کرو اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو اگر تم اس پر ایمان رکھنے والے ہو۔"

انفال کیا ہے؟

اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ انفال کیا ہے؟

تو آپ نے فرمایا: وہ شہر اور دیہات جو ویران ہو گئے ہوں اور جس کے باشندے اُسے چھوڑ کر چلے گئے ہوں تو یہ مکانات خدا اور اس کے رسول سے مخصوص ہیں اور جو ملکیت بھی بادشاہوں اور سلطانوں سے تعلق رکھتی ہے وہ بھی امام سے مخصوص ہے اور اسی طرح وہ زمینیں جو اہل کتاب سے بغیر جنگ کے حاصل ہوئی ہیں یا وہ زمینیں جن کا کوئی مالک و وارث نہیں ہے اور اسی طرح زمین کے نیچے خزانوں کے مالک بھی صرف امام ہیں اور اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کی میراث انفال کا حصہ ہے اور امام سے مخصوص ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

یہ آیت جنگ بدر کے دن نازل ہوئی ہے اس دن پیغمبر اسلام ﷺ کے صحابیوں کا تین گروہ تھے؛ ایک گروہ پیغمبر اسلام ﷺ کے ہمراہ تھا، دوسرا گروہ مال غنیمت جمع کرنے میں مشغول تھا اور

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تیسرا گروہ دشمنوں کا پیچھا کر رہا تھا۔ جنگ کے خاتمے اور مالِ غنیمت اور اسیروں کی جمع آوری کے بعد انصار نے اس سلسلے میں پیغمبرؐ سے گفتگو کی۔ سعد بن معاذ جو پیغمبرؐ کے خیمے میں کھڑے تھے عرض کیا: اے رسول خداؐ! ہم بھی دشمنوں کا پیچھا کرکے ان سے جنگ کر سکتے تھے ہم لوگ آپ کے پاس اس خوف سے جمع تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ تنہا رہ جائیں اور مشرکین آپ کو گزند پہنچادیں۔ اسی بناپر انصار و مہاجرین کے کچھ بزرگ آپ کے خیمے کے اطراف آپ کی حفاظت کے لئے موجود رہے ورنہ سب کے سب جنگ کرنے اور میدان کارزار میں جانے کے لئے تیار تھے۔ اے رسول خداﷺ! سپاہی زیادہ اور مال غنیمت کم ہے اور اگر آپ نے مال غنیمت کو صرف ان لوگوں میں تقسیم کیا جو جنگ لڑے اور دشمن کا مقابلہ کیا تو صحابیوں کے لئے کچھ نہیں بچے گا۔ اسے خوف تھا کہ شاید پیغمبرؐ قاتلین کفار پر ہی مال غنیمت تقسیم کردیں گے اور جو لوگ پیغمبرؐ کے پاس موجود تھے انہیں کچھ بھی نہیں ملے گا اسی گفتگو کی وجہ سے لوگوں میں اختلاف پیدا ہوگیا اور پیغمبر اسلامﷺ سے آکر سوال کیا کہ یہ مال غنیمت کن لوگوں کو ملے گا؟ اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی اور لوگ مال غنیمت سے محروم واپس آگئے پھر خدا نے اس آیت کے بعد یہ آیت نازل کی: (وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ)[1]

"اے مومنو! جان لو کہ تمہیں جو بھی مال غنیمت اور فائدہ پہنچے تو اس کا پانچواں حصہ خدا، رسول اور ان کے قرابتداروں اور جو فقیر و یتیم اور ابن سبیل ہیں ان سے مخصوص ہے۔"

اور اسی لئے پیغمبر اسلامﷺ نے مال غنیمت کو مستحقین کے درمیان تقسیم کیا۔

---

[1]۔ سورۂ انفال، آیت ۴۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سعد بن ابی وقاص نے کہا: اے رسول خداؐ! جنگ کے سواروں اور کمزور و ناتواں کو برابر برابر عطا کریں گے؟ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے کیا تم لوگوں کی مدد ان کمزور و ناتواں لوگوں کی بدولت نہیں ہوئی۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے جنگ بدر میں مال غنیمت سے خمس بھی الگ نہیں کیا بلکہ مال غنیمت کو اصحاب کے درمیان تقسیم کر دیا اور جب جنگ بدر کے بعد آیت خمس نازل ہوئی تو حضرت نے ان سے خمس حاصل کیا اور خدا نے یہ آیت نازل کی: (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ) جنگ بدر کے ختم ہونے کے بعد لوگ پیغمبر سے انفال[1] کے بارے میں سوال کرتے ہیں جو سورہ کے آغاز میں واجب ہوا اور پھر اس کے بعد پیغمبرؐ کے لئے جنگ میں شرکت واجب قرار دے دی گئی۔[2]

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (۲) الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (۳) أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (۴)

۲۔ "صاحبان ایمان درحقیقت وہ لوگ ہیں جن کے سامنے ذکر خدا کیا جائے تو ان کے دلوں میں خوف خدا پیدا ہو اور اس کی آیتوں کی تلاوت کی جائے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جائے اور وہ لوگ اللہ ہی پر توکل کرتے ہیں۔"

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۱۹، ص ۲۶۹ اور ج ۹۳، ص ۲۱۳

[2] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۶۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۔ "وہ لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے انفاق بھی کرتے ہیں۔"

۴۔ "یہی وہ لوگ ہیں جو حقیقتاً صاحبان ایمان ہیں اور انہیں کے لئے پروردگار کے یہاں درجات اور مغفرت اور باعزت روزی ہے۔"

(إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ)

یہ آیتیں امیر المومنین علیہ السلام ، ابوذر، سلمان اور مقداد کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔اور پھر انفال کا مسئلہ اور مال غنیمت کی تقسیم اور پیغمبر اسلامؐ کے جنگ میں جانے کا تذکرہ ہوا ہے۔

كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ (۵) يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ (۶) وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ (۷) لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ (۸) إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ (۹) وَمَا جَعَلَهُ اللهُ إِلَّا بُشْرَى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللهِ ۚ إِنَّ اللهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (۱۰) إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ (۱۱) إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ (۱۲)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵۔ "جس طرح تمہارے رب نے تمہیں تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا اگرچہ مومنین کی ایک جماعت اُسے ناپسند کر رہی تھی۔"

۶۔ "یہ لوگ آپ سے حق کے واضح ہو جانے کے بعد بھی اس کے بارے میں بحث کرتے ہیں جیسے کہ موت کی طرف ہنکائے جا رہے ہوں اور حسرت سے دیکھ رہے ہوں۔"

۷۔ "اور اس وقت کو یاد کرو کہ جب خدا تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ دو گروہوں میں سے ایک تمہارے لئے بہر حال ہے اور تم چاہتے تھے کہ وہ طاقت والا گروہ نہ ہو اور اللہ اپنے کلمات کے ذریعے حق کو ثابت کرنا چاہتا ہے اور کفار کے سلسلے کو قطع کر دینا چاہتا ہے۔"

۸۔ "تاکہ حق ثابت ہو جائے اور باطل فنا ہو جائے چاہے مجرمین اسے کس قدر بُرا کیوں نہ سمجھیں۔"

۹۔ "جب تم پروردگار سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری فریاد سن لی کہ میں ایک ہزار ملائکہ سے تمہاری مدد کر رہا ہوں جو برابر ایک کے پیچھے ایک آ رہے ہیں۔"

۱۰۔ "اور اسے ہم نے صرف ایک بشارت قرار دیا تاکہ تمہارے دل مطمئن ہو جائیں اور مدد تو صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے اللہ ہی صاحب عزت اور صاحب حکمت ہے۔"

۱۱۔ جس وقت خدا تم پر نیند غالب کر رہا تھا جو تمہارے لئے باعث سکون تھی اور آسمان سے پانی نازل کر رہا تھا تاکہ تمہیں پاکیزہ بنا دے اور تم سے شیطان کی کثافت کو دور کر دے اور تمہارے دلوں کو مطمئن بنا دے اور تمہارے قدموں کو ثبات عطا کر دے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۲۔ "جب تمہارا پروردگار ملائکہ کو وحی کر رہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں لہٰذا تم صاحبان ایمان کو ثبات قدم عطا کرو میں عنقریب کفار کے دلوں میں رعب پیدا کردوں گا لہٰذا تم کفار کی گردن کو مار دو اور ان کی تمام انگلیوں کو پورا پورا کاٹ دو۔"

جنگ بدر

(كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ)

اس آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ قریش کا ایک تجارتی قافلہ بہت زیادہ مال تجارت کے ساتھ مکہ جا رہا تھا۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اس قافلے کا پیچھا کرکے انہیں پکڑ لیں۔ پھر صحابیوں سے فرمایا کہ خداوند عالم نے نصرت و مدد کا وعدہ فرمایا ہے کہ یا تم اس قافلے پر غالب آجاؤ گے یا قریش پر کامیابی حاصل کرلوگے۔ خود آنحضرتؐ بھی تین سو تیرہ اصحاب کے ہمراہ مدینے سے خارج ہوئے اور جب بدر کے نزدیک پہنچے تو قریش کے قافلے میں موجود ابوسفیان کو معلوم ہو گیا کہ پیغمبرؐ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ قافلے کا پیچھا کر رہے ہیں تو وہ بہت خوفزدہ ہوا اور شام کی طرف جانے لگا اور جب "بُہیرہ"[1] نامی علاقہ میں پہنچا تو ضمضم بن عروہ کو دس دینار میں اجیر کیا اور ایک جوان اونٹ اُسے دیا کہ قریش کے پاس جائے اور انہیں باخبر کرے کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مدینے سے باہر آچکے ہیں تاکہ قافلے کو روک دیں اور ضمضم کو تاکید کی کہ قریش کو جوش دلانے کے لئے اونٹ کے کان کاٹ دے تاکہ اس سے خون جاری ہو اور مکہ میں داخل ہوتے وقت اپنا لباس پشت کی طرف سے

---

[1]۔ مدینے کے پاس ایک جگہ کا نام ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چاک کردے اور اونٹ پر اس طرح سوار ہو کہ اس کا منہ پشت کی طرف ہو اور یہ فریاد کرتا ہوا داخل ہو کہ اے کامیاب ہونے والو جلدی کرو، جلدی کرو، قافلے کو مصیبت سے بچاؤ کہ ابھی ابھی محمد اور مدینے کے لوگوں نے قافلے کا راستہ روک لیا ہے۔

ضمضم کے مکہ پہنچنے سے تین دن پہلے عاتکہ بنت عبد المطلب نے خواب دیکھا کہ ایک سوار مکہ میں داخل ہوا ہے اور فریاد بلند کر رہا ہے کہ اے آل عذر، اے آل فہر تیزی کے ساتھ اپنے مارے جانے والوں کے سرہانے پہنچو، پھر سوار کوہ ابو قبیس کی طرف گیا اور ایک پتھر اٹھا کر اہل مکہ کے گھروں کی طرف پھینکا، مکہ کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جہاں وہ پتھر نہ پہنچا ہو اور مکہ کے صحرا میں خون جاری ہو گیا۔

عاتکہ بنت عبد المطلب گھبرا کر اٹھیں اور اپنے خواب کو اپنے بھائی عباس سے بیان کیا، عباس نے اس کے خواب کو عقبہ ابن ربیعہ سے نقل کیا، اس نے کہا: قریش پر کوئی مصیبت آنے والی ہے یہ خواب ابو جہل نے بھی سنا اور پھر اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا: عاتکہ کے اس خواب سے لگتا ہے یہ دوسری پیغمبر ہے جو عبد المطلب کے خاندان میں پیدا ہوئی ہے، لات و عزیٰ کی قسم میں تین دن کی مہلت دیتا ہوں اگر یہ خواب سچ ہو اور اس کی تعبیر سامنے آئی تو ٹھیک، ورنہ اگر جھوٹ ثابت ہوا تو پورے عرب میں یہ مشہور کردوں گا کہ کوئی قبیلہ بنی ہاشم کے مردوں اور عورتوں سے زیادہ جھوٹ بولنے والا نہیں ہے، دو دن گذرنے کے بعد ابو جہل نے کہا: دو دن گذر گئے لیکن جیسے ہی تیسرا دن آیا ضمضم کی آواز اہل مکہ کے کانوں سے ٹکرائی جو فریاد کر رہا تھا: اے غالب آنے والو، بے یاروں اور لاچاروں کی مدد کے لئے جلدی کرو، قافلے کو مصیبت سے بچاؤ کہ محمد (ص) اور اہل مدینہ نے انہیں گھیر رکھا ہے اور بہت جلدی ان کا خاتمہ کر دینا چاہتے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس وقت سہیل بن عمرو، صفوان بن امیہ، ابوبختر بن ہشام، حجاج کے بیٹے عتبہ و بنیہ اور نوفل ابن خویلد کھڑے ہوئے اور فریاد بلند کی: اے قریش! اس سے بڑی مصیبت نہیں ہو سکتی کہ محمد (ص) اور اہل مدینہ نے لالچ میں آکر قافلے کو گھیر رکھا ہے کہ جس میں تمہارے تمام مردوں اور عورتوں کے تجارتی اموال ہیں مدد کرو اور قافلے کو مصیبت سے بچاؤ، یہ قریش کے لئے ذلت کا مقام ہے کہ محمد (ص) تمہاری ملکیت اور تمہارے اموال میں تصرف کرکے تمہارے اور قافلے کے درمیان جدائی ڈال دے لہٰذا اپنے گھروں سے نکلو۔

اس کے بعد صفوان بن امیہ اور سہیل ابن عمرو نے پانچ پانچ سو دینار جنگ کے اخراجات کے لئے دیئے اور بزرگان قریش نے بھی کچھ نہ کچھ تعاون کیا، جبکہ غصے کی شدت کی بناپر خود پر قابو نہیں پا رہے تھے، جیساکہ خداوند عالم فرماتا ہے: (خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ)[1] وہ لوگ مکہ سے باہر نکلے اور ان کے ساتھ عباس بن عبدالمطلب، نوفل بن حارث اور عقیل بن ابی طالب اور ان کے غلام بھی مکہ سے باہر نکلے، جبکہ قریش شراب پی رہے تھے اور ڈھول بجا رہے تھے۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے تین سو تیرہ ساتھیوں کے ہمراہ قریش کے قافلے کی طرف رواں دواں تھے۔ آپ نے مقام بدر پر پڑاؤ ڈالا اور بشیر بن ابی رعبا اور محمد بن عمر کو بھیجا تاکہ قافلے کی منزل گاہ کے بارے میں پتہ لگائیں اور اس کی خبر دیں۔ یہ لوگ بدر کے حوض کے کنارے پہنچے اور اپنی سواریوں سے اتر گئے تاکہ پانی پئیں، اچانک ان کی نگاہیں دو کنیزوں پر پڑیں جو آپس میں ایک درہم کے بارے میں لڑ رہی تھیں ایک کنیز نے دوسری سے کہا: گذشتہ شب قریش کا قافلہ فلاں جگہ پر اترا ہے اور کل یہاں پہنچے گا میں ان کے لئے کام کرتی ہوں اور تمہارا قرض تمہیں دے دوں گی۔ وہ دونوں فوراً پیغمبر

---

[1]۔ سورۂ انفال، آیت ۴۷۔ "یہ اپنے گھروں سے اترتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کے لئے نکلے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ﷺ کی خدمت میں واپس آئے اور ان کنیزوں کی گفتگو کو پیغمبرؐ کے سامنے بیان کیا۔ ابوسفیان قافلے والوں سے پہلے ہی بدر پہنچ گیا اور پانی کے حوض پر آیا اور اس قریے کے کعب جہنی نامی شخص پر نظر پڑی تو اس سے پوچھا کہ کیا تمہیں محمد کے بارے میں کچھ خبر ہے؟

اس نے کہا: نہیں۔

ابوسفیان نے اُسے لات و عزیٰ کی قسم دے کر کہا: اگر تم محمد کے بارے میں جانتے ہو اور ہم سے چھپا رہے ہو تو تمام قریش کو اپنا دشمن بنا رہے ہو کیونکہ تمام قریش والے اس قافلے میں شریک ہیں اور ان کا مال اس قافلے میں موجود ہے۔

اس مرد نے قسم کھا کر کہا کہ ہم محمد کے بارے میں کچھ نہیں جانتے لیکن آج دو سوار یہاں آئے تھے اور انہوں نے یہاں اتر کر پانی پیا اور کچھ دیر آرام کرکے چلے گئے مگر وہ کون تھے یہ معلوم نہ ہو سکا۔

ابوسفیان اس قریہ میں گیا جہاں ان دونوں سواروں نے اپنے اونٹ باندھے تھے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو اُسے کھجور کی گٹھلی نظر آئی تو غور کیا تو سمجھ میں آیا کہ یہ کھجور تو مدینے کی ہے پس یقیناً یہ دونوں سوار محمد کے جاسوس تھے لہٰذا تیزی کے ساتھ اپنے قافلے کی طرف گیا اور اپنے سواروں کو وہیں اترنے کو کہا اور شام جانے سے منع کر دیا۔

جبرئیل امین پیغمبرؐ پر نازل ہوئے اور آپ کو قریش کے قافلے کے قیام کی جگہ سے باخبر کیا اور قافلے کی مدد کے لئے اہل قریش کی آمد سے آگاہ کیا اور پھر آپ کو حکم جہاد سنایا اور کہا کہ خدا آپ کو قریش کے قافلے پر فتح و نصرت عطا کرے گا۔ پیغمبر اسلام ﷺ "صفراء" نامی مقام پر تشریف لائے اور چاہا کہ اپنے صحابیوں کا امتحان لیں لہٰذا جبرئیل کی جانب سے دی گئی قریش کے آنے کی خبر کو ان تک پہنچا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دیا۔ اصحاب پر خوف و وحشت اور اضطراب کی کیفیت طاری ہو گئی، آنحضرتؐ نے اصحاب سے مشورہ کیا، ابوبکر نے کہا کہ قریش کے درمیان ایمان نہ لانے والے بہت سے ایسے سوار ہیں جو کبھی بھی مغلوب نہیں ہوئے ہیں اور وہ بہت ہی قوت و شوکت کے مالک ہیں اور پھر آپ مدینے سے جنگ کرنے کے ارادہ سے نہیں نکلے ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ اور وہ اپنی جگہ بیٹھ گئے پھر عمر کھڑے ہوئے اور ابوبکر ہی کی طرح انہوں نے بھی گفتگو کی۔ پیغمبرؐ نے ان سے بھی کہا اپنی جگہ بیٹھ جاؤ اور وہ بھی بیٹھ گئے۔

پھر مقداد کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اگرچہ ہمیں اس بات کا علم ہے کہ قریش کے قافلے میں بہت سے باصلاحیت و طاقتور سوار موجود ہیں لیکن ہم آپ پر ایمان لائے اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ جو بھی حکم فرمائیں گے اور جس کام کا بھی ارادہ فرمائیں گے وہ خدا کی طرف سے ہوگا۔ اگر آپ ہمیں آگ میں کود جانے یا دریا میں ڈوب جانے کا حکم دیں پھر بھی ہم آپ کی اطاعت کریں گے اور ہرگز بنی اسرائیل کی طرح جو انہوں نے موسیٰ سے کہا: (فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ)[1] ہم نہیں کہیں گے لیکن ہم یہ ضرور کہیں گے کہ جو کچھ پروردگار نے حکم دیا ہے آپ اُسے انجام دیں اور ہم جنگ میں آپ کے ساتھ ہیں خداوند عالم آپ کو جزائے خیر عطا کرے اور یہ کہہ کر بیٹھ گئے۔

دوبارہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے مشورہ کیا۔ سعد بن معاذ اٹھے اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ گویا آپؐ کی گفتگو سے مراد ہم انصار ہیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

[1]۔ سورۂ مائدہ، آیت ۲۴۔ "آپ اپنے پروردگار کے ساتھ جنگ کیجئے ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہاں ایسا ہی ہے تم لوگ مدینے سے ایک خاص ہدف و مقصد کے لئے نکلے ہو اور اس وقت حکم پروردگار سے ایک اور ذمہ داری تم پر عائد ہو گئی ہے۔

انہوں نے کہا: ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور آپ کی صداقت کے معترف ہیں اور ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ جو حکم ہمارے لئے لائیں یا بیان کریں وہ حق ہے اور خدا کی جانب سے ہے اور آپ کو جو بھی منظور ہے حکم فرمائیں اور ہمارے اموال میں سے جس چیز کی بھی ضرورت ہے آپ اُسے لے لیجئے خدا کی قسم آپ جو ہم سے لے لیں گے وہ باقی رہنے والے مال سے بہتر ہے۔ خدا کی قسم اگر آپ اس دریا میں ڈوبنے کا حکم دیں گے تو ہم نافرمانی نہیں کریں گے بلکہ آپ کے حکم کی اطاعت کریں گے۔

پھر کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! خدا کی قسم ہم نے آج تک اس راستے کو طے نہیں کیا ہے اور اس کے بارے میں ہمیں معلومات نہیں ہیں اور یہ کہ ہم نے مدینے میں جنگ کے ماہرین کو چھوڑ دیا ہے اگر ممکن ہوتا تو ہم مدینے جا کر انہیں خبر کر دیتے اور اپنے ہمراہ انہیں لے آتے اور وہ بھی ہر گز آپ کے حکم کی مخالفت نہ کرتے۔ فی الحال ہم دشمنوں سے مقابلہ کے لئے حاضر ہیں اور موت سے ذرہ برابر بھی خوفزدہ نہیں ہیں اگر آپ جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں تو پھر حکم جہاد دیجئے اور اگر مدینہ واپس جانا چاہتے ہیں تو پھر سواریوں کو حرکت دیجئے، امید ہے کہ خداوند عالم ہماری نصرت و مدد اور ثابت قدمی سے آپ کی آنکھیں روشن کرے گا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند عالم کا یہ ارادہ ہے کہ ہم جنگ کریں اور اس وقت وہ مقامات جہاں ابو جہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور حجاج کے بیٹے منبہ اور نبیہ شکست کھائیں گے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میری نگاہوں کے سامنے ہیں اور خداوند عالم نے ہمیں نصرت و کامیابی کا وعدہ دیا ہے اور وہ ہر گز اپنے وعدہ کی مخالفت نہیں کرتا۔

پیغمبر اسلام ﷺ کا اصحاب سے مشورہ کرنے کا مقصد یہ تھا کہ چونکہ انصار نے عقبہ میں آنحضرتؐ سے بیعت کی تھی کہ مدینے میں آپؐ کی حفاظت و حمایت کریں گے شاید ان کے ذہنوں میں یہ بات آئے کہ مدینے کے باہر پیغمبرؐ کی حمایت و حفاظت ہم پر واجب نہیں ہے لہٰذا آپؐ نے چاہا کہ اس بیعت کے بارے میں انہیں یاد دہانی کرائیں۔ اسی وقت جبرئیل امینؑ یہ آیت لے کر نازل ہوئے: (كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ) پیغمبر اسلام ﷺ نے وہاں سے چلنے کا حکم دیا لہٰذا شب کی تاریکی میں وہاں سے چل پڑے اور بدر کے ایک تالاب کے قریب "عدوہ شامیہ" نامی مقام پر اپنے خیمے لگا دیئے۔

ادھر قریش کے قافلے نے بھی "عدوہ یمانیہ" پر آکر پڑاؤ ڈالا اور اپنے غلاموں کو پانی لانے کے لئے بدر بھیجا تھا۔ پیغمبر کے صحابہ نے انہیں گرفتار کرلیا اور ان سے حالات معلوم کئے تو انہوں نے بتایا کہ ہم قبیلہ قریش سے ہیں، پوچھا: تمہارا قافلہ کہاں ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہمیں نہیں معلوم۔ اس وقت پیغمبر اسلام ﷺ نماز میں مشغول تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان دونوں کو پیغمبرؐ کے پاس لایا گیا، آپؐ نے پوچھا تم لوگ کون ہو؟

انہوں نے کہا: ہم قریش کے غلام ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: تمہارے ہمراہ کتنے لوگ ہیں؟

انہوں نے کہا: ہمیں نہیں معلوم۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آپؐ نے فرمایا: تم لوگ روزانہ کتنے اونٹ ذبح کرتے ہو؟

انہوں نے کہا: ہم روزانہ ۱۹/ اونٹ ذبح کرتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: تقریباً نو سو یا ایک ہزار افراد ہوں گے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ بنی ہاشم کے کتنے افراد ہیں؟

انہوں نے جواب دیا: عباس بن عبد المطلب، نوفل بن حارث اور عقیل۔

پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کی تلاشی لو اور انہیں قید میں رکھو۔ یہ خبر قریش تک پہنچی کہ پیغمبرؐ کے ساتھیوں نے ان کے غلاموں کو گرفتار کرکے اپنی قید میں رکھا ہے۔ یہ سن کر قریش پر بہت خوف طاری ہوا، عتبہ ابن ربیعہ نے ابوبختری ابن ہشام سے ملاقات کی اور کہا: دیکھا تم نے کیسا ظلم ہم پر ہو رہا ہے، قسم ہے بت بزرگ کی کہ مجھے اب کچھ نہیں دکھائی دیتا، نہ اس سے زیادہ صبر کر سکتا ہوں، کیا ہم مکہ سے اس لیے نکلے تھے کہ ہمارے کاروان کو روک لیں؟ مجھے یہ پسند تھا کہ عبد مناف کا پورا سرمایہ لگ جاتا لیکن یہ دن نہ دیکھتا۔

ابوبختری نے اس سے کہا: آپ بزرگ قریش ہیں کاروان کو اپنی رہبری میں ہدایت کیجئے اور آگے بڑھئے اور اس طرح نکلئے کہ محمد (ص) مانع نہ ہو سکیں۔ عتبہ نے کہا آپ صحیح کہتے ہیں، سوائے ابوجہل کے کوئی میرا مخالف نہیں ہے، تم بھی ان کے پاس جاؤ اور کہو، اگر انہوں نے اتفاق ظاہر کیا تو اس قافلے کی رہبری کا ذمہ مجھ پر ہوگا اور حضرمی کے بیٹے کا خون میری گردن پر، میں انہیں نجات دوں گا۔

ابوبختری ابوجہل کے پاس آیا تو دیکھا وہ اپنی زرہ اتارے ہوئے ہے، جیسے ہی ابوجہل کی نظر ابو بختری پر پڑی تو کہا: عتبہ کو میرے پاس بھیجنے کے لئے تیرے علاوہ کوئی اور نہیں ملا؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابو بختری کہتا ہے میں نے کہا: اگر میرے علاوہ کسی کو بھیجتا تو وہ نہ آتا لیکن تجھے اعتراض کیوں ہے آخر عتبہ قبیلہ کی بزرگ شخصیت ہیں۔

جیسے ہی ابو جہل نے یہ باتیں سنیں تو غصے سے آگ بگولہ ہوگیا اور کہا کہ تیرے قول کے مطابق عتبہ بزرگ قوم ہیں؟

میں نے کہا: میرا اور تمام اہل قریش کا یہی کہنا ہے کہ وہ بزرگ قبیلہ و قوم ہیں اور انہوں نے عہد کیا ہے کہ قافلے کو سلامتی کے ساتھ لے جائیں گے اور اگر ایسا نہیں کیا تو ابن حضرمی کا خون ان کی گردن پر ہوگا۔

ابو جہل نے کہا: عتبہ بہت زبان دراز اور لوگوں میں سب سے زیادہ فصیح بولنے والا ہے اور محمد کے بارے میں بہت متعصب ہے کیونکہ وہ خود بھی عبد مناف قبیلے سے ہے اور اس کا لڑکا بھی انہیں کے ساتھ ہے اور اس کا ارادہ ہے کہ لوگوں کو ڈرائے تاکہ لوگ محمد کے ساتھ جنگ نہ کر سکیں اسی لئے وہ قافلے کی ذمہ داری سنبھالنا چاہتا ہے۔ لات و عزیٰ کی قسم ابھی ابھی میں محمد اور ان کے ساتھیوں پر حملہ کروں گا اور انہیں قید کرکے اسیری کے عالم میں مکہ میں داخل کروں گا تاکہ عرب دیکھ لیں اور آئندہ کسی میں اتنی جرأت پیدا نہ ہو کہ ہمارے تجارتی قافلے کا راستہ روکے۔

جب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں کو معلوم ہوا کہ قریش کی تعداد زیادہ ہے تو گریہ وزاری کرتے ہوئے خدا کی بارگاہ میں فریاد بلند کی اس وقت خداوند عالم نے اپنے رسول پر یہ آیت (إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ وَمَا جَعَلَهُ اللهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللهِ ۚ إِنَّ اللهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ) نازل فرمائی اور جب رات ہوئی تو پروردگار نے ان پر نیند غالب کردی اور وہ لوگ آرام سے سوئے اور خدا نے آسمان سے ان پر بارش

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نازل کی اور ادھر قریش کی طرف بھی حکم خدا سے زبردست بارش نازل ہوئی کہ ان کے پیر زمین میں دھنسنے لگے جس کا ترجمان یہ قول پروردگار ہے کہ فرماتا ہے: (إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ) اس آیت میں رجز شیطان سے مراد یہ ہے کہ پیغمبرؐ کے بعض اصحاب سوتے وقت محتلم ہو گئے تھے (وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ)

قریش پر سیلاب کی مانند بارش ہوئی لیکن پیغمبرؐ کے اصحاب پر ہلکی بارش ہوئی جس سے صرف زمین تر ہو گئی تھی بلکہ قریش بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئے اور لشکر اسلام کی جانب سے رات میں ہونے والے حملے کے خوف سے اپنی حفاظت کے لئے نگہبانوں کو معین کر رکھا تھا۔ اس وقت پیغمبر اسلام ﷺ نے عمار بن یاسر اور عبد اللہ بن مسعود کو حکم دیا کہ جائیں اور قریش کے بارے میں قریب سے معلومات حاصل کریں۔ یہ دونوں افراد قریش کے قافلے کی طرف گئے تو دیکھا کہ قافلے کے اکثر افراد خوف و وحشت میں ڈوبے ہوئے ہیں ان کے کانوں سے ایک آواز ٹکرائی اور وہ حجاج کے بیٹے منبّہ کی تھی جو ایک شخص سے کہہ رہا تھا:

لا یترك الجوع لنا مبیتاً

لا بد أن نموت او نمیتاً

یعنی ہم پر بھوک کا ایسا غلبہ ہے کہ ہمیں خوف ہے کہ ہم بھوک کے مارے یا مر جائیں یا مارے جائیں۔

یہ دونوں فوراً پیغمبر ﷺ کی خدمت میں واپس آئے اور تمام حالات سے پیغمبر ﷺ کو باخبر کیا۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ لوگ بھوکے نہیں ہیں بلکہ سخت خوف و ہراس کی وجہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے ایسا کہہ رہے ہیں اور خدا نے ان کے دلوں پر رعب و وحشت ڈال دی ہے جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے: (سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ)

جب صبح نمودار ہوئی تو پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنے اصحاب کو جنگ کے لئے آمادہ کیا اور صف بندی کی۔ اصحاب کے درمیان صرف دو گھوڑے سوار تھے ایک زبیر بن عوام اور دوسرے مقداد اور ۷۰ اونٹ تھے جس پر پیچھے بھی لوگ سوار تھے۔ پیغمبر اسلام ﷺ، مرثد بن ابی مرثد غنوی اور علی بن ابی طالب علیہ السلام ایک ہی اونٹ پر سوار ہوئے جو مرثد کا تھا لیکن قریش کے لشکر میں چار سو سوار تھے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے حملہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: اپنی آنکھوں کو نیچے کرلو اور ہرگز اوپر نہ اٹھانا اور کسی سے بھی بات نہ کرنا۔

جب قریش کے جنگجوؤں نے دیکھا کہ پیغمبر کے اصحاب کی تعداد بہت کم ہے تو ابو جہل نے کہا: اس مختصر سے لشکر کو تو ہمارے غلام ہی ختم کردیں گے اور اگر حکم دوں تو سب کو گرفتار کرکے اسیر بنالیں گے۔

عتبہ نے کہا: ممکن ہے ان کے اکثر افراد چھپ کر بیٹھے ہوں اور موقع پڑنے پر ان کی مدد کریں۔ عمرو بن وہب جمحی جو ایک بہادر شخص تھا اس نے اپنا گھوڑا دوڑایا اور پیغمبرؐ کے اصحاب کے برابر سے تیزی کے ساتھ گذرا اور ایک بلندی پر جاکر چاروں طرف کا جائزہ لیا اور قریش سے واپس آکر کہا: ان کا کوئی اور مددگار نہیں ہے اور یہ مختصر افراد بہت زبردست حملہ کریں گے کیونکہ یہ لوگ آپس میں گفتگو بھی نہیں کررہے ہیں اور ان کی اپنی تلوار کے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے اور ہمیں یقین ہے کہ یہ لوگ جنگ سے فرار نہیں کریں گے یہ لوگ ہمیں قتل کردیں گے اور خود قتل نہیں ہوں گے جب تک

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کہ ہمارے لشکر سے کچھ شجاع و بہادر لوگوں کو موت کے گھاٹ نہ اتار دیں، کیا ایسے حالات میں ان سے جنگ کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

ابو جہل نے عمرو کی طرف دیکھا اور کہا تم جھوٹ بول رہے ہو، ڈر گئے ہو اور تم مدینہ کے جوانوں کی تلواریں دیکھ کر خوف و وحشت میں مبتلا ہو گئے ہو۔

اور ادھر پیغمبرؐ کے اصحاب قریش کے لشکر کی کثیر تعداد دیکھ کر اضطراب و تشویش میں مبتلا تھے کہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: (وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ)[1] البتہ خدا کو اس بات کا علم تھا کہ وہ صلح و تسلیم کے لئے راضی نہیں ہیں بلکہ خدا نے چاہا کہ مومنین کے قلوب کو خوش اور قوی و مستحکم کر دے۔

پیغمبر نے ایک شخص کو قریش کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا کہ ہمارے نزدیک تم لوگوں سے زیادہ بدترین افراد کوئی نہیں ہے اور اگر ہم چاہیں تو جنگ میں پہل کر کے جنگ کا آغاز کر سکتے ہیں۔ اگر تم لوگ مجھے پیغمبرؐ برحق مانتے ہو اور مجھے صادق سمجھتے ہو تو مجھے میرے حال پر چھوڑ دو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو قوم عرب کی ملامت و مذمت ہی ہمارے لئے کافی ہے۔

عتبہ نے کہا: خدا کی قسم یہ ہمارے ساتھی ہر گز کامیاب نہیں ہوں گے انہیں واپس بھیج دو اور پھر ایک لال رنگ کے اونٹ پر خود بھی سوار ہوا۔

---

[1] ۔ سورۂ انفال، آیت ۶۱۔ "اگر وہ لوگ صلح کے خواہاں ہو تو ان سے صلح کر لو اور خدا پر بھروسہ کرو۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پیغمبر اسلام ﷺ نے مشاہدہ کیا کہ عتبہ قریش کے درمیان چکر لگا رہا ہے اور انہیں جنگ سے منع کر رہا ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں میں سے صرف عتبہ ہی اچھا آدمی ہے اگر قریش اس کی اطاعت و پیروی کریں گے تو جنگ کا اقدام نہیں کریں گے۔

عتبہ قریش کے لشکر کے درمیان گیا اور لوگوں کو اکٹھا کر کے کہا کہ میری باتوں کو سنو پھر اس نے خطبہ دیا اور کہا: خوشی میں ہی نجات اور نجات ہی خوشی ہے، اے قریش والو! بس آج میری پیروی کر لو اور میرے فرمانبردار ہو جاؤ، چلو مکہ واپس چلیں اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں اور محمد سے جنگ کا خیال دل سے نکال دیں کیونکہ وہ تمہارے ہی قبیلے اور تمہارے ہی ابن عم ہیں۔ ان لوگوں نے صرف ہمارے اموال کو غارت کیا ہے، ان سے ابن حضرمی کے خون کا مطالبہ کریں گے اور اس کی ذمہ داری میرے اوپر ہے۔

ابو جہل نے جب عتبہ کی باتیں سنیں تو غصے سے سیخ پا ہو گیا اور کہا: عتبہ سب سے زیادہ فصیح و بلیغ اور بولنے والا ہے اگر قریش نے جنگ نہ کی اور ایسے ہی واپس چلے گئے تو عتبہ قریش کا سردار بن جائے گا۔ پھر عتبہ سے کہا: تم عبد المطلب کے جوانوں کی تلوار دیکھ کر ڈر گئے ہو اور اپنے کلام سے لوگوں کو ورغلا کر میدان جنگ سے دور کر رہے ہو اور انہیں مکہ واپس جانے کی تشویق و ترغیب دلا رہے ہو حالانکہ فتح و کامیابی کو میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

عتبہ ابو جہل کی باتیں سن کر رنجیدہ ہوا اور اونٹ سے اُتر گیا اور ابو جہل پر جو کہ گھوڑے پر سوار تھا حملہ کر دیا اس کے سر کے بالوں کو پکڑ کر کہا: مجھ جیسا کسی سے ڈر سکتا ہے؟ آج قریش والوں کو معلوم ہو جائے کہ کون ڈرتا ہے اور کون بہادر ہے؟ اور کون ہے جو لوگوں کے درمیان اختلاف پیدا کرتا ہے اور یہ بات سورج کی طرح واضح و روشن ہے کہ ہم اور تم موت کی طرف جا رہے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قافلے والوں نے دیکھا کہ قریب ہے کہ عتبہ ابو جہل کو قتل کردے تو وہ لوگ ابو جہل کو عتبہ کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگے اور عتبہ سے کہا کہ تم خود ہی لوگوں کو جنگ وجدال سے منع کررہے تھے اور اب خود ہی جنگ شروع دی؟

عتبہ نے اپنے بھائی شیبہ اور اپنے لڑکے ولید کو بلایا اور حکم دیا کہ فوراً زرہ پہن کر جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ پھر تینوں میدان جنگ میں آئے اور اسلام کے جانبازوں کے مدّ مقابل کھڑے ہو گئے۔ عتبہ نے فریاد بلند کی: اے محمد! اگر تمہارے افراد میں سے کوئی ہم سے مقابلہ کرنے کی جرأت رکھتا ہے تو اسے روانہ کرو۔ پیغمبر نے انصار میں سے عود، معود اور عوف جن کا تعلق قبیلہ بنی عفرا سے تھا انہیں مقابلے کے لئے بھیجا۔ عتبہ نے ان لوگوں سے کہا: تم لوگ کون ہو اپنا تعارف کراؤ تاکہ ہم تمہیں پہچان لیں؟ انہوں نے کہا: ہم بنی عفرا کے رہنے والے اور خدا اور اس کے رسول کے ماننے والے ہیں۔ عتبہ نے کہا: تم لوگ واپس چلے جاؤ کیونکہ ہم نے تم لوگوں کو جنگ کے لئے نہیں بلایا ہے بلکہ ہم نے قریش کو مقابلے کے لئے دعوت دی ہے۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں واپس بلا لیا اور ستّر سال کے ضعیف عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب سے فرمایا: اے عبیدہ تم میدان میں جاؤ، عبیدہ تلوار لے کر پیغمبرؐ کے سامنے کھڑے ہو گئے پھر آپ نے اپنے چچا حضرت حمزہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے عمو آپ تشریف لے جائیں پھر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی جانب نظر کی اور فرمایا: اے علی اٹھو، حضرت علی علیہ السلام کی عمر مبارک بہت کم تھی، پھر آپ نے فرمایا: اٹھئے اور اپنی تلواروں کو سنبھالئے اور اللہ نے جو تمہارا حق معین کیا ہے اس کے حصول کی خاطر لڑیئے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قریش اپنے بہادروں پر فخر و مباہات کرکے رجز پڑھ رہے تھے اور اس کوشش میں تھے کہ نور خدا کو خاموش کردیں لیکن خداوند عالم اپنے نور کو خاموش نہیں ہونے دے گا اگرچہ مشرکین اس نور سے کراہت ہی کیوں نہ رکھتے ہوں۔ پھر آپ نے عبیدہ سے فرمایا: تم عتبہ سے مقابلہ کرنا اور حمزہ، شیبہ سے مقابلہ کریں گے اور اے علی! آپ ولید بن عتبہ سے مقابلہ کریں گے۔

پیغمبرؐ کی دعاؤں کے سایہ میں تینوں افراد میدان جنگ میں تشریف لائے اور جب ان کے مقابل کھڑے ہوئے تو عتبہ نے کہا: تم لوگ کون ہو؟! اپنے حسب و نسب سے آگاہ کرو تاکہ ہم پہچان سکیں۔

عبیدہ نے کہا: میں عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب ہوں۔

عتبہ نے کہا: میرا مد مقابل تو بڑی شخصیت اور میرے مقابلے کی اہلیت رکھتا ہے لیکن وہ دونوں کون ہیں؟

عبیدہ نے کہا: حمزہ اور علی ابن ابی طالب۔

عتبہ نے کہا: یہ دونوں افراد بھی بہت کریم کفو ہیں خداوند عالم ابو جہل پر لعنت کرے کہ ہمیں اور تمہیں اس میدان میں ایک دوسرے کے مقابل کھڑا کردیا۔

شیبہ نے حمزہ سے کہا: تم کون ہو؟

حمزہ نے کہا: میں شیر خدا اور شیر رسول خدا حمزہ بن عبد المطلب ہوں۔

شیبہ نے کہا: اے شیر خدا غور سے دیکھو کہ تم کس خونخوار شیر کے سامنے کھڑے ہو۔ اسی وقت عبیدہ نے عتبہ پر حملہ کیا اور ایسی ضربت لگائی کہ تلوار اس کے دماغ کی ہڈیوں تک پہنچ گئی جواب

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں عتبہ نے بھی عبیدہ پر تلوار چلائی اور ان کی پنڈلی کٹ گئی اور دونوں زمین پر گر پڑے، حمزہ نے بھی شیبہ پر حملہ کیا اور دونوں میں بہت دیر تک مقابلہ ہوا اور دونوں زخمی حالت میں ایک دوسرے کا پیچھا کر رہے تھے، امیر المومنین علیہ السلام نے بھی ولید کی گردن پر وار کیا اور تلوار اس کے زیر بغل سے ہو کر نکل گئی علی ابن ابی طالب نے کہا: ولید نے اپنا کٹا ہوا ہاتھ دوسرے ہاتھ میں لیا اور اس طرح میرے سر پر حملہ کیا کہ مجھے لگا کہ میرے سر پر آسمان گر گیا ہو۔ پھر حمزہ و شیبہ دست بہ گریباں ہوئے مسلمانوں نے کہا: اے علی اپنے چچا کی خبر لو کہ ایک کتے نے ان پر حملہ کر دیا ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے کہا: اے چچا اپنے سر کو نیچے کر لیجئے کیونکہ حمزہ شیبہ سے بلند قامت تھے، حمزہ نے اپنا سر نیچے کیا اور علیؑ نے بلا تاخیر شیبہ کے سر پر ایسی ضربت لگائی کہ وہ زمین پر گر پڑا اور جہنم واصل ہو گیا اور پھر یہ لوگ عتبہ کی طرف گئے اور اس پر بھی حملہ کیا پھر حمزہ کے ساتھ عبیدہ کو پیغمبر اسلام ﷺ کی خدمت میں لائے پیغمبر نے ان کی طرف دیکھا اور رونے لگے۔

عبیدہ نے پیغمبر سے کہا: اے رسول خدا ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں شہید نہیں ہوں؟

آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، تم میرے اہل بیتؑ میں سے پہلے شہید ہو۔

عبیدہ نے کہا: اگر آپ کے چچا زندہ ہوتے اور انہیں معلوم ہوتا کہ میں پہلا شہید ہوں تو وہ کیا کہتے؟

آپ نے فرمایا: میرے کون سے چچا؟

عبیدہ نے کہا: ابو طالب جو ہمیشہ کہتے تھے:

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کذبتم و بیت اللہ تبرأ محمداً و لما نظاعن دونه و نناضل

و نصرہ حتی نصرع حوله و نذهل عن أبنائنا و الحلائل

یعنی تم لوگ جھوٹ بول رہے ہو، خانہ کعبہ کی قسم محمد ان چیزوں سے مبرہ ہیں جو تم کہہ رہے ہو اگر تم ان کے بارے میں غلط ارادہ رکھتے ہو تو میں اپنے بچوں کے ساتھ ان کی نصرت و مدد کے لئے کھڑا ہوں اور ہر طرح کے رنج اور مشکلات کو ان کے وجود پر نور سے دور کردوں گا اور ان کا برا چاہنے والے لوگوں سے مقابلہ کروں گا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے ان کا بیٹا علی، خدا اور رسول خداؐ کے سامنے شیر کی طرح کھڑا ہے اور ان کا دوسرا بیٹا سرزمین حبش میں خدا اور رسول خداؐ اور اس کے برحق دین کے لئے خدمتیں انجام دے رہا ہے۔

کہا: اے رسول خداؐ! کیا اس حالت میں آپ مجھ سے ناراض ہیں؟

آپ نے فرمایا: میں تم سے ناراض نہیں ہوں لیکن تم نے میرے چچا کا ذکر کیا اس لئے میرا دل غمزدہ ہوگیا۔

دوسری جانب ابو جہل نے قریش سے کہا: جلد بازی سے کام نہ لو اور حیرت زدہ مت ہو تاکہ تمہارا بھی انجام ربیعہ کے بیٹوں جیسا ہو اور اہل مدینہ کے ساتھ جنگ کا سلسلہ جاری رکھو، دیکھو قریش کے جوان جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے انہیں گرفتار کرکے مکہ لے جانا ہے تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ ان لوگوں کو ورغلانے یا گمراہ کرنے والا کون ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مکہ میں بھی کچھ قریشی جوان مسلمان ہوئے تھے ان کے باپ انہیں بھی مجبور کرکے قریش کے تمام جنگجوؤں کے ساتھ جنگ بدر میں لائے تھے اور انہوں نے جنگ میں شرکت بھی کی تھی لیکن ان کا اسلام شک و نفاق کی بنیاد پر تھا جس میں قیس بن ولید بن مغیرہ، ابو قیس بن فاکہہ، حارث بن ربیعہ، علی بن امیہ بن خلف اور عاص بن منبہ تھے جب انہوں نے لشکر اسلام میں افراد کی کمی کو دیکھا تو قریش کی کامیابی کے امیدوار ہوگئے اور یہ خیال کیا کہ لشکر اسلام تھوڑی ہی مدت میں ختم ہو جائے گا اور عنقریب سب کے سب قتل کر دیئے جائیں گے ان کے اس خیال خام کی ترجمانی کے لئے یہ آیت پیغمبرؐ پر نازل ہوئی: (إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ)[1]

"اور (یاد کریں) جب منافقین اور جن کے دلوں میں کھوٹ تھا کہہ رہے تھے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے دھوکہ دیا ہے حالانکہ جو شخص اللہ پر اعتماد کرتا ہے تو خدا ہر شئے پر غالب آنے والا اور بڑی حکمت والا ہے۔"

شیطان کے ہاتھ میں مشرکین کا پرچم

شیطان سراقہ بن مالک کی شکل میں قریش کے پاس آیا اور کہا: میں تم لوگوں کا ناصر و مددگار ہوں اپنا پرچم میرے حوالے کردو۔ قریش نے پرچم جنگ اس کے حوالے کر دیا اور شیطان قریش کی جانب سے حملہ کرنے میں پیش قدم ہوا اور ان لوگوں کو پیغمبر اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے

---

[1]۔ سورۂ انفال، آیت ۴۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاف جنگ کرنے کی تشویق و ترغیب کرنے لگا۔ جب پیغمبرؐ نے یہ منظر دیکھا تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اپنی آنکھوں کو بند کرلو اور اپنے دانتوں کو دبالو اور جب تک میں حکم نہ دوں تب تک کوئی حملہ یا جنگ نہ کرے۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی جانب بلند کرتے ہوئے عرض کیا: خدایا اگر میرے اصحاب وانصار مارے گئے تو کوئی بھی تیری توحید کا اقرار کرنے والا باقی نہیں بچے گا جو تیری تسبیح و تقدیس میں مشغول ہو اور اگر تیری مشیت و قدرت اسی میں ہے کہ ہلاک ہو جائیں تو تیرا حکم سب پر مقدم ہے پھر آپ بے ہوش ہوگئے اور جب کچھ دیر کے بعد آپ کو ہوش آیا تو آپ کے چہرہ انور سے پسینہ جاری تھا، آپؐ نے فرمایا: یہ جبرئیل ہیں جو فرشتوں کے ایک گروہ کے ہمراہ ہماری مدد کے لئے آئے ہیں۔

اصحاب نے سیاہ بادل دیکھا کہ جس کے درمیان بجلی کے شعلے اٹھ رہے تھے اور وہ پیغمبرؐ کے لشکر سے قریب ہو رہے تھے ان کے کانوں سے ایک آواز ٹکرا رہی تھی جو یہ کہہ رہی تھی کہ اے فرشتو! آگے بڑھو اور آسمان و زمین کے درمیان اسلحے کے ٹکرانے کی آواز بلند تھی یہاں تک کہ شیطان نے جبرئیل اور فرشتوں کو دیکھ لیا لہٰذا پرچم چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ منبہ بن حجاج نے اس کا لباس پکڑا اور کہا: لعنت ہو تجھ پر اے سراقہ! تو نے اپنے فرار سے ہمارے لشکر کو درہم برہم کر دیا۔

شیطان نے اپنا پاؤں اس کے سینے پر مارا اور کہا: میں خدا سے ڈرتا ہوں اور جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ رہے ہو اور یہ خداوند عالم کا فرمان ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَكُمْ ۖ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۚ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ)[1]

پھر پروردگار عالم نے فرمایا: (وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا ۙ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ)[2]

"کاش تم دیکھتے کہ جب فرشتے ان کی جان نکال رہے تھے اور ان کے منہ اور پیٹھ پر مارتے جاتے تھے کہ اب جہنم کا مزہ چکھو۔"

اس وقت جبرئیلؑ نے شیطان پر حملہ کرکے اس کا پیچھا کیا جس پر وہ بھاگ نکلا یہاں تک کہ اس نے ایک دریا میں چھلانگ لگادی اور فریاد کرنے لگا: خدایا تونے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں قیامت تک زندہ رہوں گا۔

روایت میں ہے کہ شیطان نے بھاگتے ہوئے جبرئیلؑ سے کہا: اے جبرئیلؑ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جو کچھ مجھے دیا ہے وہ مجھ سے چھین لو؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ کیا شیطان خوفزدہ تھا کہ وہ قتل کردیا جائے گا؟

---

[1]۔ سورۂ انفال، آیت ۴۸ "اور اس وقت کو یاد کرو جب شیطان نے ان کے لئے ان کے اعمال کو آراستہ کردیا اور کہا آج تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں ہے اور میں تمہارا مددگار ہوں۔ اس کے بعد جب دونوں گروہ آمنے سامنے آئے تو الٹے پاؤں بھاگ نکلا اور کہا میں تم لوگوں سے بری ہوں میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے ہو اور میں اللہ سے ڈرتا ہوں کہ وہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔"

[2]۔ سورۂ انفال، آیت ۵۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

امام علیہ السلام نے فرمایا: نہیں لیکن جبرئیلؑ نے اس پر ایسی کاری ضرب لگائی کہ جس کا اثر روز قیامت تک باقی رہے گا۔

خدا نے اپنے رسولؐ پر یہ آیت نازل فرمائی: (إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ) یعنی ان کی انگلیوں کے ارد گرد۔

بے شک قریش اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ آئے تھے تاکہ نور خدا کو خاموش کردیں لیکن خدا کا ارادہ تھا کہ اپنے نور کو مرحلہ کمال تک پہنچائے۔

ابو جہل اپنے لشکر کی صفوں کو چیرتے ہوئے نکلا اور دونوں صفوں کے درمیان آواز بلند کی: پروردگارا! محمد نے ہمارے درمیان رہنے کے باوجود ہم سے قطع رحم کیا اور ہمارے پاس ایسا دین لائے جسے ہم نہیں پہچانتے تھے پس انہیں اسی وقت ہلاک کردے، اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی: (إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۖ وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۖ وَإِنْ تَعُودُوا نَعُدْ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ)[1]

---

[1]۔ سورۂ انفال، آیت ۱۹۔ "اگر تم لوگ فتح چاہتے ہو تو یہ فتح آگئی اور اگر تم جنگ سے باز آجاؤ تو اس میں تمہارے لئے بھلائی ہے اور اگر دوبارہ ایسا کروگے تو ہم بھی پلٹ کر آرہے ہیں اور تمہارا گروہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو کام آنے والا نہیں ہے اور اللہ ہمیشہ صاحبان ایمان کے ساتھ ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسی وقت رسول خدا ﷺ نے ایک مشت خاک اٹھائی اور دشمنوں کی طرف پھینک دی اور فرمایا: "شاهت الوجوه" یہ صورتیں قبیح ہو جائیں۔ خدا نے ہواؤں کو حکم دیا جو کفار قریش کے چہروں پر تھپیڑے مارنے لگیں لہٰذا وہ وہاں سے بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔

رسول خدا ﷺ نے عرض کیا: خدایا! اس امت کے فرعون ابو جہل بن ہشام کو زندہ نہیں رہنا چاہئے پھر ان پر حملہ کرکے ستر افراد کو قتل اور ستر کو قید کرلیا۔ عمرو بن جموح اس کے مقابلے میں آیا اور اس کی ران پر کاری ضرب لگائی، ابو جہل نے بھی عمرو کے ہاتھ پر کاری ضرب لگائی اور اس کے ہاتھ کو بازو سے اس طرح کاٹا کہ اس کا ہاتھ کھال پر لٹکنے لگا، عمرو نے اپنے ہاتھ کو اپنے پیر کے نیچے دبا کر اچانک کھڑا ہوا اور اپنے ہاتھ کو جدا کرکے دور پھینک دیا۔

عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں: اس وقت میں ابو جہل کے پاس سے گذرا تو دیکھا کہ وہ اپنے خون میں غلطاں ہے، میں نے کہا: خدا کا شکر کہ تجھے ذلیل و رسوا کر دیا۔

ابو جہل نے کہا: خداوند عالم نے غلام اور غلام زادے کو ذلیل کیا ہے لعنت ہو تجھ پر، یہ بتاؤ کس گروہ کو شکست ہوئی ہے؟

میں نے کہا: خدا و رسول نے تجھے شکست دی ہے اور میں تجھے ابھی قتل کروں گا پھر اپنا پیر اس کی گردن پر رکھا تاکہ اس کا کام تمام کردوں۔

اس نے کہا: اے پست ترین بکری چرانے والے تو نے غلط جگہ اپنا قدم رکھا ہے بس اتنا جان لے کہ آج تیرے ہاتھوں سے قتل ہونا میرے لئے سب سے بڑی مصیبت ہے کیوں عبد المطلب کے اقرباء یا میرے ہم عہد و پیمان میں سے کوئی میرے قتل کا سبب نہیں بن رہا؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں نے اس کے سر سے جنگی کلاہ اتارا اور اسے قتل کر دیا اور اس کا نجس سر لے کر رسول خداﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: اے رسول خداﷺ مبارک ہو کہ میں ابو جہل بن ہشام کا سر لایا ہوں۔ آپ سجدۂ شکر بجالائے اس وقت مسلمان بھاگنے والوں کی طرف بڑھے اور ہر کوئی کسی نہ کسی کو اسیر بنا کر لا رہا تھا۔ ابو بشیر انصاری نے عباس بن عبد المطلب، عقیل بن ابی طالب کو اسیر کیا اور پیغمبر کے پاس لے کر آئے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے بشیر! جب تم ان لوگوں کو گرفتار کر رہے تھے تو کیا کسی نے تمہاری مدد کی؟

میں نے عرض کیا: ایک سفید پوش شخص نے میری مدد کی۔

رسول خداﷺ نے فرمایا: وہ فرشتہ تھا پھر پیغمبرؐ نے عباس سے فرمایا: اپنی اور اپنے بھتیجے کی رہائی کے لئے فدیہ دو۔

عباس نے کہا: اے رسول خداؐ! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے لیکن قریش نے میدان جنگ میں حاضر ہونے پر مجھے مجبور کیا۔

پیغمبرؐ نے فرمایا: خداوند عالم تیرے اسلام لانے پر زیادہ آگاہ ہے اگر تو سچ کہہ رہا ہے تو خدا تجھے جزائے خیر دے لیکن بظاہر آپ ہمارے مقابلے میں جنگ کرنے آئے ہیں اور چونکہ تم نے خدا سے دشمنی کی ہے لہٰذا خدا نے بھی تجھے اپنا دشمن قرار دیا ہے۔ آپؐ نے دوبارہ فرمایا: اپنی اور اپنے بھتیجے کی رہائی کے لئے فدیہ دو اور اپنے کو آزاد کرالو، عباس کے پاس چالیس وقیہ (۲۸۰ مثقال) سونا تھا جو جنگ کے موقع پر مال غنیمت کے طور پر مسلمانوں نے لے لیا تھا۔ عباس نے کہا: اے رسول خداؐ! میرے گمشدہ سونے کو ہمارا فدیہ حساب کر لیجئے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آنحضرتؐ نے فرمایا: تمہارے اس مال کو خدا نے مسلمانوں کے لئے مال غنیمت قرار دیدیا ہے تم فدیہ ادا کرو۔

عباس نے عرض کیا: میرے پاس غنیمت میں جانے والے مال کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

پیغمبرؐ نے فرمایا: پھر وہ مال جسے امّ فضل کے پاس رکھا ہے کہ اگر کوئی مشکل پیش آئے تو اپنوں کے درمیان تقسیم کردے، کیا ہے؟

عباس نے کہا: کیا آپ مجھے رہا نہیں کریں گے کیا آپ چاہتے ہیں کہ رہائی کے بعد ہر چیز کا محتاج ہو جاؤں یعنی اگر اپنا وہ مال آپؐ کے حوالے کردوں تو اس وقت میرے پاس کچھ نہیں بچے گا۔ اسی وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الْأَسْرَىٰ إِنْ يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا أُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ)[1] "اے پیغمبر اپنے قیدیوں سے کہہ دیجئے کہ اگر خدا تمہارے دلوں میں نیکی دیکھے گا تو جو مال تم سے لے لیا گیا ہے اس سے بہتر نیکی بھی عطا کردے گا اور تمہیں معاف کردے گا کہ وہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔"

پھر ارشاد ہوا: (وَإِنْ يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ)[2] اگر علی علیہ السلام کے بارے میں تیرے ذریعے خیانت کا قصد رکھتے ہیں تو اس سے پہلے خدا سے بھی خیانت کرچکے ہیں اور خدا نے تجھے ان پر مسلط کیا ہے اور خدا دانا و عقلمند ہے۔

---

[1] ۔ سورۂ انفال، آیت ۷۰

[2] ۔ سورۂ انفال، آیت ۷۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پھر رسول خدا ﷺ نے عقیل سے فرمایا: اے ابویزید، یقیناً خدا نے ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، حجاج کے فرزند منبہ و بینہ، نوفل بن خویلد، سہیل بن عمرو، نضر بن حارث بن کلدہ اور عقبہ بن ابی معیط وغیرہ وغیرہ کو قتل کیا ہے۔

عقیل نے کہا: پس اس بنا پر آپ کا نبی تہامہ سے کوئی جھگڑا نہیں ہے تو اگر آپ چاہیں تو اسیروں کو آزاد کردیں یا انہیں قتل کردیں، ان کی باتیں سن کر آنحضرتؐ مسکرادیئے۔

جنگ بدر میں مشرکین کے ستر افراد مارے گئے اور ستر افراد ہی اسیر ہوئے اور حضرت امیر علیہ السلام نے بہ نفس نفیس ۷۲/ مشرکوں کو قتل کیا۔ مسلمانوں نے اسیروں کو رسیوں میں باندھ کر اور جو کچھ بھی مال غنیمت ملا تھا سب کو پیغمبر اسلام ﷺ کی خدمت میں حاضر کردیا۔ البتہ رسول خدا ﷺ کے اصحاب میں سے بھی نو افراد شہید ہوئے جن میں سعد بن خثیمہ جو ایک بزرگ صحابی تھے، شہید ہوئے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے وہاں سے حرکت کی اور مغرب کے قریب اثیل نامی جگہ پر پڑاؤ ڈالا جو بدر سے چھ میل کے فاصلے پر ہے۔ آنحضرتؐ نے اسیروں کے درمیان عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث کو دیکھا اور ان پر ایک خاص توجہ کی تو نضر نے عقبہ سے کہا کہ ہم اور تم قتل کردیئے جائیں گے۔

عقبہ نے کہا: ہاں۔ کیونکہ محمد ہم دونوں کو ایسے دیکھ رہے تھے گویا ہمیں قتل کردیں گے اس وقت پیغمبر اسلام ﷺ نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا: نضر اور عقبہ کو میرے پاس لاؤ۔ نضر ایک خوبصورت اور بڑی زلفوں والا نوجوان تھا۔ حضرت علی علیہ السلام اس کے پاس آئے اور اس کے بالوں کو پکڑ کر پیغمبرؐ کے پاس لے گئے۔ نضر نے پیغمبرؐ سے کہا: اے محمد آپ کو اپنی قرابت و رشتہ داری کا واسطہ دیتا ہوں کہ جو سلوک آپؐ قریش کے دوسرے اسیروں کے ساتھ انجام دیں وہی سلوک میرے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ساتھ بھی کیجئے گا اگر تمام اسیروں کو قتل کرنا ہے تو ہمیں بھی موت کے گھاٹ اتار دیجئے اور اگر ان سب کو رہا اور آزاد کرنا ہے تو ہمیں بھی فدیہ لے کر آزاد کر دیجئے۔

پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: اللہ نے تیرے اسلام قبول نہ کرنے کی وجہ سے جو میرے اور تیرے درمیان رشتہ داری برقرار تھی اُسے ختم کر دیا ہے پھر حکم دیا کہ اے علی! اس کی گردن اڑا دو، امیر المومنین علیہ السلام نے ایک ہی وار میں نضر کے سر کو بدن سے جدا کر دیا۔ عقبہ نے پیغمبرؐ سے کہا: اے محمد! کیا آپؐ نے نہیں کہا تھا کہ ہم قریش میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا تو بھی قریش سے ہے؟ جب کہ تو اہل علج اور طائفہ صفوریہ سے تعلق رکھتا ہے تیرا باپ تو اسی طائفہ سے ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور تجھ سے بہت اچھا تھا۔ اے علیؑ عقبہ کی بھی گردن اڑا دو، آپ نے بھی پیغمبرؐ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسے قتل کر دیا۔

جب رسول خدا ﷺ نے نضر اور عقبہ کو قتل کر دیا تو انصار بہت زیادہ خوف و ہراس میں مبتلا ہو گئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پیغمبر تمام اسیروں کو قتل کرنے کا حکم دیدیں لہٰذا رسول خدا ﷺ سے عرض کیا: اے رسول خدا ﷺ! ہم نے ان کے ستر آدمیوں کو قتل کیا ہے اور ستر افراد کو اسیر بنایا ہے جب کہ وہ آپ کے عزیزوں اور آپ کے اسیروں میں سے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ آپ انہیں ہمارے حوالے کر دیں تاکہ ہم ان سے فدیہ اور جزیہ لے کر انہیں آزاد کر دیں پس خدا نے ان پر یہ آیت نازل فرمائی: (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ)[1] "کسی نبی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ قیدی بنا کر رکھے جب

---

[1]۔ سورۂ انفال، آیات ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تک زمین میں جہاد کی سختیوں کا سامنا نہ کرے تم لوگ تو صرف مال دنیا چاہتے ہو جب کہ اللہ آخرت چاہتا ہے اور وہی صاحب حکمت و عزت ہے اگر خدا کی طرف سے پہلے فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا تو تم لوگوں نے جو فدیہ لے لیا تھا۔ اس پر عذاب عظیم نازل ہو جاتا پس اب جو مال غنیمت حاصل کر لیا ہے اُسے کھاؤ کہ وہ حلال اور پاکیزہ ہے۔"

پس رسول خدا ﷺ نے اسیروں کو سپاہیوں کے حوالے کر دیا اور ان لوگوں نے بھی قریش کے اسیروں سے جزیہ اور فدیہ لے کر انہیں آزاد کر دیا۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے ان سے کہا: تم لوگ جتنے بھی اسیروں سے جزیہ لے کر انہیں آزاد کروگے اتنی ہی مقدار میں آئندہ سال جنگ احد میں مارے جاؤگے اور سپاہی اس پر راضی ہوگئے اور جب جنگ احد شروع ہوئی تو اس میں پیغمبر اسلام ﷺ کے ستر اصحاب شہید ہوئے۔ پیغمبر کے اصحاب جو زندہ بچے تھے انہوں نے کہا: اے رسول خدا ﷺ! یہ کون سی مشکل ہے جو ہم تک پہنچی ہے جب کہ ہماری نصرت و مدد کا وعدہ کیا گیا ہے اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ہے: (أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا)[1] تم نے جنگ بدر میں مشرکین کے ستر افراد کو قتل کیا اور ستر افراد کو اسیر بنایا"[2] (قُلْ انّى هذا قل هُوَ مِن عِندِ أنفسكم) یہ مصیبت اس شرط کی وجہ سے آئی ہے کہ جسے تم نے قبول تو کیا لیکن اس پر عمل نہیں کیا۔[3]

---

[1]۔ سورۂ آل عمران، آیت ۱۶۵۔ "کیا جب تم پر وہ مصیبت پڑی جس کی دوگنی تم کفار پر ڈال چکے تھے۔"

[2]۔ سورۂ آل عمران، آیت ۱۶۵۔ " تو تم نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ کیسے ہو گیا تو پیغمبر آپ یہ کہہ دیجئے یہ سب خود تمہاری طرف سے ہے اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے۔"

[3]۔ بحار الانوار، ج ۱۹، ص ۲۴۴، تفسیر صافی، ج ۳، ص ۳۰۲، تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۷۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ)[۱] ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے کامیابی کا وعدہ قافلۂ شام یا قریش سے کیا تھا۔(وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ)[۲] فرمایا: صاحب شوکت جنگ سے مراد ہے کہ تم نے چاہا تھا کہ تم صاحب قافلہ ہو نہ کہ صاحب جنگ۔

(وَيُرِيدُ اللهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ)[۳] یعنی کلمات ائمہ علیہم السلام۔[۴]

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (۱۳) ذٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ النَّارِ (۱۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ (۱۵) وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (۱۶)

۱۳۔ "یہ اس لئے ہے کہ ان لوگوں نے خدا و رسول کی مخالفت کی ہے اور جو خدا و رسول کی مخالفت کرے گا تو خدا اس کے لئے سخت عذاب کرنے والا ہے۔"

۱۴۔ "یہ تو دنیا کی سزا ہے جسے یہاں چکھو اور اس کے بعد کافروں کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔"

۱۵۔ "اے ایمان والو جب کفار سے میدانِ جنگ میں ملاقات کرو تو خبردار انہیں پیٹھ نہ دکھانا۔"

---

[۱]۔ سورۂ انفال، آیت ۷

[۲]۔ سورۂ انفال، آیت ۷

[۳]۔ سورۂ انفال، آیت ۷

[۴]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۸۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۶۔ "اور جو آج کے دن پیٹھ دکھائے گا وہ غضب الٰہی کا حق دار ہوگا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا جو بدترین انجام ہے علاوہ ان لوگوں کے جو جنگی حکمت عملی کی بنا پر پیچھے ہٹ جائیں یا کسی دوسرے گروہ کی پناہ لینے کے لئے اپنی جگہ چھوڑ دیں۔"

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا) یعنی تم میں سے بعض لوگ بعض کے قریب ہو جائیں گے۔[1]

(أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ) یعنی اپنے صاحب و آقا کہ جو رسول اور امام ہیں ان کی طرف واپس پلٹ جائیں گے لیکن آج کے دن پشت کرنے والا یقیناً کافر ہوگا اور اللہ کے غیظ و غضب کا شکار ہوگا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جہنم کتنی بدترین جگہ ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۱۷) ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ (۱۸)

۱۷۔ "پس تم لوگوں نے ان کفار کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے قتل کیا ہے اور پیغمبر آپ نے سنگریزے نہیں پھینکے ہیں بلکہ خدا نے پھینکے ہیں تاکہ صاحبان ایمان پر خوب اچھی طرح احسان کردے کہ وہ سب کی سننے والا اور سب کا حال جاننے والا ہے۔"

۱۸۔ "ایک تو یہ احسان ہے اور خدا کفار کے مکر کو کمزور بنانے والا ہے۔"

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۹۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَكِنَّ اللهَ قَتَلَهُم) یعنی خدا نے ملائکہ کو نازل کیا اور انہوں نے انہیں قتل کر دیا پھر ارشاد فرمایا: (وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللهَ رَمَىٰ) یعنی وہ کنکریاں جو رسولؐ نے مشرکوں کی طرف پھینکی اور فرمایا: کتنے بدترین ہیں یہ چہرے۔[1]

(ذٰلِكُمْ وَأَنَّ اللهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ) یعنی ان کا مکر و فریب کمزور و ضعیف ہو گیا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (۲۴)

۲۴۔ "اے ایمان والو اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہو جب وہ تمہیں اس امر کی طرف دعوت دیں جس میں تمہاری زندگی ہے اور یاد رکھو کہ خدا انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور تم سب اسی کی طرف حاضر کئے جاؤ گے۔"

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ) یہاں زندگی سے مراد جنت کی زندگی ہے۔

(وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ) یعنی جس چیز کا خدا ارادہ کرتا ہے اور جس چیز کا وہ ارادہ کرتے ہیں دونوں کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔

ابی الجارود سے روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ) کی تفسیر میں فرمایا: اس سے مراد علی بن ابی

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۹۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

طالب علیہ السلام کی ولایت ہے اور علی علیہ السلام کی پیروی اور ان کی ولایت پر راسخ الایمان ہونا تمہارے لئے ہر چیز سے بہتر اور عدالت سے قریب تر ہے۔

(وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت کی تفسیر کے بارے میں فرماتے ہیں: یعنی انسان اور اس کے گناہوں کے درمیان حائل ہوتا ہے اور نہیں چاہتا کہ وہ گناہ اسے جہنم کی طرف لے جائے اسی طرح کافر اور اس کی اطاعت کے درمیان حائل ہوتا ہے اور نہیں چاہتا کہ اطاعت کے ذریعے اپنے ایمان کو مکمل کرلے[1] اور جان لو کہ ہر عمل کا معیار اس کے انجام پر ہے۔[2]

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (۲۵)

وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (۲۶)

۲۵۔ "اور اس فتنہ سے بچو جو صرف ظالمین کو پہنچنے والا نہیں ہے اور یاد رکھو کہ اللہ سخت ترین عذاب کا مالک ہے۔"

۲۶۔ "مسلمانو اس وقت کو یاد کرو جب تم مکہ میں قلیل تعداد میں اور کمزور تھے تم ہر آن ڈرتے تھے کہ لوگ تمہیں اُچک لے جائیں گے کہ خدا نے تمہیں پناہ دی اور اپنی مدد سے تمہاری تائید کی تمہیں پاکیزہ روزی عطا کی تاکہ تم اس کا شکریہ ادا کرو۔"

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۱۰

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۹۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً)

یہ آیت پیغمبرؐ کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے؛ زبیر کہتے ہیں: جب جنگ جمل میں اصحاب جمل شکست سے دوچار ہوگئے تو میں نے یہ آیت پڑھی اور میں گمان نہیں کرتا تھا کہ میں اِس آیت کے زمرے میں ہوں اور آج تک میں خود کو اس سے دور جانتا ہوں اور خود کو اس کا اہل نہیں سمجھتا۔

(وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ آیت طلحہ و زبیر کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو جنگ جمل کے بانی ہیں اور جنہوں نے علی علیہ السلام سے جنگ کی اور حضرت پر ظلم کیا ہے۔

(وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ) یہ آیت قریش کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ (۲۷)

۲۷۔ "ایمان والو خدا و رسولؐ اور اپنی امانتوں کے بارے میں خیانت نہ کرو جب کہ تم جانتے بھی ہو۔"

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ) یہ آیت ابی لبابہ بن عبد المنذر کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ آیت کے الفاظ عام لیکن اس کے معنی خاص ہیں یہ آیت پانچویں ہجری میں غزوہ بنی قریظہ کے موقع پر نازل ہوئی ہے اس سورے میں جنگ بدر کے بارے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں تحریر ہوا ہے اور جنگ بدر پیغمبرؐ کی مدینہ ہجرت کے ٹھیک سولہ مہینے بعد رونما ہوئی اور اس آیت کے ساتھ سورہ توبہ کی آیت (آخَرونَ اعترفوا بذُنوبِهم خَلَطوا عملاً صالحاً و آخَرَ شيئاً) ابی لبابہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ دلیل ہے کہ خدا نے قرآن کو جس ترتیب سے اپنے پیغمبرؐ پر نازل فرمایا ہے یہ تحریر اس ترتیب کے خلاف ہے۔

ابی الجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ آپؑ نے اس آیت (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ) کی تفسیر میں فرمایا کہ خدا و رسولؐ کے ساتھ خیانت کرنا ان کی نافرمانی ہے لیکن امانت میں خیانت سے مراد یہ ہے کہ جو چیزیں خدا نے تمام انسانوں پر واجب قرار دی ہیں اُنہیں انجام دیں اور اگر انہوں نے انجام نہیں دیا تو گویا امانت میں خیانت کی ہے۔[1]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (۲۹)

۲۹۔ "ایمان والو اگر تم تقویٰ الٰہی اختیار کروگے تو وہ تمہیں حق و باطل میں تفرقہ کی صلاحیت عطا کردے گا تمہاری برائیوں کی پردہ پوشی کرے گا تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا کہ وہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔"

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۲، ص ۶۷؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۲۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللهَ یَجْعَلْ لَکُمْ فُرْقَانًا) یعنی علم جو حق کو باطل سے جدا کرتا ہے اور تمہارے گناہوں کو چھپا دیتا ہے اور تمہیں بخش دیتا ہے اور خداوند عالم بہت بڑا فضل و کرم اور رحمت والا ہے۔"

وَإِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِینَ کَفَرُوا لِیُثْبِتُوکَ أَوْ یَقْتُلُوکَ أَوْ یُخْرِجُوکَ ۚ وَیَمْکُرُونَ وَیَمْکُرُ اللهُ ۖ وَاللهُ خَیْرُ الْمَاکِرِینَ (۳۰)

۳۰۔ "اور پیغمبر آپ اس وقت کو یاد کریں جب کفار تدبیریں کرتے تھے کہ آپ کو قید کرلیں یا شہر بدر کردیں یا قتل کردیں اور ان کی تدبیروں کے ساتھ خدا بھی اس کے خلاف انتظام کر رہا تھا اور وہ بہترین انتظام کرنے والا ہے۔"

دار الندوہ میں قریش سے مشورہ

(وَإِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِینَ کَفَرُوا لِیُثْبِتُوکَ أَوْ یَقْتُلُوکَ أَوْ یُخْرِجُوکَ ۚ وَیَمْکُرُونَ وَیَمْکُرُ اللهُ ۖ وَاللهُ خَیْرُ الْمَاکِرِینَ) اس آیت کے نزول کا سبب یہ ہے کہ جس وقت رسول خدا ﷺ نے مکہ میں علیٰ الاعلان اسلام کی طرف لوگوں کو دعوت دینا شروع کی تو اوس و خزرج کے قبیلے کے افراد پیغمبر اسلام ﷺ کے پاس آئے، آپؐ نے ان سے فرمایا: کیا تم لوگ میرا دفاع کرنے کے لئے حاضر ہو اور ہمارے ہمراہ رہنے کے لئے تیار ہو تاکہ ہم تمہارے لئے کتاب خدا کی تلاوت کریں جس کا ثواب تمہیں جنت کی شکل میں ملے گا۔ انہوں نے کہا: ہم حاضر ہیں آپؐ ہم سے اپنے اور خدا کے بارے میں جو عہد و پیمان لینا چاہتے ہیں لے لیجئے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا: اس کے بعد ہم ایام تشریق (یعنی قمری مہینے کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں تاریخ) میں رات کے وقت مقام عقبہ پر ملاقات کریں گے۔

اوس و خزرج نے آنحضرت ﷺ سے رخصت ہو کر حج کے مناسک انجام دیئے اور پھر منیٰ واپس آگئے، اس سال ان لوگوں کے ہمراہ بہت سے افراد حج پر آئے تھے۔

ایام تشریق کا دوسرا دن تھا رسول خدا ﷺ نے ان سے فرمایا: جب رات ہو جائے تو سب لوگ عقبہ میں حضرت عبد المطلب کے گھر پر موجود رہنا لیکن اس بات کا خیال رہے کہ کوئی بیدار نہ ہو اور دیکھو ایک ایک کرکے گھر میں داخل ہونا، اس رات اوس و خزرج کے ستر آدمی اس گھر میں جمع ہوئے۔ رسول خدا ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم لوگ حاضر ہو کہ میرا دفاع کرو اور مجھے اپنے پہلو میں جگہ دو تاکہ میں تم پر کتاب خدا کی تلاوت کروں اور تمہاری جزا جنت ہو جس کی خدا نے ضمانت لی ہے۔

سعد بن زرارہ، براء بن مغرور اور عبد اللہ بن حزام نے کہا: ہاں اے رسول خدا ﷺ آپ اپنے اور اپنے پروردگار کی خاطر جو بھی شرط اور عہد لینا چاہیں لے لیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: البتہ وہ شرط جو اپنے پروردگار کے لئے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور کسی کو بھی اس کا شریک قرار نہ دو اور جو شرط میں اپنے لئے کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ مجھ سے اور میرے اہل بیت سے بالکل اُسی طرح دفاع کروگے جس طرح تم اپنے اور اپنے اہل و عیال کا دفاع کرتے ہو۔

ان لوگوں نے کہا: اس خدمت کے بدلے میں ہمیں کیا جزا ملے گی؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آپؐ نے فرمایا: تمہارے لئے آخرت میں بہشت ہوگی اور دنیا میں تمہیں یہ جزا ملے گی کہ تم لوگ عرب کے مالک بن جاؤگے اور عجم بھی تمہارے دین کو قبول کرلیں گے اور تم لوگ بہشت میں بادشاہ رہوگے۔

ان لوگوں نے کہا: اے رسول خداﷺ ہم راضی ہیں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اپنے درمیان سے بارہ بزرگوں کا انتخاب کرو تاکہ تمہاری اس بات پر گواہ ہوں۔ جس طرح سے موسیٰؑ نے جبرئیل کے اشارے سے بنی اسرائیل سے بارہ نقیب کا انتخاب کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا بارہ افراد اور نقیبوں کا انتخاب ہوگیا جس میں سے نو افراد قبیلہ خزرج اور تین افراد قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے، قبیلہ خزرج سے سعد بن زرارہ، براء بن مغرور، عبد اللہ بن حزام، رافع بن مالک، سعد بن عبادہ، منذر بن عمر، عبد اللہ بن رواحہ، سعد بن ربیع اور عبادہ بن صامت تھے اور قبیلہ اوس سے ابو الہیثم بن تیہان جو اہل یمن سے تھا، اسد بن حصین اور سعد بن خثیمہ معین ہوئے۔

جب یہ تقریب ختم ہوئی تو سب نے رسول خداﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ شیطان قریش اور عرب کے دوسرے قبیلوں کے درمیان بلند آواز سے فریاد کرنے لگا: اے قریش والو اور اے عرب کے رہنے والو! یہ محمد ہیں اور یہ مدینے کے بے دین افراد ہیں جو جمرہ عقبہ میں تمہارے خلاف جنگ کرنے کے لئے محمد سے بیعت کررہے ہیں اس کی آواز اتنی بلند تھی کہ تمام اہل منیٰ نے اس کی آواز سنی۔ یہ سن کر قریش سیخ پا ہوگئے اور اسلحہ لیکر پیغمبرؐ کی جانب بڑھنے لگے۔ ادھر رسول خداﷺ نے بھی شیطان ملعون کی آواز سنی اور انصار کو حکم دیا تاکہ منتشر ہوجائیں۔ انصار نے کہا: اے رسول خداﷺ! اگر آپ حکم دیں تو اپنی اپنی تلواریں لے کر ان سے مقابلے کے لئے کھڑے ہوجائیں! رسول

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خدا ﷺ نے فرمایا: ہمیں اس بات کا حکم نہیں دیا گیا ہے اور خدا نے ہمیں ان سے جنگ کرنے کی اجازت نہیں دی ہے۔

ان لوگوں نے کہا: کیا آپ بھی ہمارے ساتھ مدینہ چلیں گے؟

آپؐ نے فرمایا: میں خدا کے حکم کا منتظر ہوں۔

اسی وقت تمام قریش اسلحہ لے کر سامنے آگئے۔ جناب حمزہ اور امیر المومنین علیہ السلام اپنی تلواریں لے کر ان کے سامنے آگئے اور عقبہ کے راستے کو ان کے لئے بند کر دیا۔ جب قریشیوں کی نگاہ ان دونوں پر پڑی تو کہا: تم لوگ یہاں کیوں جمع ہوئے تھے اور کیسا اجتماع تھا؟

حمزہ نے کہا: ہم نے کوئی اجتماع نہیں کیا تھا اور یہاں پر کوئی نہیں ہے لیکن اتنا ذہن نشین کر لو کہ عقبہ سے کوئی بھی گذر نہیں سکتا مگر یہ کہ اپنی تلوار سے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔

قریش نے جب جناب حمزہ کے یہ تیور دیکھے تو مکہ کی جانب واپس پلٹ گئے اور آپس میں کہا: ہم اس بات سے آسودہ خاطر نہیں ہیں ہو سکتا ہے کہ ہمارے بزرگوں میں سے کوئی شخص محمد کا دین قبول کر لے اور خود وہ اور اپنے پیروکاروں کے ساتھ اسی بہانے سے دار الندوہ میں اجتماع کریں اور ہمارے ارمانوں کو خاک میں ملا دے۔ قریشیوں کا قاعدہ تھا کہ کوئی شخص دار الندوہ میں اس وقت تک داخل نہیں ہوتا تھا جب تک اس کی عمر چالیس برس کی نہ ہو جائے لہٰذا ایسے کسی اتفاق کے رونما ہونے سے پہلے ہی دار الندوہ میں ایک کمیٹی تشکیل دی اور قریش کے چالیس سردار اس میں جمع ہوئے اور ابلیس ایک بوڑھے انسان کی شکل میں اس میٹنگ میں شریک ہوا، دربان نے پوچھا تم کون ہو؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس نے کہا: میں نجد کا ایک بوڑھا شخص ہوں اور ہم نے تمہیں کبھی صحیح رائے دینے سے گریز نہیں کیا ہے چوں کہ ہم نے سنا ہے کہ فلاں شخص کے بارے میں تم لوگوں نے میٹنگ رکھی ہے لہٰذا میں آیا ہوں تاکہ تم لوگوں کی فکری مدد کر سکوں۔

دربان نے کہا: تم اب اس میٹنگ میں شریک ہو سکتے ہو۔

شیطان ان کی بزم میں پہنچ گیا۔ ابو جہل نے کہا: اے گروہ قریش! سب جانتے ہیں کہ عرب کا کوئی بھی قبیلہ عزت و کمال میں ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہم خدا کے گھرانے سے ہیں عرب کے تمام لوگ سال میں دو مرتبہ ہماری طرف آتے ہیں اور ہمارا احترام کرتے ہیں اس کے علاوہ ہم حرم خدا میں رہتے ہیں اور کسی کے اندر اتنی جرأت نہیں ہے کہ ہماری طرف حریصانہ نظر کر سکے، ہمارا رعب و دبدبہ ایسے ہی جاری و ساری تھا کہ ہمارے درمیان محمد بن عبد اللہ پیدا ہوئے اور جب ہم نے انہیں مرد صالح، با اخلاق، سچا پایا تو انہیں "امین" کے لقب سے نوازا یہاں تک کہ وہ اس مقام پر پہنچے جہاں آج ہیں۔ ہم ہمیشہ ان کا احترام و لحاظ کرتے تھے لیکن انہوں نے ہمارے اس عمل سے غلط فائدہ اٹھایا اور دعویٰ کر دیا کہ میں اللہ کا رسول ہوں میرے پاس آسمان کی خبریں آتی ہیں اور ہمارے عقائد کو باطل قرار دیدیا اور ہمارے خداؤں کو برا بھلا کہا، ہمارے جوانوں کو گمراہ کر دیا، ہمارے درمیان تفرقہ پیدا کر دیا ہے اور ہمارے لئے اس سے بڑی مصیبت اور کوئی نہیں ہو گی کہ ہمارے آباؤ اجداد کو اہل جہنم میں سے قرار دیدیا اور ہم نے اس وقت ان کے متعلق ایک لائحہ عمل تیار کیا ہے۔

لوگوں نے کہا: تم نے کیا منصوبہ بنایا ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس نے کہا: میرا مشورہ یہ ہے کہ ہم اپنے درمیان سے ایک شخص کو منتخب کریں جو انہیں قتل کردے اور اگر بنی ہاشم ان کا بدلہ لینے کے لئے قیام کریں تو ایک دیت کے بدلے ہم انہیں دس دیت دیدیں گے۔

شیطان نے کہا: تمہارا یہ مشورہ صحیح نہیں ہے۔

لوگوں نے کہا: کیوں؟

شیطان نے کہا: بنی ہاشم محمد کے قاتل کو ضرور قتل کریں گے اور تم میں سے کون شخص آمادہ ہے جو اپنے کو اپنے ہاتھوں سے موت کی وادی میں لے جائے گا؟ اگر محمد قتل ہوں گے تو بنی ہاشم اور ان کے ماننے والے غیظ و غضب میں آجائیں گے اور کبھی بھی یہ گوارا نہیں کریں گے کہ محمد کا قاتل آزادی کے ساتھ زمین پر گھومے اور یقیناً پھر تمہارے اور ان کے درمیان جنگ شروع ہو جائے گی اور تمہارے حرم میں قتل و غارت گری کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

ان میں سے ایک نے کہا: میری رائے اس سے الگ ہے۔

شیطان نے کہا: تمہاری کیا رائے ہے؟

اس نے کہا: انہیں گھر میں قید کردیں اور مختصر کھانا پانی دیں یہاں تک کہ ان کی موت واقع ہو جائے اور زہیر، نابغہ اور امرء القیس کی طرح مر جائیں۔

شیطان نے کہا: تمہاری یہ رائے ابو جہل کی رائے سے بھی پست تر و بدتر ہے۔

لوگوں نے کہا: کیوں اور کس طرح؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

شیطان نے کہا: چونکہ بنی ہاشم کسی بھی طرح اس بات پر راضی نہ ہوں گے اور اس زمانے میں جب کہ تمام عرب مکہ آتے ہیں یہ بنی ہاشم ان عربوں سے نالہ و فریاد کرکے اور ان سے مدد کی درخواست کرکے محمد کو آزاد کرالیں گے۔

پھر ایک شخص نے کہا: میرا مشورہ یہ ہے کہ انہیں شہر سے باہر نکال دیا جائے پھر ہم آرام سے اپنے بتوں کی پرستش کریں۔

شیطان نے کہا: یہ مشورہ تو ان دونوں مشوروں سے بدتر ہے۔

لوگوں نے کہا: کیوں اور کس طرح؟

شیطان نے کہا: تم لوگ تمام لوگوں سے افضل و اکمل اور فصیح و بلیغ شخص کو اپنے شہر و دیار سے دور کرو گے اور اپنے ہی ہاتھوں اُسے عرب کے دوسرے شہروں میں روانہ کرو گے اور وہ تمام لوگوں کو اپنی زبان و بیان سے اپنا گرویدہ بنالے گا اور پھر تمہیں یہ بھی سننے کو ملے گا کہ پیدل اور سوار افراد سے مکہ بھر گیا ہے اس وقت تم مضطرب و متحیر ہو جاؤ گے۔ مجبوراً سب نے مل کر شیطان سے کہا: اے ضعیف شخص آپ ہی بتائیں آپ کی رائے کیا ہے؟

شیطان نے کہا: اس کا صرف ایک ہی حل ہے۔

لوگوں نے کہا: وہ حل کیا ہے؟

شیطان نے کہا: عرب کے ہر قبیلے سے ایک ایک شخص کا انتخاب ہو یہاں تک کہ بنی ہاشم سے بھی ایک شخص منتخب ہو اور ان میں سے ہر شخص اپنے ہاتھوں میں ایک چاقو یا تلوار یا دوسرا آلۂ قتل لے کر محمد پر یکبارگی حملہ کردے تاکہ یہ معلوم نہ ہوسکے کہ کس کے حملے سے محمد قتل ہوئے ہیں تاکہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قریش کے درمیان ان کا خون بٹ جائے اور صحیح قاتل کا پتہ نہ لگ سکے اور بنی ہاشم ان کے خون کا بدلہ لینے کے لئے قیام نہ کر سکیں، کیونکہ ان کے قتل میں بنی ہاشم کا بھی ایک شخص شریک ہوگا اور اگر انہوں نے مجبور ہو کر دیت کا مطالبہ کیا تو تم انہیں اس کا تین گنا عطا کر سکتے ہو۔

ادھر جبرئیل امین نازل ہوئے اور پیغمبر اسلام ﷺ کو خبر دی کہ قریش دار الندوہ میں جمع ہو کر آپ کے قتل کے لئے سازشیں کر رہے ہیں اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی: (وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۚ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ)

اور جس رات قریش نے ارادہ کیا کہ آنحضرتؐ کو قتل کریں تو وہ سب مسجد الحرام میں جمع ہو کر کعبے کے چاروں طرف تالیاں اور سیٹیاں بجاتے ہوئے طواف کرنے لگے، اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی: (وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً)[1] اس آیت میں (مُكَاءً) سے مراد سیٹی بجانا اور (تَصْدِيَةً) سے مراد تالی بجانا ہے اور یہ آیت اس آیت: (وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا) کے فوراً بعد نازل ہوئی ہے جبکہ بہت ساری آیتوں کے بعد قرآن میں تحریر ہے۔

بستر پیغمبرؐ پر حضرت علی علیہ السلام کا سونا

جب قریش نے ارادہ کیا کہ پیغمبر کے گھر پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیں تو ابو لہب نے کہا میں بالکل اس بات سے راضی نہیں ہوں کہ رات میں ان کے گھر پر حملہ کرو کیونکہ اس گھر میں عورتیں اور بچے بھی ہیں اور میں مطمئن نہیں ہوں کہ خیانت کار ان پر دست درازی نہیں کریں گے لہٰذا صبح تک

---

[1] ۔ سورۂ انفال، آیت ۳۵۔ "ان کی تو نماز بھی مسجد الحرام کے پاس صرف تالی اور سیٹی ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ان پر نظر رکھو اور جب صبح کی سفیدی نمودار ہو تو گھر میں گھس کر ان کا کام تمام کر دینا اسی بنا پر وہ رات بھر پیغمبر اسلام ﷺ کے گھر کا محاصرہ کئے رہے۔

دوسری جانب رسول خدا ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا میرا بستر لگاؤ اس کے بعد علیؑ سے فرمایا: تم اپنی جان مجھ پر قربان کرو۔

آپؑ نے عرض کیا: بر سر چشم اے رسول خدا ﷺ!

پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: اے علیؑ! میرے بستر پر سو جاؤ اور میری چادر اوڑھ لو۔ علی علیہ السلام پیغمبر اسلام ﷺ کے بستر پر سو گئے اور حضرت کی چادر اوڑھ لی۔ اس وقت جبرئیل امین نازل ہوئے اور رسول خدا ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور گھر کے باہر لے گئے اور قریش کے درمیان ہی سے گذارا جبکہ وہ سب کے سب سو رہے تھے اور اس وقت رسول خدا ﷺ یہ آیت پڑھ رہے تھے: (وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ)[1]

جبرئیل نے کہا: راہِ ثور اختیار کریں۔ ثور منیٰ کے راستے پر ایک پہاڑ ہے اس پہاڑ کو اس لئے ثور (بیل یا سانڈھ) کہتے ہیں کہ یہ بیل کے کوہان کی طرح ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ غار ثور میں داخل ہوئے اور وہیں قیام کیا۔

ادھر جب صبح ہوئی تو قریش گھر میں داخل ہوئے اور سیدھے بستر پیغمبرؐ کی طرف لپکے، ادھر علی علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا ارادہ رکھتے ہو؟

انہوں نے کہا: محمد کہاں ہیں؟

---

[1]۔ سورۂ یٰسین، آیت ۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آپ نے فرمایا: کیا تم نے محمدؐ کو ہمارے حوالے کیا تھا؟ تم لوگوں نے خود ہی کہا تھا کہ ان کو شہر سے باہر نکال دیں گے اور اس سے پہلے کہ تم انہیں شہر سے نکالتے وہ خود ہی شہر سے باہر چلے گئے ہیں۔

قریش نے ابو لہب کو گھیر کر اس کی پٹائی کی اور کہا کہ یہ تیری چال تھی کہ تو نے دن کا بہانہ بنا کر ہمیں رات بھر دھوکہ میں رکھا ہے۔

مجبوراً وہ لوگ پہاڑوں اور جنگلوں میں پیغمبرؐ کو تلاش کرنے کے لئے نکل پڑے اور چاروں جانب اپنے سواروں کو دوڑا دیا، قریش میں قبیلۂ خزاعہ کا بھی ایک شخص موجود تھا جس کا نام ابو کرز تھا اور وہ لوگوں کے پیروں کے نشانات دیکھ کر صاحب نشان کو پہچانتا تھا۔ اہل قریش نے اس سے کہا کہ آج تیرے فن کے مظاہرے کا دن ہے آج اپنا فن دکھا دو۔

ابو کرز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر آیا اور قریش کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروں کے نشانات دکھلاتے ہوئے کہا کہ خدا کی قسم اس پیر کا نشان بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ "مقام" پر ہے اور چونکہ ابو بکر اس رات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کی طرف آرہے تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں واپس لیا اور اپنے ساتھ انہیں غار میں لے گئے۔

ابو کرز نے کہا: دیکھو یہ پیر ابو بکر یا اس کے باپ کا ہے پھر اس کے بعد کہا کہ ابو بکر کے علاوہ دوسرا شخص بھی ان کے ہمراہ تھا اور اسی طرح آگے بڑھتے رہے اور آنحضرتؐ اور ان کے ساتھیوں کے پیروں کے نشانات دکھلاتے رہے یہاں تک کہ غار کے دہانے تک پہنچ گئے اور کہا کہ یہاں سے آگے نہیں بڑھے ہیں یا تو آسمان پر چلے گئے ہیں یا زمین میں چلے گئے ہیں کیونکہ اس بات کا احتمال نہ دے سکا تھا کہ غار میں چلے گئے ہوں گے اس لئے کہ خدا نے مکڑیوں کو حکم دیا تاکہ غار کے دہانے پر اپنے جال

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بن دیں اس کے علاوہ قریش کے درمیان ایک گھوڑے سوار فرشتے کی آواز گونجی کہ اس غار میں کوئی نہیں ہے۔

لہٰذا قریش دوبارہ پہاڑوں کے درّوں میں تلاش کرنے کے لئے منتشر ہوگئے اور پھر اس طرح اللہ نے اپنے رسولؐ کی اپنے بھیجے ہوئے فرشتے کے وسیلے سے حفاظت کی اور پھر اپنے حبیب کو ہجرت کرنے کا حکم دیا۔[1]

وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ(۳۲)وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ (۳۳)وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ ۚ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (۳۴)

۳۲۔ "اور اس وقت کو یاد کرو جب انہوں نے کہا کہ خدایا اگر یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسادے یا دردناک عذاب نازل کردے۔

۳۳۔ "حالانکہ اللہ ان پر اس وقت تک عذاب نہ کرے گا جب تک "پیغمبر" آپ ان کے درمیان ہیں اور خدا ان پر عذاب کرنے والا نہیں ہے اگر یہ توبہ واستغفار کرنے والے ہو جائیں۔"

۳۴۔ "اور ان کے لئے کون سی بات ہے کہ خدا ان پر عذاب نہ کرے جب کہ یہ لوگوں کو مسجد الحرام سے روکتے ہیں اور اس کے متولی بھی نہیں ہیں۔ اس کے ولی صرف متقی و پرہیزگار افراد ہیں لیکن ان کی اکثریت اس سے بھی بے خبر ہے۔"

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۹، ص ۴۷؛ تفسیر صافی، ج ۳، ص ۳۲۷؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۲۹۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ) یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول خدا ﷺ نے قریش سے فرمایا: خدا نے ہمیں اس لئے مبعوث کیا ہے کہ دنیا کے تمام بادشاہوں کو اسلام کے پرچم تلے جمع کردیں لہٰذا تم لوگ میری باتوں کو قبول کرو اور اسلام کے پرچم تلے آجاؤ تاکہ عرب و عجم پر تم کو فوقیت حاصل ہو اور بہشت میں اعلیٰ مقام حاصل کرلو۔

ابو جہل نے کہا: خدایا یہ باتیں جو محمد کہہ رہے ہیں اگر سچ ہے تو میرے سر پر آسمان سے پتھر نازل کردے اور ہمیں دردناک عذاب میں مبتلا کردے۔ ابو جہل نے ان باتوں کا اظہار اس لئے کیا کہ وہ رسول خدا ﷺ سے حسد و کینہ رکھتا تھا۔ پھر خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائی: (وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ) اس وقت کہا: خدایا اسے بخش دے اور جس وقت پیغمبر اسلام ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور آنحضرتؐ کو مکہ سے نکالا تو خدا نے فرمایا: (وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ) یعنی قریش مکہ کے سردار اور اولیاء نہیں ہیں بلکہ مکہ کے اولیاء کو متقی و پرہیزگار ہونا چاہئے اور اے محمد تم اور تمہارے اصحاب مکہ کے سردار ہو اور خداوند عالم نے بدر کے دن تلوار کے ذریعے ان پر سخت عذاب نازل کیا اور وہ مارے گئے۔[1]

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: رسول خدا ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان خیر و برکت ہوں کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے: (وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ) اور مرنے کے بعد بھی تمہارے لئے خیر و برکت ہوں۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۹، ص ۱۰ اور ج ۱۸، ص ۲۴۳؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۱۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لوگوں نے کہا: اے رسول خداﷺ یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ آپؐ اپنی حیات میں ہم سب کے لئے خیر و برکت ہیں لیکن مرنے کے بعد کس طرح ہمارے لئے خیر و برکت ہوں گے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: میں مرنے کے بعد اس طرح تمہارے لئے خیر و برکت ہوں کہ پیر اور جمعرات کو تمہارے اعمال ہمارے سامنے پیش کئے جاتے ہیں پس اگر تمہارے اعمال اچھے ہوتے ہیں تو میں خدا کی حمد و ثنا کرتا ہوں لیکن اگر تمہارے اعمال برے ہوتے ہیں تو خدا سے تمہارے لئے طلب مغفرت کرتا ہوں۔[1]

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللهِ ۚ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ (۳۶)

۳۶۔ "اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے یہ اپنے اموال کو صرف اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو راہِ خدا سے روکیں تو یہ خرچ کریں گے اور اس کے بعد یہ بات ان کے لئے حسرت بھی بنے گی اور آخر میں مغلوب بھی ہو جائیں گے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا یہ سب جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے۔"

(إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللهِ ۚ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ)

یہ آیت قریش کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس وقت قریش کو خبر ملی کہ شام سے آنے والے قریش کے قافلے کو رسول خداﷺ روکنا چاہتے ہیں تو انہوں نے اپنے مال کو لوگوں میں

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۷، ص ۱۴۹؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۱۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تقسیم کرکے ایک لشکر تیار کیا اور بدر میں رسول خداﷺ سے جنگ کرنے گئے جہاں پر وہ مارے گئے اور جہنم واصل ہوگئے اور جو کچھ مال انہوں نے لوگوں میں تقسیم کیا تھا وہ صرف ان لوگوں کے لئے ایک حسرت بن کر رہ گا۔

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (۳۹)

۳۹۔ "اور تم لوگ ان کفار سے جہاد کرو یہاں تک کہ فتنہ کا وجود نہ رہ جائے اور سارا دین صرف اللہ کے لئے رہ جائے اور پھر اگر یہ لوگ باز آجائیں تو اللہ ان کے اعمال کا خوب دیکھنے والا ہے۔"

(وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ) یعنی جب تک کفر کا خاتمہ نہ ہو جائے۔

اس آیت سے آیت (كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ)[1] اور آیت (وَدَعْ أَذَاهُمْ)[2] دونوں منسوخ ہوئی ہیں۔

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۴۱)

۴۱۔ "اور یہ جان لو کہ تمہیں جس چیز سے بھی فائدہ حاصل ہو اس کا پانچواں حصہ اللہ، رسول، رسول کے قرابتدار، ایتام، مساکین اور مسافران غربت زدہ کے لئے ہے اگر تمہارا ایمان اللہ پر

---

[1]۔ سورۂ نساء، آیت ۷۷، "جنگ سے ہاتھ کھینچ لو۔"

[2]۔ سورۂ احزاب، آیت ۴۸۔ "ان کی سختی واذیتوں پر توجہ نہ دو۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہے اور اس نصرت پر ہے جو ہم نے اپنے بندے پر حق و باطل کے فیصلے کے دن جب دو جماعتیں آپس میں ٹکرا رہی تھیں نازل کی تھی اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے۔"

(وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ)

آیت میں (ذِي الْقُرْبَىٰ) سے مراد امام ہیں۔

(وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ) کہ اس سے مراد صرف اور صرف یتیمان آل محمدؐ، مساکین اور ابن سبیل ہیں اور انہیں یہ خمس دیا جائے گا پس خمس مال غنیمت سے نکالا جائے گا اور اس کو چھ حصوں میں تقسیم کریں گے جس میں سے ایک حصہ خدا کا، ایک حصہ رسول خداؐ اور ایک حصہ امام علیہ السلام کا ہوگا پس خدا اور رسول خداﷺ کا حصہ امام کو دیا جائے گا اور اس طرح تین حصے امام علیہ السلام کو دیئے جائیں گے اور بقیہ تین حصے یتیمان آل محمد علیہم السلام، مسکین اور ابن سبیل کے ہوں گے اور اس طرح خمس کے تین حصے امام علیہ السلام کو ملیں گے کیونکہ خداوند عالم نے پیغمبرؐ کی طرح امام پر بھی فرض فرمایا ہے کہ یتیموں کی تربیت کریں، مسلمانوں کی مدد کریں، ان کے قرضوں کو ادا کریں اور انہیں حج اور جہاد کے لئے روانہ کریں اور یہ رسولؐ کا فرمان ہے جو خدا نے ان پر نازل کیا ہے: (النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ)[1] پیغمبرؐ مومنین کے باپ ہیں پس جب کہ پروردگار نے رسول خداﷺ کو مومنین کا باپ قرار دیا ہے اس لئے وہ تمام چیزیں جو ایک باپ پر بیٹے کا حق ہے وہی پیغمبرؐ پر لازم قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کی میراث ہو تو وہ اس کے وارثوں کا حق ہے لیکن اگر کوئی مر جائے اور اس پر کوئی قرض ہو تو اس کی ادائیگی امام

---

[1]۔ سورۂ احزاب، آیت ۶۔ "بے شک نبی تمام مومنین سے ان کے نفس کی بہ نسبت زیادہ اولیٰ ہے اور ان کی بیویاں ان سب کی مائیں ہیں۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

علیہ السلام کے ذریعہ ہے اور پروردگار نے جو کچھ بھی رسول خداﷺ پر لازم وفرض کیا ہے وہی چیزیں امام پر بھی لازم وفرض قرار دی ہیں لہٰذا خمس کے تین حصے امام علیہ السلام کے لئے ہیں۔[1]

إِذْ أَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ ۚ وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ ۙ وَلَٰكِنْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ (۴۲) إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (۴۳)

۴۲۔ "جب کہ تم وادی کے قریب محاذ پر تھے اور وہ لوگ دور والے محاذ پر تھے اور قافلہ تم سے نشیب میں تھا اور اگر تم پہلے سے جہاد کے وعدہ پر نکلتے تو یقیناً اس کے خلاف کرتے لیکن خدا ہونے والے امر کا فیصلہ کرنا چاہتا تھا تاکہ جو ہلاک ہو وہ دلیل کے ساتھ اور جو زندہ رہے وہ بھی دلیل کے ساتھ اور اللہ سب کی سننے والا اور سب کے حالِ دل کا جاننے والا ہے۔"

۴۳۔ "جب خدا ان کو تمہاری نظروں میں کم کرکے دکھلا رہا تھا کہ اگر زیادہ دکھلا دیتا تو تم سست پڑ جاتے اور آپس ہی میں جھگڑا کرنے لگتے لیکن خدا نے تمہیں اس جھگڑے سے بچا لیا کہ وہ دل کے رازوں سے بھی باخبر ہے۔"

(إِذْ أَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ) یعنی جب قریش نے جنگ بدر میں عدوۂ یمانیہ اور رسول خداﷺ نے عدوۂ شامیہ کی طرف خیمے نصب کئے تو اگر تم سے پست جگہ پر

---

[1]۔ تفسیر صافی، ج ۳، ص ۳۴۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہوتے اور جنگ کا وعدہ کرتے تو تم لوگوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو جاتا لیکن پروردگار عالم نے دونوں لشکروں کو روبرو قرار دیا۔

(لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ) تاکہ جو لوگ باقی بچے ہیں وہ جان لیں کہ اللہ نے اپنے رسولؐ کی مدد کی ہے۔

(إِذْ يُرِيكَهُمُ اللهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ) اس آیت میں رسول خدا ﷺ سے خطاب ہوا ہے لیکن اس سے مراد اصحاب ہیں۔ خداوند عالم نے خواب کی حالت میں قریش کو دِکھایا کہ اگرچہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن پھر بھی کم ہیں لہٰذا وہ خوف و دہشت کی وجہ سے بھاگ دوڑ کرنے لگے۔[1]

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (۵۵) الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ (۵۶)

۵۵۔ "زمین پر چلنے والوں میں بدترین افراد وہ ہیں جنہوں نے کفر اختیار کیا اور اب وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔"

۵۶۔ "جن سے آپ نے عہد لیا اور اس کے بعد وہ ہر مرتبہ اپنے عہد کو توڑ دیتے ہیں اور خدا کا خوف نہیں کرتے۔"

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۹، ص ۲۴۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابی حمزہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے (إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ) کی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یہ آیت بنی امیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور وہ خدا کی بدترین مخلوق ہیں یہی وہ لوگ تھے جو باطن قرآن کے منکر تھے اور ایمان نہیں لائے تھے۔[1]

(الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ) یہ لوگ پیغمبرؐ کے صحابیوں میں سے تھے لیکن جنگ اُحد میں پیغمبر کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ (۵۸)

۵۸۔ "اور اگر کسی قوم سے کسی خیانت یا بد عہدی کا خطرہ ہے تو آپ بھی ان کے عہد کو ان کی طرف پھینک دیں کہ اللہ خیانت کاروں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔"

(وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ) یہ آیت معاویہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ اس نے امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ خیانت کی تھی۔

وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ (۶۰) (وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۶۱)

۶۰۔ "اور تم سب ان کے مقابلے کے لئے امکانی قوت اور گھوڑوں کی صف بندی کا انتظام کرو جس سے اللہ کے دشمن، اپنے دشمن اور ان کے علاوہ جن کو تم نہیں جانتے ہو اور اللہ جانتا ہے سب کو

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۳، ص ۵۱۲؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۳۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خوفزدہ کردو اور جو کچھ بھی راہِ خدا میں خرچ کروگے سب پورا پورا ملے گا اور تم پر کسی طرح کا ظلم نہیں کیا جائے گا۔"

۶۱۔" اور اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی جھک جاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو کہ وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

(وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ) یعنی اسلحہ فراہم کرو۔(وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ) یہ آیت سورۂ محمد کی آیت نمبر ۳۵ (فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ) سے نسخ ہوئی ہے۔

اور آیت (وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ) جنگ سے پہلے اور آیت (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ) سے پہلے نازل ہوئی ہے اور جنگ بدر کے بعد تحریر ہوئی ہے۔

وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللهُ ۚ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ (٦٢) وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (٦٣)

۶۲۔ "اور اگر یہ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں گے تو خدا آپ کے لئے کافی ہے، اس نے آپ کی تائید، اپنی نصرت اور صاحبان ایمان کے ذریعہ کی ہے۔"

۶۳۔ "ان کے دلوں میں محبت پیدا کردی ہے کہ اگر آپ ساری دنیا خرچ کردیتے تو بھی ان کے دلوں میں باہمی الفت نہیں پیدا کر سکتے تھے لیکن خدا نے یہ الفت و محبت پیدا کردی ہے کہ وہ ہر شئے پر غالب اور صاحب حکمت ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللهُ ۚ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ) یہ آیت اوس و خزرج کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

ابی الجارود نے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ان دونوں (اوس و خزرج) قبیلوں نے قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ پیغمبرؐ کی مدد کی تھی لہٰذا خداوند عالم نے فرمایا: (فَإِنَّ حَسْبَكَ اللهُ ۚ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ۔۔۔) اس سے مراد انصار ہیں جاہلیت کے زمانے میں اوس و خزرج قبیلے کے درمیان سخت جنگ ہوئی تھی اور دشمنی تھی لیکن خدا نے ان کے دلوں میں الفت و محبت ڈال دی اِسی وجہ سے انہوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کی مدد کی اور خداوند عالم نے خصوصی طور پر انصار کے دل میں بھی محبت و الفت ڈال دی۔[1]

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ (٦٥) الْآنَ خَفَّفَ اللهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللهِ ۗ وَاللهُ مَعَ الصَّابِرِينَ (٦٦)

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۴۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶۵۔ "اے پیغمبرؐ آپ لوگوں کو جہاد پر آمادہ کریں اگر ان میں بیس بھی صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آجائیں گے اور اگر ہزار ہوں گے تو بحکم خدا دو ہزار پر غالب آجائیں گے اس لئے کہ کفار سمجھدار قوم نہیں ہے۔"

۶۶۔ "اب اللہ نے تمہارا بار ہلکا کر دیا ہے اور اس نے دیکھ لیا ہے کہ تم میں کمزوری پائی جاتی ہے تو اگر تم میں سو بھی صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آجائیں گے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

(يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا) بعثت کے آغاز میں مسلمانوں کے لئے حکم خدا یہ تھا کہ ان میں کا ایک شخص دس کافروں سے مقابلہ کرے اور اگر فرار کرے اور بھاگ جائے تو گویا اس نے جہاد سے فرار کیا ہے اور اس طرح ان کے سو آدمیوں کو چاہئے کہ کافروں کے ایک ہزار افراد سے مقابلہ کریں لیکن جب خدا کو یہ معلوم ہوا کہ ضعف و کمزوری کی بنا پر یہ لوگ ایسا نہیں کر سکیں گے تو یہ آیت نازل فرمائی: (الْآنَ خَفَّفَ اللهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ) اور ان پر واجب کر دیا کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص دو کافروں سے مقابلہ کرے اور اگر فرار کریں تو گناہ کے مرتکب ہوں گے جو کہ جہاد سے فرار کرنا ہوگا لیکن اگر تین کافر ہوں اور ایک مسلمان ہو اور ان کا مقابلہ نہ کر سکے اور راہِ فرار اختیار کرے تو وہ گنہگار شمار نہیں ہوگا۔[1]

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۴۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ ۗ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ(۷۲)وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ (۷۳)وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ(۷۴)وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ مِنْكُمْ ۚ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ ۗ إِنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ(۷۵)

۷۲۔ "بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور راہِ خدا میں اپنے جان و مال سے جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے ولی ہیں اور جن لوگوں نے ایمان اختیار کرکے ہجرت نہیں کی ان کی ولایت سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے جب تک ہجرت نہ کریں اور اگر دین کے معاملے میں تم سے مدد مانگیں تو تمہارا فرض ہے کہ ان کی مدد کرو علاوہ اس قوم کے مقابلے کے جس سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے کہ اللہ تمہارے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے۔"

۷۳۔ "جو لوگ کفر والے ہیں وہ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور اگر تم ایمان والوں کی مدد نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور عظیم فساد برپا ہو جائے گا۔"

۷۴۔ "اور جن لوگوں نے ایمان اختیار کیا اور ہجرت کی اور راہ خدا میں جہاد کیا اور پناہ دی اور نصرت کی وہی در حقیقت واقعی مومن ہیں انہیں کے لئے مغفرت اور باعزت رزق ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷۵۔ "اور جو لوگ بعد میں ایمان لے آئے اور ہجرت کی اور آپ کے ساتھ جہاد کیا وہ بھی تمہیں میں سے ہیں اور قرابتدار کتاب خدا میں سب آپس میں ایک دوسرے سے زیادہ اولویت اور قربت رکھتے ہیں بے شک اللہ ہر شئے کا بہترین جاننے والا ہے۔"

(إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ) نبوت کا ابتدائی زمانہ تھا اس وقت اگر کوئی مر جاتا تھا تو اس کی میراث اس کے بھائیوں میں تقسیم ہوتی تھی نہ کہ اس کے بچوں میں لیکن جب رسول خدا ﷺ نے مدینے ہجرت کی تو مہاجرین و انصار کے درمیان عقد اخوت و برادری پڑھا اور جب ان میں سے کوئی ایک مر جاتا تھا تو اس کی میراث اس کے دینی بھائی کو ملتی تھی، خداوند عالم نے جنگ بدر کے بعد یہ آیت نازل فرمائی: (النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۗ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا)[1]

اور آیۂ اخوت اس آیت (وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ) کے ذریعے نسخ ہوئی ہے۔

(وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ) یہ آیت عربوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور سبب نزول یہ تھا کہ رسول خدا ﷺ نے بعض لوگوں سے وعدہ لیا کہ وہ مکہ ہی میں رہیں اور مدینہ ہجرت نہ کریں اور جس وقت پیغمبر ﷺ مشرکین پر حملہ کریں تو یہ لوگ پیغمبرؐ کی مدد کے لئے فوراً حاضر ہو جائیں لیکن مال غنیمت میں سے انہیں کچھ بھی نہیں ملے گا، اسی طرح پیغمبرؐ نے بھی ان

---

[1]۔ سورۂ احزاب، آیت ۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے وعدہ کیا کہ اگر دشمنوں نے ان پر حملہ کیا تو آنحضرتؐ ان کی مدد کریں گے لیکن وہ قوم کہ جس سے پیغمبرؐ نے صلح و سلامتی کا وعدہ کیا ہے وہ مستثنیٰ ہے۔[1]

(وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ) یعنی وہ لوگ جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں پھر فرمایا "إِلَّا تَفْعَلُوهُ" یعنی اگر آپؐ اس کام کو انجام نہ دیں تو زمین پر بہت بڑا فتنہ و فساد پیدا ہو جائے گا۔

یہ آیت: (وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ مِنْكُمْ ۚ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ) سورۂ نساء کی آیت: (وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ)[2] سے نسخ ہو گئی ہے۔[3]

---

[1] ۔ بحار الانوار

[2] ۔ سورۂ نساء

[3] ۔ بحار الانوار

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بَرَاءَةٌ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (۱) فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللهِ ۙ وَأَنَّ اللهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ (۲)

۱۔ "مسلمانو! جن مشرکین سے تم نے عہد و پیمان کیا تھا اب ان سے خدا و رسول کی طرف سے مکمل بیزاری کا اعلان ہے۔"

۲۔ "لہٰذا کافرو، چار مہینے تک آزادی سے زمین میں سیر کرو اور یہ یاد رکھو کہ خدا سے بچ کر نہیں جا سکتے ہو اور خدا کافروں کو ذلیل کرنے والا ہے۔"

(بَرَاءَةٌ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ)

ابی الصباح کنانی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: یہ آیت ساتویں ہجری میں رسول خداﷺ کے جنگ تبوک سے واپس آنے کے بعد نازل ہوئی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: رسول خداﷺ نے مکہ فتح کرنے کے بعد اس سال مشرکین کو مکہ آنے اور زیارت کرنے سے منع نہیں کیا۔ مشرکین کی زیارت کے طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ تھا کہ جس لباس میں وہ مکہ میں داخل ہوتے تھے اسی لباس میں خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور طواف کے بعد دوبارہ اس لباس کو نہیں پہنتے تھے بلکہ ان کے لئے ضروری تھا کہ اُسے صدقہ دیدیں لہٰذا وہ اپنا لباس بچانے کے لئے طواف سے پہلے دوسروں سے عاریہ یا کرایہ کے طور پر لباس لے لیا کرتے تھے اور طواف کرنے کے بعد واپس کر دیتے تھے اور اگر اس وقت کسی کو عاریہ یا کرایہ پر لباس نہیں ملتا تھا اور اس کے پاس ایک ہی لباس ہوتا تھا تو وہ اپنا لباس بچانے کے لئے بالکل ننگا و برہنہ ہو کر طواف کرتا تھا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایک سال عرب کی ایک خوبصورت و حسین عورت حج کے لئے آئی اور کرائے کا لباس تلاش کرنے لگی لیکن اسے لباس نہ ملا۔ اس نے چاہا کہ اسی لباس کے ساتھ طواف کرے تو کہا گیا کہ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہیں طواف کے بعد اپنا لباس بطور صدقہ دینا پڑے گا۔ اس نے کہا: اس کے علاوہ میرے پاس کوئی دوسرا لباس نہیں ہے لہٰذا مجبوراً وہ برہنہ ہوئی اور اسی حالت میں طواف انجام دیا۔ اِس موقع پر تمام لوگ دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے تو اس نے مجبوراً اپنا ایک ہاتھ اپنی آگے والی شرمگاہ اور دوسرا ہاتھ پیچھے والی شرم گاہ پر رکھ کر اسے چھپایا اور یوں طواف کو مکمل کیا اور طواف کرتے ہوئے یہ شعر گنگنا رہی تھی:

الیوم یبدو بعضه او کلّه

فما بدا منه فلا احلّه

آج کے دن میری کچھ یا پوری شرمگاہ کھلے گی اور آشکار ہو گی پس جو آشکار ہو گی اسے دوسروں پر حلال نہیں کروں گی۔

اور جب طواف سے فارغ ہو گئی تو کچھ لوگ اس کے پاس شادی کی درخواست لے کر آئے مگر اس نے ہر ایک کو یہ کہہ کر مایوس کر دیا کہ میں شادی شدہ ہوں۔

ادھر اس سورہ کے نزول سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت یہ تھی کہ جو لوگ آپ سے جنگ کے لئے قیام کرتے تھے صرف انہیں سے جنگ کرتے تھے اور یہ طریقہ اس آیت کی بنیاد پر تھا کہ ارشاد ہوتا ہے: (فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا)[1]

---

[1]۔ سورۂ نساء، آیت ۹۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

"اگر لوگ تم سے کنارہ کشی کریں اور جنگ نہ کریں اور صلح کا پیغام دیں تو خدا نے تمہارے لئے ان کے اوپر کوئی راہ نہیں قرار دی ہے۔" یہاں تک کہ سورۂ برائت (توبہ). نازل ہوئی اور پیغمبرؐ کو حکم ملا کہ وہ تمام مشرکوں سے جنگ کریں، چاہے وہ جنگ کے لئے قیام کریں یا کنارہ کشی ہی کیوں نہ اختیار کئے ہوں، صرف ان مشرکوں سے جنگ نہ کریں جنہوں نے فتح مکہ کے دن آپ سے عہد و پیمان باندھا تھا مثلاً صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمر، جنہوں نے اس آیت (بَرَاءَةٌ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ) کے مطابق چار مہینے یعنی ماہ ذی الحجہ کے بیس دن اور محرم، صفر اور ربیع الاول اور ماہ ربیع الثانی کے دس دن کی مہلت لے رکھی تھی کہ اگر اِس مدت کے بعد بھی اپنے شرک پر باقی رہے تو انہیں بھی قتل کر دیا جائے۔

جب سورۂ توبہ نازل ہوئی تو پیغمبر ﷺ نے اُسے ابو بکر کو دیا تاکہ مکہ لے جائیں اور عید الاضحیٰ کے دن میدان منیٰ میں لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنائیں۔ ابو بکر سورہ لے کر روانہ ہوئے اسی وقت جبرئیل امینؑ نازل ہوئے اور حکم خدا لائے کہ اے پیغمبرؐ یہ عظیم کام آپ کی جانب سے آپ یا آپ کے اہل بیتؑ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص انجام نہ دے۔

رسول خدا ﷺ نے فوراً ہی امیر المومنین علیہ السلام کو بھیجا تاکہ ابو بکر سے سورہ لے لیں۔ آپ نے "روحاء" نامی جگہ پر ابو بکر سے یہ سورہ لے لیا اور مکہ کی جانب روانہ ہوگئے۔ ابو بکر مدینہ واپس آئے اور پیغمبرؐ سے عرض کیا کہ اے رسول خدا ﷺ کیا میرے متعلق کوئی چیز نازل ہوئی ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: نہیں لیکن پروردگار عالم کا حکم آیا کہ اس عظیم ذمہ داری کو میرے اور میرے خاندان کے علاوہ کوئی دوسرا انجام نہ دے۔[1]

محمد بن فضیل نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا ﷺ نے مجھ سے فرمایا: خدا کے اس پیغام کو مشرکین تک پہنچادو کہ برہنہ ہو کر کعبے کا طواف نہ کریں اور اس کے بعد سے مشرکین مسجد الحرام میں داخل نہ ہوں اور یہ آیت ان کے سامنے پڑھو: (بَرَاءَةٌ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ) خداوند عالم نے اس سال مشرکین پر چار مہینے حلال کر دیئے تاکہ مناسک حج انجام دیں اور اپنے شہر واپس جائیں اور اس کے بعد جب بھی یہ لوگ مکہ واپس آئیں انہیں قتل کر دو۔[2]

وَأَذَانٌ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۖ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۳) إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَى مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ (۴) فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۵) وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ (۶)

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۳۵، ص ۲۹۱؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۶۰

[2]۔ بحار الانوار، ج ۳۵، ص ۲۹۲؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۶۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۔ "اور اللہ و رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن انسانوں کے لئے اعلان عام ہے کہ اللہ اور اس کے رسول دونوں مشرکین سے بیزار ہیں لہٰذا اگر تم توبہ کرلوگے تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر انحراف کیا تو یاد رکھنا کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے ہو اور پیغمبر آپ کافروں کو دردناک عذاب کی بشارت دے دیجئے۔"

۴۔ "علاوہ ان افراد کے جن سے تم مسلمانوں نے وعدہ کر رکھا ہے اور انہوں نے کوئی کوتاہی نہیں کی ہے اور تمہارے خلاف ایک دوسرے کی مدد نہیں کی ہے تو چار مہینے کے بجائے جو مدت طے کی ہے اس وقت تک عہد کو پورا کرو کہ خدا تقویٰ اختیار کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔"

۵۔ "پھر جب یہ محترم مہینے گذر جائیں تو کفار کو جہاں پاؤ قتل کردو اور گرفت میں لے لو اور قید کردو اور ہر راستے اور گذرگاہ پر ان کے لئے بیٹھ جاؤ اور راستہ تنگ کردو پھر اگر توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو کہ خدا بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔"

۶۔ "اور اگر مشرکین میں کوئی تم سے پناہ مانگے تو اُسے پناہ دیدو تاکہ وہ کتابِ خدا سُنے اس کے بعد اُسے آزاد کرکے جہاں اس کی پناہ گاہ ہو وہاں تک پہنچادو اور یہ مراعات اس لئے ہیں کہ یہ جاہل قوم حقائق سے آشنا نہیں ہے۔"

حکیم بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اس آیت (وَأَذَانٌ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت میں (أَذَانٌ) سے مراد حج کے دن اعلان کرنے والے امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: حج کے موقع پر لوگوں کے درمیان اعلان کرنے والا میں ہی تھا۔[1]

(یَوْمَ الْحَجِّ الْأَکْبَرِ) یعنی وہ دن قربانی کا دن ہے پھر خداوند عالم نے استثنیٰ کرتے ہوئے فرمایا ہے: (إِلَّا الَّذِینَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِکِینَ ثُمَّ لَمْ یَنْقُصُوکُمْ شَیْئًا وَلَمْ یُظَاهِرُوا عَلَیْکُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَیْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِینَفَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِکِینَ حَیْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ کُلَّ مَرْصَدٍ۔۔۔إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِیمٌ)

پھر ارشاد فرمایا: (وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِکِینَ اسْتَجَارَکَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ یَسْمَعَ کَلَامَ اللهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ) اس کے سامنے قرآن پڑھو اور اسے دین کے معارف سے آشنا کرو اور اتنا پریشان نہ کرو کہ اپنی پناہگاہ میں واپس چلا جائے۔[2]

وَإِنْ نَکَثُوا أَیْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِی دِینِکُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْکُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ لَا أَیْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَنْتَهُونَ (۱۲)

۱۲۔ "اور اگر یہ عہد کے بعد بھی اپنی قسموں کو توڑ دیں اور دین میں طعنہ زنی کریں تو کفر کے سربراہوں سے کھل کر جہاد کرو کہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں ہے شاید یہ اسی طرح اپنی حرکتوں سے باز آجائیں۔"

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۳۵، ص ۲۹۲؛ علل الشرائع، ج ۲، ص ۴۴۲؛ تاویل الآیات الباهرات، ص ۱۸۰؛ مستدرک الوسائل، ج ۴، ص ۴۷؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۶۵

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۷۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ) یہ آیت اصحاب جمل کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

امیر المؤمنین علیہ السلام نے جنگ جمل کے موقع پر فرمایا: خدا کی قسم میں ان عہد و پیمان توڑنے والوں سے جنگ نہیں کروں گا مگر قرآن مجید کی اس آیت کے مطابق کہ فرماتا ہے: (وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ) اس آیت کے آخر تک۔ حضرت علی علیہ السلام نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا: خدا کی قسم پیغمبر ﷺ نے ایک، دو، تین یا چار بار نہیں بلکہ بارہا ہم سے عہد و پیمان لیا اور فرمایا: اے علیؑ! عنقریب تم میرے بعد ناکثین، مارقین اور قاسطین سے جہاد کروگے اور کیا جو کچھ میں نے رسول خدا ﷺ سے عہد کیا ہے اُسے ضائع کردوں اور اس کی خلاف ورزی کروں یا اسلام لانے کے بعد کافر ہو جاؤں۔[1]

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ۚ وَاللهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (۱۶)

۱۶۔ "کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ تم کو اسی طرح چھوڑ دیا جائے گا جب کہ اللہ نے ابھی یہ بھی نہیں دیکھا ہے کہ تم میں جہاد کرنے والے کون لوگ ہیں جنہوں نے خدا و رسول اور صاحبان ایمان کو چھوڑ کر کسی کو دوست نہیں بنایا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔"

(أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ) یعنی جس وقت دیکھتا ہے۔ یہاں علم دیکھنے اور نظر کرنے کی منزل میں استعمال ہوا ہے اس لئے کہ وہ ان سے پہلے جانتا تھا۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۹، ص ۴۲۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابی الجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام علیہ السلام نے (وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً) کی آیت کی تفسیر میں فرمایا: (الْمُؤْمِنِينَ) سے مراد آل محمدؐ پر ایمان لانے والے ہیں اور (وَلِيجَةً) سے مراد یہ ہے کہ صرف انہیں پر اعتماد و بھروسہ کرو۔[1]

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۚ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ (۱۷) إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللهَ ۖ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ (۱۸)

۱۷۔ "یہ کام مشرکین کا نہیں ہے کہ وہ مساجد خدا کو آباد کریں جب کہ وہ اپنے نفس کے کفر کے گواہ ہیں ان کے اعمال برباد ہیں اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔"

۱۸۔ "اللہ کی مسجدوں کو صرف وہ لوگ آباد کرتے ہیں جن کا ایمان اللہ اور روز آخرت پر ہے اور جنہوں نے نماز قائم کی ہے، زکوۃ ادا کی ہے اور سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈرتے یہی وہ لوگ ہیں جو عنقریب ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں گے۔"

(مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ) یعنی مساجد کو آباد نہ کریں اور وہاں قیام نہ کریں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو وہاں سے نکال دیا پھر خداوند عالم نے فرمایا: (إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ) یہ آیت محکمات میں سے ہے۔[2]

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۴، ص ۲۴۷؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۸۰

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۸۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ ۚ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللهِ ۗ وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (۱۹) الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ (۲۰) يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ (۲۱) خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ (۲۲)

۱۹۔ "کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد الحرام کی آبادی کو اس کے جیسا سمجھ لیا ہے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور راہ خدا میں جہاد کرتا ہے ہر گز یہ دونوں اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہو سکتے اور اللہ ظالم قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے۔"

۲۰۔ "بے شک جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے ہجرت کی اور راہ خدا میں جان اور مال سے جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک عظیم درجے کے مالک ہیں اور در حقیقت وہی کامیاب بھی ہیں۔"

۲۱۔ "اللہ ان کو اپنی رحمت، رضامندی اور باغات کی بشارت دیتا ہے جہاں ان کے لئے دائمی نعمتیں ہوں گی۔"

۲۲۔ "وہ انہیں باغات میں ہمیشہ رہیں گے کہ اللہ کے پاس عظیم ترین اجر ہے۔"

(أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ ۚ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللهِ) ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: یہ آیت حضرت علی علیہ السلام، حمزہ، عباس اور شیبہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ عباس نے کہا: میں سب سے بہتر ہوں کیونکہ حاجیوں کی سقائی کی ذمہ داری ہماری ہے۔ شیبہ نے کہا: میں سب سے بہتر ہوں کیونکہ کعبہ پر پردہ ڈالنے کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ حمزہ نے کہا: میں سب سے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بہتر ہوں کیونکہ کعبہ کی عمارت ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میں سب سے بہتر ہوں کیونکہ میں تم سب سے پہلے ایمان لایا اور ہجرت کی ہے اور پھر خدا اور اس کے رسول کی راہ میں جہاد کیا ہے اس مقام پر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی: (أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ ۚ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللهِ ۗ وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ)[1]

ابی الجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: یہ آیت (كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ ۚ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللهِ ۗ وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ) حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ پھر اس آیت کے ذریعے حضرت علی علیہ السلام کی مدح و توصیف کرتے ہیں (الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ) پھر خدا کے نزدیک جو حضرت علی علیہ السلام کا مقام و رتبہ ہے اس کی توصیف کرتے ہوئے فرمایا ہے: (يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ) خداوند عالم انہیں اپنی رحمت، اپنی رضایت اور جنت کے باغوں کی بشارت دیتا ہے کہ اس میں ہمیشہ رہنے والی نعمتیں موجود ہیں اور وہاں لوگ ہمیشہ رہیں گے اور خدا کے پاس اس کا عظیم اجر و ثواب ہے۔[2]

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۲، ص ۲۸۸؛ ج ۳۶، ص ۳۴

[2]۔ بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۳۵، تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۸۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللهُ بِأَمْرِهِ ۗ وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (۲۴)

۲۴۔ "پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باب، دادا، اولاد، برادران، ازواج، عشیرہ و قبیلہ اور وہ اموال جنہیں تم نے جمع کیا ہے اور وہ تجارت جس کے خسارے کی طرف سے فکر مند رہتے ہو اور وہ امکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہاری نگاہ میں اللہ، اس کے رسول اور راہِ خدا میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو وقت کا انتظار کرو یہاں تک کہ امر الٰہی آجائے اور اللہ فاسق قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے۔"

(قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا)

آیت میں (اقْتَرَفْتُمُوهَا) سے مراد یعنی اسے حاصل کروگے۔

علی بن ابراہیم کہتے ہیں: جس وقت امیر المومنین علیہ السلام نے مکہ میں اعلان کیا کہ اس سال کے بعد مشرکین مسجد الحرام میں داخل نہیں ہو سکتے اس اعلان کے بعد قریش زار و قطار رونے لگے اور کہا: ہماری تجارت خراب ہو گئی، ہمارے بیوی بچے تلف ہو جائیں گے اور ہمارے گھر برباد ہو جائیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے محمدؐ ان سے کہہ دیجئے! (إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللهُ بِأَمْرِهِ ۗ وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ)[1]

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۙ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ(۲۵)ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ(۲۶)

۲۵۔ "بے شک اللہ نے کثیر مقامات پر تمہاری مدد کی ہے اور حنین کے دن بھی جب تمہیں اپنی کثرت پر ناز تھا لیکن اس نے تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچایا اور تمہارے لئے زمین اپنی وسعتوں سمیت تنگ ہو گئی اور اس کے بعد تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے۔"

۲۶۔ "پھر اس کے بعد خدا نے اپنے رسول اور صاحبان ایمان پر سکون نازل کیا اور وہ لشکر بھیجے جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور کفر اختیار کرنے والوں پر عذاب نازل کیا کہ یہی کافرین کی جزاء اور ان کا انجام ہے۔"

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۸۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مال کثیر سے کیا مراد ہے؟

(لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ فِی مَوَاطِنَ کَثِیرَۃٍ) محمد بن عمیر کہتے ہیں جب متوکل مسموم ہوا اور اس کی حالت بہت زیادہ بگڑ گئی تو اس نے نذر کی کہ اگر میں صحت یاب ہوا تو بہت زیادہ مال صدقہ دوں گا اور جب صحت مند ہو گیا تو فقہاء سے پوچھا کہ مال کثیر کی مقدار اور حد کیا ہے؟

فقہاء کے درمیان اس کی مقدار کے بارے میں اختلاف ہو گیا؛ ایک فقیہ کا کہنا تھا کہ عرب میں مال کثیر ایک لاکھ کو کہتے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ مال کثیر یعنی دس ہزار ہے۔ اسی طرح مختلف نظریئے پیش کئے اور متوکل شبہہ میں پڑ گیا۔

عبادہ نے اس سے کہا: "کسی کو اپنے ابن عم علی بن محمد بن علی الرضا علیہ السلام (علی نقیؑ) کے پاس بھیجو تاکہ ان سے سوال کرے۔" متوکل نے ایک شخص کو بھیجا، اس نے امام علیہ السلام سے سوال کیا تو حضرتؑ نے فرمایا: (الکَثِیر) سے مراد اسّی (۸۰) ہے۔"

جب اس شخص نے واپس آکر متوکل کو جواب سے مطلع کیا تو وہاں پر موجود لوگوں نے کہا: جاؤ ان سے اس کی دلیل دریافت کرو؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: "اس کی دلیل یہ ہے کہ خداوند عالم نے قرآن مجید میں رسول مکرم اسلام ﷺ سے فرمایا: (لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ فِی مَوَاطِنَ کَثِیرَۃٍ) اور مواطن کثیر؛ اسّی موطن ہے اور پروردگار نے مسلمانون کو اسّی جگہوں پر مدد کی۔"[1]

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۹، ص ۱۶۵، تہذیب الاحکام، ج ۸، ص ۳۰۹، اصول کافی، ج ۷، ص ۴۶۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

غزوۂ حنین

(وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ)

جنگ حنین ہونے کی وجہ یہ تھی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ فتح کرنے کے لئے نکلے تو یہ بات طے تھی کہ حضرت قبیلہ ہوازن سے بھی جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ خبر اہل ہوازن کو ملی تو انہوں نے لشکر اور اسلحہ آمادہ کرنا شروع کر دیا اور قبیلے کے بزرگ افراد مالک بن عوف نضری کے گھر میں جمع ہو گئے اور اُسے اپنا سردار منتخب کیا اور تمام مال و اولاد کے ساتھ نکل پڑے یہاں تک کہ سرزمین اوطاس پہنچے تاکہ آنحضرتؐ سے جنگ کریں۔ "درید بن صمہ جشمی" جو قبیلہ جشم کا سردار تھا اور بڑھاپے کی وجہ سے نابینا ہو گیا تھا اتفاق سے ان کے ساتھ تھا، اس نے اچانک ایک مشت خاک اٹھائی، اُسے اپنے ہاتھوں میں لیا اور کہا کہ اس وقت ہم کس وادی میں ہیں؟

جواب دیا گیا: اس وقت ہم اوطاس میں ہیں۔

اس نے کہا: یہ جگہ جنگ کے لئے کتنی مناسب ہے نہ تو یہ بہت ہی نرم و پھسلنے والی ہے اور نہ ہی بہت ہی سخت و ناہموار ہے، پھر پوچھا: اس وقت میرے کانوں میں اونٹ، گدھے اور گوسفند کے بولنے اور بچوں کے رونے کی آوازیں آرہی ہیں۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ مالک بن عوف تمام مال و اسباب، عورتوں اور بچوں کو ساتھ لے کر آئے ہیں تاکہ لوگ اپنے بچوں، عورتوں اور اپنے مال ہی کے لئے خاطر دشمن کے سامنے ثابت قدم رہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

درید نے کہا: خدائے کعبہ کی قسم! بھیڑ چرانے کے لئے مالک بہترین شخص ہے نہ کہ جنگ کی سپہ سالاری کے لئے۔ پھر کہا: مالک کو میرے پاس بلاؤ، جب مالک اس کے پاس آیا تو درید نے کہا: اے مالک تم نے یہ کیا کیا ہے؟

مالک نے کہا: ہم ان کے مال و اسباب، عورتوں اور بچوں کو اس لئے لے کر آئے ہیں تاکہ ان کے دفاع کے لئے صحیح ڈٹ کر مقابلہ کریں۔

درید نے کہا: تم آج قوم کے سردار ہو لیکن آج کے بعد بھی دنیا باقی رہے گی۔ آج دنیا کا آخری دن نہیں ہے کہ تم لوگوں کی نسلوں کو ایک دن میں ختم کر دینا چاہتے ہو ان لوگوں کو ان کے گھر پہنچادو۔ اب جاؤ لوگوں کو گھوڑوں پر سوار کرو اور میدان جنگ میں جاؤ کیونکہ جنگ میں تلوار اور گھوڑے کے علاوہ کوئی چیز کام نہیں آئے گی۔ اگر تم نے جنگجو جوانوں کے ساتھ فتح و کامیابی حاصل کی تو تمام مرد، عورتیں اور بچے تم سے ملحق ہو جائیں گے اور اگر تم ہار گئے تو اپنے اہل و عیال کے درمیان شرمندہ و رسوا نہیں ہوگے۔

مالک نے اس سے کہا: تم ضعیف اور بوڑھے ہو گئے ہو اور اپنی عقل و تجربے سب کھو چکے ہو اور اس کی باتوں پر کوئی توجہ نہ دی۔

درید نے کہا: قبیلۂ کعب اور کلاب کے ساتھ تم نے کیا کیا؟

مالک نے کہا: ان کا کوئی بھی فرد میرے ساتھ نہیں آیا ہے۔

درید نے کہا: اگر آج کامیابی و سعادت کا دن ہوتا تو قبیلہ کعب اور کلاب کے افراد غیر حاضر نہ ہوتے، پھر اس نے سوال کیا: قبیلۂ ہوازن سے کون آیا ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مالک نے کہا: عمرو بن عامر اور عوف ابن عامر۔

درید نے کہا: دو آدمی آئے ہیں کہ نہ ان سے کسی کو نفع ہی پہنچے گا اور نہ ہی نقصان۔

پھر درید نے ایک آہ کھینچی اور کہا: بہت شدید جنگ ہونے والی ہے کاش بہادر اور شجاع جوان موجود ہوتے!

اُدھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ملی کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ سرزمین اوطاس پر جمع ہیں۔ تو آپ نے مسلمانوں کو قبیلۂ ہوازن سے جنگ کے لئے بھیجا اور انہیں کامیابی و کامرانی کی بشارت دی اور فرمایا کہ تمہیں بہت زیادہ مال و دولت نصیب ہوگا اور بہت زیادہ اسیر بطور غنیمت تمہیں نصیب ہوں گے، پھر آپ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو علَم دیا اور بارہ ہزار پر مشتمل لشکر کو آپ کی سپہ سالاری میں قبیلۂ ہوازن کی طرف روانہ کیا۔

ابی الجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اس لشکر میں عباس بن مرداس سلمی کی سرداری میں ایک ہزار افراد طائفہ بنی سلیم سے تھے اور ایک ہزار افراد قبیلۂ مزینہ سے تھے جو ایک شب و روز کا سفر طے کرتے ہوئے مالک بن عوف کے لشکر کے مقابل پہنچے۔ مالک نے حکم دے رکھا تھا کہ ہر شخص اپنے اہل و عیال اور اموال کو اپنے پیچھے رکھے اور ہر نشیب و فراز میں برہنہ تلوار لے کر حملے کے لئے آمادہ رہے اور صبح سویرا ہوتے ہی چاروں طرف سے اسلام کے سپاہیوں پر حملہ کردو تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہو جائے کہ اس مرتبہ انہوں نے جنگ سے آگاہ اور تجربہ کار افراد کا سامنا کیا ہے جو جنگ کے تمام داؤ پیچ سے باخبر ہیں۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز صبح بجالانے کے بعد وادی حنین میں داخل ہوئے ان میں سب سے آگے قبیلۂ بنی سلیم کے بہادر تھے کہ اچانک قبیلۂ ہوازن نے چاروں طرف سے شدید حملہ کردیا اور اس

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اچانک حملے کی وجہ سے لشکر اسلام کے اکثر سپاہی بھاگ نکلے اور امیر المومنین علیہ السلام مختصر سے افراد کے ہمراہ جنگ و دفاع میں مصروف رہے اور پیغمبر اسلام ﷺ کی سواری کو ایک طرف سے جناب عباس اور دوسری جانب سے ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب نے گھیرے میں رکھا تھا۔ پیغمبر اسلام ﷺ اپنی سواری پر برہنہ تلوار لئے کھڑے ہوئے اور لوگوں کو پوری طاقت کے ساتھ آواز دے رہے تھے: اے جماعت انصار کہاں بھاگ رہے ہو؟ کیا میں اللہ کا رسول نہیں ہوں لیکن کسی نے بھی آپ کی آواز پر لبیک نہیں کہا۔ کعب مازینہ کی بیٹی نسیبہ بھاگنے والوں پر مٹی پھینک رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ خدا اور رسول خدا ﷺ سے منہ پھیر کر کہاں بھاگ رہے ہو؟

جب عمر بھاگتے ہوئے نسیبہ کے قریب سے گذرا تو نسیبہ نے کہا: لعنت ہو تم پر، تم یہ کیا کر رہے ہو؟

عمر نے کہا: یہ خدا کا حکم ہے۔

جب پیغمبر اسلام ﷺ نے مسلمانوں کو بھاگتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اپنی سواری کو ایڑ لگائی اور تلوار برہنہ کی اور عباس سے کہا: اس بلندی پر جاؤ اور بلند آواز سے کہو: اے اصحاب سورۂ بقرہ، اے اصحاب شجرہ کہاں بھاگ رہے ہو؟ رسول خدا ﷺ یہاں ہیں۔

اس وقت پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی جانب بلند کیا اور کہا: خدایا! حمد و شکر تیرے لئے ہی زیبا ہے میں تیری بارگاہ میں شکایت لایا ہوں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتا ہوں۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ جبرئیل امین نازل ہوئے اور عرض کیا: اے رسول خدا ﷺ! یہ وہی دعا تھی کہ جسے موسیٰ بن عمران نے دریا میں راستہ بنانے اور فرعون سے نجات حاصل کرنے کے لئے کی تھی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس وقت رسول خدا ﷺ نے ابو سفیان بن حارث سے فرمایا: مجھے ایک مشت خاک دو، ابو سفیان نے ایک مشت خاک پیغمبر اسلام ﷺ کو دی، آنحضرتؐ نے اُسے مشرکین کی طرف پھینکا اور فرمایا: "شاهت الوجوه" تمہارے چہرے خراب ہوں۔ پھر دوسری مرتبہ اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا اور عرض کیا: خدایا! اگر ہمارا یہ گروہ ہلاک ہوگیا تو زمین پر کوئی عبادت کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر تیری مصلحت اسی میں ہے کہ تیری کوئی عبادت نہ کرے تو تو بہتر جانتا ہے۔

دوسری جانب جب انصار نے عباس کی آواز سنی تو واپس آگئے اور اپنی تلواروں کے نیاموں کو توڑ ڈالا اور فریاد کرتے ہوئے پیغمبر اسلام ﷺ کے قریب سے گذرے اور پرچم اسلام سے ملحق ہوگئے لیکن شرمسار تھے کہ کس طرح پیغمبر اسلام ﷺ کے روبرو ہوں۔ رسول خدا ﷺ نے عباس سے پوچھا: اے ابوالفضل یہ کون لوگ ہیں؟

انہوں نے کہا: اے رسول خدا ﷺ! یہ انصار ہیں۔

آپ نے فرمایا: اب میدان کارزار گرم ہوگا اس کے بعد خدا کی مدد نازل ہوئی اور آسمان پر تلواروں کی جھنکاریں سنائی دینے لگیں اور قوم ہوازن کو شکست فاش ہوئی۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے ان کی عورتوں اور اموال کو مال غنیمت کے طور پر لے لیا اور یہی قول پروردگار ہے کہ فرماتا ہے: (لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۙ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ)

ابی الجارود کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے (ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا) کی آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ (عَذَّبَ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الَّذِينَ كَفَرُوا) سے مراد یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا۔۔۔ (وَذٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ) ارشاد ہوتا ہے کہ بنی نضر بن معاویہ قبیلے کا ایک شخص شجرہ بن ربیعہ جو مسلمانوں کے ہاتھوں اسیر ہوا تھا اس نے لوگوں سے کہا کہ جو سفید پوش افراد کالے اور سفید رنگ کے گھوڑے پر سوار ہم سے جنگ کر رہے تھے وہ کہاں گئے؟ کیونکہ انہوں نے تمہارے سامنے ہمارے افراد کو قتل کر دیا اور ہم نے انہیں شامیوں کے شکل و شمائل میں دیکھا ہے۔ لوگوں نے جواب دیا کہ وہ اللہ کے فرشتے تھے جو ہماری مدد کے لئے آئے تھے اور مسلمانوں کی مدد کی۔[1]

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ ۚ إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ) (۲۸)

۲۸۔ "ایمان والو! مشرکین صرفِ نجاست ہیں لہٰذا خبردار اس سال کے بعد مسجد الحرام میں داخل نہ ہونے پائیں اور اگر تمہیں غربت کا خوف ہے تو عنقریب خدا چاہے گا تو اپنے فضل و کرم سے تمہیں غنی بنادے گا کہ وہ صاحب علم بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے۔"

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ ۚ إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ) یہ آیت اسی سورہ کی چوبیسویں آیت (قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَ۔۔۔) پر عطف ہے۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۱، ص ۱۴۷؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۹۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ (۲۹)

۲۹۔ "ان لوگوں سے جہاد کرو جو خدا اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور جس چیز کو خدا و رسول نے حرام قرار دیا ہے اسے حرام نہیں سمجھتے اور اہل کتاب ہوتے ہوئے بھی دین حق کا التزام نہیں کرتے یہاں تک کہ اپنے ہاتھوں سے ذلت کے ساتھ تمہارے سامنے جزیہ پیش کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔"

(قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ)

زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: اہل کتاب سے جو جزیہ لیا جاتا ہے اس کی مقدار کیا ہے؟ کیا اس میں ان کے کے لیے کوئی چیز قابل بیان ہے کہ جس کا دوسرے کے لئے جائز ہونا صحیح نہ ہو؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: جزیہ کا حق امام پر ہے کہ ان سے ان کے مال کے مطابق وصول کرے۔ یہ وہ گروہ ہے جسے یا تو جلاوطن دیا جائے یا پھر قتل کر دیا جائے؛ نہیں تو ان سے اس کے بدلے میں جزیہ لیا جائے گا مگر اسلام لائیں کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے: (حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ) میں نے عرض کیا: وہ کس طرح ذلیل و خوار ہیں چونکہ ان کا مال لینے کی وجہ سے زیادہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نہیں ہوگا؟امام علیہ السلام نے فرمایا: مال لینے سے مراد یہ نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جب ان سے جزیہ لیا جائے تو وہ اپنے کو ذلیل و خوار سمجھیں اور شرمندہ و غمزدہ ہوں اور آخرکار اسلام قبول کرلیں۔[1]

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلٰهًا وَاحِدًا ۖ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (۳۱)

۳۱۔ "ان لوگوں نے اپنے عالموں اور راہبوں اور مسیح بن مریم کو خدا کو چھوڑ کر اپنا رب بنالیا ہے حالانکہ انہیں صرف خدائے یکتا کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے، وہ واحد و بے نیاز ہے اور ان کے مشرکانہ خیال سے پاک و پاکیزہ ہے۔"

ابی الجارود کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت (اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے حضرت مسیح کی بہت تعظیم کی اور انہیں اس قدر اپنے دل میں عظیم و بزرگ سمجھا کہ خیال کر بیٹھے کہ وہ معبود اور خدا کے فرزند ہیں اور ان میں سے بعض ان کو تیسرا خدا ماننے لگے جب کہ ان میں سے کچھ کا کہنا ہے کہ وہی خدا ہیں اور یہودیوں اور عیسائیوں نے ہمیشہ راہبوں کی باتیں سنی ہیں اور بغیر چون و چرا ان کی اطاعت کی اور ان کی باتوں کو وحی منزل کی طرح جانا ہے اور ان سے اپنے دین کا معاملہ کیا ہے اور جن چیزوں کو انہوں نے بُھلا دیا ہے وہ خدائے تعالیٰ کا فرمان، آسمانی کتابیں اور پیغمبران الٰہی ہیں پس بجائے یہ کہ خداوند عالم کو اپنا رب جانتے احبار و راہبوں کو اپنا معبود جانا، پس بنی اسرائیل نے اپنے کرداروں سے فرامین الٰہی کو بدل ڈالا جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے:

---

[1]۔ من لایحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۵۰ اور ج ۴، ص ۱۱۷؛ استبصار، ج ۲، ص ۵۳؛ تفسیر عیاشی، ج ۲، ص ۸۵؛ اصول کافی، ج ۳، ص ۵۶۶؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۹۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلٰهًا وَاحِدًا ۖ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ)[1]

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (۳۳)

۳۳۔ "وہ خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب بنائے چاہے مشرکین کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔"

(هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ)

یہ آیت حضرت قائم آل محمد علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ وہی چیز ہے کہ جس کی تنزیل کے بعد ہم نے تاویل بیان کی ہے۔[2]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۳۴)

۳۴۔ "ایمان والو! نصاریٰ کے بہت سے علماء اور راہب؛ لوگوں کے اموال کو ناجائز طریقے سے کھاتے ہیں اور لوگوں کو راہ خدا سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونے چاندی کا ذخیرہ کرتے ہیں اور اُسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے، پیغمبر آپ انہیں دردناک عذاب کی بشارت دیدیں۔"

ابی الجارود روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بے شک خداوند

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۱۷؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۰۶

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۰۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عالم نے سونے اور چاندی کو ذخیرہ کرنے سے منع کیا ہے اور اسے راہ خدا میں خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔[1]

يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ (۳۵)

۳۵۔ "جس دن وہ سونا چاندی جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور اس سے ان کی پیشانیوں اور ان کے پہلوؤں اور پشت کو داغا جائے گا (تو ان سے کہا جائے گا) کہ یہی وہ ذخیرہ ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا اب اپنے خزانوں اور ذخیروں کا مزہ چکھو۔"

(يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ)

فرماتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری جن دنوں شام میں مقیم تھے روزانہ صبح کو لوگوں کے درمیان جاکر بلند آواز سے کہتے تھے کہ خزانہ جمع کرنے والے جان لیں کہ ایک دن ایسا آئے گا جب ان کی پیشانیوں اور ان کے پہلوؤں اور پشت کو اتنا داغا جائے گا کہ ان کا پورا وجود اس کی حرارت سے متأثر ہو جائے گا۔[2]

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ (۳۶)

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۷۰، ص ۱۳۸

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۰۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۶۔ "بے شک مہینوں کی تعداد کتاب خدا میں اللہ کے نزدیک اس دن سے بارہ ہے جس دن اس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے ان میں سے چار مہینے محترم ہیں اور یہی سیدھا اور مستحکم دین ہے لہٰذا خبردار ان مہینوں میں اپنے اوپر ظلم نہ کرنا اور تمام مشرکین سے اِسی طرح جہاد کرنا جس طرح وہ تم سے جنگ کرتے ہیں اور یاد رکھنا کہ خدا صرف متقی اور پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔"

(إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ) اس وقت حرام مہینوں کے عنوان سے جو مشہور و معروف قول ہے وہ ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب کے مہینے ہیں اور پروردگار عالم نے ان مہینوں میں جنگ و جدال کو حرام قرار دیا ہے۔

ابی الجارود روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت "وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً) کی تفسیر کے بارے میں فرمایا: تم لوگ تمام مشرکین سے جنگ کرو جس طرح وہ سب تم سے جنگ کرتے ہیں۔

إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ ۖ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ (۳۷)

۳۷۔ "محترم مہینوں میں تقدیم و تاخیر کفر میں ایک قسم کی زیادتی ہے جس کے ذریعے کفار کو گمراہ کیا جاتا ہے کہ وہ اس سال انہیں حلال بنا لیتے ہیں اور دوسرے سال حرام کر دیتے ہیں تاکہ اتنی تعداد برابر ہو جائے جتنی خدا نے حرام کی ہے اور حرام خدا حلال بھی ہو جائے ان کے بدترین اعمال کو ان کی نگاہ میں آراستہ کر دیا اور اللہ کافر قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے۔"

(إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ کنانہ کا ایک شخص حج کے ایام میں ایک مقام پر کھڑا ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ طی اور خثعم کا خون حرام مہینوں میں حلال ہے اور اس کے بدلے میں صفر کے مہینے میں حرام ہوا ہے اور جب نیا سال آتا تو کہا کرتا: صفر کے مہینے میں حلال ہے اور اس کے بدلے میں ذی الحجہ میں حرام ہوا ہے؛ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ ۖ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ) آیت میں "نَسِیَٔ" (یعنی حرام مہینوں کو حلال مہینے میں بدلنا) کفر میں اضافہ کا سبب ہے جس کی وجہ سے کافر گمراہی کی وادی میں جاتے ہیں، وہ ایک سال حرام مہینوں کو حلال اور دوسرے سال اسے حرام قرار دیتے ہیں تاکہ خدا نے جتنے مہینوں کو حرام قرار دیا ہے اُسے حلال کر دیں اور خدا نے ان کے بُرے اعمال کو ان کی نظروں میں آراستہ کر دیا ہے۔[1]

إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (۴۰)

۴۰۔ "اگر تم پیغمبر کی مدد نہ کروگے تو ان کی مدد اس وقت خدا نے کی ہے جب کفار نے انہیں وطن سے باہر نکال دیا اور وہ ایک شخص کے ساتھ نکلے اور دونوں غار میں تھے تو وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ رنج نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے پھر خدا نے اپنی طرف سے پیغمبر پر سکون نازل کر دیا ہے اور ان کی تائید ان لشکروں سے کر دی جنہیں تم نہ دیکھ سکے اور اللہ ہی نے کفار کے کلمہ کو پست بنا دیا ہے اور اللہ کا کلمہ در حقیقت بہت بلند ہے کہ وہ صاحب عزت و غلبہ بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے۔"

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۱۱؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۰۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پیغمبر اسلام ﷺ اور ابوبکر غار میں

(إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جس وقت حضرت رسول خدا ﷺ غار میں تھے اس وقت پیغمبر نے ابوبکر سے کہا: گویا میں اس وقت جعفر کو ان کے ساتھیوں کے ساتھ کشتی میں دیکھ رہا ہوں اور وہ کشتی دریا پر ٹھہری ہوئی ہے اور انصار کو دیکھ رہا ہوں کہ دین و اسلام کے دفاع کے لئے جانفشانی پر آمادہ ہیں۔

ابوبکر نے کہا: اے رسول خدا ﷺ! کیا واقعاً آپ انہیں دیکھ رہے ہیں؟

پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

ابوبکر نے کہا: ان لوگوں کو مجھے بھی دکھلایئے پس پیغمبرؐ نے ابوبکر کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرا تو انہوں نے ان لوگوں کو دیکھا اور دل ہی دل میں کہا کہ میں ابھی تصدیق کر دیتا ہوں کہ آپ جادوگر ہیں۔ رسول خدا ﷺ نے ان سے فرمایا: تو گواہی دے گا کہ میں جادوگر ہوں۔[1]

(وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا) یعنی رسول خدا ﷺ کے کلمات۔ (وَاللهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ)

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۹، ص ۵۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (۴۱) لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (۴۲)

۴۱۔ "مسلمانو! تم ہلکے ہو یا بھاری گھر سے نکل پڑو اور راہ خدا میں اپنے اموال اور نفوس سے جہاد کرو کہ یہی تمہارے حق میں خیر ہے اگر تم کچھ جانتے ہو۔"

۴۲۔ "اے پیغمبر! اگر کوئی قریبی فائدہ یا آسان سفر ہوتا تو یہ ضرور تمہارا اتباع کرتے لیکن ان کے لئے دور کا سفر مشکل بن گیا ہے اور عنقریب یہ خدا کی قسم کھائیں گے کہ اگر ممکن ہوتا تو ہم ضرور آپ کے ساتھ نکل پڑتے، یہ اپنے نفس کو ہلاک کر رہے ہیں اور خدا خوب جانتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔"

(انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا) ارشاد ہوتا ہے کہ تم میں سے بوڑھے و جوان جنگ تبوک میں جائیں۔ ابی الجارود روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت (لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر مال غنیمت نزدیک اور ان کی رسائی میں ہوتا تو وہ لوگ تیری پیروی کرتے۔[1]

(وَلَٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ) یعنی تبوک تک کا راستہ طولانی تھا اور اس کا سبب یہ تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی ان کے ساتھ اتنی لمبی مسافت اور دشواریوں کا راستہ طے نہیں کیا تھا۔

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۲۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس کی وجہ یہ تھی کہ مدینہ و شام کے درمیان صیافہ نامی قبیلہ کا ایک تجارتی گروہ تھا جنہوں نے اپنے ایک سفر میں مدینے میں ہر طرف یہ شور کر دیا تھا کہ اہل روم نے ایک لشکر تیار کیا ہے اور ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ پیغمبر اسلام ﷺ سے جنگ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس لشکر میں خود ہرقل بادشاہ بھی موجود ہے اور ان کے لشکر والوں میں قبیلہ عنان، حزام (جذام)، بہراء (فراء) اور عاملہ کے لوگ بھی شامل ہیں اور اس وقت سرزمین بلقاء پہنچ گئے ہیں اور حمص میں قیام کیا ہے، رسول خدا ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تبوک جانے کے لئے تیار ہو جاؤ کہ جو سرزمین بلقاء کا ایک علاقہ ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے مکہ اور اطراف کے قبیلے خزاعہ، مزینہ اور جہینہ جو اسلام لا چکے تھے ان کی طرف کچھ لوگوں کو روانہ کیا تاکہ وہ جہاد کے لئے آمادہ ہو جائیں۔

رسول خدا ﷺ نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ مکمل طور سے جنگ کے لئے آمادہ رہیں اور دولتمندوں سے فرمایا: اگر تم بذات خود ضعف و کمزوری کی بناپر جنگ کرنے کی قدرت نہیں رکھتے تو اپنے اموال سے لشکر اسلام کی مدد کرو۔

جنگ تبوک میں پیغمبر اسلام ﷺ کا خطبہ

پیغمبر اسلام ﷺ نے جنگ تبوک میں خطبہ پڑھا اور حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا: "اے لوگو! جان لو سب سے عمدہ اور بہترین خبریں اور باتیں قرآن کی ہیں اور بہترین کلمات اور اعمال تقویٰ و پرہیزگاری ہے اور بہترین قوم، قوم ابراہیم خلیل خدا ہے اور سب سے اچھی سنت میری سنت ہے اور عمدہ ترین قصے اور واقعات قرآن مجید کے واقعات ہیں جسے قرآن نے احسن القصص کہا ہے اور بہترین کردار ثابت قدمی ہے اور بدترین کردار سستی و لغزش ہے اور سب سے عمدہ ہدایت و رہبری پیغمبروں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کی رہبری ہے اور سب سے شریف موت اللہ کی راہ میں شہید ہونا ہے نابینا اور اندھے وہ ہیں جو ہدایت کے بعد گمراہی اختیار کرلیں اور بہترین عمل وہ ہے جو مفید و سود مند ہو اور بہترین راستہ وہ ہے جو پیروی کے لائق ہو اور واقعی نابینا وہ ہیں جن کے دل اندھے ہوں اور کریم کے ہاتھ بخیل اور پست فطرت ہاتھوں سے زیادہ قیمت رکھتے ہیں اور تھوڑا مال اگر زندگی گذارنے کے لئے کافی ہو تو اس مال کثیر سے بہتر ہے جو انسان کو سرکش و نافرمان بنادے اور بدترین عذر و معافی وہ ہے جو انسان حالتِ احتضار میں انجام دے اور سب سے سخت پشیمانی و شرمندگی قیامت کی شرمندگی ہے، مسلمانوں میں بہت کم لوگ ہیں جو نماز جمعہ میں شریک ہوتے ہیں ان میں سے بعض لوگ ذکر پروردگار تو کرتے ہیں مگر تکبر و غرور کے ساتھ، اے لوگو! جان لو کہ جھوٹ سب سے بڑا اور بدترین گناہ ہے اور بہترین قناعت وہ ہے جو عزت نفس کو تقویت پہنچائے اور بہترین زاد راہ تقویٰ اور عظیم ترین حکمت خوف خدا اور خشیت الٰہی ہے اور بہترین دل کی سوچ خدا پر یقین ہے اور رونا و گریہ و زاری اسلام سے پہلے اور جاہلیت کے آداب و رسوم میں سے ہے مستی اور نشہ کرنا خود کو اپنے ہاتھوں آگ میں ڈالنا ہے اور بے ہودہ اشعار کہنا شیطان کا وطیرہ اور وسواس ہے اور منشیات کا استعمال معصیت اور گناہوں کا اقدام ہے، عورتیں شیطان کا پھندہ اور جوانی دیوانگی اور جنون کا ایک حصہ ہے۔اور بدترین تجارت ربا ہے اور بدترین خوراک یتیموں کا مال کھانا ہے اور سعادتمند وہ شخص ہے جو نصیحتوں کو قبول کرے اور شقی و بدبخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں بھی شقی رہا ہو۔

اے لوگو! تم میں سے کوئی بھی چار ہاتھ سے زیادہ زمین نہیں پائے گا اور تمہارے عمل کا خاتمہ اور فیصلہ قیامت کے دن ہوگا اور اس دن تمام چیزوں کا دار و مدار تمہارے عمل پر ہوگا اور سب سے بڑا ربا جھوٹ ہے اور ہر آنے والی گھڑی قیامت سے قریب ہے، مومن کو گالی دینا فسق و فجور اور مومن کو قتل کرنا کفر ہے اور اس کی غیبت کرنا اس کا گوشت کھانا ہے اور مومن کے مال کا احترام اس

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے خون کا احترام ہے۔ جو شخص اپنے تمام امور میں خدا پر توکل و اعتماد کرے تو خدا اس کے لئے کافی ہے اور اگر صبر کرنے والا کامیاب و کامران ہوتا ہے اور جو شخص بھی لوگوں کی لغزش و خطا کو معاف اور لوگوں کی برائیوں کو نظر انداز کر دیتا ہے خداوند عالم بھی اسے معاف کر دیتا ہے اور جو لوگ غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں وہ خدا کے یہاں ثواب کے حقدار ہوتے ہیں اور جو شخص مصیبت کے وقت صبر و استقامت سے کام لیتا ہے خداوند عالم اُسے بہترین اجر و ثواب عطا کرتا ہے اور جو لوگ دوسروں کی باتوں پر عمل کرتے ہیں تو وہ جان لیں کہ خدا ان کی باتوں کو سن رہا ہوتا ہے پس جو شخص خاموشی و سکوت اختیار کرتا ہے خداوند عالم اس کا اجر دوگنا کر دیتا ہے اور جو خدا کی نافرمانی کرتا ہے وہ عذاب خدا میں مبتلا ہوتا ہے۔

خدایا! مجھے اور میری امت کو بخش دے، میں اپنے اور تمہارے لئے خدا سے طلب مغفرت کرتا ہوں۔"

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ سن کر لوگ جہاد کے لئے آمادہ ہوئے اور عرب کے اکثر قبیلوں کے لوگ جنگ تبوک کے لئے روانہ ہوگئے بس گروہ منافقین نے جنگ میں شرکت نہیں کی۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جد (حر) بن قیس سے ملاقات کی اور فرمایا: اے ابا وہب! میرے ساتھ جنگ کرنے کے لئے چلوگے؟ شاید زرد رنگ لڑکیاں تمہیں خدمت کے لئے دستیاب ہو جائیں؟

اس نے عرض کیا: خدا کی قسم میرے قبیلے میں مجھ سے زیادہ کوئی عورتوں سے محبت و دل بستگی نہیں رکھتا، مجھے امتحان و آزمائش میں قرار نہ دیجئے، مجھے خوف ہے کہ میں روم کی لڑکیوں کو دیکھوں اور صبر و تحمل کی طاقت نہ لاسکوں، مجھے اس سفر جہاد پر نہ لے جایئے پھر اس نے اپنے اہل و عیال کو حکم دیا کہ اس گرمی کے موسم میں جنگ میں نہ جائیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس کے لڑکے نے کہا: میں ابھی پیغمبرؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ تم نے قبیلے والوں کو جنگ میں جانے سے منع کیا ہے اور ان سے کہا ہے کہ اس گرمی کے موسم میں جنگ میں شرکت نہ کرو تاکہ تم پر قہر الٰہی نازل ہو اور تیرے بارے میں کوئی آیت نازل ہو تاکہ مسلمان قیامت تک اُسے پڑھیں۔اُسی وقت پروردگار نے یہ آیت نازل فرمائی: (وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي ۚ أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ۗ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ"[1] پھر جد (حر) بن قیس نے کہا کہ محمد کے خیال میں اہل روم سے جنگ کرنا عام قبیلوں سے جنگ کرنے کی طرح ہے اور جان لو کہ وہ اس جنگ سے زندہ واپس نہیں آئیں گے۔[2]

عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ (۴۳)

۴۳۔ "پیغمبر خدا ﷺ نے آپ سے درگذر کیا کہ آپ نے کیوں انہیں پیچھے رہ جانے کی اجازت دیدی بغیر یہ معلوم کئے ہوئے کہ ان میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔"

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آیت (عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ) کی تفسیر میں فرمایا کہ اہل مکر و فریب کو پہچانو یہ وہ لوگ ہیں جو بغیر کسی عذر کے جنگ میں شریک ہونے سے گریز کرتے ہیں۔[3]

---

[1]۔ سورۂ توبہ، آیت ۴۹، ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم کو اجازت دے دیجئے اور فتنے میں نہ ڈالئے تو آگاہ ہو جاؤ کہ یہ واقعاً فتنہ میں گر چکے ہیں اور جہنم تو کافرین کو ہر طرف سے احاطہ کئے ہوئے ہے۔

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۲۵

[3]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۲۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ (۴۴) إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ (۴۵) وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَلَٰكِنْ كَرِهَ اللَّهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْقَاعِدِينَ (۴۶) لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ وَفِيكُمْ سَمَّاعُونَ لَهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ (۴۷)

۴۴۔ "جو لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ ہر گز اپنے مال و جان سے جہاد کرنے کے خلاف اجازت نہ طلب کریں گے کہ خدا صاحبان تقویٰ کو خوب جانتا ہے۔"

۴۵۔ "یہ اجازت صرف وہ لوگ طلب کرتے ہیں جن کا ایمان اللہ اور روز آخرت پر نہیں ہے اور ان کے دلوں میں شبہہ ہے اور وہ اِسی شبہہ میں چکر کاٹ رہے ہیں۔"

۴۶۔ "یہ اگر نکلنا چاہتے تو اس کے لئے سامان تیار کرتے لیکن خدا ہی کو ان کا نکلنا پسند نہیں ہے اس لئے اس نے ان کے ارادوں کو کمزور رہنے دیا اور ان سے کہا گیا کہ اب تم بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔"

۴۷۔ "اگر یہ تمہارے درمیان نکل بھی پڑتے تو تمہاری وحشت میں اضافہ ہی کر دیتے اور تمہارے درمیان فتنے کی تلاش میں گھوڑے دوڑاتے پھرتے اور تم میں ایسے لوگ بھی تھے جو ان کی سننے والے بھی تھے اور اللہ تو ظالمین کو خوب جاننے والا ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابو خثیمہ کا واقعہ

(لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۗ وَاللهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَإِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَوَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَلَكِنْ كَرِهَ اللهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْقَاعِدِينَلَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا)

(مَا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا) اس آیت میں (خَبَالًا) سے مراد وبال جان ہے۔ (وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ) سے مراد یعنی تم سے دور بھاگتے ہیں۔

بعض افراد جو دین میں صدق نیت اور بصیرت کے ساتھ شامل تھے اور ان کے عقائد صحیح و سالم تھے انہوں نے بھی رسول خدا ﷺ کی نافرمانی کی، لیکن انہوں نے دل میں یہ طے کر رکھا تھا کہ ہم رسول خدا ﷺ کے روانہ ہونے کے بعد ان سے جا کر ملحق ہوں گے۔ انہیں افراد میں سے ایک شخص "ابو خثیمہ" بھی تھے جس کی دو بیویاں اور دو الگ الگ خیمے تھے، ان کی بیویوں نے اپنے خیموں میں پانی چھڑک رکھا تھا اور ان میں ٹھنڈا پانی بھی فراہم کر رکھا تھا اور لذیذ کھانوں کا انتظام بھی کیا تھا جیسے ہی رسول خدا ﷺ نے مسلمانوں کو سفر پر چلنے کا حکم دیا ابو خثیمہ اپنے خیمے میں گئے خوبصورت بیویوں کو دیکھ کر ان کے نفس نے ہوس کی دعوت دی اور پھر انہوں نے اپنی خواہشات نفس کے جواب میں خود سے کہا: صحیح نہیں ہے کہ رسول خدا ﷺ اتنی عظمت و فضیلت کے باوجود بھی اتنی سخت گرمی و دھوپ اور سنگین اسلحوں کے ساتھ سفر کریں اور خدا کی راہ میں جہاد کریں اور ابو خثیمہ جو ایک طاقتور مرد ہے وہ اپنے خیمے میں اپنی خوبصورت بیویوں کے ساتھ عیش و لذت میں مشغول رہے!

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نہیں خدا کی قسم! یہ انصاف نہیں ہے؛ اتنا خود سے کہنے کے بعد وہ اپنی جگہ سے اُٹھے اور اپنے اونٹ پر سامان سفر باندھا اور رسول خدا ﷺ سے ملحق ہوگئے۔ جب لوگوں نے دور سے سواری کو آتے دیکھا تو رسول خدا ﷺ کو اطلاع دی۔

پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: "وہ ابو خثیمہ ہوگا۔" ابو خثیمہ پیغمبرؐ کی خدمت میں پہنچے اور اپنا پورا ماجرا بیان کیا۔ آنحضرتؐ نے ان کے لئے جزائے خیر کی دعائیں کیں۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کا واقعہ

حضرت ابوذرؓ بھی رسول خدا ﷺ کے پاس تین دن بعد پہنچے جس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کا اونٹ ضعیف و لاغر تھا اور راستہ ہی میں مر گیا تھا لہٰذا ابوذر کو مجبوراً اپنا سامان اپنی پشت پر لادنا پڑا، تین دن بعد مسلمانوں نے دیکھا کہ کوئی دور سے چلا آرہا ہے تو انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو آگاہ کیا آپ نے فرمایا: وہ ابوذر ہوں گے۔

انہوں نے کہا: ہاں! وہ ابوذر ہی ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: جاؤ ابوذر کا استقبال کرو کیونکہ وہ بہت پیاسے ہیں انہیں جلد سیراب کرو۔ مسلمان پانی لے کر ان کے استقبال کے لئے گئے۔ حضرت ابوذر پانی کا برتن اٹھائے رسول اسلام ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔

پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: جب کہ تمہارے پاس پانی تھا مگر تم نے نہیں پیا اور پیاسے رہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابوذر نے کہا: ہاں اے رسول خداﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! راستے میں ایک پتھریلے گڑھے سے ٹھوکر لگی، اس گڑھے میں پانی موجود تھا جب میں نے اُسے پیا تو بہت عمدہ پانی تھا لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ جب تک میرے حبیب رسول خداﷺ اِسے نوش نہیں کریں گے میں بھی نہیں پیوں گا۔

حضرت رسول خداﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! خدا تجھ پر رحمت نازل کرے تم تنہا زندگی بسر کر رہے ہو اور تنہائی و غربت میں ہی تمہیں موت آئے گی اور تنہا محشور ہوگے اور تنہا ہی بہشت میں داخل ہوگے۔

اے ابوذر! عراق کے کچھ لوگ تمہارے ہاتھوں سے نجات پائیں گے وہی لوگ تمہارے جنازے پر پہنچیں گے، تمہیں غسل و کفن دیں گے اور تمہارے جنازے پر نماز پڑھیں گے اور دفن کریں گے۔

جس وقت عثمان نے ابوذر کو ربذہ کی طرف دربدر کیا تو ان کے فرزند کو وہیں پر فرشتہ اجل نے ان سے چھین لیا۔ ابوذر اپنے بیٹے کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے اور کہا اے "ذر" خدا تجھ پر رحمت نازل کرے کہ تم اپنے ماں باپ کے لائق فرزند تھے میں تمہاری موت پر رنجیدہ و پریشان نہیں ہوں اور خدا کے علاوہ کسی سے کوئی حاجت نہیں رکھتا لیکن میں تمہاری پریشانیوں پر غمزدہ ہوں کہ اگر عذاب قبر اور برزخ نہ ہوتا تو میری خواہش تھی کہ تمہارے بجائے میں قبر میں ہوتا۔ اے کاش! مجھے اس بات کی خبر ہوتی کہ منکر و نکیر نے تم سے کیا سوال کیا اور تم نے کیا جواب دیا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور کہا: خدایا! تونے اپنے اور میرے لئے اس کے اوپر کچھ حقوق

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

معین کئے میں نے اپنے حق کو اُسے بخش دیا ہے اور تو بھی اپنا حق اسے بخش دے کیوں کہ تو اپنے حقوق کے بخشنے کا زیادہ حقدار ہے اور تو مجھ سے زیادہ کریم ہے۔

ابوذر کے پاس ربذہ میں بہت سی بکریاں تھیں جس کی آمدنی سے وہ اپنے گھر کا خرچ چلاتے تھے۔ اچانک وبا پھیلی اور تمام بکریاں مر گئیں اور ابوذر کے اہل و عیال بھوک و پیاس کی شدت سے جاں بحق ہو گئے یہاں تک کہ جناب ابوذر اور ان کی ایک بیٹی کے علاوہ کوئی باقی نہ بچا۔

جناب ابوذر کی بیٹی کہتی ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا: بابا! میں بہت بھوکی ہوں اور تین دن گزر گئے میں نے کچھ نہیں کھایا ہے۔

تو میرے بابا نے مجھ سے کہا: اے بیٹی! اٹھو صحرا کی طرف چلتے ہیں اور کوئی دانہ دار گھاس[1] تلاش کرتے ہیں۔ ہم لوگ صحرا میں گئے لیکن کچھ بھی ہاتھ نہ لگا۔ میرے والد نے کچھ خاک جمع کی اور اس پر سر رکھ کر لیٹ گئے۔ میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھیں پلٹنے لگیں بابا کی یہ حالت دیکھ کر مجھے رونا آگیا میں نے کہا: اے بابا جان اگر آپ دنیا سے رخصت ہو گئے تو میں کیا کروں گی!

انہوں نے کہا: اے میری لخت جگر ڈرو نہیں جب میرا انتقال ہو جائے گا تو عراق سے ایک قافلہ آئے گا جو تمہاری مدد کرے گا کیونکہ میرے سید و سردار جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک میں مجھے خبر دی تھی کہ اے ابوذر! تم تنہا زندگی بسر کروگے اور تنہائی و غربت میں ہی تمہیں موت

---

[1]۔ایک قسم کی گھاس ہے جسے عربی میں "القت" کہتے ہیں۔ مجمع البیان میں اس کی تعریف یہ ہے کہ یہ ایک قسم کی گھاس ہے جس سے قحط کے زمانے میں عرب بادیہ نشین ایک غذا تیار کرکے کھاتے تھے۔ رضوی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آئے گی اور تنہا ہی محشور ہوگے اور تنہا ہی بہشت میں داخل ہوگے۔ اہل عراق کا ایک گروہ تمہارے ذریعے سعادت وکامرانی حاصل کرے گا جو تمہیں غسل وکفن دے کر دفن کرے گا۔[1]

اے میری پارہ جگر! جب میرا انتقال ہو جائے تو میری عبا مجھے اڑھا دینا اور پھر عراق کے راستے پر بیٹھ جانا اور جب کوئی قافلہ آتا ہوا دکھائی دے تو اس کے پاس جا کر کہنا کہ یہ پیغمبر اسلام ﷺ کے صحابی ابوذر کی لاش ہے۔ راوی کہتا ہے کہ ربذہ کے ایک گروہ نے جناب ابوذر کے پاس آکر کہا: اے ابوذر تمہیں کس چیز سے شکایت ہے؟

آپ نے کہا: اپنے گناہوں سے۔

ان لوگوں نے کہا: کس چیز کی چاہت ہے؟

آپ نے کہا: اپنے پروردگار کی رحمت کی۔

ان لوگوں نے کہا: کیا ہم آپ کے علاج کے لئے حکیم بلائیں؟

آپ نے کہا: میرے حکیم ہی نے مجھے بیمار کیا ہے۔

حضرت ابوذر کی بیٹی کہتی ہیں: جب میرے بابا حالت احتضار میں تھے اور ان کی آخری سانسیں چل رہی تھیں تو میں نے دیکھا کہ ان کے لب گویا تھے اور کہہ رہے تھے:

"مرحبا مرحبا حبیب کہ اپنے مریض کے سرہانے موجود ہے جو پشیمان ہوگا وہ کبھی بھی کامیاب نہ ہوگا۔ خدایا تیرے حق کی قسم تو جانتا ہے کہ میں تیری ملاقات کا کتنا خواہشمند ہوں۔"

---

[1]۔ بحار الانوار، ج۲۱، ص ۲۱۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت ابوذر کی بیٹی کہتی ہیں کہ جب میرے والد کا انتقال ہو گیا تو میں نے اُن کے اوپر عبا ڈال دی اور عراق کے راستے پر بیٹھ گئی تو میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ عراق کی جانب سے آرہے ہیں، میں نے اُن لوگوں سے کہا: اے مسلمانو! دیکھو یہ پیغمبر کے صحابی ابوذر کی لاش ہے پس وہ لوگ جن کے درمیان جناب مالک اشتر بھی تھے، روتے ہوئے گھوڑے سے اترے اور میرے بابا کو غسل و کفن دے کر انہیں دفن کر دیا۔

جناب مالک اشتر کہتے ہیں: ہم نے حضرت ابوذر کو چار ہزار درہم کے قیمتی نئے کپڑے میں جو میرے پاس موجود تھا انہیں دفن کیا ہے۔

جناب ابوذر کی بیٹی کہتی ہیں: میں ہمیشہ نماز و روزہ ادا کرتی تھی؛ ایک رات میں اپنے بابا کی قبر کے پاس سوئی تھی کہ خواب میں دیکھا کہ بابا ہمیشہ کی طرح قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں۔ میں نے کہا: بابا جان! پروردگار عالم نے آپ کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا؟ انہوں نے کہا: اے میری لخت جگر! میں ایسے کریم پروردگار کے پاس ہوں جو مجھ سے راضی ہے اور میں اُس سے راضی ہوں اور اس نے ہمارے ساتھ بہت ہی کریمانہ سلوک کیا ہے۔[1]

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۲، ص ۴۳۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں کی توبہ

جنگ تبوک میں پیغمبر اسلام ﷺ کے ساتھ ایک شخص موجود تھا جسے جنگ بدر و اُحد میں بہت زخم لگے تھے اِسی لئے اُسے لوگ "مُضرَب" کے نام سے پکارتے تھے۔ رسول خدا ﷺ نے اُس سے فرمایا کہ لشکر میں جتنے افراد ہیں اُن کی تعداد سے ہمیں آگاہ کرو۔

مُضرب نے لوگوں کو شمار کیا اور کہا: اے پیغمبر خدا ﷺ ! خادموں اور غلاموں کے علاوہ لشکر میں ۲۵ ہزار افراد موجود ہیں۔

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ان کے درمیان مومنین کی تعداد کتنی ہے؟

مضرب نے شمار کیا اور کہا ۲۵ افراد ہیں۔

جو لوگ پیغمبر اسلام ﷺ کے ساتھ نہیں آئے تھے اُن میں سے بعض منافق تھے اور بعض افراد مومن تھے انہیں افراد میں سے کعب بن مالک شاعر، مرادہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ واقفی تھے جب خداوند عالم نے ان کی توبہ قبول کرلی تو کعب نے کہا: مجھے خود پر تعجب ہوتا ہے کیونکہ جس دن رسول خدا ﷺ جنگ تبوک کے لئے روانہ ہورہے تھے اس دن سے زیادہ میں نے کبھی خود کو بحال اور صحت مند محسوس نہیں کیا اور نہ ہی ان دنوں کے علاوہ کبھی میں دو اونٹ کا مالک تھا میں نے دل ہی دل میں خیال کیا کہ کل بازار جاؤں گا اور سفر کا سامان خریدوں گا اور پھر رسول خدا ﷺ کی خدمت میں شرفیاب ہوجاؤں گا۔ دوسرے دن میں بازار گیا اور ابھی سفر کا سامان خرید بھی نہیں سکا تھا کہ ہلال بن امیہ اور مرادہ بن ربیع سے ملاقات ہوئی، ان دونوں نے بھی رسول خدا ﷺ کے حکم سے سرپیچی کی تھی پھر بھی میری سمجھ میں نہ آیا اور میں نے ان دونوں سے کہا کہ کل بازار چلیں گے۔ دوسرے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دن ہم لوگ بازار گئے لیکن پھر بھی کوئی خریداری نہیں کی۔ المختصر ان دنوں ہم لوگ روزانہ پروگرام بناتے تھے کہ کل چلیں گے اور پھر نہیں جاتے تھے یہاں تک کہ خبر ملی کہ رسول خدا ﷺ واپس آرہے ہیں اس وقت ہمیں بہت شرمندگی و ندامت ہوئی۔ جنگ ختم ہونے کے بعد جب رسول خدا ﷺ واپس آئے اور مدینے کے قریب پہنچے تو ہم لوگ ان کے استقبال کے لئے گئے تاکہ انہیں مبارکباد پیش کریں کہ خدا کا شکر ہے کہ آپ لوگ صحیح و سلامت واپس آگئے لیکن جب ہم نے پیغمبرؐ کو سلام کیا تو انہوں نے جواب نہیں دیا اور منہ پھیر لیا۔ پھر ہم نے اپنے دینی بھائیوں کو سلام کیا ان لوگوں نے بھی جواب سلام نہیں دیا۔ یہ خبر ہمارے اہل و عیال تک پہنچ گئی جب ہم لوگ اپنے گھر پہنچے تو ہمارے بیوی بچوں نے بھی ہم سے منہ پھیر لیا اور بات نہیں کی۔ اس کے بعد ہم مسجد میں آئے تو وہاں بھی ہمیں کسی نے سلام نہیں کیا اور نہ ہی گفتگو کی۔ بالآخر ہماری عورتیں پیغمبر اسلام ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ ہمارے شوہروں سے ناراض ہیں کیا ہمارا بھی وظیفہ ہے کہ ہم ان سے دوری اختیار کریں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: نہیں، تم لوگ ان سے دوری اختیار نہ کرو لیکن دیکھو ان سے ہمبستر نہ ہونا۔ جب کعب اور ان کے دونوں ساتھیوں کا ماجرا اس حد تک پہنچ گیا تو انہوں نے آپس میں کہا: اب مدینہ میں ہم رہنے کے قابل نہیں رہے کیونکہ نہ تو رسول خدا ﷺ ہی ہم سے بات کر رہے ہیں اور نہ ہی کوئی دوسرا شخص ہم سے ہم کلام ہونا پسند کرتا ہے؛ آؤ اس پہاڑی پر چل کر دعا اور گریہ و زاری کرتے ہیں یا تو خدا ہماری غلطیوں کو معاف کر دے گا یا یہ کہ وہیں ہمیں موت آجائے گی۔

تینوں مدینے سے نکلے اور شہر کے قریب کوہ ذباب پر گئے اور وہیں عبادت، نماز اور روزہ بجا لانے لگے۔ ان کی بیویاں کھانا پانی لا کر زمین پر رکھ دیتی تھیں اور بغیر گفتگو کئے ہوئے واپس چلی جاتی تھیں؛ یہ سلسلہ بہت دنوں تک چلتا رہا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایک دن کعب نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا: اے میرے ساتھیو! اب جب کہ ہم ذلت و مصیبت میں گرفتار ہوگئے ہیں اور خدا و رسول، ہمارے اہل و عیال اور برادران دینی رسول خدا ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے ہم سے ناراض و غضبناک ہیں اور کوئی بھی ہم سے بات کرنا پسند نہیں کرتا تو پھر ہم آپس میں ایک دوسرے سے کیوں باتیں کریں؟ ہم بھی مسلمان ہیں اور ہمیں بھی رسول خدا ﷺ کی پیروی کرنی چاہئے اور آپس میں ایک دوسرے سے گفتگو نہیں کرنی چاہئے۔اب ہم میں سے ہر ایک اس پہاڑ کے ایک گوشے میں چلا جائے اور قسم کھائے کہ ایک دوسرے سے بات نہیں کریں گے یہاں تک کہ موت آجائے یا خدا ہماری غلطیوں کو معاف کردے۔

انہوں نے تین روز ایسے ہی گذار دیئے اور تینوں دوست پہاڑ پر تنہا زندگی بسر کرنے لگے یہاں تک کہ ایک دوسرے کو دیکھا بھی نہیں۔

تیسرے دن جب رسول خدا ﷺ جناب ام سلمہ کے گھر تشریف فرما تھے کہ آیۂ توبہ یعنی ان کی مغفرت کی خوشخبری نازل ہوئی؛ وہ آیت یہ تھی:

"لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ"[1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے اور مہاجرین و انصار سے مراد ابوذر، ابو خثیمہ اور عمیر بن وہب تھے جو رسول خدا ﷺ کے ساتھ نہیں گئے تھے بلکہ بعد میں ان سے ملحق ہوئے تھے۔

---

[1]۔ سورہ توبہ، آیت ۱۱۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پھر راوی نے ان تینوں ساتھیوں کے بارے میں کہ جن کے متعلق آیت (وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا)[1] نازل ہوئی تھی کہا کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے: (وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خالفوا) کیونکہ (خُلِّفُوا) کے معنی جبری انکار کے ہیں کہ مرتکب ہونے والا گنہگار اور لائق ملامت نہیں ہوتا ہے۔ (حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ)[2] اسی وجہ سے زمین اپنی تمام وسعتوں سمیت ان پر تنگ ہو گئی کہ نہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے گفتگو کر رہے تھے اور نہ ہی قوم و قبیلہ اور ان کے اہل و عیال ان سے ہم کلام ہو رہے تھے اسی وجہ سے مدینہ ان کے لئے تنگ ہو گیا تھا یہاں تک کہ مدینہ سے نکل کر پہاڑ کے دامن میں پناہ لے لی اور جب خداوند عالم نے دیکھا کہ وہ لوگ اپنی غلطیوں پر نادم ہو گئے ہیں تو ان کی توبہ قبول کر لی۔[3]

إِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَإِنْ تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ (۵۰) قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (۵۱)

۵۰۔ "ان کا حال یہ ہے کہ آپ تک جب نیکی پہنچتی ہے تو انہیں بُری لگتی ہے اور کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا اور خوش و خرم واپس چلے جاتے ہیں۔"

۵۱۔ "آپ کہہ دیجئے کہ ہم تک وہی حالات آتے ہیں جو خدا نے ہمارے حالات میں لکھ دیئے ہیں۔ وہی ہمارا مولا ہے اور صاحبان ایمان اسی پر توکل و اعتماد رکھتے ہیں۔"

---

[1]۔ سورۂ توبہ، آیت ۱۱۸۔ اور اللہ نے ان تینوں پر بھی رحم کیا جو جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے۔

[2]۔ سورہ توبہ، آیت ۱۱۸

[3]۔ بحار الانوار، ج ۲۱، ص ۲۱۸؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۲۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابی الجارود روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت (إِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَإِنْ تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ) کی تفسیر میں فرمایا کہ "حسنة " سے مراد غنیمت و عافیت ہے اور "مُصِيبَةٌ" سے مراد بلا و سختی ہے۔ (يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ۔ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ)

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۖ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا ۖ فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ (۵۲)

۵۲۔ "آپ کہہ دیجئے کہ ہمارے بارے میں جس بات کا بھی انتظار کر رہے ہو وہ دو میں سے ایک نیکی ہے اور ہم تمہارے بارے میں اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ خدا اپنی طرف سے یا ہمارے ہاتھوں سے تمہیں عذاب میں مبتلا کر دے لہٰذا اب عذاب کا انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔"

(قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ) اس آیت میں "إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ) سے مراد غنیمت و بہشت ہے۔ "إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ)

اسی طرح یہ آیت جد (حر) بن قیس کے بارے میں بھی نازل ہوئی ہے کہ علی بن ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ جب جد بن قیس نے اپنی قوم سے کہا کہ اس گرمی کے موسم میں جنگ کے لئے نہ جاؤ (فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ ۗ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ۚ لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ) [1] تو پروردگار عالم نے جد (حر) بن قیس اور اس کے ساتھیوں کو ذلیل و خوار کر دیا۔

حدیث منزلت

جب رسول خدا ﷺ نے ارادہ کیا کہ جنگ کے لئے مدینہ سے باہر جائیں تو امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو مدینے میں اپنا جانشین و نائب بنایا اس وقت منافقین نے کہا: پیغمبر ﷺ اس لئے اپنے ساتھ علیؑ کو نہیں لے گئے اور انہیں مدینے میں اپنی جگہ معین کیا کیونکہ انہیں جنگ میں لے جانا نحوست سمجھا۔ جب منافقین کی باتیں حضرت علی علیہ السلام تک پہنچیں تو آپ نے جنگی لباس پہنا، تلوار اٹھائی اور "جرف" نامی علاقے میں رسول خدا ﷺ سے ملاقات کی۔

پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: اے علیؑ! کیا میں نے مدینے میں تمہیں اپنا جانشین نہیں بنایا تھا؟

---

[1]۔ سورۂ توبہ، آیات ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۳، جو لوگ جنگ تبوک میں نہیں گئے وہ رسول اللہ کے پیچھے بیٹھے رہنے پر خوش ہیں اور انہیں اپنے جان و مال سے راہ خدا میں جہاد ناگوار معلوم ہوتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ تم لوگ گرمی میں نہ نکلو۔ تو پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ آتش جہنم اس سے زیادہ گرم ہے اگر یہ لوگ کچھ سمجھنے والے ہیں۔ اب یہ لوگ ہنسیں کم، روئیں زیادہ کہ یہی ان کے کئے کی جزا ہے۔ اس کے بعد اگر خدا آپ کو ان کے کسی گروہ تک میدان سے واپس لائے اور یہ دوبارہ خروج کی اجازت طلب کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ تم لوگ بھی میرے ساتھ نہیں نکل سکتے اور کسی دشمن سے جہاد نہیں کر سکتے تم نے پہلے ہی بیٹھے رہنا پسند کیا تھا تو اب بھی پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو اور خبردار ان میں سے کوئی مر بھی جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھئے گا اور اس کی قبر پر کھڑے بھی نہ ہوئیے گا کہ ان لوگوں نے خدا اور رسول کا انکار کیا ہے اور حالت فسق میں دنیا سے گزر گئے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا: ہاں لیکن منافقوں کا کہنا ہے کہ آپ نے مجھے نحوست کی وجہ سے مدینہ میں چھوڑا ہے اور اپنے ساتھ نہیں لے گئے ہیں!

پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: منافقین جھوٹ بولتے ہیں۔ اے علی! کیا تمہیں یہ پسند نہیں ہے کہ میں تمہارا بھائی اور تم میرے ویسے بھائی بنوں جس طرح ہارون موسیٰ کے بھائی تھے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا کیونکہ اگر میرے بعد کوئی پیغمبر آتا تو وہ کوئی اور نہیں بلکہ تم ہوتے۔ تم میری امت میں میرے خلیفہ اور دنیا و آخرت میں میرے بھائی اور وزیر ہو اس وقت علی علیہ السلام مدینہ واپس آگئے۔

پیغمبر اسلام ﷺ کے پاس سات افراد پر مشتمل گریہ و بکاء کرنے والوں کا ایک گروہ آیا جن میں سے ایک قبیلۂ بنی عمرو بن عوف سے سالم بن عمیر تھا جس نے جنگ بدر میں بھی شرکت کی تھی اور قبیلہ بنی واقف سے ہدمی (ہرمی مدعی) بن عمیر تھا اور قبیلۂ بنی جاریہ سے علیۃ بن زید (یزید) تھا کہ جو پیغمبر اسلام ﷺ کے پاس بطور صدقہ خرما لایا تھا کیونکہ پیغمبرؐ نے لوگوں کو حکم دیا تھا کہ صدقہ نکالیں اور وہ لوگ صدقہ پیغمبرؐ کے پاس لاتے تھے پس علیۃ نے رسول اسلام ﷺ سے کہا: اے پیغمبر خدا ﷺ خدا کی قسم میرے پاس اس خرمے کے علاوہ کچھ نہیں تھا کہ صدقہ دیتا میری جانب سے انہی خرموں کو قبول کر لیجئے۔

پیغمبر اسلام ﷺ نے اس سے فرمایا: خدا نے تیرے صدقے کو قبول کر لیا ہے۔

اسی طرح قبیلۂ بنی مازن بن النجار سے ابو لیلیٰ عبد الرحمٰن بن کعب اور قبیلہ بنی سلمہ سے عمر بن غنمہ اور قبیلۂ بنی زریق سے سلمہ بن صخر اور قبیلہ بنی العریاض سے ناصر بن ساریۂ سلمی تھے جو سب کے سب پیغمبر اسلام ﷺ کے پاس روتے ہوئے آئے اور عرض کیا: اے رسول خدا ﷺ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہمارے پاس نہ مال و دولت ہے اور نہ ہی سواریاں کہ آپ کے ساتھ جنگ کے لئے چلیں۔ اس وقت پروردگار نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: (لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ)[1] فرمایا: ان گریہ کرنے والوں نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے پہننے کے لئے جوتا طلب کیا۔ اور پھر فرمایا: (إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ ۚ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ)[2] جن لوگوں نے جنگ میں نہ جانے کی اجازت مانگی تھی وہ مختلف قبائل کے اسّی افراد تھے جو یہ چاہتے تھے کہ عورتوں کی طرح گھر میں بیٹھے رہیں۔[3]

---

[1]۔ سورۂ توبہ، آیت ۹۱، ۹۲۔ جو لوگ کمزور ہیں یا بیمار ہیں یا ان کے پاس راہ خدا میں خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے ان کے بیٹھے رہنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ خدا اور رسول کے حق میں اخلاص رکھتے ہوں کہ نیک کردار لوگوں پر کوئی الزام نہیں ہوتا اور اللہ بہت بخشنے والا اور مہربان ہے اور ان پر بھی کوئی الزام نہیں ہے جو آپ کے پاس آئے کہ انہیں بھی سواری پر لے لیجئے اور آپ ہی نے کہہ دیا کہ ہمارے پاس سواری کا انتظام نہیں ہے اور وہ آپ کے پاس سے اس عالم میں پلٹے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور انہیں اس بات کا رنج تھا کہ ان کے پاس راہ خدا میں خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے۔

[2]۔ سورۂ توبہ، آیت ۹۳۔ الزام ان لوگوں پر ہے جو غنی اور مالدار ہو کر بھی اجازت طلب کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پسماندہ لوگوں میں شامل ہو جائیں اور خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے اور اب کچھ جاننے والے نہیں ہیں۔

[3]۔ تفسیر صافی، ج ۳، ص ۴۵۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ يُتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۖ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ(۵۳)وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ(۵۴)فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ(۵۵)وَيَحْلِفُونَ بِاللهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ(۵۶)لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ(۵۷)

۵۳۔ "کہہ دیجئے کہ تم بخوشی خرچ کرو یا جبراً تمہارا عمل قبول ہونے والا نہیں ہے کہ تم ایک فاسق قوم ہو۔"

۵۴۔ "اور ان کے نفقات کو قبول ہونے سے صرف اس بات نے روک دیا ہے کہ انہوں نے خدا اور رسول کا انکار کیا ہے اور یہ نماز بھی سستی اور کسل مندی کے ساتھ بجالاتے ہیں اور راہ خدا میں کراہت اور ناگواری کے ساتھ خرچ کرتے ہیں۔"

۵۵۔ "تمہیں ان کے اموال اور اولاد حیرت میں نہ ڈال دیں بس اللہ کا ارادہ یہی ہے کہ انہیں کے ذریعے ان پر زندگانی دنیا میں عذاب کرے اور حالت کفر ہی میں ان کی جان نکل جائے۔"

۵۶۔ "اور یہ اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ یہ تمہیں میں سے ہیں حالانکہ یہ تم میں سے نہیں ہیں یہ بزدل لوگ ہیں۔"

۵۷۔ "ان کو کوئی پناہ گاہ یا غار یا گھس بیٹھنے کی جگہ مل جائے تو اس کی طرف بے تحاشہ بھاگ جائیں گے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خداوند عالم منافقین کے بارے میں فرماتا ہے: اے محمد ان سے کہہ دو: (أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ يُتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۖ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ۔۔۔ تَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ) چاہے تم خوشی خوشی خرچ کرو یا جبراً ہرگز تمہارا عمل قبول نہیں ہوگا کیونکہ تم لوگ ایک فاسق قوم ہو اور انفاق کی قبولیت میں کوئی چیز مانع نہ ہوئی مگر یہ کہ انہوں نے خدا اور رسول کا انکار کیا ہے اور نماز بھی سستی و بے حالی سے پڑھتے ہیں اور جب خرچ کرتے ہیں تو کراہت سے خرچ کرتے ہیں تمہیں ان کی اولاد اور اموال حیرت میں نہ ڈال دیں کیونکہ خداوند عالم چاہتا ہے کہ انہیں (مال و اولاد) کے ذریعے ان پر زندگانی دنیا میں عذاب کرے اور حالت کفر ہی میں ان کی جان نکل جائے۔

منافقوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے قسم کھائی تھی کہ ہم مومنین میں سے ہیں پس خدا نے یہ آیت نازل فرمائی: (وَيَحْلِفُونَ بِاللهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ) یعنی اگر انہیں غار یا پہاڑ پر کوئی جگہ مل جائے تو وہیں پناہ لے لیں گے: (لَوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ) یعنی تم لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں۔[1]

وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ (۵۸) وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللهُ سَيُؤْتِينَا اللهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللهِ رَاغِبُونَ (۵۹) إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِنَ اللهِ ۗ وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (۶۰)

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۳۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵۸۔ "اور انہیں میں سے وہ بھی ہیں جو خیرات کے بارے میں الزام لگاتے ہیں کہ انہیں کچھ مل جائے تو راضی ہو جائیں گے اور نہ دیا جائے تو ناراض ہو جائیں گے۔"

۵۹۔ "حالانکہ اے کاش یہ لوگ خدا و رسول کے دیئے ہوئے پر راضی ہو جاتے اور یہ کہتے کہ اللہ ہمارے لئے کافی ہے عنقریب وہ اور اس کا رسول اپنے فضل و احسان سے عطا کر دیں گے اور ہم تو صرف اللہ کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں۔"

۶۰۔ "صدقات و خیرات بس فقراء، مساکین اور ان کے کام کرنے والے اور جن کی تالیف قلب کی جاتی ہے اور غلاموں کی گردن کی آزادی میں اور قرضداروں کے لئے اور راہ خدا میں اور غربت زدہ مسافروں کے لئے ہیں یہ اللہ کی طرف سے فریضہ ہے اور اللہ خوب جاننے والا اور حکمت والا ہے۔"

صدقہ

(وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ)

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب پیغمبر اسلام ﷺ کے پاس لوگ صدقہ لے کر آئے تاکہ پیغمبر اُسے تقسیم کریں، بعض دولتمند و ثروتمند بھی وہاں موجود تھے اور اس بات کے منتظر تھے کہ ان صدقوں میں سے انہیں بھی حصہ ملے گا لیکن ان لوگوں کی توقع کے خلاف ہوا، پیغمبر ﷺ نے تمام صدقات غریبوں میں تقسیم کر دیئے، یہ دیکھ کر یہ لوگ بہت ناراض ہوئے اور پھر عیب جوئی اور برائی کرنے میں لگ گئے اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے: ہم نے جان و مال سے پیغمبرؐ کو قوت بخشی اور جنگوں میں ان کی مدد و نصرت کی لیکن پیغمبر تمام مال غنیمت اور صدقات انہیں دے رہے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہیں جو ضعیف و کمزور ہیں اور کسی کام کے نہیں ہیں اسی وقت ان کی مذمت میں یہ آیت نازل ہوئی: (وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللهُ سَيُؤْتِينَا اللهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللهِ رَاغِبُونَ)[1] اس وقت خود خداوند عالم نے صدقات کی تفسیر کی اور اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ان کا مستحق کون ہے اور کسے دینے چاہئیں، پھر ارشاد فرمایا: (إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِنَ اللهِ ۗ وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ) خداوند عالم نے تمام افراد کو ان صدقات سے جدا کرتے ہوئے صرف آٹھ گروہ کو اس کا مستحق قرار دیا اور ان کے نام بیان فرمائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ان آٹھ گروہوں کا ذکر وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "فقراء" سے مراد وہ لوگ ہیں جو گدائی نہ کرتے ہوں اور بھیک نہ مانگتے ہوں اور اہل و عیال رکھتے ہوں اور یہ جو کہا کہ بھکاری نہ ہوں اور در در کی گدائی نہ کرتے ہوں اس کی دلیل یہ آیت ہے؛ ارشاد ہوتا ہے: (لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا)[2] یہ صدقہ ان محتاج لوگوں سے مخصوص ہے جو راہ خدا میں مجبور و لاچار ہوگئے ہیں اور ان میں اتنی توانائی و قدرت نہ ہو کہ کوئی کام کر سکیں اور شرم و حیا کی وجہ سے اپنے حالات کو لوگوں سے پوشیدہ رکھتے ہوں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ یہ لوگ مالدار اور دوسروں کے محتاج نہیں ہیں اور لوگ انہیں ان کے چہرے سے پہچان لیتے ہیں اور کبھی بھی کسی سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتے۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۲، ص ۶۸

[2]۔ سورۂ بقرہ، آیت ۲۷۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور "مساکین" سے مراد بیمار افراد ہیں جیسے اندھے، اپاہج، کوڑھ اور دوسری بیماریاں چاہے مرد ہوں یا عورت یا بچے۔

اور "عاملین علیھا" سے مراد زکوۃ تقسیم کرنے والے افراد ہیں یعنی جو لوگ دوسروں سے زکوۃ وصول کرتے ہیں اور اس مال کو اکٹھا کرکے اُسے بیت المال تک پہنچاتے ہیں تاکہ تقسیم کیا جاسکے۔

اور "مؤلفة قلوبهم" سے مراد وہ لوگ ہیں جو توحید پروردگار کے قائل ہیں لیکن ان کے دل میں معرفت کا چراغ ابھی روشن نہیں ہوا اور وہ اس بات کو نہیں سمجھ سکے ہیں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں لہٰذا رسول اسلام ﷺ ان کے دلوں کو اسلام کی طرف راغب کرتے تھے اور ان سے بے حد محبت کرتے تھے، انہیں دینی تعلیم دیتے تھے تاکہ شاید وہ لوگ آپ کی نبوت کی معرفت حاصل کرلیں اور زکوۃ صدقہ میں سے ایک حصہ ان افراد کے لئے قرار دیا تاکہ ان کے قلوب اسلام کی طرف مائل ہوجائیں۔[1]

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتؑ نے فرمایا: "مولفة قلوبهم" ابوسفیان بن حرب بن بنی امیہ و سہیل بن عمرو کہ جو قبیلہ بنی عامر بن لویٰ سے تھے اسی طرح ہمام بن عمرو اور اس کے بھائی، صفوان بن امیہ بن خلف قرشی، جشمی حمجی، قبیلہ بنی حازم سے اقرع بن حابس، عینیہ بن حصن فزاری، مالک بن عوف، علقمہ بن علاثہ جیساکہ میں نے سنا ہے

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۹۳، ص ۶۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کہ رسول خداﷺ ان میں سے ہر ایک کو سو اونٹ چرواہے کے ساتھ دیا کرتے اور کبھی اس سے کم و زیادہ بھی ہو جاتے تھے۔[1]

"فی الرقاب" رقاب سے مراد وہ مومنین ہیں جن پر غیر عمدی قتل یا کعبہ میں احرام کی حالت میں شکار کرنے یا کفارہ ظہار اور قسم یا دوسری وجوہات کی بنا پر دیت یا جرمانہ ادا کرنا ضروری ہو جاتا ہے لیکن مفلسی و غربت کی وجہ سے وہ اسے ادا نہیں کر سکتے، اسی لئے خداوند عالم نے زکوۃ کے ایک حصے کو ایسے افراد سے مخصوص کیا ہے تاکہ یہ لوگ کفارہ ادا کر سکیں۔

"و الغارمین" اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے شرعی ضرورتوں کی بناء پر کسی سے قرض لیا ہو لیکن اس کی ادائیگی کی قدرت نہ رکھتے ہوں لہٰذا امام پر واجب ہے کہ ان محترم و باعزت قرض داروں کے قرض کو زکوۃ کے مال سے ادا کریں۔

"و فی سبیل اللہ" یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کئے اور اپنے مال خرچ کئے ہیں یا وہ لوگ جن پر حج واجب تھا اور وہ مستطیع بھی تھا لیکن سستی و کوتاہی کی اور غفلت برتی اور حج نہیں کیا اور اب غریب و محتاج ہو گئے یا پھر ان صدقات سے اسپتال یا نہر وغیرہ بنوائیں۔

"و ابن السبیل" اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنے جائز سفر کے دوران کسی حادثہ یا چوری وغیرہ کی وجہ سے غریب ہو جائیں ایسے حالات میں امام پر واجب ہے وہ مالِ زکوۃ سے اتنی مقدار میں اُسے دیں کہ وہ وطن پہنچ جائے۔[2]

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۲، ص ۹۴، ج ۹۳، ص ۶۲

[2]۔ تہذیب الاحکام، ج ۴، ص ۴۹؛ وسائل الشیعہ، ج ۹، ص ۲۱۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

زکوۃ صدقہ کو آٹھ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا اور آٹھوں گروہوں کو بقدر ضرورت دیا جائے گا اور امام جتنی مصلحت سمجھے گا لوگوں کو عطا کرے گا۔[1]

وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۚ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۶۱)

۶۱۔ "ان میں سے وہ بھی ہیں جو پیغمبر کو اذیت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ تو صرف کان ہیں آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے حق میں بہتری کے کان ہیں کہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنین کی تصدیق کرتے ہیں اور صاحبان ایمان کے لئے رحمت ہیں اور جو لوگ رسول خدا ﷺ کو اذیت دیتے ہیں ان کے واسطے دردناک عذاب ہے۔"

چغل خور منافق

(وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ)

اس آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ منافقوں میں سے ایک شخص عبد اللہ بن نفیل تھا وہ ہمیشہ رسول خدا ﷺ کے پاس آتا تھا اور حضرت کی باتوں کو سنتا اور پھر اُسے منافقوں کے درمیان جاکر بیان کرتا اور چغلی لگاتا تھا۔ خداوند عالم نے جبرئیل امین کو بھیجا اور آنحضرتؐ سے کہا: اے محمد! منافقین میں سے ایک شخص ہمیشہ آپ کی برائی و چغلی کرتا ہے اور آپ کی گفتگو کو منافقوں کے درمیان

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۳۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بیان کرتا ہے۔ رسول خدا ﷺ نے پوچھا وہ کون ہے؟ جبرئیل نے کہا: وہ ایک کالے چہرے والا شخص ہے جس کے سر پر بہت زیادہ بال ہیں اور منافقانہ نگاہ رکھتا ہے اور شیطان کی زبان سے گفتگو کرتا ہے۔

رسول خدا ﷺ نے اُسے بلایا اور پورا ماجرا بیان کر دیا۔ عبد اللہ نے قسم کھا کر کہا کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: میں نے تیری بات قبول کر لی لیکن تم آئندہ ایسا کام مت کرنا۔

وہ شخص دوبارہ اپنے دوستوں کے درمیان پہنچا اور کہا کہ محمد بہت سادہ لوح ہیں خدا نے انہیں خبر دی ہے کہ میں ان کے خلاف چغلی کرتا ہوں اور ان کی باتوں کو تمہارے درمیان بیان کرتا ہوں جبکہ انہیں اپنے خدا کی باتوں پر یقین تھا کہ میں ایسا کرتا ہوں لیکن جب میں نے انکار کیا تو انہوں نے قبول کر لیا اور مان گئے۔

اسی وجہ سے خداوند عالم نے یہ آیت نازل کی: (وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۚ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ) یعنی جو کچھ خدا کہتا ہے اُسے قبول کرتے ہیں اور تم بھی جو عذر پیش کرتے ہو اُسے بھی قبول کر لیتے ہیں لیکن دل سے قبول نہیں کرتے بلکہ یہ قبول ظاہری ہے اور مومنین کے فائدے کے لئے ہے جب کہ ان مومنین میں بعض ایسے ہیں جو زبان سے تو ایمان کا اقرار کرتے ہیں لیکن جو کچھ کہتے ہیں اس پر ایمان نہیں رکھتے۔[1]

يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ (۶۲)

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۲، ص ۹۵؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۴۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶۲۔ "یہ لوگ تم لوگوں کو راضی کرنے کے لئے خدا کی قسم کھاتے ہیں حالانکہ خدا و رسول اس بات کے زیادہ حقدار تھے کہ اگر یہ صاحبان ایمان تھے تو واقعاً انہیں اپنے اعمال و کردار سے راضی کرتے۔"

(یَحْلِفُونَ بِاللهِ لَکُمْ لِیُرْضُوکُمْ) یہ آیت منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جو قسم کھا کر مومنین سے کہتے تھے کہ ہم تمہیں میں سے ہیں تاکہ مومنین ان سے راضی رہیں اور خداوند عالم فرماتا ہے: (وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ یُرْضُوهُ إِنْ کَانُوا مُؤْمِنِینَ) حالانکہ ان کے لئے بہتر یہ ہے کہ خدا اور اس کے رسول کو راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہوں۔

یَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَیْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِی قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللهَ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُونَ (۶۴) وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَیَقُولُنَّ إِنَّمَا کُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللهِ وَآیَاتِهِ وَرَسُولِهِ کُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ (۶۵) لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ إِیمَانِکُمْ ۚ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْکُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ کَانُوا مُجْرِمِینَ (۶۶)

۶۴۔ "منافقین کو یہ خوف بھی ہے کہ کہیں کوئی سورہ نازل ہو کر مسلمانوں کو ان کے دل کے حالات سے باخبر نہ کردے تو آپ کہہ دیجئے کہ تم اور مذاق اڑاؤ اللہ بہر حال اس چیز کو منظر عام پر لے آئے گا جس کا تمہیں خطرہ ہے۔"

۶۵۔ "اور اگر آپ ان سے باز پرس کریں گے تو کہیں گے کہ ہم تو صرف بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے، تو آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اور اس کی آیات اور رسول کے بارے میں مذاق اڑا رہے تھے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶۶۔ "تو اب معذرت نہ کرو تم نے ایمان کے بعد کفر اختیار کیا ہے ہم اگر تم میں کی ایک جماعت کو معاف بھی کردیں تو دوسری جماعت پر ضرور عذاب کریں گے کہ یہ لوگ مجرم ہیں۔"

(يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُونَ)

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ تبوک کے لئے مدینے سے باہر تشریف لے گئے تو منافقین آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ کیا محمد یہ گمان کرتے ہیں کہ رومیوں کے ساتھ جنگ کرنا دوسروں سے جنگ کرنے کی طرح آسان ہے دیکھنا محمد کے لشکر سے کوئی بھی صحیح وسالم واپس نہیں آئے گا۔ ان میں سے بعض نے کہا بے کار کی باتیں نہ کرو، خداوند عالم جو کچھ بھی ہمارے درمیان گفتگو ہوتی ہے یا ہمارے دلوں میں جو بھی خیال آتا ہے ان سب سے محمد کو باخبر کردیتا ہے اور ان پر قرآن نازل ہوتا ہے جس کی لوگ تلاوت کرتے ہیں۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم اس وقت محمد سے کہیں گے کہ جو کچھ ہم نے کہا ہے وہ مذاق میں تھا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمار بن یاسر سے فرمایا: منافقوں کے پاس جاؤ۔

عمار ان کے پاس گئے اور کہا: تم لوگوں نے کیا کہا ہے؟

ان لوگوں نے کہا: ہم نے کچھ نہیں کہا ہے ہم تو آپس میں مذاق کررہے تھے اس وقت خداوند عالم نے یہ آیت نازل کی: (وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ) اگر ان سے پوچھو (کہ کیوں مذاق کررہے ہو) تو وہ کہیں گے ہم تو مذاق

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں کھیل کر رہے تھے تو ان سے کہہ دو کہ کیا تم خدا و رسول اور اس کی نشانیوں کا مذاق اڑا رہے تھے؟ تو اب معذرت خواہی نہ کرو کیونکہ تم لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے ہو اگر تم میں سے ایک گروہ کو معاف بھی کر دیں تو دوسرے گروہ پر ضرور عذاب کریں گے کیونکہ یہ لوگ مجرم ہیں۔[1]

ابی الجارود کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت (لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ) کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ: یہ ایک گروہ تھا جو صدق دل سے ایمان رکھتا تھا لیکن ایمان لانے کے بعد منافق ہو گئے اور وہ گروہ چار افراد پر مشتمل تھا۔ (إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ) ان چاروں میں سے ایک مخبر بن حمیر تھا جس نے اپنی غلطیوں کا اعتراف کرکے توبہ کر لی اور کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے نام نے مجھے ہلاک کر دیا ہے پس پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام بدل کر عبد اللہ بن عبد الرحمٰن رکھ دیا۔ اس نے کہا: خدایا مجھے شہید قرار دے اس طرح کہ کوئی یہ نہ جان سکے کہ میں کون تھا اور وہ جنگ یمامہ میں شہید ہو گیا اور کسی کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کس مقام پر شہید ہوا ہے اور اسی وجہ سے خداوند عالم نے اس کی مغفرت فرمائی۔[2]

الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ۘ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۘ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ ۗ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ(٦٧)وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ (٦٨)

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۲۱، ص ۲۲۱؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۵۰

[2] ۔ بحار الانوار، ج ۲۱، ص ۲۲۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا ۚ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (۶۹) أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ ۚ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (۷۰) وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (۷۱) وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (۷۲)

۶۷۔ "منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں سب ایک دوسرے سے ہیں سب برائیوں کا حکم دیتے ہیں اور نیکیوں سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو راہ خدا میں خرچ کرنے سے روکے رہتے ہیں انہوں نے اللہ کو بھلا دیا ہے تو اللہ نے انہیں بھی نظر انداز کر دیا ہے کہ منافقین ہی اصل میں فاسق ہیں۔"

۶۸۔ "اور اللہ نے منافق مردوں اور عورتوں سے اور تمام کافروں سے آتش جہنم کا وعدہ کیا ہے جس میں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں وہی ان کے واسطے کافی ہے اور ان کے لئے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے۔"

۶۹۔ "تمہاری مثال تم سے پہلے والوں کی ہے جو تم سے زیادہ طاقتور تھے اور تم سے زیادہ مالدار اور صاحب اولاد بھی تھے انہوں نے اپنے حصے سے خوب فائدہ اٹھایا اور تم نے بھی اسی طرح اپنے نصیب سے فائدہ اٹھایا جس طرح تم سے پہلے والوں نے اٹھایا تھا اور اسی طرح لغویات میں داخل

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہوئے جس طرح وہ لوگ داخل ہوئے تھے حالانکہ وہی لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہوگئے اور وہی وہ لوگ ہیں جو حقیقتاً خسارے والے ہیں۔"

۷۰۔ "کیا ان لوگوں کے پاس ان سے پہلے والے افراد قوم نوح، عاد، ثمود، قوم ابراہیم، اصحاب مدین اور الٹ دی جانے والی بستیوں کی خبر نہیں آئی جن کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے اور انہوں نے انکار کر دیا خدا کسی پر ظلم کرنے والا نہیں ہے لوگ خود اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں۔"

۷۱۔ "مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں سب ایک دوسرے کے ولی اور مددگار ہیں کہ یہ سب ایک دوسرے کو نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا عنقریب رحمت نازل کرے گا کہ وہ ہر شئ پر غالب اور صاحب حکمت ہے۔"

۷۲۔ "اللہ نے مومن مرد اور مومن عورتوں سے ان باغات کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ان جنّاتِ عدن میں پاکیزہ مکانات ہیں اور اللہ کی مرضی تو سب سے بڑی چیز ہے اور یہی ایک عظیم کامیابی ہے۔"

علی بن ابراہیم کہتے ہیں کہ خداوند عالم نے منافقین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: (اَلْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔۔۔ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ) اور یہ آیتیں محکمات میں سے ہیں۔

پھر خداوند عالم نے مومنین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: (وَعَدَ اللهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ) یہ آیت بھی محکمات میں سے ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ(۷۳)

۷۳۔ "اے پیغمبر! منافقین و کفار سے جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے کہ ان کا انجام جہنم ہے جو بدترین ٹھکانہ ہے۔"

(يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ) یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ) کیونکہ پیغمبر اسلام ﷺ نے منافقین سے تلوار سے جنگ نہیں کی۔

ابو بصیر روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ) کی تفسیر میں فرمایا: کفار و منافقین سے جہاد کرو اور ان پر فرائض کی انجام دہی لازم قرار دو۔[1]

يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا ۚ وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ ۚ فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ ۖ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ(۷۴)وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ(۷۵)فَلَمَّا آتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۹، ص ۴۲۷؛ تفسیر صافی، ج ۳، ص ۴۳۷؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۶۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مُعْرِضُونَ(۷۶)فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ(۷۷)أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ(۷۸)

۷۴۔ "یہ اپنی باتوں پر اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ایسا نہیں کہا حالانکہ انہوں نے کلمہ کفر کہا ہے اور اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے ہیں اور وہ ارادہ کیا تھا جو حاصل نہیں کر سکے اور ان کا غصہ صرف اِس بات پر کہ اللہ اور رسول نے اپنے فضل و کرم سے مسلمانوں کو نواز دیا ہے بہر حال یہ اب بھی توبہ کر لیں تو ان کے حق میں بہتر ہے اور منہ پھیر لیں تو اللہ ان پر دنیا و آخرت میں دردناک عذاب کرے گا اور روئے زمین پر ان کا کوئی سرپرست اور مددگار نہ ہوگا۔"

۷۵۔ "ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے خدا سے عہد کیا کہ اگر وہ اپنے فضل و کرم سے عطا کر دے گا تو اس کی راہ میں صدقہ دیں گے اور نیک بندوں میں شامل ہو جائیں گے۔"

۷۶۔ "اس کے بعد جب خدا نے اپنے فضل سے عطا کر دیا تو بخل سے کام لیا اور کنارہ کش ہو کر پلٹ گئے۔"

۷۷۔ "تو ان کے بخل نے ان کے دلوں میں نفاق راسخ کر دیا اس دن تک کے لئے جب یہ خدا سے ملاقات کریں گے اس لئے کہ انہوں نے خدا سے کئے ہوئے وعدے کی مخالفت کی ہے اور جھوٹ بولے ہیں۔"

۷۸۔ "کیا یہ نہیں جانتے کہ خدا ان کے رازِ دل اور ان کی سرگوشیوں کو بھی جانتا ہے اور وہ سارے غیب کا جاننے والا ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(یَحْلِفُونَ بِاللهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا کَلِمَةَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ) یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے کعبہ میں ایک ساتھ قسم کھائی تھی کہ پیغمبرؐ کے بعد حکومت بنی ہاشم کے ہاتھ میں نہیں جانے دیں گے، پھر ان لوگوں نے عقبہ میں پیغمبر اسلام ﷺ کو قتل کرنے سازش رچائی جس کی طرف پروردگار اشارہ کر رہا ہے کہ "ان لوگوں نے ارادہ کیا کہ پیغمبر کو قتل کر دیں لیکن وہ اپنی آرزوؤں تک نہیں پہنچیں گے۔"[1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: غدیر کے دن جب پیغمبر اسلام ﷺ نے علی علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں پر بلند کیا تاکہ تمام لوگ انہیں دیکھ لیں تو منافقین کے سات افراد؛ عبد الرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، ابی عبیدہ، سالم مولیٰ بن حذیفہ اور مغیرہ بن شعبہ آنحضرت ﷺ کے سامنے تھے۔ عمر نے ان لوگوں سے کہا: پیغمبرؐ کی آنکھوں کی طرف دیکھو کہ غیر معمولی کیفیت طاری ہے اور یہ ابھی یہی کہیں گے کہ جو یہ کام میں انجام دینے جا رہا ہوں اس کا حکم پروردگار نے مجھے دیا ہے اسی اثنا پیغمبر اسلام ﷺ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"اے لوگو! تمہارے نفسوں پر تم سے اولیٰ کون ہے؟"

لوگوں نے کہا: "خدا اور اس کا رسول۔"

آپؐ نے فرمایا: "خدایا! تو گواہ رہ؛ پھر ارشاد فرمایا: جس جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علیؑ بھی مولا ہیں۔ اب آج سے تم انہیں امیر المومنین کہہ کر خطاب کرنا۔" جبرئیل امین نازل ہوئے اور منافقوں کی باتوں سے پیغمبر اسلام ﷺ کو مطلع فرمایا۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے عمر اور ان کے

---

[1]۔ تفسیر صافی، ج ۳، ص ۴۳۷؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۶۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ساتھیوں کو بلایا اور ان کی کہی ہوئی باتوں سے ان کو باخبر کیا لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور جھوٹی قسمیں کھائیں کہ ہم نے ایسا نہیں کہا ہے اس وقت پروردگار عالم نے مذکورہ بالا آیت نازل کی[1] اور اس ہے۔

ارشاد ہوتا ہے: (وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ ـــــ أَخْلَفُوا اللهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ) ابی الجارود روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کے ذیل میں فرمایا: یہ آیتیں ثعلبہ بن حاطب بن عمرو بن عوف کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جو ایک محتاج شخص تھا جس نے خدا سے عہد کیا تھا لیکن جب خدا نے اسے دولت وثروت سے مالا مال کر دیا تو اس نے کنجوسی اختیار کی اور اپنے وعدے کو وفا نہیں کیا۔[2]

پھر پروردگار عالم منافقین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: (أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ) کیا وہ لوگ نہیں جانتے کہ خدا ان کے دلوں کی باتوں اور ان کی سرگوشیوں سے آگاہ ہے بے شک خداوند عالم غیب کی تمام باتوں سے آگاہ ہے۔

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ اللهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۷۹)

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۳۷، ص ۱۱۹

[2] ۔ بحار الانوار، ج ۲۲، ص ۹۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷۹۔ "جو لوگ صدقات میں فراخدلی سے حصہ لینے میں مومنین اور ان غریبوں پر جن کے پاس ان کی محنت کے علاوہ کچھ نہیں ہے الزام لگاتے ہیں خدا ان کا بھی مذاق بنادے گا اور اس کے پاس بڑا دردناک عذاب ہے۔"

(الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ) سالم بن عمیر انصاری پیغمبر اسلام ﷺ کی خدمت میں تین کلو خرما لے کر آئے اور عرض کیا: اے رسول خداؐ! میں گزشتہ شب جریر کا اجیر تھا میں نے اجرت کی جگہ دو صاع[1] خرما لیا، ایک صاع اپنے لئے رکھا اور ایک صاع خداوند عالم کو قرض دے رہا ہوں۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ان خرموں کو صدقات کی جگہ رکھ دو۔ منافقوں نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا: خدا کی قسم! خداوند عالم اس تین کیلو خرمے سے بے نیاز ہے اور وہ اس تین کیلو خرمے کو لے کر کیا کرے گا لیکن ابو عقیل (سالم بن عمیر) اس کام سے لوگوں پر ظاہر کرنا چاہتے ہیں اور بتانا چاہتے ہیں کہ میں بھی صدقہ دینے والوں میں سے ہوں۔ پس خداوند عالم فرماتا ہے: (سَخِرَ اللهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ)[2]

اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ ۗ وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (۸۰)

۸۰۔ "(اے پیغمبر) آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں اگر ستر مرتبہ بھی استغفار کریں گے تو خدا انہیں بخشنے والا نہیں ہے اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور رسول کا انکار کیا ہے اور خدا فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔"

---

[1]۔ ایک صاع تین کلو ہوتا ہے۔

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۶۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ)

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول خدا ﷺ مدینہ واپس آئے اس وقت عبد اللہ بن ابی بیماری تھا اور اس کا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ ایک باایمان فرد تھا وہ رسول خدا ﷺ کی خدمت میں گیا حالانکہ اس کا باپ احتضار کے عالم میں تھا اس نے عرض کیا: اے رسول خدا ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان، اگر میرے والد کی عیادت کے لئے تشریف نہیں لائیں گے تو یہ ہمارے لئے معاشرے میں بہت ہی شرمندگی کی بات ہوگی۔ رسول خدا ﷺ عبد اللہ بن ابی کے گھر تشریف لائے اس وقت تمام منافقین اس کے اِرد گرد جمع تھے، عبد اللہ بن عبد اللہ نے عرض کیا: اے رسول خدا ﷺ! میرے باپ کے لئے استغفار کیجئے تو پیغمبر نے استغفار کیا۔ عمر نے کہا: اے رسول خدا ﷺ! کیا اللہ نے آپ کو منع نہیں کیا تھا کہ منافقوں پر صلوات نہ بھیجئے یا ان کے لئے استغفار نہ کیجئے؟ رسول خدا ﷺ نے اس کی باتوں پر کوئی توجہ نہ دی، جب عمر نے دوبارہ اسی جملہ کا تکرار کیا تو پیغمبر اسلام ﷺ نے کہا: لعنت ہو تجھ پر، خداوند عالم نے تمام امور کا اختیار میرے ہاتھ میں دیا ہے اور میں نے اس وقت یہی مصلحت سمجھی؛ خداوند عالم فرماتا ہے: (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ) چاہے ان کے لئے استغفار کرو یا نہ کرو یہاں تک کہ اگر ستر مرتبہ بھی استغفار کروگے تب بھی خداوند عالم انہیں بخشنے والا نہیں ہے۔

جب عبد اللہ مر گیا تو اس کا بیٹا پیغمبر اسلام ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے رسول خدا ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اگر آپ مصلحت سمجھیں تو میرے والد کی نماز جنازہ پڑھادیں۔ رسول خدا ﷺ اس کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے تاکہ اس پر نماز پڑھیں۔ عمر نے کہا:

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اے رسول خدا ﷺ ! کیا خداوند عالم نے آپ کو نہی نہیں فرمائی ہے کہ کسی بھی منافق کی نماز جنازہ نہ پڑھیے اور یہ کہ ہر گز منافقین کی قبروں پر نہ جایئے؟

حضرت رسول خدا ﷺ نے عمر سے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر، کیا تو نے سنا کہ میں نے کیا کہا ہے، میں نے کہا ہے کہ خدایا اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس کی لحد میں آگ ہی آگ کر دے اور اسے جہنم واصل کر دے حالانکہ رسول خدا ﷺ یہ بات نہیں کہنا چاہتے تھے مگر مجبوراً رسول کو یہ بات کہنا پڑی۔[1]

سَيَحْلِفُونَ بِاللهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ إِنَّهُمْ رِجْسٌ ۖ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (۹۵) يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۖ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ (۹۶) الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ ۗ وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (۹۷) وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَائِرَ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۗ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۹۸) وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ ۚ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَهُمْ ۚ سَيُدْخِلُهُمُ اللهُ فِي رَحْمَتِهِ ۗ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۹۹) وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (۱۰۰)

۹۵۔ "عنقریب یہ لوگ تمہاری واپسی پر خدا کی قسم کھائیں گے کہ تم ان سے در گذر کرو تو تم کنارہ کشی اختیار کر لو یہ مجسمہ خباثت ہیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جو ان کے کئے کی صحیح سزا ہے۔"

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۶۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۹۶۔ "یہ تمہارے سامنے قسم کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اگر تم راضی بھی ہو جاؤ تو خدا فاسق قوم سے راضی ہونے والا نہیں ہے۔"

۹۷۔ "یہ دیہاتی کفر اور نفاق میں بہت سخت ہیں اور اسی قابل ہیں جو کتاب خدا نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اس کے حدود اور احکام کو نہ پہچانیں اور اللہ خوب جاننے والا اور صاحب حکمت ہے۔"

۹۸۔ "انہیں اعراب میں وہ بھی ہیں جو اپنے نفاق کو گھاٹا سمجھتے ہیں اور آپ کے بارے میں مختلف گردشوں کا انتظار کیا کرتے ہیں تو خود ان کے اوپر بُری گردش کی مار ہے اور اللہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

۹۹۔ "انہیں اعراب میں وہ بھی ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے انفاق کو خدا کی قربت اور رسول کی دعائے رحمت کا ذریعہ قرار دیتے ہیں اور بے شک ان کے لئے سامان قربت ہے عنقریب خدا انہیں اپنی رحمت میں داخل کرلے گا کہ وہ غفور بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔"

۱۰۰۔ "اور مہاجرین و انصار میں سے سبقت کرنے والے اور جن لوگوں نے نیکی میں ان کا اتباع کیا ہے ان سب سے خدا راضی ہوگیا ہے اور یہ سب خدا سے راضی ہیں اور خدا نے ان کے لئے وہ باغات مہیا کئے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور یہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔"

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ تبوک سے واپس آئے تو آپؐ کے مومن و مخلص اصحاب منافقوں کو برا بھلا کہنے لگے اور انہیں اذیت کرنے لگے تو منافقوں نے ان سے قسم کھا کر کہا ہم حق پر ہیں اور منافق نہیں ہیں تاکہ لوگ راضی ہو جائیں اسی وقت خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائی: (سَيَحْلِفُونَ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بِاللهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ إِنَّهُمْ رِجْسٌ ۖ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۖ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ)

پھر اعراب کی توصیف کرتے ہوئے فرماتا ہے: (الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ ۗ وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَائِرَ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۗ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)[1]

پھر سبقت کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: (وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ) اور یہ اسلام کے برگزیدہ لوگ ہیں جن میں ابوذر، مقداد، سلمان اور عمار یاسر اور جو ایمان لائے اور تصدیق کرے اور حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت پر ثابت قدم رہے۔[2]

(وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ) اور جو لوگ نیک چیزوں میں ان کی پیروی کرتے ہیں خداوند عالم ان سے راضی و خوشنود ہے اور یہ لوگ بھی خدا سے راضی ہیں اور خداوند عالم نے ان کے لئے بہشت کو آمادہ کیا ہے جس کے درختوں کے نیچے سے نہریں جاری ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ عظیم کامیابی ہے۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۲، ص ۹۶؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۷۶

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۸۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۱۰۲) خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۱۰۳) أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (۱۰۴)

۱۰۲۔ "اور دوسرے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے نیک اور بد اعمال مخلوط کر دیئے ہیں عنقریب خدا ان کی توبہ قبول کرلے گا کہ وہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔"

۱۰۳۔ "پیغمبر آپ ان کے اموال میں سے زکوٰۃ لے لیجئے کہ اس کے ذریعے یہ پاک و پاکیزہ ہو جائیں اور انہیں دعائیں دیجئے کہ آپ کی دعا ان کے لئے تسکین قلب کا باعث ہوگی اور خدا سب کا سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

۱۰۴۔ "کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور زکوٰۃ و خیرات کو وصول کرتا ہے اور وہی بڑا توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔"

ابی لبابہ کی توبہ

(وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ) یہ آیت ابی لبابہ بن عبد المنذر کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ قبیلۂ بنی قریظہ کے بزرگ افراد پیغمبر اسلام ﷺ کی خدمت میں آئے اور درخواست کی کہ ابی لبابہ کو ہمارے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

درمیان صلاح و مشورہ کے لئے بھیجئے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے ابی لبابہ سے فرمایا: اپنے دوستوں کے پاس جاؤ دیکھو وہ کیا کہتے ہیں۔ ابی لبابہ ان کے پاس گئے تو ان لوگوں نے ابی لبابہ سے پوچھا کہ کیا مصلحت ہے کہ ہم محمد ﷺ کا حکم مانیں؟

ابی لبابہ نے کہا: ہاں قبول کرو لیکن جان لو کہ محمد ﷺ کا حکم تمہارے بارے میں قتل ہے اور پھر اپنے گلے کی طرف اشارہ کیا لیکن پھر فوراً ہی پشیمان ہوگئے کہ ان کے سامنے میں نے یہ بات کیوں کہی اور کہا میں نے یہ فضول بات کہہ کر خدا و رسول سے خیانت کی ہے اور پھر اس قبیلہ کو چھوڑ کر چلے گئے لیکن پیغمبرؐ کی خدمت میں واپس نہیں آئے بلکہ سیدھے مسجد کی طرف گئے اور اپنے گلے میں رسی کا پھندہ ڈال کر مشہور و معروف ستونِ توبہ سے اس کا ایک سِرا باندھ دیا اور کہا نہ تو میں مسجد سے باہر جاؤں گا اور نہ ہی رسی کا پھندہ اپنی گردن سے کھولوں گا یہاں تک کہ مجھے موت آجائے یا یہ کہ خدا میری توبہ قبول کرلے۔ جب یہ خبر پیغمبر اسلام ﷺ تک پہنچی تو آپؐ نے فرمایا: اگر وہ ہمارے پاس آئے ہوتے تو میں اسی وقت ان کے لئے خدا سے طلب مغفرت کرتا لیکن چونکہ اس نے اپنی بات خدا کے سامنے رکھی ہے تو خدا خود بہتر جانتا ہے کہ اس کی توبہ قبول کرے یا نہ کرے۔

اُدھر ابی لبابہ دن میں روزہ رکھتے تھے اور رات میں مختصر سا زندہ رہنے کی حد تک کھانا تناول کرتے تھے جو اُن کی بیٹی مسجد میں لا کر دیتی تھی اور قضائے حاجت کے وقت اس کی بیٹی رسی کھول دیتی تھی اور پھر جب واپس آتے تھے تو اُسے ستون سے باندھ دیا کرتی تھی۔

ایک رات پیغمبر اسلام ﷺ جناب ام سلمہ کے گھر پر تشریف فرما تھے کہ مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے ام سلمہ سے فرمایا: پروردگار عالم نے ابی لبابہ کی توبہ قبول کرلی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ام سلمہ نے کہا: اگر آپؐ اجازت دیں تو میں اُنہیں باخبر کردوں؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں جاؤ انہیں بتادو۔

ام سلمہ نے حجرے سے سر نکالا اور آواز دی: اے ابی لبابہ تمہیں مبارک ہو کہ پروردگار عالم نے تمہاری توبہ قبول کرلی ہے۔

مسجد میں حاضر مسلمان ان کی طرف دوڑے تاکہ انہیں ستونِ توبہ سے آزاد کردیں انہوں نے کہا: نہیں خدا کی قسم ہے تم لوگ اس وقت تک میرے پھندے کو مت کھولنا جب تک کہ رسول ﷺ بھی مجھے معاف نہ فرمادیں اور میں چاہتا ہوں کہ پیغمبرؐ خود مجھے اس پھندے سے آزاد کردیں۔

پیغمبر اسلام ﷺ تشریف لائے اور اس کے پھندے کو ستون توبہ سے کھولتے ہوئے فرمایا: اے ابی لبابہ اس وقت تم اس طرح گناہوں سے پاک و پاکیزہ ہوگئے ہو جس طرح ایک بچہ شکم مادر سے پیدا ہوتا ہے۔

انہوں نے کہا: اے رسول خدا ﷺ! میں اس عظیم نعمت کے موقع پر اپنا تمام مال صدقہ دینا چاہتا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: نہیں۔

انہوں نے کہا: تو پھر دو تہائی حصہ دے دوں؟

آپؐ نے فرمایا: نہیں۔

انہوں نے کہا: کیا اپنا آدھا مال دے دوں؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

انہوں نے پھر کہا: ایک تہائی مال دے دوں؟

آپؑ نے فرمایا: ٹھیک ہے صدقہ دیدو۔اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: (وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ)[1]

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۱۰۵)

۱۰۵۔ "اور اے پیغمبر! کہہ دیجئے کہ تم لوگ عمل کرتے رہو کہ تمہارے عمل کو اللہ، رسول اور صاحبان ایمان سب دیکھ رہے ہیں اور عنقریب تم اس خدائے عالم الغیب و الشہادۃ کی طرف پلٹا دیئے جاؤگے اور وہ تمہیں تمہارے اعمال سے باخبر کردے گا۔"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس آیت (وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس میں (الْمُؤْمِنُونَ) سے مراد ائمہ طاہرین علیہم السلام ہیں۔[2]

محمد بن حسن صفار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: انسانوں کے تمام اچھے اور بُرے اعمال روزانہ صبح کو حضرت رسول خداﷺ کی خدمت میں

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۲، ص ۹۳؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۸۴

[2]۔ بحار الانوار، ج ۲۳، ص ۳۳۹؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۹۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا گناہوں سے پرہیز کرو اور شرم و حیا کرو کہ تمہارے بُرے اور قبیح اعمال پیغمبر ﷺ کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جو بھی مومن و کافر مرتا ہے اور اسے قبر میں لٹایا جاتا ہے اس کے اعمال رسول خدا ﷺ اور امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

اور یہی سلسلہ آخری امام تک چلتا رہتا ہے کہ جس کی اطاعت اللہ نے واجب قرار دی ہے۔ ان کی خدمت میں لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اسی لئے خداوند عالم فرماتا ہے: (وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ) اے رسول کہہ دیجئے تم جو بھی عمل انجام دیتے ہو خدا، رسول اور مومنین اُسے دیکھتے ہیں۔[1]

وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (۱۰۶)

۱۰۶۔ "اور کچھ ایسے بھی ہیں جنہیں حکم خدا کی امید پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ یا خدا ان پر عذاب کرے گا یا ان کی توبہ قبول کرلے گا کہ وہ بڑا جاننے والا اور صاحب حکمت ہے۔"

(وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ)

یونس، ابوطیار سے نقل کرتے ہیں ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: (الْمُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ) سے مراد وہ مشرکین ہیں جنہوں نے حمزہ، جعفر اور تمام مومنین کو شہید کیا پھر اس کے بعد

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۷، ص ۱۴۹ و ج ۲۳، ص ۳۴۰؛ تفسیر صافی، ج ۳، ص ۴۶۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسلام لائے اور مسلمان ہوگئے اور شرک کو چھوڑ دیا لیکن ان میں ایمان صادق نہ تھا کیونکہ نہ تو یہ مومنین ہی میں سے تھے کہ ان پر جنت واجب ہوتی اور نہ ہی کافر کہ ان پر جہنم واجب ہوتی بلکہ وہ اسی حال میں حکم الٰہی کے انتظار میں ہیں کہ یا خداوند عالم ان پر عذاب کرے گا یا پھر ان کی توبہ قبول کرلے گا۔[1]

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (۱۰۷)

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ (۱۰۸)

۱۰۷۔ "اور جن لوگوں نے مسجد ضرار بنائی کہ اس کے ذریعے اسلام کو نقصان پہنچائیں اور کفر کو تقویت بخشیں اور مومنین کے درمیان اختلاف کرائیں اور پہلے سے خدا و رسول سے جنگ کرنے والوں کے لئے پناہ گاہ تیار کریں وہ بھی منافقین ہی ہیں حالانکہ خدا گواہی دیتا ہے کہ یہ سب جھوٹے ہیں۔"

۱۰۸۔ "خبردار آپ اس مسجد میں کبھی کھڑے بھی نہ ہوں بلکہ جس مسجد کی بنیاد روز اول سے تقویٰ پر ہے وہ اس قابل ہے کہ آپ اس میں نماز ادا کریں، اس میں وہ مرد بھی ہیں جو طہارت کو دوست رکھتے ہیں اور خدا بھی پاکیزہ افراد سے محبت رکھتا ہے۔"

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۲، ص ۹۷ و ج ۶۹، ص ۱۵۷؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۹۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مسجدِ ضرار

(وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا)اس آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ منافقین کا ایک گروہ پیغمبر اسلام ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: اے رسول خدا ﷺ ! محلّہ بنی سالم کے ان افراد کے لئے جو بیمار ہیں یا ضعیف و کمزور اور بوڑھے ہیں اور بارش کی وجہ سے مسجد میں نہیں آسکتے کیا۔ان کے لئے آپ اجازت دیں گے کہ ہم بنی سالم ایک مسجد تعمیر کریں؟ پیغمبر اسلام ﷺ نے ان لوگوں کو اجازت دی اور جنگ تبوک کے لئے تیار ہونے لگے۔ان لوگوں نے کہا: آپ تشریف لائیں اور وہاں نماز پڑھیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: میں جنگ تبوک جانے کے لئے آمادہ ہوں انشاء اللہ جب واپس آؤں گا تو نماز پڑھوں گا۔جب رسول خدا ﷺ جنگ تبوک سے واپس آئے تو یہ آیت مسجد اور ابوعامر راہب کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ انہوں نے جھوٹی قسم کھائی تھی کہ ہم نے مسجد کو مومنین کی صلاح اور اسلام کی خدمت کے لئے تعمیر کیا ہے اور خداوند عالم نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی: "وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ) یعنی ابوعامر راہب تمہارے پاس آئے گا اور رسول خدا ﷺ اور ان کے اصحاب کا تذکرہ کرے گا: (وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ) یعنی مسجد قبا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ) یعنی پانی سے تطہیر کرتے اور وضو کیا کرتے تھے۔[1]

أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (۱۰۹) لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (۱۱۰)

۱۰۹۔ "کیا جس نے اپنی بنیاد خوف خدا اور رضائے الٰہی پر رکھی ہے وہ بہتر ہے یا جس نے اپنی بنیاد اس گرتے ہوئے کنارے پر رکھی ہو کہ وہ ساری عمارت کو لے کر جہنم میں گر جائے اور اللہ ظالم قوم کی حمایت نہیں کرتا ہے۔"

۱۱۰۔ "اور ہمیشہ ان کی بنائی ہوئی عمارت کی بنیاد ان کے دلوں میں شک کا باعث بنی رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور انہیں موت آجائے کہ اللہ خوب جاننے والا اور صاحب حکمت ہے۔"

(أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ) ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: مسجد ضرار مسجد قبا کے ایک متروک راستے پر تعمیر کی گئی تھی کہ پروردگار عالم نے اُسے جہنم کی آگ میں ڈال دیا۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج۲۱، ص ۲۵۵؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۴۹۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

علی بن ابراہیم اس آیت (لَا یَزَالُ بُنْیَانُهُمُ الَّذِی بَنَوْا رِیبَةً فِی قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ) کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہاں تک کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور بے شک خداوند عالم دانا و حکیم ہے۔

پس رسول خداﷺ نے مالک بن دجشم خزاعی اور بنی عمرو بن عوف کے بھائی عامر بن عدی کو بھیجا تاکہ اس مسجد کو منہدم کرکے جلا دیں۔ مالک نے عامر سے کہا: تم ذرا دیر ٹھہروگے تاکہ میں گھر سے آگ لے آؤں پھر گھر میں گئے اور آگ لے کر مسجد کی چھت کو جو کھجور کے پتوں سے بنائی گئی تھی آگ لگادی جس پر منافقین اِدھر اُدھر بکھر گئے اور زید بن حارثہ اتنی دیر بیٹھا رہا کہ پوری مسجد جل کر راکھ ہو گئی پھر حکم دیا کہ اس کی دیواروں کو بھی خراب کردو۔[1]

إِنَّ اللهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (۱۱۱) التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ (۱۱۲)

۱۱۱۔ "بے شک اللہ نے صاحبان ایمان سے ان کے جان و مال کو جنت کے عوض خرید لیا ہے کہ یہ لوگ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں اور دشمنوں کو قتل کرتے ہیں اور پھر خود بھی قتل ہو جاتے ہیں یہ وعدۂ برحق توریت، انجیل اور قرآن ہر جگہ ذکر ہوا ہے اور خدا سے زیادہ اپنے عہد کا پورا کرنے والا

---

[1]۔ تفسیر صافی، ج ۳، ص ۴۶۹؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۵۰۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کون ہوگا تو اب تم لوگ اپنی اس تجارت پر خوشیاں مناؤ جو تم نے خدا سے کی ہے کہ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔"

۱۱۲۔ "یہ لوگ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد پروردگار کرنے والے، راہ خدا میں سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکیوں کا حکم دینے والے، برائیوں سے روکنے والے اور حدودِ الٰہیہ کی حفاظت کرنے والے ہیں اور اے پیغمبر آپ انہیں جنت کی بشارت دے دیں۔"

(إِنَّ اللهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ)

یہ آیت ائمہ علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس بات پر دلیل یہ ہے کہ خداوند عالم نے ایسی صفات سے ان کی حمد و ثنا فرمائی ہے کہ جن صفات سے دوسروں کی توصیف جائز نہیں ہے۔

(التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللهِ" اس آیت میں "الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ) سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام مصادیق امر بالمعروف کو پہچانتے ہیں۔

اور (وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ) سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام مصادیق نہی عن المنکر کو پہچانتے ہیں اور "الْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللهِ" سے مراد جو حدود الٰہی اور ان کے مصادیق کو ہر جہت سے پہچانتے ہیں اور ان تمام صفات کے حامل ائمہ علیہم السلام کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔ راوی کہتا ہے: زہری نے حج کی راہ میں حضرت امام علی بن الحسین علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا: اے فرزند رسول! جہاد کی مشکلوں کو چھوڑ کر اپنی آسانی کے لئے حج پر جارہے ہیں؛ خداوند عالم فرماتا ہے: (إِنَّ اللهَ اشْتَرَىٰ مِنَ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ) امام سجاد علیہ السلام نے اس سے فرمایا: یہ آیت ہم ائمہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ زہری نے کہا: تو پھر اس آیت (التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ) سے کیا مراد ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: جب ہم نے دیکھا کہ لوگ ایسی صفات کے حامل ہیں تو ان کے ساتھ جہاد حج سے بہتر تھا۔[1]

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ (۱۱۳) وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ (۱۱۴)

۱۱۳۔ "نبی اور صاحبان ایمان کی شان یہ نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے حق میں استغفار کریں چاہے وہ ان کے قرابتدار ہی کیوں نہ ہوں۔ جب کہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ یہ اصحاب جہنم ہیں۔"

۱۱۴۔ "اور ابراہیم کا استغفار ان کے باپ کے لئے صرف اس وعدہ کی بناء پر تھا جو انہوں نے اس سے کیا تھا اس کے بعد جب یہ واضح ہو گیا کہ وہ دشمن خدا ہے تو اس سے برائت اور بیزاری بھی کر لی کہ ابراہیم بہت زیادہ تضرع کرنے والے اور بردبار تھے۔"

---

[1]۔ تاویل الآیات، ص ۲۱۶؛ کافی، ج ۵، ص ۲۲؛ وسائل الشیعہ، ج ۱۵، ص ۴۶؛ بحار الانوار، ج ۴۶، ص ۱۱۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ) یعنی اگرچہ ان کے قریبی ہی کیوں نہ ہوں۔

(وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ) ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا اگر آپ بتوں کی پرستش نہیں کریں گے تو میں خدا کی بارگاہ میں آپ کے لئے طلب مغفرت کروں گا لیکن جب بت پرستی سے باز نہیں آئے تو ابراہیمؑ نے ان سے دوری اختیار کی کیونکہ ابراہیم علیہ السلام حلیم و بردبار خشیتِ الٰہی سے سرشار اور دعاو مغفرت کرنے والے تھے۔

ابی الجارود کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: (أوّاہ) یعنی جو خلوت میں لوگوں سے دور رہ کر بارگاہ خداوندی میں دعا واستغفار اور گریہ وزاری کرے۔[1]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (۱۱۹)

۱۱۹۔ "ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ۔"

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) فرمایا: علی بن ابی طالب اور آل محمد علیہم السلام کے ساتھ رہو اور اس پر دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے: (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ)[2] جس سے مراد حضرت حمزہ ہیں۔(وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ)[3]

---

[1]۔ مستدرک الوسائل، ج ۵، ص ۱۶۳؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۵۱۱

[2]۔ سورۂ احزاب، آیت ۲۳۔ مومنین میں ایسے بھی مرد میدان ہیں جنہوں نے اللہ کے وعدے کو سچ کر دکھایا ہے اور ان میں بعض اپنا وقت پورا کر چکے ہیں۔

[3]۔ سورہ احزاب، آیت ۲۳۔ اور بعض اپنے وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس سے مراد علی بن ابی طالب علیہم السلام ہیں۔ خداوند عالم فرماتا ہے: (وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا)[1] اور پھر ارشاد خداوند ہوتا ہے: (اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) اس آیت میں صادقین سے مراد آل محمد علیہم السلام ہیں۔

علی بن ابراہیم قمی اس آیت (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "الصَّادِقِينَ" سے مراد ائمہ ہیں اور یہ آیت، آیت "وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ)[2] پر عطف ہے۔

مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ إِنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (۱۲۰)

۱۲۰۔ "اہل مدینہ یا اس کے اطراف کے دیہاتیوں کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ رسول خدا سے الگ ہو جائیں یا اپنے نفس کو ان کے نفس سے زیادہ عزیز سمجھیں اس لئے کہ انہیں کوئی پیاس، تھکن یا بھوک راہ خدا میں نہیں لگتی ہے اور نہ وہ کفار کے دل دکھانے والا کوئی قدم اٹھاتے ہیں، نہ کسی بھی دشمن سے کچھ حاصل کرتے ہیں مگر یہ کہ عمل نیک کو لکھ لیا جاتا ہے کہ خدا کسی بھی نیک عمل کرنے والے کے اجر و ثواب کو ضائع نہیں کرتا ہے۔"

---

[1]۔ سورہ احزاب، آیت ۲۳۔ اور ان لوگوں نے اپنی بات میں کوئی تبدیلی نہیں پیدا کی ہے۔
[2]۔ سورہ توبہ، آیت ۱۱۲۔ اور اے پیغمبر آپ انہیں جنت کی بشارت دے دیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ) (ظَمَأٌ) سے مراد پیاس ہے۔(وَلَا نَصَبٌ) سے مراد سختی ہے۔(وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ) سے مراد بھوک ہے۔

(يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ) سے مراد یہ ہے کہ کافروں کے شہر میں داخل نہیں ہوں گے۔

(وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا) اور کفار کے ہاتھوں قتل یا اسیر نہیں ہوتے۔

(إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ إِنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ) مگر ان (اعمال) کی بناپر کہ جو انہوں نے انجام دیے ہیں ان کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے کیونکہ خداوند عالم کسی بھی نیک عمل کرنے والے کے اجر و ثواب کو ضائع نہیں کرتا ہے۔

وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۲۱)

۱۲۱۔ "اور یہ کوئی چھوٹا یا بڑا خرچ راہ خدا میں نہیں کرتے ہیں اور نہ کسی وادی کو طے کرتے ہیں مگر یہ کہ اُسے بھی ان کے حق میں لکھ دیا جاتا ہے تاکہ خدا انہیں ان کے اعمال سے بہتر جزا عطا کرسکے۔"

(وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) یعنی جو بھی عمل انجام دیتے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہے اور خداوند عالم نے ان اعمال کو انجام دینے کی اجازت دی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ (۱۲۲)

۱۲۲۔ "صاحبان ایمان کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ سب کے سب جہاد کے لئے نکل پڑیں تو ہر گروہ میں سے ایک جماعت اس کام کے لئے کیوں نہیں نکلتی ہے کہ دین کا علم حاصل کرے اور پھر جب اپنی قوم کی طرف پلٹ کر آئے تو اسے عذاب الٰہی سے ڈرائے کہ وہ اِسی طرح ڈرنے لگیں۔"

(وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ) یعنی جس وقت دوسرے شہروں میں امام کے وفات کی خبر پہنچے تو ہر شہر اور ہر علاقے سے ایک جماعت امام حاضر کی معرفت و شناخت کے لئے نکلے لیکن لازم نہیں ہے کہ ہر شہر وعلاقے کے تمام لوگ شہر سے باہر نکلیں اور خداوند عالم نے بھی واجب نہیں کیا ہے کہ اپنے امام کو پہچاننے کے لئے تمام لوگ شہر سے نکل آئیں لیکن جو گروہ بھی نکلے وہ امام کی معرفت و شناخت حاصل کرنے کے بعد اپنے اپنے شہر اور علاقے میں اگر لوگوں کو امام حاضر سے روشناس کروائیں کہ شاید لوگوں کو یقین آجائے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ (۱۲۳)

۱۲۳۔ "اے ایمان والو اپنے آس پاس والے کفار سے جہاد کرو اور وہ تم میں سختی اور طاقت کا احساس کریں اور یاد رکھو کہ اللہ صرف پرہیزگار افراد کے ساتھ ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِینَ یَلُونَکُمْ مِنَ الْکُفَّارِ وَلْیَجِدُوا فِیکُمْ غِلْظَةً) یعنی خداوند عالم نے مسلمانوں پر واجب کیا ہے کہ جو کافر ان کے محل سکونت سے قریب ہیں ان سے جنگ کریں، ان پر سختی کریں تاکہ وہ مسلمانوں سے مرعوب اور خوفزدہ رہیں۔

وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ یَقُولُ أَیُّکُمْ زَادَتْهُ هٰذِهِ إِیمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِینَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِیمَانًا وَهُمْ یَسْتَبْشِرُونَ (۱۲۴) وَأَمَّا الَّذِینَ فِی قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ کَافِرُونَ (۱۲۵)

۱۲۴۔ "اور جب کوئی سورہ نازل ہوتا ہے تو ان میں سے بعض یہ طنز کرتے ہیں کہ تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ ہوگیا تو یاد رکھیں کہ جو ایمان والے ہیں ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ خوش بھی ہوتے ہیں۔"

۱۲۵۔ "اور جن کے دلوں میں مرض ہے ان کے مرض میں سورہ ہی سے اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ کفر ہی کی حالت میں مر جاتے ہیں۔"

(وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ یَقُولُ أَیُّکُمْ زَادَتْهُ هٰذِهِ إِیمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِینَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِیمَانًا وَهُمْ یَسْتَبْشِرُونَ وَأَمَّا الَّذِینَ فِی قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ) یعنی ان کے دلوں میں جو شکوک و شبہات ہیں اس میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے اور یہ آیت ان لوگوں کی رد میں ہے جن کا یہ نظریہ ہے کہ نہ ایمان کے مراتب میں اضافہ ہوتا ہے اور نہ اس میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے اور جیسا کہ سورۂ انفال کی آیت (إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِینَ إِذَا ذُکِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ آیَاتُهُ زَادَتْهُمْ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ)[1] میں بھی آیا ہے اور ایسی بہت سی آیتیں ہیں جن میں خداوند عالم ایمان میں اضافہ کی حکایت کر رہا ہے۔

أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ (۱۲۶) وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوا ۚ صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ (۱۲۷) لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ (۱۲۸) فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (۱۲۹)

۱۲۶۔ "کیا یہ نہیں دیکھتے کہ انہیں ہر سال ایک دو مرتبہ بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے پھر اس کے بعد بھی نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ عبرت حاصل کرتے ہیں۔"

۱۲۷۔ "اور جب کوئی سورہ نازل ہوتا ہے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتا ہے کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا ہے اور پھر پلٹ جاتے ہیں تو خدا نے بھی ان کے قلوب کو پلٹ دیا ہے کہ یہ سمجھنے والی قوم نہیں ہے۔"

۱۲۸۔ "یقیناً تمہارے پاس وہ پیغمبر آیا ہے جو تمہیں میں سے ہے اور اس پر تمہاری ہر مصیبت شاق ہوتی ہے وہ تمہاری ہدایت کے بارے میں حرص رکھتا ہے اور مومنین کے حال پر شفیق و مہربان ہے۔"

---

[1]۔ سورۂ انفال، آیت ۲۔ صاحبان ایمان در حقیقت وہ لوگ ہیں جن کے سامنے ذکر خدا کیا جائے تو ان کے دلوں میں خوف پیدا ہو اور اس کی آیتوں کی تلاوت کی جائے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جائے اور وہ لوگ اللہ ہی پر توکل کرتے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۲۹۔ "اب اس کے بعد بھی یہ لوگ منہ پھیر لیں تو کہہ دیجئے کہ میرے لئے خدا کافی ہے اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے میرا اعتماد اسی پر ہے اور وہی عرش اعظم کا پروردگار ہے۔"

(أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ) یعنی وہ بیمار و مریض ہوتے ہیں "ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ)

(وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ) یعنی منافقین ایک دوسرے کو دیکھا کرتے اور پھر منتشر ہو جاتے تھے تو خداوند عالم بھی ان کے دلوں کو حق سے باطل کی طرف پھیر دیا کرتا۔ پھر خداوند عالم لوگوں کو خطاب کرکے اپنے رسولؐ کو ان پر حجت قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے: (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ) یعنی تمہارے پاس خلقت کے اعتبار سے تمہارے ہی جیسا رسول ہدایت کے لئے آیا ہے۔

(عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ) یعنی تم لوگوں نے اس کا انکار کر دیا (حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ) اس کے بعد پیغمبر کی طرف خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے: (فَإِنْ تَوَلَّوْا) اے محمد اگر یہ لوگ تم سے منہ پھیر لیں (فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ) تو ان سے کہہ دیجئے میرے لئے خدا ہی کافی ہے اور اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے میں نے اسی پر توکل کیا ہے اور وہی عرش عظیم کا پروردگار ہے۔[1]

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۵۲۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

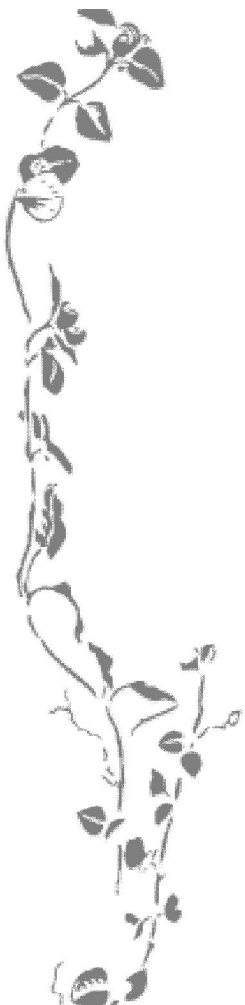

۱۰۔ سورۂ یونس مکہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

الر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ (۱) أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنْ أَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هٰذَا لَسَاحِرٌ مُبِينٌ (۲)

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

۱۔ "(الر) یہ حکمت بھری کتاب کی آیتیں ہیں۔"

۲۔ "کیا لوگوں کے لئے یہ بات عجیب ہے کہ انہیں میں سے ایک مرد پر ہم یہ وحی نازل کردیں کہ لوگوں کو عذاب سے ڈراؤاور صاحبان ایمان کو بشارت دیدو کہ ان کے لئے پروردگار کی بارگاہ میں بلند ترین درجہ ہے۔ مگر یہ کافر کہتے ہیں کہ یہ کھلا ہوا جادوگر ہے۔"

(الر) خدا کے اسمائے اعظم کے حرفوں میں سے ہے جو قرآن میں مقطعات کی صورت میں آیا ہے اور اگر پیغمبر یا امام اس کے ذریعے خدا کو پکاریں تو ان کی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں پھر ارشاد فرمایا: (أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِنْهُمْ) یعنی رسول خدا ﷺ (أَنْ أَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ) یہ کہ وہ لوگوں کو ڈرائیں اور مومنین کو بشارت وخوشخبری دیں کہ ان کے لئے بارگاہ خدا میں نیک مقام ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابراہیم بن عمر یمانی روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت (قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ) کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔[1]

إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۖ مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (۳) إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ اللهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ (۴) هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (۵) إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ (۶)

۳۔ "بے شک تمہارا پروردگار وہ ہے جس نے زمین و آسمان کو چھ دنوں میں پیدا کیا ہے پھر اس کے بعد عرش پر اپنا اقتدار قائم کیا ہے وہ تمام امور کی تدبیر کرنے والا ہے کوئی اس کی اجازت کے بغیر شفاعت کرنے والا نہیں ہے وہی تمہارا پروردگار ہے اور اسی کی عبادت کرو کہ تمہیں ہوش نہیں آرہا ہے۔"

۴۔ "اسی کی طرف تم سب کی بازگشت ہے یہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خلقت کا آغاز کرنے والا ہے اور واپس لے جانے والا ہے تاکہ ایمان اور نیک عمل والوں کو جزا دے سکے اور جو کافر ہو گئے ان کے لئے تو گرم پانی کا مشروب ہے اور ان کے کفر کی بناء پر دردناک عذاب بھی ہے۔"

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۱۲؛ تفسیر عیاشی، ج ۲، ص ۱۲۰؛ کافی، ج ۸، ص ۳۶۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵۔ "اسی خدا نے آفتاب کو روشنی اور چاند کو نور بنایا ہے پھر چاند کی منزلیں مقرر کی ہیں تاکہ ان کے ذریعے برسوں کی تعداد اور دوسرے حسابات دریافت کرسکو، یہ سب خدا نے صرف حق کے ساتھ پیدا کیا ہے کہ وہ صاحبان علم کے لئے اپنی آیتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے۔"

۶۔ "بے شک دن رات کی آمد و رفت اور جو کچھ خدا نے آسمان و زمین میں پیدا کیا ہے ان سب میں صاحبان تقویٰ کے لئے اس کی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔"

(إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِی خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِی سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ۔۔۔لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ) یہ آیتیں محکمات میں سے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ(۷)

۷۔ "یقیناً جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے ہیں اور زندگانی دنیا پر ہی راضی اور مطمئن ہوگئے ہیں اور جو لوگ ہماری آیات سے غافل ہیں۔"

(إِنَّ الَّذِينَ لَايَرْجُونَ لِقَاءَنَا) یعنی اس پر ایمان نہیں لاتے۔

(وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ) اس آیت میں "آیات" سے مراد امیر المومنین اور ائمہ علیہم السلام ہیں اور اس پر دلیل امیر المومنین علیہ السلام کا یہ کلام ہے کہ آپ نے فرمایا: "ما للہ آیۃ أکبر منّی" خداوند عالم کے لئے مجھ سے زیادہ عظیم کوئی آیت نہیں ہے۔[1]

---

[1]۔ مناقب ابن شہر آشوب، ج ۳، ص ۹۸؛ بحار الانوار، ج ۹، ص ۱۴۰؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ ۖ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ (۹) دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۚ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۱۰)

۹۔ "بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے خدا ان کے ایمان کی بناء پر اس منزل کی طرف ان کی رہنمائی کرے گا جہاں نعمتوں کے باغات کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔"

۱۰۔ "وہاں ان کا قول یہ ہوگا کہ خدایا تو پاک اور بے نیاز ہے اور ان کا تحفہ سلام ہوگا اور ان کا آخری بیان یہ ہوگا کہ ساری تعریف خدائے رب العالمین کے لئے ہے۔"

(إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ ۖ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ دَعْوَاهُمْ فِيهَا) یعنی بہشت میں ان کی تسبیح۔

(سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ) لوگ آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے۔

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (۱۱)

۱۱۔ "اگر خدا لوگوں کے لئے برائی میں بھی اتنی ہی جلدی کر دیتا جتنی یہ لوگ بھلائی میں چاہتے ہیں تو اب تک ان کی مدت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہم تو اپنی ملاقات کی امید نہ رکھنے والوں کو ان کی سرکشی میں چھوڑ دیتے ہیں کہ یہ یونہی ٹھوکریں کھاتے پھریں۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَلَوْيُعَجِّلُ اللهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ) اگر خداوند عالم ان کے لئے برائی قرار دیتا جس طرح سے کہ خیر و بھلائی ان کے لئے قرار دی تو اب تک وہ موت کی وادی میں جا چکے ہوتے۔[1]

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَسَّهُ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۲)

۱۲۔ "انسان کو جب کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اٹھتے بیٹھتے کروٹیں بدلتے ہم کو پکارتا ہے اور جب ہم اس نقصان کو دور کر دیتے ہیں تو یوں گذر جاتا ہے جیسے کبھی کسی مصیبت میں ہم کو پکارا ہی نہیں تھا۔ بے شک زیادتی کرنے والوں کے اعمال یوں ہی ان کے سامنے آراستہ کر دیئے جاتے ہیں۔"

(وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ)؛ (دَعَانَا لِجَنْبِهِ) یعنی وہ مریض جو بیٹھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ (أَوْ قَاعِدًا) یعنی جس میں کھڑے ہونے کی قدرت نہ ہو۔ (أَوْ قَائِمًا) یعنی جو صحیح و سالم ہو۔

(فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ) یعنی ہمیں چھوڑ دیتا ہے اور اپنے گذشتہ اعمال کی طرف واپس پلٹ جاتا ہے اور بھول جاتا ہے گویا مشکلات کے وقت ہم کو پکارا ہی نہ تھا۔

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا ۙ وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ (۱۳) ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ (۱۴)

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۱۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۳۔ "یقیناً ہم نے تم سے پہلے والی امتوں کو ہلاک کر دیا ہے جب انہوں نے ظلم کیا اور ہمارے پیغمبر ہماری نشانیاں لے کر آئے تو وہ ایمان نہ لاسکے ہم اسی طرح مجرم قوم کو سزا دیتے ہیں۔"

۱۴۔ "اس کے بعد ہم نے تم کو روئے زمین پر ان کا جانشین بنا دیا تاکہ دیکھیں کہ اب تم کیسے اعمال کرتے ہو۔"

(وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا ۙ وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ) یعنی قوم عاد و ثمود اور جن لوگوں کو خداوند عالم نے ہلاک کیا ہے۔

(ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ) یعنی تاکہ ہم تمہارا مقام و مرتبہ دیکھیں پس (نَظَر) سے مراد دیکھنے کی جگہ ہے۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (۱۵) قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (۱۶)

۱۵۔ "اور جب ان کے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو جن لوگوں کو ہماری ملاقات کی امید نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن لائیے یا اسی کو بدل دیجئے تو آپ کہہ دیجئے کہ مجھے اپنی طرف سے بدلنے کا کوئی اختیار نہیں ہے میں تو صرف اس امر کا اتباع کرتا ہوں جس کی میری طرف وحی کی جاتی ہے میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے عظیم دن کے عذاب کا خوف ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۶۔ "آپ کہہ دیجئے کہ اگر خدا چاہتا تو میں تمہارے سامنے تلاوت نہ کرتا اور تمہیں اس کی اطلاع بھی نہ کرتا آخر میں اس سے پہلے بھی تمہارے درمیان ایک مدت تک رہ چکا ہوں تو کیا تمہارے پاس اتنی عقل بھی نہیں ہے۔"

(وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ)

روایت میں ہے کہ قریش نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: اے رسول خدا! اس قرآن کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن لائیے کیونکہ آپ نے یہ قرآن یہودی و نصاریٰ سے سیکھا ہے ان لوگوں کے جواب میں یہ فرمان آیا کہ اے رسول ان سے کہہ دیجئے: (لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ) اگر خدا چاہتا کہ یہ قرآن نہ بھیجے تو میں تمہارے سامنے اس کی تلاوت نہیں کرتا اور اس بارے میں مجھے تم سے زیادہ علم نہیں تھا چونکہ اس سے قبل کہ مجھ پر وحی کا نزول ہوتا میں نے چالیس سال تک تمہارے درمیان زندگی بسر کی اور اس چالیس سال کے دوران ایک لفظ بھی میں نے قرآن سے تمہارے سامنے پیش نہیں کیا یہاں تک کہ قرآن مجھ پر نازل ہوا۔

(أَوْ بَدِّلْهُ) ابی السفاتح روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت "ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ" کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ) یعنی امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خلافت میری طرف سے نہیں ہے کہ میں اُسے تبدیل کردوں۔[1]

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ (۱۸)

۱۸۔ "اور یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر ان کی پرستش کرتے ہیں جو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ فائدہ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ خدا کے یہاں ہماری سفارش کرنے والے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ تم تو خدا کو اس بات کی اطلاع کر رہے ہو جس کا علم اسے آسمان و زمین میں کہیں نہیں ہے وہ پاک و پاکیزہ ہے اور ان کے شرک سے بلند و برتر ہے۔"

(وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ)

قریش بتوں کی پرستش کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم خدا سے قربت کے لئے بتوں کی عبادت کرتے ہیں کیونکہ ہم خدا کی عبادت کرنے کی قدرت نہیں رکھتے پس خداوند عالم نے ان کے اس عقیدے کو باطل قرار دیتے ہوئے فرمایا: اے محمد ان سے کہہ دو (أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ) کیا ایسی چیزیں جو کسی چیز کے بارے میں معلومات نہیں رکھتیں اسے اپنا شفیع قرار دیا ہے حالانکہ خدا کا کوئی شریک نہیں ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔[2]

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۱۳ و ج ۳۶، ص ۷۹؛ تفسیر عیاشی، ج ۲، ص ۱۲۰؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۵

[2] بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۱۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ(۱۹)

۱۹۔ "سارے انسان فطرتاً ایک امت تھے پھر سب آپس میں الگ الگ ہو گئے اور اگر تمہارے رب کی بات پہلے سے طے نہ ہو چکی ہوتی تو یہ جس بات میں اختلاف کرتے ہیں اس کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔"

(وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ) یعنی تمام لوگ ایک مذہب پر تھے اور پھر فرقوں میں بٹ گئے۔

(وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ) اور یہ خدا کے علم میں ہے کہ لوگ اپنے دین اور عقیدوں میں فرقوں میں تقسیم ہیں اور خداوند عالم نے ان کے درمیان پیغمبروں کو بھیجا اس کے بعد ائمہ علیہم السلام کو بھیجا کہ اگر خداوند عالم انبیاء اور ائمہ کو نہیں بھیجتا تو لوگ اختلاف کا شکار ہو کر ہلاک ہو جاتے۔[1]

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ(۲۴) وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ(۲۵)

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۴۔ "زندگانی دنیا کی مثال صرف اس بارش کی ہے جسے ہم نے آسمان سے نازل کیا پھر اس سے مل کر زمین سے وہ نباتات برآمد ہوئیں جن کو انسان اور جانور کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے سبزہ زار سے اپنے کو آراستہ کر لیا اور مالکوں نے خیال کرنا شروع کر دیا کہ اب ہم اس زمین کے صاحب اختیار ہیں تو اچانک ہمارا حکم رات یا دن کے وقت آگیا اور ہم نے اُسے بالکل کٹا ہوا کھیت بنا دیا گویا اس میں کل کچھ تھا ہی نہیں۔ ہم اسی طرح اپنی آیتوں کو مفصل طریقے سے بیان کرتے ہیں اس قوم کے لئے جو صاحب فکر و نظر ہے۔"

۲۵۔ "اللہ ہر ایک کو سلامتی کے گھر کی طرف دعوت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔"

(إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ)

فضیل بن یسار روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میری جان آپ پر قربان! ہمیں خبر دی گئی ہے کہ آل جعفر کے لئے ایک پرچم ہے اور آل عباس کے لئے دو پرچم ہیں کیا یہ خبر صحیح ہے؟

آپؑ نے فرمایا: آل جعفر کے بارے میں یہ خبر صحیح نہیں ہے اور وہ کسی بھی راہ کو اختیار نہیں کریں گے لیکن آلِ عباس کے لئے ایک طولانی حکومت ہے اور بنی عباس کی حکومت کے زمانے میں لوگوں کو آرام و سکون میسر نہیں ہوگا اور ان کی حکومت میں خدا کے بندوں کے لئے پریشانی اور سختی ہوگی جو دور ہوگا اُسے قریب کر دیں گے اسی طرح قریب رہنے والوں کو دور کر دیں گے اور کوئی گناہ و معصیت

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایسی نہ ہوگی جس کے وہ مرتکب نہ ہوں، لوگوں پر ظلم و ستم کریں گے اپنی حکومت و طاقت کے بل پر لوگوں کو اذیت دیں گے اور پروردگار عالم کے اس ارشاد (حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا) کا مطلب یہی ہے۔

میں نے عرض کیا: آپؑ پر قربان جاؤں، مولا یہ سب کب واقع ہوگا؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: وقت کا معین ہونا اہمیت نہیں رکھتا جب ہم تمہارے لئے کوئی حدیث بیان کریں اور خبر دیں تو یقیناً پوری ہوگی اور حتماً واقع ہوگی اور تمہیں چاہئے کہ کہو کہ خدا اور اس کے رسول سچ کہتے ہیں اور اگر ہمارے کلام تمہارے فہم و عقل سے بالا ہوں تو اس کا انکار مت کرو اور اسے جھٹلاؤ نہیں بلکہ کہو کہ خدا اور اس کے رسول سچ کہتے ہیں تو تمہیں دو اجر ملیں گے لیکن اگر تم نے دیکھا کہ عوام سخت ضرورت مند ہیں اور لوگ بیچارگی کی حالت میں ہیں ایک دوسرے کو جھٹلاتے ہیں اور انکار کرتے ہیں اور اپنی حاجتوں کو ایک دوسرے کے سامنے بیان کرنے میں کراہت محسوس کرتے ہیں اور جو نہیں کہنا چاہئے وہ کہہ رہے ہیں تو ان حالات میں شب و روز ندائے غیبی اور فرج کے منتظر رہو۔[1]

(وَاللَّهُ يَدْعُوا إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ)

اس آیت میں (دَار السَّلَام) سے مراد جنت ہے۔

لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ۖ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (۲۶)

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۴، ص ۹۹، ج ۵۲، ص ۱۸۴؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۶۔ "جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے واسطے نیکی بھی ہے اور اضافہ بھی اور ان کے چہروں پر نہ سیاہی ہوگی اور نہ ذلت، وہ جنت والے ہیں اور وہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔"

(لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ) یعنی وجہ اللہ کے نور کی طرف نظر کرنا۔

ابی الجارود روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت (لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ) کی تفسیر میں فرمایا کہ اس آیت میں (الْحُسْنَىٰ) سے مراد جنت ہے اور (زِيَادَةٌ) سے مراد دنیا ہے یعنی پروردگار عالم جو کچھ انہیں دنیا میں عطا کرتا ہے ان سے آخرت میں اس کا حساب نہیں لے گا اور دنیا و آخرت کے ثواب کو یکجا کرے گا اور لوگ دنیا و آخرت میں اپنے نیک اعمال کی وجہ سے اپنا اجر و صلہ حاصل کریں گے، خداوند عالم فرماتا ہے: (وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ) ان کے چہروں پر سیاہی و ذلت نہیں ہوگی اور وہ اہل بہشت ہیں اور وہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔[1]

علی بن ابراہیم آیت (وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ) کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ "قَتَر" سے مراد فقر و بھوک ہے اور (ذِلَّةٌ) سے مراد خوف ہے۔[2]

وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۖ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (۲۷)

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۷، ص ۲۶۰ و ج ۶۷، ص ۶۶

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۷۔ "اور جن لوگوں نے برائیاں کمائی ہیں ان کے لئے ہر برائی کے بدلے میں ویسی ہی برائی ہے اور ان کے چہروں پر گناہوں کی سیاہی بھی ہو گی اور انہیں عذاب الٰہی سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا، ان کے چہرے پر جیسے سیاہ رات کی تاریکی کا پردہ ڈال دیا گیا ہو وہ اہل جہنم ہیں اور اسی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔"

ابی الجارود روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت (وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ) کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ لوگ اہل بدعت و شبہات اور شہوت پرست ہیں کہ خداوند عالم ان کے چہروں کو سیاہ کر دے گا۔[1] خداوند عالم فرماتا ہے: (كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا) خداوند عالم قیامت کے دن ان کے چہروں کو سیاہ کر دے گا اور انہیں ذلیل و خوار اور رسوا کر دے گا اور وہ ہمیشہ آتش جہنم میں رہیں گے۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ ۖ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ (۲۸)

۲۸۔ "جس دن ہم سب کو اکٹھا جمع کریں گے اور اس کے بعد شرک کرنے والوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شرکاء سب اپنی اپنی جگہ ٹھہرو اور پھر ہم ان کے درمیان جدائی ڈال دیں گے اور ان کے شرکاء کہیں گے کہ تم ہماری عبادت تو نہیں کرتے تھے۔"

---

[1]۔ وسائل الشیعہ، ج ۲۷، ص ۱۷۲؛ بحار الانوار، ج ۲، ص ۲۹۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

علی بن ابراہیم اس آیت (وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ) کی تفسیر کے بارے میں کہتے ہیں کہ خداوند عالم نے آتش جہنم کو مومنین اور کفار کے درمیان فرق وجدائی کے لئے قرار دیا ہے۔

هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَا أَسْلَفَتْ ۚ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۖ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ(۳۰)

۳۰۔ "اس وقت ہر شخص اپنے گذشتہ اعمال کا امتحان کرے گا اور سب مولائے برحق خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں پلٹا دیئے جائیں گے اور جو کچھ افتراء کر رہے تھے وہ سب بھٹک کر گم ہو جائے گا۔"

(هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَا أَسْلَفَتْ) یعنی وہ اعمال جو وہ پہلے بھیج چکا ہے اس کی پیروی کرتا ہے۔

(وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۖ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ) اور جن چیزوں کی جھوٹ کی بنیاد پر پرستش و پیروی ہوئی ہے وہ سب باطل و ختم ہو جائے گی۔

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ(۳۱)فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ(۳۲)كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ(۳۳)قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ(۳۴)قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ ۚ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ ۗ أَفَمَنْ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدَىٰ ۖ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ(۳۵)وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ(۳۶)وَمَا كَانَ هَٰذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ(۳۷)أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ(۳۸)

۳۱۔ "پیغمبر ذرا ان سے پوچھئے تمہیں زمین و آسمان سے کون رزق دیتا ہے اور کون تمہاری سماعت و بصارت کا مالک ہے اور کون مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور کون سارے امور کی تدبیر کرتا ہے تو یہ سب یہی کہیں گے کہ اللہ، تو آپ کہیئے کہ پھر اس سے کیوں نہیں ڈرتے ہو۔"

۳۲۔ "وہی اللہ تمہارا برحق پالنے والا ہے اور حق کے بعد ضلالت کے سوا کچھ نہیں ہے تو تم کس طرف لے جائے جارہے ہو۔"

۳۳۔ "اسی طرح خدا کا عذاب فاسقوں کے حق میں ثابت ہوگیا ہے کہ وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔"

۳۴۔ "آپ ذرا پوچھئے کہ کیا تمہارے شریکوں میں کوئی ہے جو خلقت کی ابتداء کرے اور پھر دوبارہ اُسے پلٹا سکے اور پھر بتایئے کہ اللہ ہی مخلوقات کی ابتداء کرتا ہے اور وہی انہیں پلٹاتا بھی ہے تو تم آخر کدھر چلے جارہے ہو۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۵۔ "کہئے کہ تمہارے شرکاء میں کوئی ایسا ہے جو حق کی ہدایت کرسکے اور پھر بتایئے کہ اللہ ہی حق کی ہدایت کرتا ہے اور جو حق کی ہدایت کرتا ہے وہ واقعاً قابل اتباع ہے یا جو ہدایت کرنے کے قابل بھی نہیں ہے مگر یہ کہ خود اس کی ہدایت کی جائے تو آخر تمہیں کیا ہوگیا ہے اور تم کیسے فیصلے کررہے ہو۔"

۳۶۔ "اور ان کی اکثریت تو صرف خیالات کا اتباع کرتی ہے جب کہ گمان حق کے بارے میں کوئی فائدہ نہیں پہنچاسکتا بے شک اللہ ان کے اعمال سے خوب واقف ہے۔"

۳۷۔ "اور یہ قرآن کسی غیر خدا کی طرف سے افتراء نہیں ہے بلکہ اپنے ماسبق کی کتابوں کی تصدیق اور تفصیل ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے یہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔"

۳۸۔ "کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اُسے پیغمبر نے گھڑلیا ہے تو کہہ دیجئے کہ تم اس کے جیسا ایک ہی سورہ لے آؤ اور خدا کے علاوہ جسے چاہو اپنی مدد کے لئے بلالو اگر تم اپنے الزام میں سچے ہو۔"

(قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۔۔۔۔۔ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ) یہ آیتیں محکمات میں سے ہیں۔

ابی الجارود روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت (أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدَىٰ ۖ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ) کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ: وہ جو لوگوں کو حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں وہ محمد ﷺ اور ان کے بعد آل محمد علیہم السلام ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس آیت میں (مَّنْ لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدَى) سے مراد وہ شخص ہے کہ جس نے قریش اور اس کے بعد خاندان قریش کی مخالفت کی ہے۔[1]

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ (۳۹)وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ(۴۰)وَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۖ أَنتُم بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ(۴۱)وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ(۴۲)وَمِنْهُم مَّن يَنظُرُ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ(۴۳)إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ(۴۴)وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ(۴۵)

۳۹۔ "در حقیقت ان لوگوں نے اس چیز کی تکذیب کی ہے جس کا مکمل علم بھی نہیں ہے اور اس کی تاویل بھی ان کے پاس نہیں آئی ہے اسی طرح ان کے پہلے والوں نے بھی تکذیب کی تھی اب دیکھو کہ ظلم کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔"

۴۰۔ "ان میں بعض وہ ہیں جو ان پر ایمان لاتے ہیں اور بعض نہیں مانتے ہیں اور آپ کا پروردگار فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔"

۴۱۔ "اور اگر یہ آپ کی تکذیب کریں تو کہہ دیجئے کہ میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل ہے تم میرے عمل سے بری اور میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں۔"

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۱۳ و ج ۲۴، ص ۱۴۵؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۲۔ "اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو بظاہر کان لگا کر سنتے بھی ہیں لیکن کیا آپ بہروں کو بات سنانا چاہتے ہیں جب کہ وہ سمجھتے بھی نہیں ہیں۔"

۴۳۔ "اور ان میں کچھ ہیں جو آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں تو کیا آپ اندھوں کو بھی ہدایت دے سکتے ہیں چاہے وہ کچھ نہ دیکھ پاتے ہوں۔"

۴۴۔ "اللہ انسانوں پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا ہے بلکہ انسان خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا کرتے ہیں۔"

۴۵۔ "جس دن خدا ان سب کو محشور کرے گا اس طرح کہ جیسے دنیا میں صرف ایک ساعت ٹھہرے ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہوں گے یقیناً جن لوگوں نے خدا کی ملاقات کا انکار کیا ہے وہ خسارہ میں رہے اور ہدایت یافتہ نہیں ہوسکے۔"

(بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ)

یعنی انہیں اس علم کی تاویل نہیں دی گئی ہے۔

(كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ) یہ آیت رجعت کے بارے میں نازل ہوئی اور ان لوگوں نے اس کی تکذیب کی ہے کہ یہ واقع نہیں ہوگی پھر خداوند عالم فرماتا ہے: (وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ) ان میں بعض وہ ہیں جو اس پر ایمان لائیں گے اور بعض ایمان نہیں لائیں گے اور تیرا پروردگار مفسدوں کے حالات سے باخبر ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابی الجارود روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت "وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ" کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس سے آل محمد علیہم السلام کے دشمن مراد ہیں (وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ) اس آیت میں (المُفسدین) سے مراد خدا اور رسول خداﷺ کی نافرمانی و معصیت کرنے والے ہیں۔[1]

علی بن ابراہیم اس آیت (وَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ لِي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ۔۔۔۔ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ) کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ محکمات میں سے ہیں۔

وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ (۴۶)

۴۶۔ "اور ہم نے جن باتوں کا ان سے وعدہ کیا ہے انہیں آپ کو دکھا دیں یا آپ کو پہلے ہی دنیا سے اُٹھا لیں انہیں تو بہر حال پلٹ کر ہماری ہی بارگاہ میں آنا ہے اس کے بعد خدا خود ان کے اعمال کا گواہ ہے۔"

(وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ) اے محمد (بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ) یعنی حضرت قائم آل محمد علیہم السلام کی رجعت و قیام سے۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۷، ص ۲۲۲؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ) اس سے پہلے (فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ) ان کی بازگشت بہر حال ہماری طرف ہے پھر یہ کہ جو کچھ بھی وہ لوگ انجام دیتے تھے خدا اس پر گواہ ہے۔[1]

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ (۵۰)

۵۰۔ "کہہ دیجئے کہ تمہارا کیا خیال ہے اگر اس کا عذاب رات کے وقت یا دن میں آجائے تو تم کیا کروگے آخر یہ مجرمین کس بات کی جلدی کر رہے ہیں۔"

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آیت (قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا) یعنی عذاب تم پر رات میں آجائے۔

(أَوْ نَهَارًا مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ) فرماتے ہیں: یہ وہ عذاب ہے جو آخری زمانے میں اہل قبلہ کے فاسقوں اور ان مسلمانوں پر نازل ہوگا جو اپنے اوپر عذاب کے نازل ہونے کا انکار کرتے ہیں۔[2]

أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ آلْآنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ (۵۱) ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ (۵۲) وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ (۵۳)

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۹

[2] ۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۸۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵۱۔ "تو کیا تم عذاب کے نازل ہونے کے بعد ایمان لاؤگے اور کیا اب ایمان لاؤگے جب کہ تم عذاب کی جلدی مچائے ہوئے تھے۔"

۵۲۔ "اس کے بعد ظالمین سے کہا جائے گا کہ اب ہمیشگی کا مزہ چکھو کیا تمہارے اعمال کے علاوہ کسی اور چیز کا بدلہ دیا جائے گا۔"

۵۳۔ "اور یہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا یہ عذاب برحق ہے تو فرما دیجئے کہ ہاں بے شک برحق ہے اور تم خدا کو عاجز نہیں بنا سکتے۔"

علی بن ابراہیم اس آیت (أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ) کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ ان لوگوں نے رجعت کی تصدیق کی پس ان سے کہا جائے گا اب امیر المومنین علیہ السلام پر ایمان لائے ہو۔

(وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا) جن لوگوں نے آلِ محمد علیہم السلام کے حق پر ظلم و ستم کیا ہے۔

(ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ)

(وَيَسْتَنْبِئُونَكَ) اے محمدؐ مکہ والے تم سے علی (علیہ السلام) کے بارے میں سوال کریں گے کہ کیا وہ امام برحق ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ قسم ہے ذات پروردگار کی کہ وہ امام برحق ہیں۔

وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (۵۴)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵۴۔ "اگر ہر ظلم کرنے والے نفس کو ساری زمین کے خزینے مل جائیں تو وہ اس دن کے عذاب کے بدلے دیدے گا اور عذاب کے دیکھنے کے بعد اندر اندر نادم بھی ہوگا لیکن ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہیں کیا جائے گا۔"

(وَلَوْأَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ) یعنی ان لوگوں نے آل محمد علیہم السلام پر ظلم و ستم کیا۔

(مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ) یعنی رجعت کے وقت (وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ) روایت میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگوں نے اس آیت (وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ) کی تفسیر کے متعلق پوچھا کہ جب وہ لوگ عذاب خدا کو دیکھیں گے اور اپنی حسرت و ندامت کو چھپائیں گے تو یہ چیز انہیں کیا نفع پہنچائے گی؟

حضرت علیہ السّلام نے فرمایا: ان کا یہ عمل اس لئے ہوگا کہ انہیں دشمنوں کی مذمت وملامت پسند نہیں ہے۔

أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (۵۵) هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (۵۶) يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ (۵۷) قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ (۵۸)

۵۵۔ "یاد رکھو کہ خدا ہی کے لئے زمین و آسمان کے کل خزانے ہیں اور آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کا وعدہ برحق ہے اگرچہ لوگوں کی اکثریت نہیں سمجھتی ہے۔"

۵۶۔ "وہی خدا حیات و موت کا دینے والا ہے اور اسی کی طرف تم سب کو پلٹا کر لے جایا جائے گا۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵۷۔ "ایہاالناس، تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی شفاکا سامان اور ہدایت اور صاحبان ایمان کے لئے رحمت، قرآن آچکا ہے۔"

۵۸۔ "پیغمبر کہہ دیجئے کہ یہ قرآن فضل و رحمت خدا کا نتیجہ ہے لہٰذا انہیں اس پر خوش ہونا چاہیئے کہ یہ ان کے جمع کئے ہوئے اموال سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔"

(أَلَا إِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ) یہ دونوں آیتیں محکمات میں سے ہیں۔

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ) اس آیت میں (جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ) سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن ہے۔

پھر فرمایا: اے محمد ان سے کہہ دو (بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ) اس آیت میں "الفضل" سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور "رَحْمَة" سے مراد امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں اور "فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا" سے مراد یہ ہے کہ ہمارے شیعہ خوشحال و شادمان ہوں گے اور یہ خوشی و شادمانی اس سونے چاندی کی چیزوں سے بہتر ہے جو ہمارے دشمنوں کو دی گئی ہیں۔[1]

قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللّٰهُ أَذِنَ لَكُمْ ۖ أَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُونَ (۵۹)

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ، ص ۳۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵۹۔ "آپ کہہ دیجئے کہ خدا نے تمہارے لئے رزق نازل کیا تو تم نے اس میں بھی حلال و حرام بنانا شروع کر دیا تو کیا خدا نے تمہیں اس کی اجازت دی ہے یا تم خدا پر افتراء کر رہے ہو۔"

(قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللهُ أَذِنَ لَكُمْ ۖ أَمْ عَلَى اللهِ تَفْتَرُونَ) جو چیزیں اہل کتاب نے اپنے اوپر حلال و حرام کر دی تھیں کہ جس کے بارے میں خداوند عالم نے فرمایا ہے: (وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا)[1] ان لوگوں نے کہا: جو کچھ ان جانوروں کے شکم میں ہے وہ ہمارے مردوں کے لئے حلال اور ہماری عورتوں کے لئے حرام ہے۔ (وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا)[2] اور ان لوگوں نے خدا کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور جانوروں میں اس کا حصہ معین کیا ہے اور اپنے خیال خام میں کہا کہ یہ خدا کے لئے ہے اور یہ ہمارے بتوں کے لئے ہے اور جو ان بتوں کا حصہ ہے وہ خدا تک نہیں پہنچ سکتا لیکن جو خدا کا حصہ ہے وہ بتوں تک پہنچ سکتا ہے اور اس طرح یہ لوگ کتنا غلط فیصلہ کرتے تھے۔

پس خداوند عالم نے ان پر اپنی حجت تمام کرتے ہوئے فرمایا: اے محمد ان سے کہہ دو (آللهُ أَذِنَ لَكُمْ ۖ أَمْ عَلَى اللهِ تَفْتَرُونَ) کیا خدا نے تمہیں اجازت دی ہے یا تم خدا پر جھوٹ و افتراء باندھ رہے ہو۔[3]

---

[1] ۔ سورۂ انعام، آیت ۱۳۹

[2] ۔ سورۂ انعام، آیت ۱۳۶

[3] ۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ (۶۱)

۶۱۔ "اور پیغمبر آپ کسی حال میں رہیں اور قرآن کے کسی حصے کی تلاوت کریں اور اے لوگو تم کوئی بھی عمل کرو ہم تم سب کے گواہ ہوتے ہیں جب بھی کوئی عمل کرتے ہو اور تمہارے پروردگار سے زمین و آسمان کا کوئی ذرّہ دور نہیں ہے اور کوئی شئ ذرہ سے بڑی یا چھوٹی ایسی نہیں ہے جسے ہم نے اپنی کھلی کتاب میں جمع نہ کر دیا ہو۔"

(وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ) اس آیت میں رسول خدا ﷺ سے خطاب ہے۔(وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا) فرماتے ہیں کہ جب رسول خدا ﷺ اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے تو آپ شدید گریہ فرما رہے تھے۔(وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ) یعنی وہ عمل جس میں ہم نیکی یا برائی انجام دیتے ہیں۔(وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ) یعنی اس سے پوشیدہ نہیں ہے (مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ) زمین و آسمان کا کوئی ذرّہ یا کوئی شئ ذرہ سے چھوٹی یا بڑی ایسی نہیں ہے جو سب کتاب مبین میں مرقوم نہ ہو۔[1]

الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ (۶۳) لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (۶۴)

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶۳۔ "یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہے۔"

۶۴۔ "ان کے لئے زندگانیٔ دنیا اور آخرت دونوں مقامات پر بشارت اور خوشخبری ہے اور کلمات خدا میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ہے اور یہی درحقیقت عظیم کامیابی ہے۔"

(الَّذِینَ آمَنُوا) یعنی وہ لوگ جنہوں نے تصدیق کی۔

(وَکَانُوا یَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَیٰ فِی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا وَفِی الْآخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِیلَ لِکَلِمَاتِ اللهِ) اس آیت میں "الْبُشْرَیٰ فِی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا) سے مراد وہ اچھے خواب ہیں جسے مومن نیند کے عالم میں اور موت کے وقت دیکھتا ہے جسے پروردگار عالم اس طرح فرماتا ہے: (الَّذِینَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِکَةُ طَیِّبِینَ ۙ یَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَیْکُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ)[1] جب پاک سیرت فرشتے انہیں موت کی وادی میں لے جاتے وقت کہتے ہیں کہ تم پر سلام ہو تم نے جو نیک امور انجام دیئے ہیں اس کی جزا میں تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(لَا تَبْدِیلَ لِکَلِمَاتِ اللهِ) یعنی خدا امامت کو تبدیل نہیں کرتا اور اس آیت میں (الکلمات) سے مراد امامت ہے اس کی دلیل یہ آیت ہے "وَجَعَلَهَا کَلِمَةً بَاقِیَةً فِی عَقِبِهِ)[2] کہ اس آیت میں بھی (کَلِمَة) سے مراد امامت ہے۔[3]

---

[1] ۔ سورۂ نحل، آیت ۳۲

[2] ۔ سورۂ زخرف، آیت ۲۸

[3] ۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۶۵) أَلَا إِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ شُرَكَاءَ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ (۶۶) هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ (۶۷) قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۖ هُوَ الْغَنِيُّ ۖ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنْ عِنْدَكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ بِهٰذَا ۚ أَتَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (۶۸) قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ (۶۹) مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ (۷۰)

۶۵۔ "پیغمبر آپ ان لوگوں کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہوں بے شک عزت صرف اللہ کے لئے ہے وہی سب کچھ سننے والا ہے اور جاننے والا ہے۔"

۶۶۔ "آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان کی ساری مخلوقات اور کائنات ہے اور جو لوگ خدا کو چھوڑ کر دوسرے شریکوں کو پکارتے ہیں وہ ان کا بھی اتباع نہیں کرتے، یہ صرف اپنے خیالات کا اتباع کرتے ہیں یہ صرف اندازوں پر زندگی گذارتے ہیں۔"

۶۷۔ "وہ خدا وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی ہے تاکہ اس میں سکون حاصل کر سکو اور دن کو روشنی کا ذریعہ بنایا ہے اور اس میں بھی بات سننے والی قوم کے لئے نشانیاں پائی جاتی ہیں۔"

۶۸۔ "یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بیٹا بنایا ہے حالانکہ وہ پاک و بے نیاز ہے اور اس کے لئے زمین و آسمان کی ساری کائنات ہے تمہارے پاس تو تمہاری بات کی کوئی دلیل بھی نہیں ہے کیا تم لوگ خدا پر وہ الزام لگاتے ہو جس کا تمہیں علم بھی نہیں ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶۹۔ "پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ جو لوگ خدا پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔"

۷۰۔ "اس دنیا میں تھوڑا سا آرام ہے اس کے بعد سب کی بازگشت ہماری طرف ہے اس کے بعد ہم ان کے کفر کی بناء پر انہیں شدید عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔"

(وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔۔۔۔ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ) یہ آیتیں محکمات میں سے ہیں۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ (۷۱)

۷۱۔ "آپ ان کے سامنے نوح کا واقعہ بیان کریں کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر تمہارے لئے میرا قیام اور آیات الٰہیہ کا یاد دلانا سخت ہے تو میرا اعتماد اللہ پر ہے تم بھی اپنا ارادہ پختہ کر لو اور اپنے شریکوں کو بلالو اور تمہاری کوئی بات تمہارے اوپر مخفی نہ رہے پھر جو جی چاہے کر گذرو اور مجھے کسی طرح کی مہلت نہ دو۔"

(وَاتْلُ عَلَيْهِمْ) پیغمبر اسلام ﷺ سے خطاب ہے۔(نَبَأَ نُوحٍ) یعنی نوح کا واقعہ۔

(إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ) یعنی وہ لوگ جو عبادت کرتے ہیں۔(ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً) یعنی رنجیدہ و غمگین نہ ہوں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ) یعنی مجھے پکارو (وَلَا تُنْظِرُونِ) اور مجھے مہلت نہ دو۔

وَقَالَ مُوسَىٰ يَا قَوْمِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِينَ (۸۴) فَقَالُوا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (۸۵)

۸۴۔ "اور موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر تم واقعاً اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو اگر واقعاً اس کے اطاعت گذار بندے ہو۔"

۸۵۔ "تو ان لوگوں نے کہا کہ بے شک ہم نے خدا پر بھروسہ کیا ہے خدایا ہمیں ظالموں کے فتنوں اور آزمائشوں کا مرکز قرار نہ دینا۔"

فرعون کا غرق ہونا

ابی الجارود روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت (وَقَالَ مُوسَىٰ يَا قَوْمِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِينَ) کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ: جب آل فرعون نے موسیٰ کی قوم کو غلام بنا لیا تو وہ کہتے تھے اگر بنی اسرائیل جیسا کہ وہ کہتے ہیں خدا کے نزدیک ہم مقام و منزلت رکھتے ہیں تو خداوند عالم ہمیں ان پر مسلط نہ کرتا۔

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا: اے بنی اسرائیل اگر تم خدا پر ایمان لائے ہو تو اس پر بھروسہ کرو اگر تم لوگ اطاعت گذار ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بنی اسرائیل نے کہا: ہم نے خدا پر اعتماد کیا ہے خدایا ہمیں قوم ستمگار کے لئے آزمائش قرار نہ دے اور ہمیں اپنی رحمت کے ذریعے اس ظالم گروہ کے چنگل سے نجات دے۔[1]

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَنْ تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ (۸۷)

۸۷۔ "اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کی طرف وحی کی کہ اپنی قوم کے لئے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ قرار دو اور نماز قائم کرو اور مومنین کو بشارت دیدو۔"

(وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَنْ تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً) یعنی بیت المقدس۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب بنی اسرائیل آل فرعون کے ظلم و ستم سے خوفزدہ ہوئے تو خداوند عالم نے جناب موسیٰؑ و ہارونؑ کو وحی فرمائی کہ مصر میں اپنی قوم کے لئے گھر تعمیر کرو تاکہ لوگ اس گھر میں نماز پڑھیں۔[2]

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ ۖ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ (۸۸) قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعَانِّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (۸۹)

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۲

[2]۔ مستدرک الوسائل، ج ۳، ص ۴۴۰؛ بحار الانوار، ج ۱۳، ص ۱۱۶ اور ج ۸۰، ص ۳۴۷؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸۸۔ "اور موسیٰ نے کہا پروردگار تو نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کو زندگانیٔ دنیا میں اموال عطا کئے ہیں خدایا تیرے راستے سے بہکائیں گے خدایا ان کے اموال کو برباد کردے، ان کے دلوں پر سختی نازل فرما یہ اس وقت تک ایمان نہ لائیں گے جب تک اپنی آنکھوں سے دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔"

۸۹۔ "پروردگار نے فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول کرلی گئی تو اب اپنے راستے پر قائم رہنا اور جاہلوں کے راستے کا اتباع نہ کرنا۔"

(وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً) یعنی اس کی سلطنت اور بادشاہت۔

(وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ) یعنی لوگوں کو اموال و ہدایا سے اپنا فریفتہ کرلیا تاکہ اس کی عبادت کریں اور تیری عبادت نہ کریں۔

(رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ) یعنی انہیں ہلاک کردے (وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ" ان کے دلوں کو سخت کردے کہ ایمان نہ لاسکیں اور پھر دردناک عذاب کا مزہ چکھیں۔(قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعَانِّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ) یعنی فرعون اور اس کے پیروکاروں کی پیروی نہ کرنا۔[1]

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ (۹۰) آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ (۹۱)

۹۰۔ "اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار کرا دیا تو فرعون اور اس کے لشکر نے از راہِ ظلم و تعدی ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ جب غرقابی نے اُسے پکڑ لیا تو اس نے آواز دی کہ میں اس خدائے وحدہٗ لاشریک پر ایمان لے آیا ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لے آئے ہیں اور میں اطاعت گذاروں میں سے ہوں۔"

۹۱۔ "تو آواز آئی کہ اب جب کہ تو پہلے نافرمانی کرچکا ہے اور تیرا شمار مفسدوں میں ہوچکا ہے۔"

بنی اسرائیل کا دریا سے گزرنا

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آیت (وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ) کی تفسیر میں فرمایا: بنی اسرائیل نے موسیٰ سے کہا: اے موسیٰ خدا سے دعا کیجئے کہ ہمیں اس مشکل سے نجات عطا کرے۔

خداوند عالم نے وحی کی اے موسیٰ ان لوگوں کو راتوں رات مصر سے باہر لے جاؤ۔

موسیٰ علیہ السلام نے کہا: خدایا راستے میں دریا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خداوند عالم نے فرمایا: اے موسیٰ میں دریا کو حکم دوں گا کہ تیری اطاعت کرے اور تمہارے لئے راستہ بنادے۔

موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو رات میں لے کر مصر سے باہر نکل گئے اور دریا کی جانب بڑھنے لگے جب فرعون کو ان لوگوں کے جانے کی خبر ملی تو اس نے ان لوگوں کا پیچھا کیا جب موسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے پہنچے تو دریا سے کہا: میرے لئے راستہ بنا۔ دریا نے جواب دیا: اے نبی اللہ آپ جو کہہ رہے ہیں اسے انجام نہیں دوں گا۔ بنی اسرائیل نے موسیٰ سے کہا: آپ ہمیں غرق اور ہلاک کردیں گے اگر آپ ہمیں چھوڑ دیتے تو ہم فرعون کی غلامی کرلیتے، مصر سے باہر نہ نکلتے اور اب قتل نہ کیے جاتے۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہوگا بے شک میرا خدا میرے ساتھ ہے اور عنقریب ہم سب کی ہدایت و رہنمائی کرے گا۔

موسیٰؑ کی قوم نے جو کچھ کہا وہ آپؑ پر سخت گراں گزرا۔ ان لوگوں نے کہا: اے موسیٰ آپ نے ہم سے کہا تھا کہ دریا ہمارے لئے شگافتہ ہو کر راستے بنائے گا اور آپ کا خیال تھا کہ دریا ہمارے لئے شگافتہ ہوگا اور ہم اس سے پار نکل جائیں گے جب کہ فرعون اور اس کے لشکر والے ابھی ہم تک پہنچنے والے ہیں اور ہمارا پیچھے کرتے ہوئے ہم سے بہت قریب آچکے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی؛ پروردگار عالم نے وحی فرمائی: اے موسیٰ اپنا عصا دریا پر مارو، آپ نے ایسا ہی کیا پس دریا شگافتہ ہوا موسیٰ اور ان کے ساتھی دریا میں داخل ہوگئے اسی اثناء میں فرعون اور اس کے ماننے والے بھی پہنچ گئے جیسے ہی ان کی نگاہیں دریا پر پڑیں تو فرعون سے کہا: کیا جو تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو اس پر تم کو تعجب نہیں ہو رہا ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فرعون نے کہا: میں نے بھی تمہارے لئے دریا میں راستہ بنایا ہے تم لوگ بھی دریا میں داخل ہو جاؤ اور بنی اسرائیل کا پیچھا کرو۔

جیسے ہی فرعون اپنے لشکر کے ساتھ دریا میں داخل ہوا خداوند عالم نے دریا کو حکم دیا کہ انہیں اپنی لپیٹ میں لے لے اور نتیجے میں سب کے سب غرق ہو گئے۔

جب فرعون ڈوبنے لگا تو کہنے لگا: (قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الَّذِی آمَنَتْ بِهِ بَنُوإِسْرَائِیلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِینَ) میں اس خدا پر ایمان لایا جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور بنی اسرائیل جس پر ایمان لائے ہیں اور میں اطاعت گذاروں میں سے ہوں۔

خداوند عالم نے فرمایا: تو اب ایمان لا رہا ہے جب کہ تو اس سے پہلے نافرمانی کر رہا تھا اور زمین پر فساد برپا کر رہا تھا خیر آج ہم تیرے جسد کو بچا لیتے ہیں اور ساحل تک پہنچا دیتے ہیں۔

امام علیہ السلام فرماتے ہیں: فرعون کے ماننے والے سب کے سب دریا میں داخل ہوئے اور اس طرح غرق ہوئے کہ ان کے اجساد بھی نظر نہ آئے ایسا لگتا ہے کہ ان کے اجساد دریا سے سیدھے واصل جہنم ہو گئے لیکن فرعون کا بدن پروردگار عالم نے دریا کے ساحل تک پہنچا دیا تھا تاکہ لوگ اسے دیکھ کر پہچانیں اور عبرت حاصل کریں اور کوئی اس کی موت کے بارے میں شک نہ کرے کیونکہ لوگ اسے اپنا پروردگار سمجھتے تھے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پس خداوند عالم نے اس کے بدبودار جسد کو ساحل دریا پر لوگوں کو دکھلایا تاکہ باقی لوگوں کے لئے عبرت و نصیحت ہو۔ خداوند عالم فرماتا ہے کہ بہت سے افراد ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔[1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جبرئیل امین جب بھی پیغمبر اسلام ﷺ پر نازل ہوتے تھے ہمیشہ رنجیدہ و مغموم ہوتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت (آلآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ) لے کر نازل ہوئے۔ یعنی اب تو ایمان لارہا ہے جب کہ اس سے پہلے تو گناہ و نافرمانی کرتا تھا اور مفسدوں میں سے تھا لیکن جس وقت یہ آیت جبرئیل امین لے کر نازل ہوئے تو بہت ہی خوش حال اور ہشاش و بشاش تھے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل جب بھی تم میرے پاس آتے تھے ہمیشہ رنجیدہ رہتے تھے کیا ہوا کہ اس مرتبہ تم بہت ہی خوش و مسرور نظر آرہے ہو؟

جبرئیل نے عرض کیا: اے محمدؐ! جب پروردگار عالم نے فرعون کو دریا میں غرق کیا تو اس نے کہا کہ میں اس خدا پر جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور جو بنی اسرائیل کا خدا ہے اس پر ایمان لے آیا اور میں اطاعت گزاروں میں سے ہوں تو میں نے اس وقت دریا سے ایک مشت کیچڑ نکال کر اس کے منہ پر مارا اور کہا اب جب کہ عذاب الٰہی کو دیکھا تو ایمان لارہا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو مفسدوں میں سے تھا اے پیغمبر یہ کام میں نے اللہ کی اجازت کے بغیر انجام دیا تھا اور مجھے خوف تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ فرعون خداوند عالم کی رحمت میں شامل ہوگیا ہو اور خداوند عالم مجھے اس عمل کے بدلے میں عذاب کرے کیونکہ میں نے یہ کام اس کی اجازت کے بغیر انجام دیا تھا۔ اس وقت جب کہ میں پروردگار کی جانب سے یہ آیت لارہا تھا کہ جس کا مفہوم بھی وہی ہے جو میں نے فرعون سے کہا تھا تو مجھے

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۳، ص ۱۱۶؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یقین ہو گیا کہ اللہ کی رحمت فرعون کے شامل حال نہیں ہوئی ہے اور وہ عمل جو میں نے انجام دیا تھا وہ مرضی الٰہی کے مطابق تھا۔[1]

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ (۹۲) وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (۹۳)

۹۲۔ "خیر، آج ہم تیرے بدن کو بچا لیتے ہیں تاکہ تو اپنے بعد والوں کے لئے نشانی بن جائے اگرچہ بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہی رہتے ہیں۔"

۹۳۔ "اور ہم نے بنی اسرائیل کو بہترین منزل عطا کی ہے اور انہیں پاکیزہ رزق عطا کیا ہے تو ان لوگوں نے آپس میں اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ ان کے پاس توریت آگئی تو اب خدا ان کے درمیان روز قیامت ان کے اختلافات کا فیصلہ کردے گا۔"

(فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ)

جب موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو فرعون کے غرق ہونے کی خبر دی تو ان لوگوں نے موسیٰؑ کی بات پر یقین نہیں کیا اور انہیں جھٹلایا لہٰذا پروردگار عالم نے دریا کو حکم دیا کہ فرعون کی لاش کو ساحل پر پھینک دے تاکہ لوگ اس کے جسد کو دیکھ کر مطمئن ہو جائیں اور یقین کرلیں کہ فرعون اور اس کے ماننے والے ہلاک ہو گئے ہیں اور لوگ موسیٰ کی بات پر یقین کرلیں پھر پروردگار عالم فرعون کی

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۳، ص ۱۱۷؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۹؛ قصص الانبیاء، جزائری، ص ۲۳۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہلاکت کے بعد بنی اسرائیل کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے: (وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ) یعنی ہم نے انہیں مصر کی طرف بھیجا اور فرعون کو دریا میں غرق کر دیا۔

فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ (۹۴) وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ (۹۵)

۹۴۔ "اب اگر تم کو اس میں شک ہے جو ہم نے تیری طرف نازل کیا ہے تو ان لوگوں سے پوچھو جو اس کے پہلے کتاب توریت و انجیل پڑھتے ہیں یقیناً تمہارے پروردگار کی طرف سے حق آچکا ہے تو اب تم شک کرنے والوں میں شامل نہ ہو۔"

۹۵۔ "اور ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جنہوں نے آیات الٰہیہ کی تکذیب کی ہے کہ اس طرح خسارہ والوں میں شمار ہو جاؤ گے۔"

(فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ) یعنی انبیاء۔

ابن مسکان روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس رات پیغمبر اسلام ﷺ کو معراج پر لے جایا گیا تو جو کچھ بھی پروردگار عالم امیر المومنین علیہ السلام کی عظمت و منزلت اور مقام و شرافت کے بارے میں نازل کرتا تھا اُسے بصورت وحی، پیغمبر اسلام ﷺ پر نازل فرمایا اور جب آنحضرت ﷺ بیت المعمور پہنچے تو تمام انبیاء و اولیائے الٰہی نے پیغمبرؐ کا استقبال کیا اور آپ کی امامت میں نماز ادا کی اور جو کچھ بھی خداوند عالم نے پیغمبر اسلام ﷺ سے حضرت علی علیہ السلام کی عظمت و فضیلت بیان کی تھی اس کے بارے میں آپ کے دل میں کچھ خیال آیا تو اس وقت

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خداوند عالم نے یہ آیت (فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ) نازل فرمائی اور اس آیت میں (يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ) سے مراد انبیاء ہیں کہ ہم نے گذشتہ انبیاء کی کتابوں میں حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت کے بارے میں آیتیں نازل کی ہیں جس طرح کہ قرآن میں نازل کی ہیں۔

(لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ وَ لَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا کی قسم نہ پیغمبر اسلام ﷺ نے شک کیا اور نہ ہی اس سلسلے میں پیغمبروں اور انبیائے الٰہی سے سوال کیا۔[1]

إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ (۹۶) وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ (۹۷)

۹۶۔ "بے شک جن لوگوں پر کلمہ عذاب الٰہی ثابت ہو چکا ہے وہ ہر گز ایمان لانے والے نہیں ہیں۔"

۹۷۔ "چاہے ان کے پاس تمام نشانیاں کیوں نہ آجائیں جب تک اپنی آنکھوں سے دردناک عذاب نہ دیکھ لیں گے۔"

(إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ وَ لَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ) یعنی وہ لوگ جنہوں نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کا انکار کیا ہے۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۹۴؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۵۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ) ارشاد ہوتا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت ان کے سامنے پیش کی گئی کیونکہ خداوند عالم نے ایمان کو ان پر ولایت کی خاطر واجب قرار دیا تھا اور ولایت کے بغیر ایمان ممکن نہیں ہے لیکن وہ لوگ ولایت پر ایمان نہیں لائے۔[1]

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ (۹۸) وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (۹۹)

۹۸۔ "پس کوئی بستی ایسی کیوں نہیں ہے جو ایمان لے آئے اور اس کا ایمان اُسے فائدہ پہنچائے علاوہ قوم یونس کے کہ جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے ان سے زندگانی دنیا میں رسوائی کا عذاب دفع کر دیا اور انہیں ایک مدت تک چین سے رہنے دیا۔"

۹۹۔ "اور اگر خدا چاہتا تو روئے زمین پر رہنے والے سب ایمان لے آتے تو کیا آپ لوگوں پر جبر کریں گے کہ سب مومن بن جائیں۔"

قوم یونس سے عذاب کا برطرف ہونا

(فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ) جمیل کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۵۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فرمایا: خداوند عالم نے کسی بھی قوم پر سے کوئی بھی عذاب سوائے قوم یونس کے بر طرف نہیں کیا۔ حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم کو دین اسلام اور دین الٰہی کی طرف دعوت دے رہے تھے لیکن وہ حضرت یونس کے دین کو قبول کرنے سے انکار کر رہے تھے اور صرف دو آدمی ان پر ایمان لائے جن میں سے ایک کا نام "روبیل" اور دوسرے کا نام "ملیخا" تھا ان میں سے ایک عالم اور دوسرا عابد تھا۔ عابد نے حضرت یونس علیہ السلام سے کہا کہ آپ اس قوم کے لئے بد دعا کریں لیکن عالم نے کہا نہیں ان کے لئے بد دعا نہ کریں کیونکہ پروردگار عالم آپ کی دعا کو رد نہیں کرے گا جبکہ خداوند عالم کو یہ ہر گز پسند نہیں ہے کہ وہ اپنے بندوں کو ہلاک کرے۔ یونس علیہ السلام نے عابد کی بات سنی اور اپنی قوم کے لئے بد دعا کر دی اور خداوند عالم نے وحی کی: اے یونس میں تمہاری قوم پر فلاں سال کے فلاں مہینے میں اور فلاں دن عذاب کروں گا۔

جب عذاب الٰہی کے وعدے کا وقت قریب پہنچا تو حضرت یونس علیہ السلام عابد کے ہمراہ قوم کو چھوڑ کر شہر سے باہر چلے گئے لیکن عالم اسی قوم کے درمیان ٹھہرا رہا اور جب عالم نے عذاب آتے ہوئے دیکھا تو لوگوں سے کہا: خدا کی بارگاہ میں گریہ وزاری اور مناجات و فریاد کرو شاید کہ خداوند عالم تم پر رحم کرے اور تم سے عذاب کو دور کر دے۔

ان لوگوں نے کہا: ہم کس طرح نالہ وزاری کریں؟

عالم نے کہا: تم لوگ صحرا میں جاؤ اور بچوں کو ماؤں سے جدا کر دو، اسی طرح جانوروں کے بچوں کو بھی ان کی ماؤں سے جدا کر دو پھر گریہ وزاری کرکے بارگاہ رب العزت میں دعا کرو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تمام لوگ عالم کے کہنے کے مطابق شہر سے باہر گئے اور نالہ و فریاد اور آواز استغاثہ بلند کرنے لگے۔ خداوند عالم کو ان پر رحم آیا اور وہ عذاب کہ جو خدا نازل کر چکا تھا اور ان کے نزدیک پہنچ چکا تھا اور قریب تھا کہ سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے خدا نے اسے پلٹا کر پہاڑ پر نازل کر دیا۔

جب اس کے بعد حضرت یونس علیہ السلام شہر واپس آئے تا کہ ان کے حالات معلوم کریں کہ کس طرح عذاب الٰہی میں ہلاک ہو گئے ہیں تو دیکھا کہ کسان اپنی اپنی زمینوں میں کھیتی باڑی میں مصروف و مشغول ہیں پس آپ نے ان میں سے ایک شخص سے جو کہ آپ کو نہیں پہچانتا تھا سوال کیا کہ قوم یونس کا کیا حال ہے؟

وہ لوگ جو حضرت یونس کو نہیں پہچانتے تھے کہا: یونس نے اپنی قوم کے لئے بد دعا کی اور ان کی دعا پروردگار عالم نے قبول بھی کر لی اور لوگوں پر عذاب بھی نازل ہوا لیکن لوگ شہر کے باہر میدان میں جمع ہوئے اور گریہ و زاری کی اور خدا سے دعائیں مانگیں، خداوند عالم نے بھی ان پر رحم کیا اور عذاب کو ان سے دور کر کے اُسے پہاڑ پر نازل کر دیا، اب اس وقت سے لوگ حضرت یونس علیہ السلام کو تلاش کر رہے ہیں تا کہ ان پر ایمان لائیں۔

حضرت یونس علیہ السلام نے جب یہ سنا کہ پروردگار عالم نے ان کی قوم سے عذاب کو دور کر دیا تو بہت ہی ناراض ہوئے اور غصے کی حالت میں وہاں سے چلے گئے اور چلتے چلتے دریا کے کنارے پہنچے تو دیکھا کہ ایک کشتی پر سامان لدا ہوا ہے اور چلنے کے لئے تیار ہے۔ یونسؑ نے سوار ہونے کی اجازت طلب کی اور کشتی پر سوار ہو گئے اور جیسے ہی کشتی دریا کے بیچ میں پہنچی خداوند عالم نے ایک بڑی مچھلی کو حکم دیا کہ وہ کشتی کا راستہ روک دے جیسے ہی یونس کی نظر مچھلی پر پڑی وہ خوفزدہ ہو گئے اور کشتی کے پیچھے چلے گئے، مچھلی نے بھی پانی میں ایک غوطہ لگایا اور کشتی کے پیچھے آگئی اور اپنا منہ کھول دیا کشتی میں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سوار افراد مچھلی سے تنگ آگئے تھے انہوں نے کہا: ہمارے درمیان ضرور کوئی گناہگار موجود ہے دیکھیں وہ کون شخص ہے؟

ان لوگوں نے ارادہ کیا کہ قرعہ کے ذریعہ اس گناہگار شخص کا پتہ لگائیں جب قرعہ نکالا تو قرعہ میں حضرت یونس علیہ السلام کا نام نکلا جب یونس علیہ السلام کشتی کے کنارے پہنچے تو دیکھا کہ مچھلی اپنا منہ کھولے کھڑی ہے تو انہوں نے اپنے کو مچھلی کے منہ میں گرادیا اور مچھلی انہیں لے کر دریا میں چلی گئی۔

آل عمران پر قارون کا اظہار افسوس

روایت میں ہے کہ ایک یہودی نے حضرت علی علیہ السلام سے اس قید خانے کے بارے میں جو اپنے قیدیوں کے ساتھ زمین کے اطراف میں چکر لگا رہا تھا پوچھا تو حضرتؑ نے فرمایا: اے یہودی! وہ قید خانہ جو اپنے قیدی کو لے کر زمین کے اطراف میں رواں دواں تھا وہ مچھلی تھی جس کے شکم میں جناب یونس علیہ السلام تھے وہ مچھلی پہلے دریائے قلزم میں داخل ہوئی پھر دریائے مصر میں گئی اس کے بعد دریائے طبرستان اس کے بعد دجلۂ غورا میں داخل ہوئی اور زمین کے نیچے گئی یہاں تک کہ قارون کو دیکھا، قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہلاک ہوا تھا اور اسی دن سے اللہ نے ایک فرشتے کو اس پر مامور کیا تھا کہ روزانہ ایک انسان کے قد کے برابر اُسے زمین کے اندر دھنستا رہے۔ یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تسبیح پروردگار اور استغفار کر رہے تھے قارون نے یہ آواز سنی اور فرشتے سے کہا: مجھے تھوڑی سی مہلت دیدے کہ مجھے آدمی کی آواز سنائی دے رہی ہے۔

قارون نے کہا: تم کون ہو؟

حضرت یونس نے کہا: میں ایک گنہگار یونس بن متیٰ ہوں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قارون: خدا کے لئے بہت زیادہ غضبناک ہونے والے موسیٰ ابن عمرانؑ کا کیا ہوا؟

حضرت یونس: افسوس وہ مر گئے۔

قارون: اپنی قوم پر کریم و مہربان ہارون ابن عمران کا کیا ہوا؟

حضرت یونس: وہ بھی مر گئے۔

قارون: میری منگیتر کلثوم بنت عمران کا کیا ہوا؟

حضرت یونس: افسوس کہ آل عمران میں سے اب کوئی بھی باقی نہیں ہے۔

قارون: ہائے افسوس آل عمران پر۔

پس خداوند عالم نے قارون کے آل عمران پر افسوس کرنے کو پسند فرمایا اور فرشتے کو حکم دیا کہ جب تک دنیا باقی ہے اس پر سے عذاب دور کر دے اور اس سے عذاب اٹھا لیا گیا جب یونس نے اُسے اس اندھیرے میں دیکھا تو دعا کی: (لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین)

خداوند عالم نے یونس علیہ السلام کی دعا قبول کی اور مچھلی کو حکم دیا کہ یونس کو دریا کے ساحل پر پہنچا دے جب جناب یونس مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے تو ان کے بدن کا گوشت و پوست ختم ہو چکا تھا پروردگار عالم نے ان کے اوپر ایک کدو کی بیل اُگائی تا کہ یونس کے بدن پر سایہ کا کام کرے اور انہیں سورج کی طمازت سے تکلیف نہ ہو پھر اس بیل کو حکم دیا کہ یونس سے دور ہو جائے اور سورج کی روشنی ان پر پڑی یونس علیہ السلام گریہ وزاری کرنے لگے۔ خداوند عالم نے وحی فرمائی: اے یونس! تم نے ایک لاکھ سے زائد افراد پر رحم کیوں نہیں کیا لیکن اب ایک لمحہ کی سختی پر نالہ وفریاد کر رہے ہو؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یونس نے عرض کیا: خدایا مجھے معاف کردے مجھے بخش دے۔

خداوند عالم نے ان کے بدن کو دوبارہ صحیح و سالم کردیا اور حضرت یونس اپنی قوم کی طرف واپس آگئے اور ان کی قوم بھی ان پر ایمان لائی۔ خداوند عالم فرماتا ہے: (فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ)

روایت میں ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام سات گھنٹے مچھلی کے شکم میں تھے۔[1]

پھر خداوند عالم نے پیغمبر ﷺ سے فرمایا: (وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ) اگر خدا چاہے کہ تمام لوگ ایمان لانے پر مجبور ہو جائیں تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔[2]

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت یونس علیہ السلام تین دن مچھلی کے پیٹ میں تھے مچھلی کے شکم کی تاریکی و ظلمت شب و دریا کے اندھیرے میں خداوند عالم سے اس طرح فریاد کرتے رہے: (لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین) تو خداوند عالم نے ان کی دعا قبول کرلی اور مچھلی نے یونس کو دریا کے ساحل پر اُگل دیا۔ یونس جو ایک مرغی کے بے بال و پر بچہ کی طرح بغیر بال و کھال کے تھے خداوند عالم نے ان کے لئے کدّو کی ایک بیل اُگائی جو ان پر سایہ فگن تھی حضرت یونس شب و روز تسبیح الٰہی کرتے رہے یہاں تک کہ ان کا بدن مستحکم و قوی اور تندرست ہوگیا تو خداوند عالم نے ایک کیڑے کو بھیجا تاکہ کدو کی بیل کی جڑوں کو کھاجائے اور نتیجے میں کدّو کی بیل سوکھ گئی

---

[1]۔ قصص الانبیاء، جزائری، ص ۴۳۱؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۵۷

[2]۔ بحار الانوار، ج ۱۴، ص ۳۸۰؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۶۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت یونس کو یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوا اور محزون و مغموم ہوئے خداوند عالم نے وحی فرمائی: اے یونس مغموم کیوں ہوئے؟

یونسؑ نے کہا: خدایا! یہ جو بیل تھی وہ میرے لئے سود بخش تھی لیکن تو نے ایک کیڑے کو حکم دیا جس نے اس کی جڑیں کھالیں اور وہ خشک ہو گئی ہے۔

خداوند عالم نے فرمایا: اے یونس کیا تم اس درخت کے لئے غمزدہ ہو کہ جسے نہ تم نے بویا تھا اور نہ ہی اس کی آبیاری کی تھی اور نہ ہی اس کی حفاظت کی تھی۔ وہ خشک ہو گیا کیونکہ اب تمہیں اس کی ضرورت نہیں ہے پھر کیوں تم نے اہل نینوا کے لئے کہ جن کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی بد دعا کی اور مغموم و محزون نہیں ہوئے اور مجھ سے دعا کی کہ ان پر عذاب نازل کروں۔ لیکن اہل نینوا ایمان لا چکے ہیں اور متقی و پرہیزگار بن گئے لہٰذا اب تم ان کے پاس جاؤ۔

یونس علیہ السلام اپنی قوم کے پاس گئے جب نینوا کے قریب پہنچے تو حیا محسوس کی کہ کس طرح شہر میں داخل ہوں۔ اس وقت آپ کی نظر ایک چرواہے پر پڑی تو اس سے فرمایا: جاؤ اہل نینوا سے کہہ دو کہ یونس آئے ہوئے ہیں۔

چرواہے نے کہا: تم جھوٹ بول رہے ہو کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ اس طرح کا دعویٰ کر رہے ہو؟ یونسؑ تو دریا میں ڈوب گئے ہیں اور ختم ہو گئے۔

یونس علیہ السلام نے فرمایا: تمہاری یہ بکری گواہی دے گی کہ میں یونس ہوں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بکری خدا کے اذن سے گویا ہوئی اور کہا کہ یہ یونس ہیں جب بکری نے گواہی دی تو چرواہا شہر میں آیا اور لوگوں کو یونس کی آمد کی بشارت دی لیکن لوگوں نے اُسے پکڑ کر مارنا چاہا تو اس نے کہا میں نے جو بات کہی ہے اس پر گواہ بھی موجود ہے۔

انہوں نے کہا: تمہاری گواہی کون دے گا؟

اس نے کہا: میری یہ بکری گواہی دے گی۔

پس بکری بہ اذن خدا گویا ہوئی اور کہا یہ سچ کہہ رہا ہے اور خدا نے یونس کو تمہارے درمیان دوبارہ بھیج دیا ہے۔ لوگ شہر سے باہر آئے اور حضرت یونس علیہ السلام کو تلاش کیا پھر انہیں بڑے ہی عزت واحترام سے شہر میں لے آئے اور پھر پوری قوم ان پر ایمان لائی اور ان کا ایمان پسندیدہ بن گیا اور خداوند عالم نے ان کی طبیعی موت تک انہیں مہلت عطا کی اور انہیں عذاب سے نجات دے دی۔[1]

قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ (۱۰۱)

۱۰۱۔ "پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ ذرا آسمان و زمین میں غور و فکر کرو اور یاد رکھئے کہ جو ایمان لانے والے نہیں ہیں ان کے حق میں نشانیاں اور ڈراوے کچھ کام آنے والے نہیں ہیں۔"

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۴، ص ۳۸۴؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۵۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

داؤد بن کثیر رقّی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت (وَمَا تُغْنِی الْآیَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا یُؤْمِنُونَ) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس آیت میں "الْآیَاتُ" سے مراد ائمہ علیہم السلام اور (النُّذُرُ) سے مراد انبیاء علیہم السلام ہیں۔[1]

قُلْ یَا أَیُّهَا النَّاسُ إِنْ کُنْتُمْ فِی شَکٍّ مِنْ دِینِی فَلَا أَعْبُدُ الَّذِینَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ وَلَکِنْ أَعْبُدُ اللهَ الَّذِی یَتَوَفَّاکُمْ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَکُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ (۱۰۴)

۱۰۴۔ "پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم لوگوں کو میرے دین میں شک ہے تو میں ان کی پرستش نہیں کرسکتا جنہیں تم لوگ خدا کو چھوڑ کر پوج رہے ہو۔ میں تو صرف اس خدا کی عبادت کرتا ہوں جو تم سب کو موت دینے والا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں صاحبان ایمان میں شامل رہوں۔"

علی بن ابراہیم اس آیت کی تفسیر کے بارے میں کہتے ہیں کہ پروردگار عالم نے فرمایا:

اے محمد ان سے کہہ دو (یَا أَیُّهَا النَّاسُ إِنْ کُنْتُمْ فِی شَکٍّ مِنْ دِینِی فَلَا أَعْبُدُ الَّذِینَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ وَلَکِنْ أَعْبُدُ اللهَ الَّذِی یَتَوَفَّاکُمْ) یہ آیت محکمات میں سے ہے۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللهِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ ۖ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّکَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِینَ (۱۰۶)

۱۰۶۔ "اور خدا کے علاوہ کسی ایسے کو آواز نہ دیں جو نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان ورنہ ایسا کریں گے تو آپ کا شمار بھی ظالمین میں ہو جائے گا۔"

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۳، ص ۲۰۶؛ تاویل الآیات الظاہرہ، ص ۲۲۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ)

اس آیت میں خطاب پیغمبرؐ سے ہے لیکن اس سے عوام مراد ہیں۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ (۱۰۸) وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ (۱۰۹)

۱۰۸۔ "پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے حق آچکا ہے اب جو ہدایت حاصل کرے گا وہ اپنے فائدے کے لئے کرے گا اور جو گمراہ ہو جائے گا اس کا نقصان بھی اُسی کو ہوگا اور میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔"

۱۰۹۔ "اور آپ صرف اس بات کا اتباع کریں جس کی آپ کی طرف وحی کی جاتی ہے اور صبر کرتے رہیں یہاں تک کہ خدا کوئی فیصلہ کردے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔"

(قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ) یعنی ان سے کہہ دیجئے کہ میں ان کا ذمہ دار نہیں ہوں خود تم اپنے اعمال کی حفاظت کرو میں صرف تمہیں خدا کی طرف دعوت دیتا ہوں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَاتَّبِعْ) اے محمد پیروی کرو (مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ) جس کی آپ کی طرف وحی کی جاتی ہے اور صبر کرتے رہیں یہاں تک کہ خدا کوئی فیصلہ کردے کیونکہ وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔[1]

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الر ۚ کِتَابٌ أُحۡکِمَتۡ آیَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِنۡ لَدُنۡ حَکِیمٍ خَبِیرٍ (۱) أَلَّا تَعۡبُدُوا إِلَّا اللّٰهَ ۚ إِنَّنِی لَکُمۡ مِنۡهُ نَذِیرٌ وَبَشِیرٌ (۲) وَأَنِ اسۡتَغۡفِرُوا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوبُوا إِلَیۡهِ یُمَتِّعۡکُمۡ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى وَیُؤۡتِ کُلَّ ذِی فَضۡلٍ فَضۡلَهُ ۖ وَإِنۡ تَوَلَّوۡا فَإِنِّی أَخَافُ عَلَیۡکُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ کَبِیرٍ (۳)

۱۔ "(الر) یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں محکم بنائی گئی ہیں اور ایک صاحب علم و حکمت کی طرف سے تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔"

۲۔ "کہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو میں اسی کی طرف سے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں۔"

۳۔ "اور اپنے رب سے استغفار کرو پھر اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ وہ تم کو مقررہ مدت میں بہترین فائدہ عطا کرے گا اور صاحب فضل کو اس کے فضل کا حق دے گا اور میں تمہارے بارے میں ایک بڑے دن کے عذاب سے خوفزدہ ہوں۔"

(الر ۚ کِتَابٌ أُحۡکِمَتۡ آیَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِنۡ لَدُنۡ حَکِیمٍ خَبِیرٍ) یعنی خدا کی جانب سے ہے۔

(أَلَّا تَعۡبُدُوا إِلَّا اللّٰهَ ۚ إِنَّنِی لَکُمۡ مِنۡهُ نَذِیرٌ وَبَشِیرٌ وَأَنِ اسۡتَغۡفِرُوا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوبُوا إِلَیۡهِ یُمَتِّعۡکُمۡ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى وَیُؤۡتِ کُلَّ ذِی فَضۡلٍ فَضۡلَهُ) یہ آیتیں محکمات میں سے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آیت (الر ۚ كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ) کی تفسیر میں فرمایا کہ کتاب سے مراد قرآن ہے۔

(مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ) یعنی حکیم خبیر کی طرف سے (وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ) یعنی اگر مومنین اپنے پروردگار سے مغفرت و بخشش طلب کریں اور (وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ) سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔[1] (وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ) اس میں "عَذَاب" سے مراد دھواں اور چیخ ہے۔

أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ ۚ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (۵)

۵۔ "آگاہ ہو جاؤ کہ یہ لوگ اپنے سینوں کو دہرا لے رہے ہیں کہ اس طرح پیغمبر سے چھپ جائیں تو آگاہ رہیں کہ یہ جب اپنے کپڑوں کو خوب لپیٹ لیتے ہیں تو اس وقت بھی وہ ان کے ظاہر و باطن دونوں کو جانتا ہے کہ وہ تمام سینوں کے رازوں کا جاننے والا ہے۔"

(أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ) یعنی جو کچھ حضرت علی علیہ السلام سے بغض و کینہ ان کے دلوں میں تھا اسے چھپاتے ہیں۔

---

[1]۔ کنز الدقائق، ج ۴، ص ۴۳۳؛ نور الثقلین، ج ۲، ص ۳۳۴؛ شواہد التنزیل، ج ۱، ص ۳۵۵؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۷۴؛ بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۱۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: بے شک منافق کی نشانی یہ ہے کہ وہ علی (علیہ السلام) سے بغض و دشمنی رکھتا ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کے زمانے میں کچھ لوگ تھے جو آنحضرتؐ کے سامنے حضرت علی علیہ السلام سے محبت و مودت کا اظہار کرتے تھے اور ان سے بغض و دشمنی کو چھپائے رہتے تھے اور زبان پر نہیں لاتے تھے خداوند عالم فرماتا ہے: (أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ) جب پیغمبر اسلام ﷺ حضرت علی علیہ السلام کے فضائل بیان کرتے تھے یا حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت میں نازل ہونے والی آیتوں کی جب تلاوت کرتے تھے تو وہ لوگ اپنے لباسوں میں خود کو لپیٹ لیتے تھے اور وہاں سے اُٹھ کر چلے جاتے تھے خداوند عالم فرماتا ہے: (إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ) کہ وہ تمام سینوں کے رازوں کا جاننے والا ہے۔[1]

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ(٦)

٦۔ "اور زمین پر چلنے والی کوئی مخلوق ایسی نہیں ہے جس کا رزق خدا کے ذمے نہ ہو وہ ہر ایک کے سونپے جانے کی جگہ اور اس کے قرار کی منزل کو جانتا ہے اور سب کچھ کتاب مبین میں محفوظ ہے۔"

(وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللهِ رِزْقُهَا) یعنی خداوند عالم نے تمام مخلوقات کے رزق کو اپنے ذمے لے لیا ہے۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۹، ص ۳۱۲؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۷۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(یَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا) یعنی جب رات ہو جاتی ہے۔

(وَمُسْتَوْدَعَهَا) یعنی جس وقت وہ مرتی ہے۔

وَهُوَ الَّذِی خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِی سِتَّةِ أَیَّامٍ وَکَانَ عَرْشُهُ عَلَی الْمَاءِ لِیَبْلُوَکُمْ أَیُّکُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّکُمْ مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَیَقُولَنَّ الَّذِینَ کَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِینٌ (۷)

۷۔ "اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا ہے اور اس کا تخت اقتدار پانی پر تھا کہ آزمائے کہ تم میں سب سے بہتر عمل کرنے والا کون ہے اور اگر آپ کہیں گے کہ تم لوگ موت کے بعد پھر اٹھائے جانے والے ہو تو یہ کافر کہیں گے کہ یہ تو صرف ایک کھلا ہوا جادو ہے۔"

(هُوَ الَّذِی خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِی سِتَّةِ أَیَّامٍ وَکَانَ عَرْشُهُ عَلَی الْمَاءِ) اور وہ اول تخلیق تھی کہ جب خداوند عالم نے ہوا کو خلق کیا پھر قلم کو پیدا کیا اور پھر اسے چلنے کا حکم دیا۔

قلم نے کہا: خدایا کس چیز پر چلوں؟

پروردگار نے فرمایا: جو چیز بھی موجود ہے پھر اس وقت ہوا سے ظلمت و تاریکی، نور و پانی، عرش و عقیم یعنی طوفانی ہوا اور آگ کو پیدا کیا اور پھر باقی تمام چیزوں کو انہیں چھ چیزوں سے جو ہوا سے خلق ہوئی تھیں پیدا کیا اور پھر عقیم پر پانی کو مسلط کیا پھر پانی پر ضرب لگائی جس سے موج وجود میں آئی اور موج سے جھاگ اور دھوئیں وجود میں آئے اور جھاگ خدا کے حکم سے منجمد ہوئی تو زمین وجود میں آئی پھر موج سے خطاب ہوا کہ تو بھی منجمد ہو جا تو وہ جم گئی اور پہاڑوں کو تشکیل دیا جو زمین کے لئے ستون ہے اور اس کے استحکام کا سبب ہے پھر پروردگار عالم نے روح اور قدرت کو حکم دیا کہ میرے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عرش کو آسمان کے اوپر بچھادو اور دھوئیں کو حکم ہوا وہ بھی منجمد ہو جائے تو پھر اس سے آسمانوں کا ظہور ہوا پھر زمین اور آسمانوں کو حکم ہوا کہ خواہ نخواہ محضر پروردگار میں حاضر ہوں اور پھر اس طرح دونوں مطیع و فرمانبردار کی طرح پروردگار کی بارگاہ میں آئے، ساتوں آسمان اور زمین دو دن میں خلق ہوئے یعنی ساتوں آسمان اور فرشتے اور ان سے متعلق تمام چیزیں جمعرات کو اور زمین اتوار کے دن خلق ہوئی اور پروردگار عالم نے دیگر مخلوقات یعنی انسان و حیوان چاہے خشکی میں رہنے والے ہوں یا دریائی ہوں انہیں پیر کو پیدا کیا اور یہ وہ دو دن وہی ہیں جس کے بارے میں خداوند عالم فرماتا ہے کہ تم لوگ اس چیز کا انکار کرتے ہو کہ خداوند عالم نے زمین کو دو دنوں میں پیدا کیا ہے اور اسی طرح اللہ نے درخت اور تمام اُگنے والی چیزوں کو منگل کے دن پیدا کیا اور جنوں کو ہفتہ کے دن اور پرندوں کو بدھ کے دن پیدا کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن چھ بجے پیدا کیا اور ان چھ دنوں میں پروردگار عالم نے زمین اور آسمانوں کو اور جو کچھ بھی زمین و آسمان میں ہے اسے پیدا کیا ہے۔[1]

وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ لَيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (۸)

۸۔ "اور اگر ہم ان کے عذاب کو ایک معینہ مدت کے لئے ٹال دیں تو طنز کریں گے کہ عذاب کو کس چیز نے روک لیا ہے آگاہ ہو جاؤ کہ جس دن عذاب آجائے گا تو پھر پلٹنے والا نہیں ہے اور پھر وہ عذاب ان کو ہر طرف سے گھیر لے گا جس کا یہ مذاق اڑا رہے تھے۔"

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۵۴، ص ۷۰؛ تفسیر صافی، ج ۴، ص ۱۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ) یعنی اگر انہیں اس دنیا میں حضرت قائم آل محمد علیہ السلام کے ظہور تک مہلت دیدیں تاکہ اس سے کچھ فائدہ اٹھائیں اور ظہور حضرت قائم آل محمد علیہ السلام کے وقت انہیں واپس لائیں اور ان پر عذاب کریں۔

(لَيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ) تو وہ لوگ ہنسی ومذاق اڑاتے ہوئے کہیں گے کہ حضرت قائم علیہ السلام کا ظہور نہیں ہوگا اور وہ قیام نہیں کریں گے پس خداوند عالم فرماتا ہے: (أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِؤُنَ)[1]

امت کے معنی

ہشام بن عمار اپنے والد سے جو کہ حضرت امام علی علیہ السلام کے صحابیوں میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے اس آیت (وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ لَيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ) کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس میں (إِلَىٰ أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ) سے مراد حضرت قائم علیہ السلام کے تین سو تیرہ اصحاب وساتھی مراد ہیں۔[2]

علی بن ابراہیم کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں امت کا لفظ مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے:

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۸۲

[2]۔ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۴۴؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۸۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ امت کے معنی مذہب کے ہیں؛ خداوند عالم فرماتا ہے: (كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً)[۱] یعنی ایک مذہب پر تھے۔

۲۔ امت کے معنی جماعت و گروہ کے ہیں؛ خداوند عالم فرماتا ہے: (وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ)[۲] یعنی ایک جماعت کو۔

۳۔ امت کے معنی واحد کے ہیں جیسا کہ خداوند عالم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو امت کہہ کر خطاب کیا ہے؛ ارشاد ہوتا ہے: (إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا)[۳]

۴۔ امت سے تمام حیوانوں کی جنس مراد ہے؛ خداوند عالم فرماتا ہے: (وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ)[۴]

۵۔ امت سے مراد امت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے؛ خداوند عالم فرماتا ہے: (كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا أُمَمٌ)[۵] جس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مراد ہے۔

---

[۱]۔ سورۂ بقرہ، آیت ۲۱۳۔ (فطری اعتبار سے) سارے انسان ایک قوم تھے۔

[۲]۔ سورۂ قصص، آیت ۲۳۔ لوگوں کی جماعت کو دیکھا جو جانوروں کو پانی پلا رہی تھی۔

[۳]۔ سورۂ نحل، آیت ۱۲۰۔ بے شک ابراہیم ایک مستقل امت اور اللہ کے مطیع و فرماں بردار تھے۔

[۴]۔ سورۂ فاطر، آیت ۲۴۔ اور کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گذرا ہو۔

[۵]۔ سورۂ رعد، آیت ۳۰۔ اس طرح ہم نے آپ کو ایک ایسی قوم کے درمیان بھیجا ہے جس سے پہلے بہت سی قومیں گذر چکی ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶۔ امت کے معنی وقت کے ہیں: (وَقَالَ الَّذِی نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ) یعنی کچھ وقت اور مدت کے بعد لہٰذا (أُمَّة مَعْدُودَة) کے معنی بھی وقت کے ہیں یعنی انہیں ایک معین مدت تک مہلت دیں گے۔

۷۔ امت کے معنی مخلوق کے ہیں کہ خداوند عالم فرماتا ہے: (وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا)[۲] اور "وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ)[۳] اور اس طرح کی آیتیں بے شمار ہیں۔[۴]

وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ (۹) وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ (۱۰) إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ (۱۱)

۹۔ "اور اگر ہم انسان کو رحمت دے کر چھین لیتے ہیں تو مایوس ہو جاتا ہے اور کفر کرنے لگتا ہے۔"

---

[۱]۔ سورۂ یوسف، آیت ۴۵۔ اور پھر دونوں قیدیوں میں سے جو بچ گیا تھا اسے ایک مدت بعد یوسف کا پیغام یاد آیا۔

[۲]۔ سورۂ جاثیہ، آیت ۲۸۔ اور آپ ہر قوم کو گھٹنے کے بل بیٹھا ہوا دیکھیں گے اور سب کو ان کے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا۔

[۳]۔ سورۂ نحل، آیت ۸۴۔ اور قیامت کے دن ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور اس کے بعد کافروں کو کسی طرح کی اجازت نہ دی جائے گی اور نہ ان کا عذر ہی سنا جائے گا۔

[۴]۔ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۴۴، تفسیر برہان، ج ۴، ص ۸۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۰۔ "اور اگر تکلیف پہنچنے کے بعد آرام کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ اب تو ہماری ساری برائیاں چلی گئیں اور وہ خوش ہو کر اکڑنے لگتا ہے۔"

۱۱۔ "علاوہ ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک اعمال کئے ہیں کہ ان کے لئے مغفرت ہے اور بہت بڑا اجر بھی ہے۔"

(وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ)

جس وقت خداوند عالم بندوں کو غنی کرتا ہے اور جب کچھ مدتوں بعد وہ فقیر ہو جاتا ہے تو وہ مایوس و ناامید ہو جاتا ہے اور فریاد و بے تابی کرنے لگتا ہے اور جب خداوند عالم اسے فقیری سے نجات دے دیتا ہے تو خوشحالی و شادمانی کے ساتھ کہتا ہے کہ ہماری ساری برائیاں اور پریشانیاں ختم ہو گئیں اور خوشی میں اکڑنے لگتا ہے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے: (إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) یعنی تم لوگ سختی و پریشانی میں ہمیشہ صبر و تحمل سے کام لو اور آرام و آسائش میں عمل صالح بجالاؤ۔[1]

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ (۱۲)

۱۲۔ "پس کیا تم ہماری وحی کے بعض حصوں کو اس لئے ترک کرنے والے ہو یا اس سے تمہارا سینہ اس لئے تنگ ہوا ہے کہ یہ لوگ کہیں گے کہ ان کے اوپر خزانہ کیوں نہیں نازل ہوا یا ان کے ساتھ ملک (فرشتہ) کیوں نہیں آیا تو آپ صرف عذاب الٰہی سے ڈرانے والے ہیں اور اللہ ہر شئے کا نگراں اور ذمہ دار ہے۔"

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۸۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ) عمارہ بن سوید روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس آیت کے نازل ہونے کی وجہ یہ تھی کہ ایک دن رسول خدا ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علی! آج کی شب میں نے خدا سے چاہا کہ میری امت کے درمیان تمہیں میرا وزیر، وصی اور جانشین قرار دے اور خدا نے ہماری درخواست کو قبول کرلیا ہے۔

منافقین میں سے ایک شخص نے کہا: خدا کی قسم! سختی و پریشانی کے وقت میرے لئے ایک صاع (تین کیلو) خرما کھانا اس چیز سے بہتر ہے جو محمد نے اپنے پروردگار سے مطالبہ کیا ہے محمد اپنے پروردگار سے کیوں سلطنت و مال طلب نہیں کرتے تاکہ اس سے مسلمانوں کی مدد کریں، خدا کی قسم محمد اپنے پروردگار کو یا تو حق کے لئے بلاتے ہیں یا پھر باطل کے لئے اور دونوں ہی صورتوں میں خدا ہر حال ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ پس خداوند عالم نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی: (فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ)[1]

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (۱۳) فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (۱۴)

---

[1]۔ تاویل الآیات الظاہرہ، ص ۲۳۰؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۸۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۳۔ "کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن بندے نے گھڑ لیا ہے تو کہہ دیجیئے کہ اس کے جیسے دس سورہ گھڑ کر تم بھی لے آؤ اور اللہ کے علاوہ جس کو چاہو اپنی مدد کے لئے بلالو اگر تم اپنی بات میں سچے ہو۔"

۱۴۔ "پھر اگر یہ آپ کی بات قبول نہ کریں تو سمجھ لو کہ جو کچھ نازل کیا گیا ہے سب خدا کے علم سے ہے اور اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو کیا اب تم اسلام لانے والے ہو۔"

(أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ) یعنی جن لوگوں کا کہنا ہے کہ خداوند عالم نے ولایت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا حکم نہیں فرمایا ہے اور محمد نے یہ بات اپنی طرف سے کہی ہے پس خداوند عالم فرماتا ہے: (فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ) یعنی ولایت امیر المومنین علیہ السلام خدا کی جانب سے ہے۔[1]

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ(۱۵)أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ(۱۶)

۱۵۔ "جو شخص زندگانی دنیا اور اس کی زینت ہی چاہتا ہے ہم اس کے اعمال کا پورا پورا حساب یہیں کر دیتے ہیں اور کسی طرح کی کمی نہیں کرتے ہیں۔"

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۸۰؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۸۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۶۔ "اور یہی وہ ہیں جن کے لئے آخرت میں جہنم کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور ان کے سارے کاروبار برباد ہوگئے ہیں اور سارے اعمال باطل و بے اثر ہوگئے ہیں۔"

(مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ) جو شخص نیک کام انجام دیتا ہے اور اسی دنیا میں اپنا صلہ چاہتا ہے تو خداوند عالم اُسے دنیا میں اس کا ثواب عطا کرتا ہے اور آخرت میں اس کے لئے آتش جہنم کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔[1]

أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۚ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ ۚ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ ۚ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ (۱۷)

۱۷۔ "کیا جو شخص اپنے رب کی طرف سے کھلی دلیل رکھتا ہے اور اس کے پیچھے اس کا گواہ بھی ہے اور اس کے پہلے موسیٰ کی کتاب گواہی دے رہی ہے جو قوم کے لئے پیشوا اور رحمت تھی وہ افتراء کرے گا بے شک صاحبان ایمان اسی پر ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ اس کا انکار کرتے ہیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے تو خبردار تم قرآن کی طرف سے شک میں مبتلا نہ ہونا یہ خدا کی طرف سے برحق ہے اگرچہ اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے ہیں۔"

(أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً)

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۸۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابو بصیر اور فضیل روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آیت (أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً) اس طرح نازل ہوئی ہے: (وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ إِمَامًا وَرَحْمَةً وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ) کہ جملہ (وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً) کو (إِمَامًا وَرَحْمَةً) پر مقدم کیا ہے لیکن دراصل نزول کے اعتبار سے موخر ہے پھر فرمایا کہ (بَيِّنَة) سے مراد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور (شَاهِد) سے مراد حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا وجود مقدس ہے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ (۱۸)

۱۸۔ "اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹا الزام لگاتا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو خدا کے سامنے پیش کئے جائیں گے تو سارے گواہ گواہی دیں گے کہ ان لوگوں نے خدا کے بارے میں غلط بیانی سے کام لیا ہے تو آگاہ ہو جاؤ کہ ظالمین پر خدا کی لعنت ہے۔"

(وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ) اس آیت میں (الأَشْهَاد) سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں۔

(أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ) یعنی خداوند عالم کی لعنت ہو ان پر جنہوں نے آل محمد علیہم السلام پر ظلم و ستم کیا ہے۔

الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ (۱۹)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ (۲۰)

۱۹۔ "جو راہ خدا سے روکتے ہیں اور اس میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور آخرت کے بارے میں کفر اور انکار کرنے والے ہیں۔"

۲۰۔ "یہ لوگ نہ روئے زمین میں خدا کو عاجز کر سکتے ہیں اور نہ خدا کے علاوہ ان کا کوئی ناصر و مددگار ہے ان کا عذاب دوگنا کر دیا جائے گا کہ یہ نہ حق بات سنتے تھے اور نہ اس کے منظر عام کو دیکھ سکتے تھے۔"

(الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ) یعنی امامت کو خدائی راہ سے ہٹا دیا۔

اس آیت میں (سَبِيلِ اللَّهِ) سے مراد امامت ہے۔

اور (يَبْغُونَهَا عِوَجًا) سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں نے امام برحق کو ہٹا کر ان کے مقام پر دوسرے کو بٹھلا دیا۔

(مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ) یعنی وہ لوگ امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل سننے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ (۲۱)

۲۱۔ "یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے نفس کو خسارہ میں مبتلا کیا ہے اور ان سے وہ بھی گم ہو گئے جن کا افتراء کیا کرتے تھے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(أُولٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ) باطل ہو گیا۔

(عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ) یعنی جو لوگ امیر المومنین علیہ السلام کے علاوہ دوسروں کو پکارتے تھے انہیں قیامت کے دن معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے باطل امر انجام دیا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (۲۳) مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (۲۴)

۲۳۔ "بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال انجام دیئے اور اپنے رب کی بارگاہ میں عاجزی سے پیش آئے وہی اہل جنت ہیں اور اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔"

۲۴۔ "کافر اور مسلمان کی مثال اندھے، بہرے اور دیکھنے سننے والے کی ہے تو کیا یہ دونوں مثال کے اعتبار سے برابر ہو سکتے ہیں، تمہیں ہوش کیوں نہیں آتا ہے۔"

(إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ) یعنی خدا کی بارگاہ میں تواضع اور عاجزی کے ساتھ پیش آؤ اور اسی کی عبادت کرو۔

(مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ) یعنی مومنین اور خسارہ اٹھانے والے کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ (۲۷) قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً مِنْ عِنْدِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنْتُمْ لَهَا كَارِهُونَ (۲۸)

۲۷۔ "تو ان کی قوم کے بڑے لوگ جنہوں نے کفر اختیار کرلیا تھا انہوں نے کہا کہ ہم تو تم کو اپنا ہی جیسا ایک انسان سمجھ رہے ہیں اور تمہارے اتباع کرنے والے کو دیکھتے ہیں کہ وہ ہمارے پست طبقے کے سادہ لوح افراد ہیں ہم تم میں اپنے اوپر کوئی فضیلت نہیں دیکھتے ہیں بلکہ تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔"

۲۸۔ "انہوں نے جواب دیا کہ اے قوم تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل رکھتا ہوں اور وہ مجھے اپنی طرف سے وہ رحمت عطا کردے جو تمہیں دکھائی نہ دے تو کیا میں ناگواری کے باوجود زبردستی تمہارے اوپر لاد سکتا ہوں۔"

(إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ) یعنی فقراء اور مساکین نے تیرے مقام کو عظیم سمجھ رکھا ہے اور تیری پیروی کرتے ہیں۔

(فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ) یعنی یہ امر تمہارے لئے شبہ ناک ہوگیا ہے اس طرح کہ نہ تم کسی چیز کو پہچانتے ہو اور نہ ہی کسی چیز کو سمجھتے ہو۔

وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۚ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ (۲۹) وَيَا قَوْمِ مَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ طَرَدْتُهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (۳۰) وَلَا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ لَنْ يُؤْتِيَهُمُ اللهُ خَيْرًا ۖ اللهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ ۖ إِنِّي إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ(۳۱)

۲۹۔ "اے قوم میں تم سے کوئی مال تو نہیں چاہتا ہوں میرا اجر تو اللہ کے ذمے ہے اور میں صاحبان ایمان کو نکال بھی نہیں سکتا ہوں کہ وہ لوگ اپنے پروردگار سے ملاقات کرنے والے ہیں البتہ میں تم کو ایک جاہل قوم تصور کر رہا ہوں۔"

۳۰۔ "اے قوم، میں ان لوگوں کو نکال کر باہر کر دوں تو اللہ کی طرف سے میرا مددگار کون ہوگا کیا تمہیں ہوش نہیں آتا ہے۔"

۳۱۔ "اور میں تم سے یہ بھی نہیں کہتا ہوں کہ میرے پاس تمام خدائی خزانے موجود ہیں اور ہر غیب کے جاننے کا دعویٰ کرتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ جو لوگ تمہاری نگاہوں میں ذلیل ہیں ان کے بارے میں یہ کہتا ہوں کہ خدا انہیں خیر نہ دے گا اللہ ان کے دلوں سے خوب باخبر ہے میں ایسا کہہ دوں گا تو ظالموں میں شمار ہو جاؤں گا۔"

"وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللهِ ۚ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ) یعنی وہ فقراء جو ان پر ایمان لائے تھے۔

(وَيَا قَوْمِ مَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللهِ إِنْ طَرَدْتُهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ) یعنی تمہاری آنکھیں انہیں دیکھنے سے معذور ہیں اور تم ان کی تحقیر کر رہے ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(لَنْ يُؤْتِيَهُمُ اللهُ خَيْرًا ۖ اللهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ ۖ إِنِّي إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ) خداوند عالم ہر گز انہیں خیر نہیں عطا کرے گا اور پروردگار ان کے دلوں سے خوب باخبر ہے کہ (اگر انہیں نکال باہر کردوں) تو ظالموں میں سے ہو جاؤں گا۔

وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (۳۶)وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ(۳۷)وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ (۳۸)فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ(۳۹)حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ(۴۰)وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا ۚ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ (۴۱)وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِينَ(۴۲)قَالَ سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللهِ إِلَّا مَنْ رَحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ(۴۳)وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ ۖ وَقِيلَ بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (۴۴)وَنَادَىٰ نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ(۴۵)قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ (۴۶)قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ (۴۷)قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِمَّنْ مَعَكَ ۚ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِنَّا عَذَابٌ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

أَلِيمٌ (۴۸)تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۖ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَٰذَا ۖ فَاصْبِرْ ۖ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ (۴۹)

۳۶۔ "اور نوح کی طرف یہ وحی کی گئی کہ تمہاری قوم میں سے اب کوئی ایمان نہ لائے گا علاوہ ان کے جو ایمان لا چکے لہٰذا تم ان کے افعال سے رنجیدہ نہ ہو۔"

۳۷۔ "اور ہماری نگاہوں کے سامنے ہماری وحی کی نگرانی میں کشتی تیار کرو اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرو کہ یہ سب غرق ہو جانے والے ہیں۔"

۳۸۔ "اور نوح کشتی بنا رہے تھے اور جب بھی قوم کی کسی جماعت کا گذر ہوتا تھا تو ان کا مذاق اڑاتے تھے نوح نے کہا کہ اگر تم ہمارا مذاق اڑاؤ گے تو کل ہم اسی طرح تمہارا بھی مذاق اڑائیں گے۔"

۳۹۔ "پھر عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ جس کے پاس عذاب آتا ہے اُسے رسوا کر دیا جاتا ہے اور پھر وہ عذاب دائمی ہی ہو جاتا ہے۔"

۴۰۔ "یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آگیا اور تنور سے پانی اُبلنے لگا تو ہم نے کہا کہ نوح اپنے ساتھ ہر جوڑے میں سے دو کو لے لو اور اپنے اہل کو بھی لے لو علاوہ ان کے جن کے بارے میں ہلاکت کا فیصلہ ہو چکا ہے اور صاحبان ایمان کو بھی لے لو اور ان کے ساتھ ایمان والے بہت ہی کم تھے۔"

۴۱۔ "نوح نے کہا کہ اب تم سب کشتی میں سوار ہو جاؤ خدا کے نام کے سہارے اُس کا بہاؤ بھی ہے اور ٹھہراؤ بھی اور بے شک میرا پروردگار بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۲۔ "اور وہ کشتی انہیں لے کر پہاڑوں جیسی موجوں کے درمیان چلی جارہی تھی کہ نوح نے اپنے فرزند کو آواز دی جو الگ جگہ پر تھا کہ فرزند ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جاؤ اور کافروں میں نہ ہو جا۔"

۴۳۔ "اس نے کہا میں عنقریب پہاڑ پر پناہ لے لوں گا وہ مجھے پانی سے بچالے گا۔ نوح نے کہا آج حکم خدا سے کوئی بچانے والا نہیں ہے سوائے اس کے جس پر خود خدا رحم کرے اور پھر دونوں کے درمیان موج حائل ہو گئی اور وہ ڈوبنے والوں میں شامل ہو گیا۔"

۴۴۔ "اور قدرت کا حکم ہوا کہ اے زمین اپنے پانی کو نگل لے اور اے آسمان اپنے پانی کو روک لے اور پھر پانی گھٹ گیا اور کام تمام کر دیا گیا اور کشتی کوہ جودی پر ٹھہر گئی اور آواز آئی کہ ہلاکت قوم ظالمین کے لئے ہے۔"

۴۵۔ "اور نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار میرا فرزند میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ اہل کو بچانے کا برحق ہے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔"

۴۶۔ "ارشاد ہوا کہ نوح یہ تمہارے اہل سے نہیں ہے اس کا عمل غیر صالح ہے لہٰذا مجھ سے اس چیز کے بارے میں سوال نہ کرو جس کا تمہیں علم نہیں ہے، میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تمہارا شمار جاہلوں میں نہ ہو جائے۔"

۴۷۔ "نوح نے کہا خدایا میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ اس چیز کا سوال کروں جس کا علم نہ ہو اور اگر تو مجھے معاف نہ کرے گا اور مجھ پر رحم نہ کرے گا تو میں خسارہ والوں میں ہو جاؤں گا۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۸۔ "ارشاد ہوا کہ نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ کشتی سے اترو یہ سلامتی اور برکت تمہارے ساتھ کی قوم پر ہے اور کچھ قومیں ہیں جنہیں ہم پہلے راحت دیں گے اس کے بعد ہماری طرف سے دردناک عذاب ملے گا۔"

۴۹۔ "پیغمبر یہ غیب کی خبریں ہیں جن کی ہم آپ کی طرف وحی کررہے ہیں جن کا علم نہ آپ کو تھا اور نہ آپ کی قوم کو لہٰذا آپ صبر کریں کہ انجام صاحبان تقویٰ کے ہاتھ میں ہے۔"

حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ

(وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ)

ابن سنان روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نوح علیہ السلام اپنی قوم کے درمیان تین سو سال تھے اور لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے رہے لیکن وہ لوگ انکار کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت نوحؑ نے ان لوگوں کے لئے بددعا کی پس طلوع آفتاب کے وقت آسمان دنیا کے ملائکہ کے قبیلوں میں سے بارہ ہزار قبیلے کہ جو عظیم ملائکہ میں سے تھے حضرت نوحؑ کے پاس آئے، نوحؑ نے پوچھا تم کون ہو؟

انہوں نے کہا: ہم آسمان دنیا کے ملائکہ کے بارہ ہزار قبیلوں میں سے ہیں کہ جس کی سختی راہ اور دوری پانچ سو سال کی ہے اور اسی طرح آسمان دنیا سے دنیا تک راہ پانچ سو سال کی ہے اور اللہ نے اتنی لمبی مسافت کے باوجود طلوع آفتاب کے وقت ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے اور ہم آپ کے پاس اُسی وقت آپہنچے ہیں اور آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اپنی قوم کے خلاف بددعا نہ کریں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت نوحؑ نے کہا: ٹھیک ہے میں نے تین سو سال کی انہیں مہلت دیدی اور بد دعا نہیں کروں گا۔

لیکن جب چھ سو سال گزر گئے اور لوگ ایمان نہ لائے تو نوح علیہ السلام نے پھر ارادہ کیا کہ ان کے خلاف بد دعا کریں اس وقت آسمانِ دوم کے ملائکہ کے قبیلوں میں سے بارہ ہزار قبیلے حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئے، نوحؑ نے پوچھا تم لوگ کون ہو؟

انہوں نے کہا: ہم آسمان دوم کے ملائکہ کے قبیلوں میں سے بارہ ہزار قبیلے ہیں جس کی سختی و دوری آسمانِ دنیا کی سختی و دوری کی طرح پانچ سو سال کی مسافت ہے اور جیسا کہ جان چکے ہو کہ آسمان دنیا کی مسافت پانچ سو سال ہے اور آسمان دنیا سے دنیا تک کی دوری پانچ سو سال ہے اور طلوع آفتاب کے وقت ہم نکلے ہیں اور اب چاشت کے وقت آپ کی خدمت میں آپہنچے ہیں اور آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اپنی قوم کے خلاف بد دعا نہ کریں بلکہ انہیں معاف کر دیں۔

حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: میں نے پھر انہیں تین سو سال تک کی اور مہلت دیدی ہے۔

جب یہ قوم نو سو سال گزر جانے کے باوجود بھی ایمان نہ لائی تو حضرت نوحؑ نے ان کے لئے بد دعا کرنے کا ارادہ کیا لہٰذا خداوند عالم نے فرمایا: (وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا)[1] "نوح نے کہا: پروردگار زمین پر کافروں

---

[1]۔ سورۂ نوح، آیت ۲۶، ۲۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں سے کسی بسنے والے کو نہ چھوڑنا کہ تو انہیں چھوڑ دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور فاجر و کافر فرزند کے علاوہ کوئی بھی ان سے وجود میں نہ آئے گا۔"

پروردگار عالم نے حضرت نوحؑ سے فرمایا: خرمے کا درخت لگاؤ انہوں نے حکم خداوندی کی تعمیل کی اور جب ان کی قوم نے دیکھا کہ وہ خرمے کے درخت لگا رہے ہیں تو ان کا مذاق اڑایا اور ان پر پتھر مارے اور کہا: ان کو دیکھو یہ بوڑھا نو سو سال بعد خرمے کا درخت لگا رہا ہے اور جب خرمے کے درخت لگائے ہوئے پانچ سو سال گزر گئے اور وہ درخت تناور ہو گئے تو خداوند عالم نے نوحؑ کو حکم دیا کہ اس درخت کو کاٹ کر اس کی لکڑی سے ایک کشتی بناؤ چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے: (كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ) حضرت نوحؑ کشتی بنانے میں مشغول تھے اور جب بھی ان کی قوم کے بڑے لوگ ان کے پاس سے گذرتے تو ان کا مذاق اُڑاتے اور حضرت نوحؑ ان کے جواب میں ہمیشہ یہی کہتے کہ اگر تم میرا مذاق اڑاؤ گے تو ہم بھی تمہارا مذاق اڑائیں گے اور تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

پروردگار عالم نے جبرئیل امینؑ کو حکم دیا کہ نوحؑ کو کشتی بنانے کی تعلیم دیں کہ زمین میں جس کی لمبائی بارہ سو ہاتھ اور چوڑائی آٹھ سو ہاتھ اور اونچائی اسّی ہاتھ ہو۔

نوحؑ نے عرض کیا: پروردگارا! کشتی بنانے میں میرا کون ساتھ دے گا؟

خداوند عالم نے وحی فرمائی: اے نوحؑ کشتی بناتے وقت اپنی مدد کے لئے اپنی قوم کو بلاؤ تاکہ وہ تمہاری مدد کریں اور ان سے کہہ دو کہ جو بھی کشتی بنانے میں ہماری مدد کرے گا اور جتنی لکڑی جو تراشے گا اس کے بدلے میں اُسے اسی حساب سے سونا و چاندی دوں گا پس یہ قوم حضرت نوحؑ کی مدد و

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نصرت کے لئے آئی لیکن ساتھ ہی ساتھ ان کا مذاق بھی اڑاتی رہی اور کہتے تھے کہ انہیں دیکھو یہ صحرا میں کشتی بنا رہے ہیں۔[1]

ابو بصیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب پروردگار عالم نے حضرت نوحؑ کی قوم کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تو ان کی عورتوں کی ہلاکت سے چالیس سال پہلے انہیں بانجھ بنا دیا پھر ان کے یہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ نوحؑ کی کشتی بن کر تیار ہو گئی خداوند عالم نے نوحؑ کو حکم دیا کہ سریانی زبان میں لوگوں کو آواز دو اس وقت تمام حیوانات اور چوپائے ان کے پاس حاضر ہوگئے اور ہر قسم کے جانوروں میں سے ان کا ایک ایک جوڑا (نر و مادہ) کشتی میں سوار ہو گیا اس کے بعد وہ اسّی افراد جو اُن پر ایمان لائے تھے کشتی میں سوار ہوگئے؛ جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے: (احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ) اے نوحؑ! ہر قسم کے حیوانوں میں سے ایک جوڑے (نر و مادہ) کو اپنے اہل کے ساتھ کشتی میں سوار کرو لیکن ان لوگوں کو سوار نہ کرنا جنہیں پہلے ہی ہلاکت کی خبر دی جا چکی ہے اور جو ایمان لائے ہیں انہیں سوار کرو حالانکہ بہت ہی کم لوگ ان پر ایمان لائے۔

مسجد کوفہ ہی وہ جگہ ہے جہاں حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی تھی جس دن قوم نوحؑ پر عذاب آنے والا تھا اس دن نوحؑ کی زوجہ روٹی بنانے میں مصروف تھیں اور وہ جگہ جسے "فار التنور" کہتے ہیں اس سے پانی اُبلتا دیکھ کر نوحؑ کی زوجہ نے فریاد بلند کی کہ تنور سے پانی نکل رہا ہے حضرت نوح تنور کے پاس گئے اور مٹی سے اس سوراخ کو بند کر دیا اور پھر حیوانوں کو کشتی میں سوار کرنے لگے اور انہیں مخصوص جگہ پر بٹھانے لگے اور ان کے لئے گھاس وغیرہ کا انتظام کیا اور جب ہر ایک کو سوار کر چکے

---

[1]۔ بحار الانوار، ، ۱۱، ص ۳۱۰؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۰۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تو پھر اپنے اصحاب اور مؤمنین کو سوار کیا اور پھر نوحؑ نے تنور کے سوراخ سے مٹی ہٹادی، زمین سے پوری شدت کے ساتھ پانی ابلنے لگا اور جاری ہو گیا پھر گھٹا چھا گئی اور آسمان سے بھی پانی گرنے لگا لیکن بارش کے قطروں جیسا نہیں، زمین پھٹی اور چشمے اُبل پڑے اور زمین و آسمان سے پانی جاری ہو گیا چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے: (فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ)[1] تو ہم نے ایک موسلادھار بارش کے ساتھ آسمان کے دروازے کھول دیئے اور زمین سے بھی چشمے جاری کر دیئے اور پھر دونوں ایک خاص مقررہ مقصد کے لئے باہم مل گئے اور ہم نے نوحؑ کو تختوں اور کیلوں والی کشتی میں سوار کر لیا، پس خداوند عالم نے فرمایا: (ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا) پروردگار کا نام لے کر کشتی میں سوار ہو جاؤ، کشتی چلنے لگی اور پہاڑوں جیسی موجوں کے درمیان سے ہو کر گذر رہی تھی اسی وقت نوحؑ کی نظر اپنے بیٹے پر پڑی جو کشتی میں سوار نہ ہوا تھا اور ایک گوشے میں چھپا ہوا تھا، نوحؑ نے شفقتِ پدری کے عنوان سے کہا: (يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِينَ) اے میرے لال تو بھی ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو۔

نوحؑ کے بیٹے نے کہا: (سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ) عنقریب میں پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لے لوں گا جو مجھے ڈوبنے سے بچالے گی۔

حضرت نوحؑ نے کہا: (لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللهِ إِلَّا مَنْ رَحِمَ) آج خدا کے علاوہ کوئی پناہ و جائے امن نہیں ہے لیکن وہ کہ جس پر خدا رحم کرے اور پھر نوحؑ نے کہا: (رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ

---

[1] ۔ سورۂ قمر، آیات ۱۱، ۱۲، ۱۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ) خدایا یہ میرا بیٹا ہے اور تیرا وعدہ حتمی و برحق ہے اور تو سب سے بڑا عادل حکمراں ہے اپنے لطف و کرم سے میرے بچے کو نجات عطا کردے۔

خداوند عالم نے فرمایا: (يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ)

"اے نوح تمہارا بیٹا تمہارے اہل سے نہیں ہے کیونکہ اگر تمہارے اہل سے ہوتا تو تمہارے دین پر ہوتا وہ غیر شائستہ امور کا مرتکب ہوگا مجھ سے ایسی چیز طلب نہ کرو جس کے بارے میں تمہیں علم نہیں ہے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں میری نصیحت کو قبول کرلو اور نادانوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

نوحؑ نے عرض کیا: (رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ) خدایا! میں تیری بارگاہ میں اس چیز سے پناہ مانگتا ہوں جس کے بارے میں مجھے خبر نہیں ہے اس کا مطالبہ کروں اور اگر تو مجھے مورد عفو و بخشش قرار نہیں دے گا اور مجھ پر رحم نہیں کرے گا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

جیساکہ خداوند عالم حکایت کررہا ہے: (وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ) موجوں نے نوحؑ اور ان کے بیٹے کے درمیان فاصلہ پیدا کردیا اور نوحؑ کا بیٹا عذابِ الٰہی میں ڈوب جانے والوں میں سے ہوگیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی رواں دواں تھی یہاں تک کہ مکہ پہنچی اور خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ مکہ کے علاوہ پوری دنیا پانی میں ڈوب گئی تھی اِسی لئے مکہ کو "بیت عتیق" کہتے ہیں کیونکہ مکہ ڈوبنے سے بچ گیا تھا۔ چالیس شبانہ روز آسمان سے بارش

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہوتی رہی اور زمین سے چشمہ اُبلتا رہا، یہاں تک کہ کشتی تیرتے تیرتے آسمان چھونے لگی اس وقت حضرت نوحؑ نے بارگاہ ایزدی میں دست دعا بلند کیے کہ خدایا ہم پر لطف و رحمت فرما۔

پروردگار عالم نے زمین کو حکم دیا کہ پانی کو نیچے کھینچ لے اور آسمان کو حکم دیا کہ بارش کا سلسلہ ختم کردے کچھ ہی لمحوں میں پانی کم ہوگیا اور کشتی کوہِ جودی پر ٹھہر گئی۔ جودی موصل کا ایک بڑا پہاڑ ہے زمین نے پانی کو اپنی آغوش میں سمیٹ لیا اور آسمان کے پانی نے چاہا کہ زمین پر برسے لیکن زمین نے قبول نہیں کیا اور کہا کہ خدا نے حکم دیا ہے کہ میں اپنے پانی کو سمیٹ لوں لہٰذا پروردگار عالم نے جبرئیل کو بھیجا تاکہ وہ پانی کو دریاؤں اور زمین کے دوسرے مقامات پر ڈال دیں، خداوند عالم نے نوحؑ کو وحی فرمائی: (يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِمَّنْ مَعَكَ ۚ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ) اے نوح تم پر اور تمہارے ساتھ جو امت ہے اس پر ہماری برکتیں اور سلامتی ہے تم لوگ کشتی سے نیچے اتر جاؤ اس کے علاوہ بھی بہت سی امتیں ہیں کہ ہم انہیں بھی بہت سی نعمتوں سے سرافراز کریں گے پھر ان پر ہمارا دردناک عذاب بھی نازل ہوگا۔

پس نوح علیہ السلام اپنے اسّی ساتھیوں کے ہمراہ موصل میں کشتی سے اترے اور ایک شہر بسایا حضرت نوحؑ کی بیٹی بھی اس کشتی میں سوار تھیں اور لوگ انہیں کی نسل سے ہیں اور یہ ہے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کا مقصد کہ: نوحؑ انسانوں کے باپ ہیں۔[1]

اس وقت خداوند عالم نے اپنے حبیبؐ سے فرمایا:

---

[1] بحار الانوار، ج ۱۱، ص ۳۱۲، قصص الانبیاء، جزائری، ص ۷۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۖ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۖ فَاصْبِرْ ۖ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ) یہ تمام غیب کی خبریں ہیں جس کی ہم نے تمہاری جانب وحی کی ہے اور تم اور تمہاری قوم اس سے پہلے اِسے نہیں جانتے تھے صبر کرو، کیونکہ عاقبت متقیوں کے لئے ہے۔

روایت میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا نام "عبد الغفار" تھا لیکن جناب نوحؑ کو اس لئے نوح کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے حالات پر بہت زیادہ نوحہ و گریہ کرتے تھے۔[1]

علاء بن سیابہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت "وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نوحؑ نے اپنے بیٹے کو کشتی پر سوار ہونے کی دعوت دی۔ وہ نوح کا صلبی بیٹا نہیں تھا بلکہ ان کی زوجہ کا بیٹا تھا اور بنی طے کی لغت میں زوجہ کے بچے کو بھی بیٹا کہتے ہیں۔[2]

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ (۵۰)يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ(۵۱)وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ (۵۲)قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ(۵۳)

۵۰۔ "اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا تو انہوں نے کہا قوم والو اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، تم صرف افترا کرنے والے ہو۔"

---

[1]۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۵، ص ۲۲۴؛ بحار الانوار، ج ۱۱، ص ۲۸۶؛ علل الشرائع، ج ۱، ص ۲۸؛ قصص الانبیاء، جزائری، ص ۶۸

[2]۔ بحار الانوار، ج ۱۱، ص ۳۳۷؛ قصص الانبیاء، جزائری، ص ۸۰؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۰۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵۱۔ "قوم والو! میں تم سے کسی قسم کی اجرت کا سوال نہیں کرتا میرا اجر تو اس پروردگار کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے کیا تم عقل استعمال نہیں کرتے ہو۔"

۵۲۔ "اے قوم خدا سے استغفار کرو اس کے بعد اس کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو جاؤ وہ آسمان سے موسلادھار پانی برسائے گا اور تمہاری موجودہ قوت میں اضافہ کردے گا اور خبردار مجرموں کی طرح منہ نہ پھیر لینا۔"

۵۳۔ "ان لوگوں نے کہا کہ اے ہود! تم کوئی معجزہ تو لائے نہیں ہم صرف تمہارے کہنے پر اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے اور تمہاری بات پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔"

حضرت ہود علیہ السلام کا واقعہ

علی بن ابراہیم کہتے ہیں کہ خداوند عالم جناب ہود علیہ السلام کی خبر اور ان کی قوم کی ہلاکت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

(وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ)

قوم عاد کے شہر شقیق سے اجفر تک تھے اور چار منزلوں میں واقع تھے ان کے پاس کھجور کے بہت سے باغات اور بہت سے کھیت تھے ان کی عمریں طولانی اور قد بلند ہوتے تھے لیکن وہ بتوں کی پرستش کرتے تھے خداوند عالم نے ان کے درمیان حضرت ہودؑ کو بھیجا تاکہ انہیں اسلام کی دعوت دیں اور بتوں کی پرستش سے روکیں لیکن ان لوگوں نے ایسا نہیں کیا اور ہود پر ایمان نہیں لائے بلکہ ہود کو

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بہت زیادہ ستایا پس خداوند عالم نے سات سال تک پانی نہیں برسایا یہاں تک کہ پورے علاقے میں قحط پڑ گیا اور ہود علیہ السلام جو کہ خود ایک کسان تھے اپنے کھیت میں پانی سینچ رہے تھے کہ ان کی قوم ان کے گھر آئی اور ان کے بارے میں سوال کیا ایک بوڑھی سفید بالوں اور ایک آنکھ والی عورت گھر سے باہر نکلی اور کہا: تم لوگ کون ہو؟

انہوں نے کہا: ہم فلاں فلاں شہر کے رہنے والے ہیں اور قحط نے ہمارے علاقے پر غلبہ کر لیا ہے ہم ہود کے پاس اس لئے آئے ہیں کہ وہ اپنے خدا سے دعا کریں کہ ہمارے شہروں کو پانی سے سیراب کر دے۔

اس عورت نے کہا: اگر ہود کی دعا مستجاب ہوتی تو وہ خود اپنے لئے دعا کرتے تاکہ پانی کی کمی کی وجہ سے ان کی کھیتی نہ سوکھتی بلکہ سرسبز و شاداب رہتی۔

ان لوگوں نے کہا: ہود کہاں ہیں؟

اس عورت نے جواب دیا: وہ فلاں مقام پر ہیں۔

وہ لوگ حضرت ہودؑ کے پاس گئے اور ان سے کہا: اے پیغمبر خدا! ہمارے شہروں میں قحط پڑا ہے آپ خدا سے دعا کریں کہ ہمارے شہر وں پر بارش نازل کرے تاکہ ہماری زمینیں سیراب ہو جائیں۔ حضرت ہود علیہ السلام نماز کے لئے آمادہ ہوئے اور نماز پڑھ کر ان کے حق میں دعا کی اور ان سے فرمایا: تم لوگ واپس جاؤ بارش ہو گی اور تمہارے شہروں کو سیراب کر دے گی۔

ان لوگوں نے کہا: اے پیغمبر خدا! ہم نے عجیب چیز دیکھی ہے!

آپ نے فرمایا: تم نے کیا دیکھا ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ان لوگوں نے کہا: ہم نے آپ کے گھر میں ایک ضعیفہ کو دیکھا ہے جس کے بال سفید ہیں اور اس کی صرف ایک ہی آنکھ ہے اس نے ہم سے سوال کیا کہ تم لوگ کون ہو اور کیا حاجت رکھتے ہو؟

ہم نے کہا: ہم حضرت ہودؑ کے پاس آئے ہیں تاکہ دعا کریں کہ ہم پر بارش کا نزول ہو تو اس عورت نے کہا: اگر ہود دعا کر سکتے تو خود اپنے لئے دعا کرتے اور ان کے کھیت خشک نہ ہوتے۔

حضرت ہودؑ نے فرمایا: وہ میری زوجہ ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اسے عمر طولانی عطا کرے۔

ان لوگوں نے کہا: آخر کیوں؟

آپ نے فرمایا: خداوند عالم نے کسی بھی مومن کو پیدا نہیں کیا ہے مگر یہ کہ اس کا ایک دشمن ہوتا ہے جو اسے اذیت و آزار پہنچاتا ہے اور میری زوجہ میری دشمن ہے پس وہ دشمن جو میرے اختیار میں ہے وہ میرے اس دشمن سے زیادہ بہتر ہے کہ جس کے اختیار میں میں رہوں۔ پس حضرت ہود علیہ السلام اپنی قوم کے درمیان رہنے لگے اور انہیں عبادت خدا کی دعوت کرتے رہے اور بتوں کی پرستش سے منع کرتے تھے یہاں تک کہ خداوند عالم نے ان کے شہروں کو پانی سے سیراب کر دیا اور خوب بارش ہوئی جیسا کہ قول پروردگار ہے کہ فرماتا ہے:

(يَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ)

اے قوم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مغفرت کرو اور توبہ کرو تاکہ تم پر باران رحمت کا نزول ہو اور تمہاری قوت و طاقت میں اضافہ ہو اور مجرموں کی طرح اپنے منھ نہ پھیر لینا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ان لوگوں نے کہا:

(یَاهُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِکِی آلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِینَ)

انہوں نے کہا اے ہود تم کوئی معجزہ تو لائے نہیں ہم صرف تمہارے کہنے پر اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے اور تمہاری بات پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

لیکن جب وہ ایمان نہیں لائے تو خداوند عالم نے ان پر ٹھنڈی ہواؤں کا عذاب نازل کیا جیسا کہ ارشاد قدرت ہے:

(کَذَّبَتْ عَادٌ فَکَیْفَ کَانَ عَذَابِی وَنُذُرِ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیحًا صَرْصَرًا فِی یَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ)[1]

قوم نے بھی اپنے پیغمبر ہود کی مخالفت و نافرمانی کی پس تم لوگ غور و فکر کرو کہ میرا عذاب کتنا دردناک ہے ہم نے انہیں ہلاک کرنے کے لئے روز نحس ان پر ٹھنڈی ہواؤں کا عذاب نازل کر دیا۔

پھر ارشاد ہوتا ہے:

(وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِکُوا بِرِیحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ سَخَّرَهَا عَلَیْهِمْ سَبْعَ لَیَالٍ وَثَمَانِیَةَ أَیَّامٍ حُسُومًا)[2]

یعنی قمر کے زحل سے تقارن کی نحوست کے ذریعہ سات رات اور آٹھ دن تک سخت ٹھنڈی ہواؤں کا عذاب ان پر نازل ہوا۔[3]

---

[1] ۔ سورۂ قمر، آیت ۱۸۔ ۱۹

[2] ۔ سورۂ حاقہ، آیت ۶۔ ۷

[3] ۔ بحار الانوار، ج ۱۱، ص ۳۵۰، قصص الانبیاء، جزائری، ص ۸۴، تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۱۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: بادِ عقیم وہ عذاب ہے جس میں کوئی بھی چیز رحم سے پیدا نہیں ہوتی اور نباتات سے کچھ نہیں اگتا، یہ وہ ہوا ہے جو زمین کے ساتویں طبقے سے باہر آتی ہے اور اس جگہ سے کچھ بھی باہر نہیں آتا سوائے قوم عاد کے لئے کہ خداوند عالم ان پر غضبناک تھا اور ہوا پر مأمور فرشتوں کو حکم دیا کہ انگلیوں کی چوڑائی کی مقدار بھر ہواؤں کو وہاں سے باہر نکالیں لیکن جب ہوائیں وہاں سے باہر نکلیں تو اپنے مامور فرشتوں کی مخالفت کی اور قوم عاد پر خشم و غضب کی وجہ سے وحشی گائے کی ناک کی مقدار میں نکلنے لگی جب ہوا کے محافظ فرشتوں نے یہ حالات دیکھے تو فریاد بلند کی اور کہا پروردگارا! ہوا نے ہمارے ساتھ سرکشی کی اور ہمیں ڈر ہے کہ کہیں کسی مومن کو ختم نہ کردے اور تیرے شہر کے آباد کرنے والوں کو ہلاک نہ کردے پس خداوند عالم نے جبرئیل امین کو بھیجا تاکہ اپنے پروں سے ہواؤں کو روکیں، جبرئیل آئے اور انہوں نے کہا کہ جس مقدار میں تمہیں نکلنے کا حکم دیا گیا ہے اس پر عمل پیرا ہو کر باہر آؤ پس ہوائیں واپس چلی گئیں اور پھر جتنی مقدار میں حکم دیا گیا تھا اتنی ہی مقدار میں دوبارہ خارج ہوئیں اور قوم عاد اور جو اُن کے ساتھ تھے ان سب کو ہلاک کردیا۔[1]

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ (۶۱) قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَنْ نَعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ (۶۲) قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ ۖ فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ (۶۳)

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۱، ص ۳۵۱؛ قصص الانبیاء، جزائری، ص ۸۴؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۱۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَيَا قَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ (٦٤) فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ۖ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ (٦٥) فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ (٦٦) وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ (٦٧) كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِثَمُودَ (٦٨)

۶۱۔ "اور ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا اور انہوں نے کہا اے قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور اس میں آباد کیا ہے اب اس سے استغفار کرو اور اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ کہ میرا پروردگار قریب تر اور دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے۔"

۶۲۔ "ان لوگوں نے کہا اے صالح! اس سے پہلے تم سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں کیا تم اس بات سے روکتے ہو کہ ہم اپنے بزرگوں کے معبودوں کی پرستش کریں ہم یقیناً تمہاری دعوت کی طرف شک اور شبہہ میں ہیں۔"

۶۳۔ "انہوں نے کہا اے قوم! تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل رکھتا ہوں اور اس نے مجھے رحمت عطا کی ہے تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں گا تو اس کے مقابلے میں کون میری مدد کرسکے گا تم تو گھاٹے میں اضافے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے ہو۔"

۶۴۔ "اے قوم! یہ ناقہ اللہ کی طرف سے ایک نشانی ہے اسے آزاد چھوڑ دو تاکہ زمینِ خدا میں چین سے کھائے اور اسے کسی طرح کی تکلیف نہ دینا کہ تمہیں جلد ہی کوئی عذاب اپنی گرفت میں لے لے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶۵۔ "اس کے بعد بھی ان لوگوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں تو صالح نے کہا کہ اب اپنے گھروں میں تین دن تک آرام کرو کہ یہ وعدۂ الٰہی ہے جو غلط نہیں ہو سکتا ہے۔"

۶۶۔ "اس کے بعد جب ہمارا حکم عذاب آ پہنچا تو ہم نے صالح اور ان کے ساتھ کے صاحبان ایمان کو اپنی رحمت سے اپنے عذاب اور اس دن کی رسوائی سے بچا لیا کہ تمہارا پروردگار صاحب قوت اور سب پر غالب ہے۔"

۶۷۔ "اور ظلم کرنے والوں کو ایک چنگھاڑ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تو وہ اپنے دیار میں اوندھے پڑے رہ گئے۔"

۶۸۔ "جیسے یہاں کبھی بسے ہی نہیں تھے آگاہ ہو جاؤ کہ ثمود نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور ہوشیار ہو جاؤ کہ قوم ثمود کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت صالح علیہ السلام کا واقعہ

(وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَنْ نَعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ)

پروردگار عالم نے حضرت صالح علیہ السلام کو سولہ سال کی عمر میں قوم ثمود کی ہدایت و رہنمائی کے لئے چنا لیکن بہت دنوں تک کوئی ان پر ایمان نہ لایا۔ حضرت صالحؑ کی قوم کے پاس ستّر بت تھے جس کی وہ عبادت کرتے تھے جب حضرت صالح نے ان کی یہ حالت دیکھی تو ان سے کہا کہ خداوند عالم نے مجھے سولہ سال کی عمر میں تمہارے درمیان ہدایت و رہنمائی کے لئے بھیجا اور اس وقت میری عمر ایک سو بیس سال ہے اور تم لوگ اپنی ضد پر اڑے رہے اور بتوں کی عبادت میں مصروف رہے اور خدا کی وحدانیت سے گریز کرتے رہے اب میں تمہارے سامنے ایک تجویز رکھتا ہوں کہ یا تم میرے وسیلے سے بارگاہ خداوندی میں دعا کرو تاکہ تمہاری دعائیں مستجاب ہو جائیں اور تم لوگ ایمان لے آؤ یا یہ کہ میں تمہارے بتوں سے کچھ سوال کرتا ہوں اگر انہوں نے میرا جواب دے دیا تو میں تم لوگوں کے درمیان سے چلا جاؤں گا اور دوبارہ تمہیں ایمان کی دعوت نہیں دوں گا اور تم سے کوئی سروکار نہیں رکھوں گا۔

قوم نے کہا: آپ نے انصاف و عدالت سے معمور بات کہی ہے آپ ہمیں تین دنوں کی مہلت دیجئے تاکہ ان تین دنوں میں ہم اپنے بتوں کی خوب پرستش و عبادت کرلیں۔ حضرت صالح نے ان کی درخواست قبول کرلی، لوگ تین دنوں تک اپنے بتوں کی عبادت و پرستش کرتے رہے اور

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اپنے بتوں کے لئے قربانی کی اور اسے اپنی عبادتگاہوں سے نکال کر پہاڑوں کے اوپر لے گئے اور تین شبانہ روز اس کے سامنے گریہ وزاری کرتے رہے۔ تین دنوں کے بعد ان لوگوں نے حضرت صالح سے کہا: اب جو بھی چاہیں ہمارے بڑے بت سے سوال کریں۔ حضرت صالح علیہ السلام بڑے بت کے قریب گئے اور اس سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ بت سے کوئی آواز نہ آئی، صالح نے کہا اس کو کیا ہو گیا ہے جو میرا جواب نہیں دیتا؟

ان لوگوں نے کہا: آپ تھوڑا دور ہٹیئے اور پھر وہ لوگ خود بت کے قریب ہو گئے اور بت کے سر و صورت پر ہاتھ پھیرا اور اپنے چہرے پر خاک ملی اور گریہ وزاری کرتے ہوئے بڑے بت سے کہا: صالح کا جواب دیجئے لیکن کافی دیر تک سر جھکائے منتظر رہنے کے باوجود کوئی جواب سننے کو نہ ملا۔

حضرت صالحؑ نے فرمایا: تمہاری مہلت کا وقت اب ختم ہو رہا ہے۔

ان لوگوں نے کہا: آپ دوبارہ سوال کیجئے۔

حضرت صالح علیہ السلام دوبارہ اس کے پاس گئے اور اس سے سوال کیا لیکن اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا، لوگ پھر اس کے سامنے گریہ وزاری کرنے لگے اور بت سے درخواست و التماس کرنے لگے لیکن بتوں نے کوئی جواب نہ دیا اور تین مرتبہ یہی عمل انجام دیا گیا۔ ان لوگوں نے کہا اے صالح ہمارے بت تو آپ کا جواب نہیں دے رہے ہیں لیکن اب ہم آپ کے خدا سے سوال کریں گے حضرت صالح نے کہا کہ تم لوگوں کو جو بھی پوچھنا ہو ہم سے پوچھو تاکہ اس کی انجام دہی کے لئے میں خدا سے طلب کروں۔ ان لوگوں نے کہا: اے صالح آپ اپنے خدا سے طلب کریں کہ وہ اس پہاڑ میں سے ایک سرخ رنگ کی ناقہ نکالے جو حاملہ ہو اور جیسے ہی وہ باہر نکلے فوراً بچہ پیدا ہو اور ناقہ دودھ دینے لگے تاکہ ہم اس کا دودھ پی سکیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگوں نے بڑا عجیب و غریب اور اہم مطالبہ کیا ہے لیکن قدرت خدا کے نزدیک یہ کام نہایت ہی آسان و ناچیز ہے پس جناب صالح مصلّے پر آئے اور خدا سے راز و نیاز کرکے اپنی قوم کے سوال کی انجام دہی کا مطالبہ کیا ابھی آپ سجدۂ معبود میں سر رکھے مناجات ہی کر رہے تھے کہ اس عظیم پہاڑ سے ایک آواز آئی اور پہاڑوں میں شدید حرکت ہوئی، ایسی شدید آواز تھی کہ قریب تھا کہ لوگوں کی جانیں خوف و وحشت کی وجہ سے ان کے جسموں سے نکل جائیں اور لوگ مر جائیں، اچانک ان لوگوں نے دیکھا کہ ایک قوی ہیکل ناقہ پہاڑ کے دامن سے خود کو باہر نکال رہی ہے اور جیسے ہی وہ باہر نکلی اپنا سر پہاڑ پر رکھا اور بچہ اس کے پیٹ سے باہر آیا اور اسی وقت اس کے پستان سے دودھ جاری ہوگیا۔ تمام لوگ یہ منظر دیکھ کر مبہوت ہوگئے اور کہنے لگے کہ اب ہمیں سمجھ میں آگیا ہے کہ آپ کا خدا ہمارے ان خداؤں سے جن کی ہم پرستش کرتے تھے بہت زیادہ طاقت و قدرت رکھتا ہے۔

ان کے شہر کا نام "حجر" تھا جیساکہ خداوند عالم نے اس نام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے: (كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ)[1] اور اصحاب حجر یعنی قومِ صالح نے بھی اپنے پیغمبروں کا انکار کیا تھا اور انہیں جھٹلایا تھا۔

حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا: یہ ایک اونٹنی ہے ایک دن یہ نہر کے پانی سے سیراب ہوگی اور دوسرے دن تم اس کا دودھ پینا، خداوند عالم فرماتا ہے: "(قَالَ هٰذِهِ نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ)[2] اور کبھی بھی اس اونٹنی کو

---

[1] ۔ سورۂ حجر، آیت ۸۰

[2] ۔ سورۂ شعراء، آیت ۱۵۵۔۱۵۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اذیت وآزار نہ پہنچانا لہٰذا ایک دن یہ اونٹنی نہر کے پانی سے سیراب ہوتی اور دوسرے دن شہر کے بیچ میں کھڑی ہو جاتی تھی تاکہ لوگ اپنی اپنی ضرورت بھر اس سے دودھ دوہتے اور استعمال کرتے تھے قوم صالح کے بزرگوں میں سے نو لوگوں نے مل کر، جیساکہ خداوند عالم فرماتا ہے: (وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ)[1] اس اونٹنی اور اس کے بچے کو قتل کر دیا اور اس کے بعد حضرت صالحؑ سے کہا: (ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ)[2] اے صالح اگر تم واقعاً خدا کے رسول ہو تو جس عذاب کی دھمکی دے رہے تھے اسے لے آؤ۔

حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا: (تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ۖ ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ) تین دنوں تک اپنے گھروں میں آرام کرلو (پھر ہلاک ہو جاؤگے) اور یہ خدا کا وعدہ ہے جو غلط نہیں ہو سکتا ہے۔

اس بلا کے نزول کی نشانی یہ ہو گی کہ پہلے دن تمہارے چہروں کا رنگ سفید اور دوسرے دن سرخ اور تیسرے دن سیاہ ہو جائے گا اور پھر تم ہلاک ہو جاؤگے۔

دوسرے دن صبح ان کے چہرے روئی کی طرح سفید ہو گئے تو آپس میں کہنے لگے کہ صالح کا وعدہ سچا ہے لیکن ہم ان پر ایمان نہیں لائیں گے چاہے ہم ہلاک ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ دوسرے دن ان کے چہرے خون کی طرح سرخ ہو گئے اور تیسرے دن ان کے چہرے سیاہ ہو گئے اور رات میں حکم پروردگار سے ایک خوفناک چنگھاڑ کے ساتھ زلزلہ کا عذاب ان پر نازل ہوا اور سب کے سب ہلاک ہو گئے

---

[1] ۔ سورۂ شوریٰ، آیت ۱۵۵۔ ۱۵۶

[2] ۔ سورۂ نمل، آیت ۴۸۔ "اور اس شہر میں نو افراد تھے جو زمین میں فساد برپا کرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کہ خداوند عالم فرماتا ہے: (فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ)[1] تو انہیں زلزلے نے اپنی گرفت میں لے لیا کہ اپنے گھر ہی میں سر بہ زانو رہ گئے۔

اور حضرت صالح اور کچھ مومنین کے علاوہ کوئی بھی شخص اس عذاب خداوندی سے محفوظ نہیں رہا اور یہی قول پروردگار ہے کہ فرماتا ہے: (فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا ۔۔۔۔ أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِثَمُودَ) اس کے بعد جب ہمارا حکم عذاب آپہنچا تو ہم نے صالح اور ان کے ساتھ کے صاحبان ایمان کو اپنی رحمت سے اور اس دن کی رسوائی سے بچالیا تھا کہ تمہارا پروردگار صاحبِ قوت اور سب پر غالب ہے۔

اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ایک چنگھاڑ (آسمانی عذاب) نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے جیسا کہ یہاں کبھی بسے ہی نہیں تھے آگاہ ہو جاؤ کہ ثمود نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور ہوشیار ہو جاؤ قوم ثمود کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔[2]

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ (٦٩) فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ (٧٠) وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ (٧١) قَالَتْ يَا وَيْلَتَىٰ أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ (٧٢) قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۖ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۚ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ (٧٣) فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ

---

[1] ۔ سورۂ اعراف، آیت ۷۷

[2] ۔ بحار الانوار، ج ۱۱، ص ۳۸۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الْبُشْرىٰ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوط (۷۴) إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُنِيبٌ (۷۵) يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۖ إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ (۷۶) وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ (۷۷) وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۚ قَالَ يَا قَوْمِ هٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ فَاتَّقُوا اللهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي ۖ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ (۷۸) قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ (۷۹) قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ (۸۰) قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ ۖ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ ۖ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ ۚ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۚ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ (۸۱) فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ مَنْضُودٍ (۸۲) مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ (۸۳)

۶۹۔ "اور ابراہیم کے پاس ہمارے نمائندے بشارت لے کر آئے اور آکر سلام کیا تو ابراہیم نے بھی سلام کیا اور تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔"

۷۰۔ "اور جب دیکھا کہ ان لوگوں کے ہاتھ اُدھر نہیں بڑھ رہے ہیں تو تعجب کیا اور ان کی طرف سے خوف محسوس کیا اور انہوں نے کہا آپ ڈریں نہیں ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔"

۷۱۔ "ابراہیم کی زوجہ اسی جگہ کھڑی تھیں یہ سن کر ہنس پڑیں تو ہم نے انہیں اسحاق کی بشارت دیدی اور اسحاق کے بعد پھر یعقوب کی بشارت دی۔"

۷۲۔ "تو انہوں نے کہا یہ مصیبت، اب میرے یہاں بچہ پیدا ہوگا جب کہ میں بوڑھی ہوں اور میرے میاں بھی بوڑھے ہیں یہ تو بالکل عجیب سی بات ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷۳۔ "فرشتوں نے کہا کیا تمہیں حکم الٰہی میں تعجب ہو رہا ہے اللہ کی رحمت اور برکت تم گھر والوں پر ہے وہ قابل حمد اور صاحب مجد و بزرگی ہے۔"

۷۴۔ "اس کے بعد جب ابراہیم کا خوف بر طرف ہوا اور ان کے پاس بشارت بھی آچکی تو انہوں نے ہم سے قوم لوط کے بارے میں اصرار کرنا شروع کر دیا۔"

۷۵۔ "بے شک ابراہیم بہت ہی درد مند اور خدا کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔"

۷۶۔ "ابراہیم اس بات سے اعراض کرو اب حکم خدا آچکا ہے اور ان لوگوں تک وہ عذاب آنے والا ہے جو پلٹایا نہیں جاسکتا۔"

۷۷۔ "اور جب ہم فرستادہ لوط کے پاس پہنچے تو وہ ان کے خیال سے رنجیدہ ہوئے اور تنگ دل ہو گئے اور کہا کہ یہ بڑا سخت دن ہے۔"

۷۸۔ "اور ان کی قوم دوڑتی ہوئی آگئی اور اس کے پہلے بھی یہ لوگ ایسے بُرے کام کر رہے تھے لوط نے کہا: اے قوم یہ ہماری لڑکیاں تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہیں خدا سے ڈرو اور مہمانوں کے بارے میں مجھے شرمندہ نہ کرو کیا تم میں کوئی سمجھدار آدمی نہیں ہے۔"

۷۹۔ "ان لوگوں نے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمیں آپ کی لڑکیوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔"

۸۰۔ "لوط نے کہا کاش میرے پاس قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے سکتا۔"

۸۱۔ "تو فرشتوں نے کہا کہ ہم آپ کے پروردگار کے نمائندے ہیں یہ ظالم آپ تک ہر گز نہیں پہنچ سکتے ہیں آپ اپنے گھر والوں کو لے کر رات کے کسی حصے میں چلے جایئے اور کوئی شخص کسی کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

طرف مڑ کر بھی نہ دیکھے سوائے آپ کی زوجہ کے کہ اس تک وہی عذاب آنے والا ہے جو قوم تک آنے والا ہے ان کا وقت مقرر ہنگام صبح ہے اور کیا صبح قریب نہیں ہے۔"

۸۲۔ "پھر جب ہمارا عذاب آگیا تو ہم نے زمین کو تہ و بالا کر دیا اور ان پر مسلسل کھرنجے دار پتھروں کی بارش کر دی۔"

۸۳۔ "جن پر خدا کی طرف سے نشان لگے ہوئے تھے اور وہ بستی ان ظالموں سے کچھ دور نہیں ہے۔"

سرزمین نمرود سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نکلنا

(وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ) جب نمرود نے حضرت ابراہیمؑ خلیل خدا کو آگ میں ڈالا اور آگ حکم پروردگار سے گلزار ہو گئی اور انہیں کوئی گزند نہیں پہنچایا تو نمرود ابراہیمؑ سے ڈر گیا اور انہیں ملک سے نکالنے کی کوشش کرنے لگا اور کہا آپ ہماری مملکت سے باہر نکل جائیں آپ کو میرے ملک میں رہنے کا حق نہیں ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی خالہ زاد بہن سارہ سے شادی کی تھی اور چونکہ بہت زیادہ غیرت کے مالک تھے لہٰذا جناب سارہ کو ایک صندوق میں رکھا اور اپنی بکریوں کو جس سے کسب معاش کیا کرتے تھے اپنے مومن و متدین خالہ زاد بھائی لوط کے ہمراہ شہر سے باہر جانے کا ارادہ کیا اور دروازہ شہر کو عبور ہی کرنا چاہتے تھے کہ نمرود کے سپاہیوں نے ان کا راستہ روکتے ہوئے کہا کہ آپ کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اپنے ساتھ ان بکریوں کو لے جائیں کیونکہ یہ اموال آپ نے نمرود کی مملکت میں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حاصل کئے ہیں اور اب جبکہ آپ نے ان کی مخالفت کی ہے اور اسی مخالفت کے لئے آپ کو ملک سے نکالا جارہا ہے تو آپ ان اموال کو باہر نہیں لے جاسکتے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے کہا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان قاضی سدوم فیصلہ کریں گے لوگ ان کے پاس گئے اور کہا: یہ شخص بادشاہ کا مخالف ہے اور انہیں کی سرزمین پر یہ بکریاں حاصل کی ہیں لہٰذا ہم اسے بادشاہ کے ملک سے ان بکریوں کو باہر لے جانے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں۔

قاضی نے کہا: یہ لوگ صحیح کہہ رہے ہیں اور جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے اسے چھوڑ دو اور چلے جاؤ۔

ابراہیمؑ نے قاضی سے کہا: اگر حق کے خلاف فیصلہ کروگے تو ابھی ہلاک ہو جاؤگے۔

قاضی نے پوچھا: حق کیا ہے؟

ابراہیمؑ نے کہا: ان سے کہو کہ وہ مال جو ہم نے اس سرزمین پر حاصل کیا ہے اگر اس پر میرا حق نہیں ہے کہ میں اسے اپنے ساتھ شہر سے باہر لے جاؤں تو انہیں بھی حکم دو کہ ہم نے جو اپنی جوانی اور عمر کے لمحات یہاں گذارے ہیں وہ ہمیں واپس لوٹا دیں تاکہ عدالت و انصاف کی مکمل رعایت ہو جائے۔

قاضی نے حکم دیا کہ ان کی جوانی اور ان کی عمر کا گذرا ہوا حصہ انہیں واپس کیا جائے اس کے بعد ان کا مال ضبط کیا جائے چونکہ قاضی کے حکم کی تعمیل ممکن نہ تھی لہٰذا ابراہیمؑ کو چھوڑ دیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نمرود نے اپنے تمام سپاہیوں اور نمائندوں کو حکم دیا تھا کہ ابراہیمؑ کو کسی بھی شہر میں رہنے نہ دیا جائے لہٰذا ہر شہر سے گذرتے وقت ان کا کچھ نہ کچھ مال ضبط کر لیتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی زوجہ کے سلسلے میں بہت ہی باغیرت تھے چونکہ آپ نہیں چاہتے تھے کہ لوگوں کی نظریں ان پر پڑیں اسی لئے سفر پر نکلتے وقت انہیں صندوق میں بٹھا دیتے تھے جب آپ ایک شہر سے نکل رہے تھے تو سپاہیوں نے حکم دیا کہ ٹیکس کی ادائیگی کے طور پر ان کے مال کا دسواں حصہ وصول کیا جائے لہٰذا کہا صندوق کو کھولو، حضرت ابراہیمؑ نے عذر پیش کیا لیکن انہوں نے قبول نہیں کیا اور کہا: اگر تم اس شہر سے باہر نکلنا چاہتے ہو تو تمہیں صندوق کھولنا پڑے گا اور جو بھی مال اس کے اندر ہے ہمیں دکھانا ہوگا اور اس کا دسواں حصہ بطور خراج دینا ہوگا۔ حضرت ابراہیمؑ نے مجبوراً اس صندوق کو کھولا اور جیسے ہی سپاہیوں کی نظر جناب سارہ کے جمال پر پڑی تو تعجب سے کہنے لگے: اے ابراہیمؑ یہ عورت کون ہے؟

ابراہیمؑ نے کہا: یہ میری بہن ہے یہاں بہن سے دینی بہن مراد ہے۔

سپاہیوں نے کہا: ہم یہاں سے تمہیں اس وقت تک آگے بڑھنے نہیں دیں گے جب تک ہم بادشاہ کو اس عورت کے بارے میں خبر نہ کر دیں پھر جیسا اس کا دستور ہوگا، فوراً ہی نمرود کو خبر دی گئی نمرود نے حکم دیا کہ سارہ کو گرفتار کرکے انہیں بادشاہ کے سامنے پیش کیا جائے جیسے ہی نمرود کی نظر سارہ پر پڑی وہ دل باختہ ہو گیا اور تجاوز کا قصد کیا پھر بُری نیت سے ہاتھ بڑھایا، جیسے ہی اس نے سارہ کی طرف ہاتھ بڑھایا تو سارہ نے دل ہی دل میں خدا سے توسل کیا اور اسی وقت نمرود کا ہاتھ خشک ہو گیا اس نے سارہ سے کہا: یہ کیا ہوا یہ کیسی حالت مجھ پر طاری ہو گئی ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سارہ نے کہا: چونکہ تونے میری طرف بُری نیت وارادے سے نظر کی تھی لہٰذا میں نے خدا سے چاہا کہ مجھے اپنی پناہ میں لے لے اور تیرے شر سے محفوظ رکھے اس لئے میرے خدا نے مجھے تیرے شر سے محفوظ رکھا اور وہی ہوا جو تو دیکھ رہا ہے۔

نمرود نے سارہ سے کہا کہ خدا سے دعا کردو کہ میرے ہاتھ کو اصل حالت پر پلٹادے تاکہ میں تمہاری طرف بُری نیت کرنے کے بجائے تمہیں انعام واکرام سے نوازوں۔ جناب سارہ نے دعا کی اور خدا نے اس کے ہاتھ کو اصلی حالت پر پلٹا دیا اس کے بدلے میں نمرود نے اپنی کنیز خاص ہاجرہ کو انہیں بخش دیا تاکہ ان کی خدمت کرے اور یہ کنیز وہی ہاجرہ ہیں جو جناب اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں جنہیں کچھ دنوں بعد جناب سارہ نے اپنے شوہر ابراہیمؑ کو بخش دیا تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام سارہ و ہاجرہ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوگئے اور ایک ایسی سرزمین پر قیام کیا جس کا راستہ شام، یمن اور تمام دنیا کی طرف جاتا تھا۔ جو لوگ وہاں سے گذرتے تھے آپ انہیں اسلام کی دعوت دیتے تھے یہاں تک کہ یہ خبر پوری دنیا میں پھیل گئی کہ نمرود نے ابراہیمؑ کو آگ میں ڈال دیا تھا لیکن آگ نے انہیں نہیں جلایا۔ جو شخص بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے ہو کر گذرتا وہ ان کی خاطر و مدارات کرتے تھے اور جو شہر آباد تھے ان کے درمیان سات فرسخ کا فاصلہ تھا جہاں ہرے بھرے پھل اور اس میں درخت، سرسبز کھیتیاں اور بے شمار نعمتیں موجود تھیں جو بھی اُدھر سے گذرتا تھا وہ ان پھلوں اور دوسری نعمتوں کو تناول کرتا ہوا جاتا تھا۔

اس شہر کے لوگ قافلے والوں کی رفت وآمد سے عاجز و تنگ آگئے تھے اور اس کی روک تھام کی کوششیں کرنے لگے۔ شیطان ایک بوڑھے شخص کی شکل میں ان کے پاس گیا اور کہنے لگا: کیا میں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تمہیں ایسی چیز کی رہنمائی کروں کہ اگر تم نے اسے انجام دیا تو کوئی بھی تمہارے شہر سے نہیں گذرے گا؟

لوگوں نے کہا: وہ کیا ہے؟

اس نے کہا: جو بھی تمہارے شہر سے گذرے اسے پکڑ لو اور اس کے ساتھ لواط (بد فعلی) کرو اور اس کا لباس اس سے چھین لو۔

پھر کچھ دنوں بعد شیطان ایک خوبصورت نوجوان اور بہترین لباس پہن کر ان کے سامنے حاضر ہوا اور ان لوگوں سے لڑنے جھگڑنے لگا یہاں تک کہ لوگوں نے وہی عمل اس کے ساتھ انجام دیا جو اس نے لوگوں کو کرنے کی تلقین کی تھی۔

ان لوگوں کو اس برے عمل میں بہت مزہ آیا اور پھر اس کے بعد سے مرد، مردوں کے ساتھ اور عورتیں، عورتوں کے ساتھ یہ بُرا فعل انجام دینے لگے۔ لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس بُرے فعل کی شکایت کی تو آپؑ نے جناب لوطؑ کو ان کے پاس بھیجا تاکہ وہ انہیں اس بُرے عمل سے منع کریں اور انہیں آخرت کے عذاب سے ڈرائیں۔

جب ان لوگوں نے لوطؑ کو اپنے درمیان دیکھا تو پوچھا تم کون ہو؟

حضرت لوطؑ نے کہا: میں ابراہیمؑ کا خالہ زاد بھائی ہوں جنہیں نمرود نے آگ میں ڈالا مگر آگ کے شعلے انہیں جلا نہ سکے اور خدا نے ان پر آگ کو گلزار کر دیا تھا، وہ تمہارے قریب ہی میں موجود ہیں پس تم لوگ خدا سے ڈرو اور اس عمل کے مرتکب نہ ہو ورنہ خداوند عالم تم سب کو ہلاک کر دے گا۔ لوگ ان سے بری طرح پیش نہ آسکے اور ان سے خوفزدہ ہو گئے اس کے بعد جب بھی کوئی شخص وہاں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے گذرتا اور قوم اس سے بدی کا ارادہ کرتی تو حضرت لوط اسے ان لوگوں کے چنگل سے نجات دلاتے تھے۔

حضرت لوط علیہ السلام نے اسی قوم کی ایک لڑکی سے شادی کی جس سے کئی لڑکیاں پیدا ہوئیں وہ بہت دنوں تک اس قوم کے درمیان رہے اور انہیں اس بُرے عمل سے منع کرتے رہے لیکن ان لوگوں نے ان کی بات قبول نہ کی اور کہا:

(لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ)[1]

ان لوگوں نے کہا: لوطؑ اگر تم اس تبلیغ سے باز نہ آئے تو اس بستی سے سنگسار کرکے باہر نکال دیئے جاؤگے پس حضرت لوطؑ نے ان کے لئے بد دعا کی۔

ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے گھر میں تشریف فرما تھے اور کچھ مہمان بھی موجود تھے جب سب مہمان چلے گئے تو دیکھا کہ چار لوگ ان کے سامنے کھڑے ہیں لیکن وہ انسانوں سے مشابہ نہیں ہیں ان لوگوں نے ابراہیمؑ کو سلام کیا، حضرت ابراہیمؑ نے بھی ان کا جواب سلام دیا اور پھر جناب سارہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کچھ مہمان آئے ہیں مگر وہ انسانوں سے مشابہت نہیں رکھتے ان کی خاطر ومدارات کے لئے کوئی سامان فراہم کرو۔

جناب سارہ نے کہا: اس گوسالہ کے علاوہ کوئی چیز موجود نہیں ہے آپ نے فوراً ہی گوسالہ کو ذبح کیا اور اُسے بھنوا کر مہمانوں کے سامنے پیش کیا جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے:

---

[1]۔ سورۂ شراء، آیت ۱۶۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً)

بے شک ہمارے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس بشارت لے کر آئے اور کہا سلام تو انہوں نے بھی سلام کا جواب دیا پھر کچھ ہی دیر میں بھنا ہوا گوشت لائے لیکن جب دیکھا کہ ان لوگوں کا ہاتھ غذا تک نہیں پہنچ رہا ہے تو ان کے عمل کو پسند نہیں کیا اور دل ہی دل میں خوفزدہ ہوگئے۔ ان لوگوں نے کہا: آپ ڈریں نہیں ہمیں قوم لوطؑ کی طرف بھیجا گیا ہے۔

جب جناب سارہ مہمانوں کے پاس آئیں تو دیکھا کہ وہ کھانا نہیں کھا رہے ہیں تو انہوں نے کہا: ابراہیمؑ خلیل خدا کا کھانا کیوں نہیں کھا رہے ہو؟

ان لوگوں نے ابراہیمؑ سے کہا: (لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ) آپ ڈریں نہیں کیونکہ ہمیں اللہ نے قوم لوطؑ کی طرف بھیجا ہے۔

سارہ ڈر گئیں اور لرز اٹھیں وہ یائسہ تھیں مگر اس لرزش اور خوف کی وجہ سے حیض میں مبتلا ہو گئیں، پھر خداوند عالم نے فرمایا:

(فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ)

فرشتوں نے ابراہیمؑ و سارہ کو دو لڑکوں اسحاق و یعقوب کی پیدائش کی بشارت دی، سارہ نے شرم و حیا سے اپنے چہرے کو چھپا لیا اور تعجب سے کہا:

(يَا وَيْلَتَىٰ أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حالانکہ میں یائسہ ہوں اور میرے شوہر بھی بہت زیادہ ضعیف ہو چکے ہیں ہمارے یہاں کس طرح بچہ پیدا ہوگا؟

جبرئیلؑ نے کہا: (أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللهِ ۖ رَحْمَتُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۚ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ) اس سے پہلے کہ مجادلہ کرے اسحاق کی خوشخبری سنائی جیساکہ خداوند عالم فرماتا ہے: (يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُنِيبٌ) قوم لوط کے بارے میں مجھ سے مجادلہ کیا بے شک ابراہیم بہت ہی حلیم و بردبار، دلسوز اور بہت زیادہ دعا کرنے والے تھے اور استغفار کرنے والے تھے۔

خدا کے امر میں تعجب نہ کرو کیونکہ خداوند عالم کی رحمت و برکت تمہارے خاندان کے ساتھ ہے۔

ابراہیمؑ نے جبرئیل امینؑ سے پوچھا: کیوں فرش زمین پر نازل ہوئے ہو؟

جبرئیلؑ نے کہا: قوم لوط کی ہلاکت کے لئے۔

ابراہیمؑ نے کہا: (إِنَّ فِيهَا لُوطًا)[1] لوط بھی قوم کے درمیان ہیں۔

جبرئیلؑ نے کہا: (نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا ۖ لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ)[2]

ہم جانتے ہیں لہٰذا ان کی بیوی کے علاوہ پورے گھرانے کو نجات عطا کریں گے۔

---

[1] ۔ سورۂ عنکبوت، آیت ۳۲

[2] ۔ سورۂ عنکبوت، آیت ۳۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اگر اس قوم کے درمیان سو افراد مومنین میں سے ہوتے تب بھی پروردگار عالم قوم لوط کی ہلاکت کا حکم دیتا؟

جبرئیلؑ نے کہا: نہیں۔

ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اگر اس قوم میں پچاس افراد مومن ہوتے تو پروردگار کا کیا حکم ہوتا؟

جبرئیلؑ نے کہا: نہیں

ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اگر قوم میں دس افراد مومن ہوتے؟ جبرئیل نے کہا: نہیں، حضرت ابراہیم سوال کرتے رہے اور جبرئیلؑ منفی جواب دیتے رہے یہاں تک حضرت ابراہیمؑ نے پوچھا ایک آدمی تو جبرئیلؑ نے کہا: ایک آدمی بھی ہوگا جب بھی خداوند عالم ہلاکت کا حکم نہ دیتا چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے: (فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ)[1] اور اس پورے علاقے میں سوائے ایک گھر (لوط) کے کسی کو بھی مومن و خداپرست نہ پایا۔

ابراہیم علیہ السلام نے جبرئیل امینؑ سے درخواست کی کہ وہ خدا کے پاس جا کر قوم کی بخشش اور عذاب کے دفع ہونے کے بارے میں درخواست کریں عین اسی وقت خداوند عالم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: (يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۖ إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ

---

[1]۔ سورۂ ذاریات، آیت ۳۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آتِیهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُودٍ) اے ابراہیم! اس بات سے اعراض کرو اب حکم خدا آچکا ہے اور ان لوگوں تک وہ عذاب آنے والا ہے جو پلٹایا نہیں جاسکتا۔[1]

قوم لوط علیہ السلام کی ہلاکت

وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے اُٹھ کر حضرت لوط علیہ السلام کے پاس گئے جو اس وقت اپنی زمین میں سینچائی کر رہے تھے، حضرت لوط علیہ السلام نے ان سے فرمایا: تم لوگ کون ہو؟

انہوں نے کہا: ہم غریب ہیں آج آپ ہمیں اپنا مہمان بنالیں۔

آپ نے کہا: اے میرے دوستو! اس شہر کے لوگوں میں ایک بری عادت رائج ہو گئی ہے خداوند عالم ان پر لعنت کرے اور انہیں ہلاک کردے یہ لوگ مردوں کے ساتھ بد فعلی کرتے ہیں اور لوگوں کے مال و منال کو چھین لیتے ہیں۔

ان لوگوں نے کہا: ہم شہر میں تاخیر سے داخل ہوں گے تاکہ ہمیں کوئی دیکھ نہ سکے۔ جناب لوط اپنے گھر گئے اور اپنی بیوی کو جو کہ ان کی قوم کی طرفدار تھی حکم دیا کہ مہمانوں کے لئے کھانا تیار کرو اور تاکید کی ان مہمانوں کے بارے میں کسی کو خبر نہ ہو اور اس بات کو ہر ایک سے پوشیدہ رکھنا اور اس کی جزا میں میں اب تک کے تیرے گناہوں سے در گزر کروں گا۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۱۵۳؛ قصص الانبیاء، جزائری، ص ۱۳۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بیوی نے حامی بھر لی، جناب لوطؑ کی بیوی نے اپنے اور قوم کے درمیان ایک علامت معین کر رکھی تھی یعنی جب بھی حضرت لوطؑ کے یہاں دن میں کوئی مہمان آتا تھا تو ان کی بیوی چھت پر جا کر دھواں کر دیتی تھی تاکہ قوم کو معلوم ہو جائے کہ مہمان آئے ہیں اور جب کوئی مہمان رات میں آتا تھا تو آگ روشن کر دیتی تھی۔ جس دن جبرئیل اور دیگر ملائکہ حضرت لوط علیہ السلام کے گھر آئے تو ان کی بیوی گھر کی چھت پر گئی اور آگ روشن کر دی اور قوم والوں کو نئے مہمانوں کی آمد سے باخبر کر دیا۔ شہر کے لوگ روشن آگ کو دیکھ کر یہ سمجھ گئے کہ حضرت لوطؑ کے یہاں مہمان آئے ہیں لہٰذا تیزی سے ان کی طرف دوڑے اور ایک ہجوم لگ گیا چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے: (وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ) جب یہ لوگ لوط کے گھر پہنچے تو کہا: اے لوط کیا ہم نے آپ پر مہمانوں کے بلانے کی پابندی عائد نہیں کی تھی۔

حضرت لوط علیہ السلام نے ان سے فرمایا:

(هٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ فَاتَّقُوا اللهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي ۖ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ) ہماری لڑکیاں تمہارے لئے پاک و پاکیزہ ہیں تم لوگ خدا سے ڈرو اور مجھے مہمانوں کے سامنے اپنے بُرے عمل سے رسوا و شرمندہ نہ کرو کیا تمہارے درمیان کوئی عقلمند شخص نہیں ہے جو تمہیں اس بُرے عمل سے روکے۔[1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: حضرت لوطؑ نے جو یہ فرمایا کہ (هٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ) اس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ لوگ لڑکیوں اور عورتوں سے شادی کریں اور اپنی جنسی خواہشات سے شرعی اور عاقلانہ طور پر استفادہ کریں اور چونکہ خدا کے پیغمبر امت کے باپ ہوتے

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۱۵۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہیں اور لوگوں کو حلال امور کی طرف رہنمائی کرتے ہیں نہ کہ لوگوں کو حرام کی دعوت دیتے ہیں اسی لئے حضرت لوطؑ نے فرمایا کہ تم لوگوں کا ہماری لڑکیوں سے شادی کرنا تمہارے لئے پاکیزہ عمل ہے۔

(قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ) ان لوگوں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہمیں ان لڑکیوں سے کوئی رغبت و دلچسپی نہیں ہے اور آپ خوب جانتے ہیں کہ ہم کیا کرنے والے ہیں۔

حضرت لوطؑ جب ان لوگوں سے مایوس ہوگئے تو کہا: (لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ) کاش میں تم لوگوں سے مقابلے کی قدرت و توانائی رکھتا یا میں کسی مضبوط قلعے میں پناہ لے سکتا۔[1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خداوند عالم نے حضرت لوطؑ کے بعد کسی بھی پیغمبر کو مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ وہ اپنی قوم کے درمیان صاحب قدرت واحترام رہا ہے۔[2]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام لفظ "قُوَّة" کی تفسیر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں اور (رُكْنٍ شَدِيدٍ) سے مراد آپ کے تین سو تیرہ اصحاب وانصار ہیں۔[3]

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۱۵۷؛ قصص الانبیاء، جزائری، ص ۱۳۶

[2]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۱۵۷؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۲۷

[3]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۱۵۷؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۲۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

علی بن ابراہیم کہتے ہیں: اس وقت جبرئیل امینؑ نے کہا: اے کاش ان کو معلوم ہوتا کہ وہ کتنی قدرت وطاقت کے مالک ہیں۔

حضرت لوطؑ نے جب یہ سنا تو ان سے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو؟

انہوں نے کہا: میں جبرئیل ہوں۔

حضرت لوطؑ نے کہا: تم کس کام کے لئے مأمور ہو؟

جبرئیلؑ نے کہا: تمہاری قوم کی ہلاکت کے لئے۔

جب جناب لوطؑ کو معلوم ہوا کہ جبرئیل ان کی قوم پر عذاب کے لئے آئے ہیں تو انہوں نے کہا ابھی فوراً ان پر عذاب نازل کر دیجئے۔

جبرئیل نے کہا: (إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۚ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ) ان پر عذاب کا وعدہ صبح میں ہے کیا صبح قریب نہیں ہے۔

اس اثناء میں قوم لوط نے حضرت لوط کے دروازے کو توڑ دیا اور ان کے گھر میں داخل ہو گئے۔ جبرئیلؑ نے اپنے پروں سے ان کے چہروں پر مار کر انہیں اندھا کر دیا کہ خداوند عالم فرماتا ہے: (وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ)[1] ان لوگوں نے حضرت لوط سے مہمانوں کے بارے میں ناجائز مطالبات کرنے لگے تو ہم نے انہیں اندھا بنا دیا جب قوم والوں نے ان کے حالات کا مشاہدہ کیا تو سمجھ گئے کہ ان پر عذاب نازل ہوا ہے۔ جبرئیل نے لوط سے کہا: (فَأَسْرِ

---

[1]۔ سورۂ قمر، آیت ۳۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ) جب رات کا کچھ حصہ گذر جائے تو آپ اپنے بچوں کو لے کر شہر سے باہر چلے جائیں اور آپ میں سے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے سوائے آپ کی بیوی کے کہ جو اس پر آنا ہے وہ آکر ہی رہے گا۔ حضرت لوط کی قوم میں ایک دانشمند تھا جس نے قوم سے کہا: تم سے جس عذاب کا وعدہ لوط نے کیا تھا وہ اب نازل ہو چکا ہے لہٰذا تم لوگ ان پر نظر رکھو تاکہ وہ تمہارے درمیان سے نکل کر دوسری جگہ نہ جانے پائیں یہ جان لو کہ جب تک وہ تمہارے درمیان ہیں تم پر عذاب نازل نہیں ہوگا پس قوم والوں نے حضرت لوط کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور ان پر کڑی نظر رکھنے لگے۔

جبرئیل نے کہا: اے لوط آپ ان کے درمیان سے نکل جائیں۔

لوط نے کہا: ہم کس طرح باہر نکلیں کہ ان لوگوں نے گھر کا محاصرہ کر رکھا ہے۔

جبرئیل نے جناب لوط کے سامنے ایک نورانی ستون کھینچ دیا اور کہا آپ اس نور کے ذریعے باہر نکل جائیں لیکن آپ میں سے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نظر نہ کرے۔

پس یہ لوگ زمین کے نیچے سے شہر سے باہر نکل گئے، گھر سے نکلتے وقت لوط کی بیوی نے مڑ کر پیچھے دیکھا تو خداوند عالم نے ایک پتھر اس کی طرف بھیجا جس نے اس کا کام تمام کر دیا۔ جب صبح کا سورج طلوع ہوا تو ان چاروں ملائکہ میں سے ہر ایک شہر کے چاروں سمت چلے گئے اور زمین کو اس کے ساتویں طبقے سے اُسے اُکھاڑ کر ہوا میں ایسا اچھال دیا کہ آسمان میں رہنے والوں نے مرغوں اور کتوں کی آوازیں سنیں، پھر شہر کو ویران کر دیا اور خدا نے ان پر کھرنجے دار (سنگ سجیل) پتھروں کی بارش کی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ مَنْضُودٍ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ) آیت میں "مَنْضُود" سے مراد وہ مٹی ہے جو آپس میں چپکی ہوئی ہو اور "مُسَوَّمَة" سے مراد کھر نجہ دار پتھر ہے۔[1]

ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس آیت (وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ مَنْضُودٍ) کے ذیل میں فرمایا: اگر کوئی شخص قوم لوط کے فعل یعنی اغلام بازی اور لواط کو حلال جانے تو وہ دنیا سے نہیں اٹھے گا مگر یہ کہ پروردگار عالم قوم لوط کو ہلاک کرنے والے پتھروں میں سے ایک پتھر اس پر مارے گا اور وہ اسی پتھر کی بنا پر موت کے گھاٹ اتر جائے گا لیکن مخلوقات میں سے کوئی بھی اس پتھر کو نہیں دیکھ سکے گا۔[2]

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ۚ إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ (۸۴) وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (۸۵) بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ (۸۶) قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ (۸۷) (قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ (۸۸) وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۱۵۸

[2] ۔ مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۳۴۳؛ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۱۶۰؛ تفسیر صافی، ج ۴، ص ۶۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بِبَعِيدٍ(۸۹)وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ(۹۰)قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ(۹۱)قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ (۹۲)وَيَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۖ وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ(۹۳)وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ(۹۴)كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا بُعْدًا لِمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ(۹۵)

۸۴۔ "اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا تو انہوں نے کہا اے قوم اللہ کی عبادت کرو کہ اس کے علاوہ تیرا کوئی خدا نہیں ہے اور خبردار ناپ تول میں کمی نہ کرنا کہ میں تمہیں بھلائی میں دیکھ رہا ہوں اور میں تمہارے بارے میں اس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو سب کو احاطہ کرلے گا۔"

۸۵۔ "اے قوم ناپ تول میں انصاف سے کام لو اور لوگوں کو کم چیزیں مت دو اور روئے زمین میں فساد مت پھیلاتے پھرو۔"

۸۶۔ "اللہ کی طرف کا ذخیرہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے اگر تم صاحب ایمان ہو اور میں تمہارے معاملات کا نگراں اور ذمہ دار نہیں ہوں۔"

۸۷۔ "ان لوگوں نے طنز کیا کہ شعیب کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے بزرگوں کے معبودوں کو چھوڑ دیں یا اپنے اموال میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف نہ کریں تم تو بڑے بردبار اور سمجھدار معلوم ہوتے ہو۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸۸۔ "شعیب نے کہا اے قوم والو تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں خدا کی طرف سے روشن دلیل رکھتا ہوں اور اس نے مجھے بہترین رزق عطا کر دیا ہے اور میں یہ بھی نہیں چاہتا ہوں کہ جس چیز سے تم کو روکتا ہوں خود اسی کی خلاف ورزی کروں میں تو صرف اصلاح چاہتا ہوں جہاں تک میرے امکان میں ہے میری توفیق صرف اللہ سے وابستہ ہے اسی پر میرا اعتماد ہے اور اسی کی طرف میں توجہ کر رہا ہوں۔"

۸۹۔ "اور اے قوم کہیں میری مخالفت تم پر ایسا عذاب نازل نہ کرادے جیسا عذاب قوم نوح، قوم ہود یا قوم صالح پر نازل ہوا تھا اور قوم لوط بھی تم سے کچھ دور نہیں ہے۔"

۹۰۔ "اور اپنے پروردگار سے استغفار کرو اس کے بعد اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ کہ بے شک میرا پروردگار بہت مہربان اور محبت کرنے والا ہے۔"

۹۱۔ "ان لوگوں نے کہا کہ اے شعیب آپ کی اکثر باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتی ہیں اور ہم تو آپ کو اپنے درمیان کمزور ہی پا رہے ہیں کہ اگر آپ کا قبیلہ نہ ہوتا تو ہم آپ کو سنگسار کر دیتے اور آپ ہم پر غالب نہیں آسکتے تھے۔"

۹۲۔ "شعیب نے کہا کہ کیا میرا قبیلہ تمہاری نگاہ میں اللہ سے زیادہ عزیز ہے اور تم نے اللہ کو بالکل پس پشت ڈال دیا ہے جب کہ میرا پروردگار تمہارے اعمال کا خوب احاطہ کئے ہوئے ہے۔"

۹۳۔ "اور اے قوم تم اپنی جگہ پر اپنا کام کرو میں اپنا کام کر رہا ہوں، عنقریب جان لوگے کہ کس کے پاس عذاب آکر اُسے رسوا کر دیتا ہے اور کون جھوٹا ہے اور انتظار کرو کہ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۹۴۔ "اور جب ہمارا حکم (عذاب) آگیا تو ہم نے شعیب اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور ظلم کرنے والوں کو ایک چنگھاڑ نے پکڑ لیا تو وہ اپنے دیار ہی میں الٹ پلٹ ہو گئے۔"

۹۵۔ "جیسے کبھی یہاں بسے ہی نہیں تھے اور آگاہ ہو جاؤ کہ قوم مدین کے لئے ویسے ہی ہلاکت ہے جیسے قوم ثمود ہلاک ہو گئی تھی۔"

پھر خداوند عالم اہل مدین کی ہلاکت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: (وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۔۔۔۔ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ) خداوند عالم نے شعیب کو اہل مدین کی طرف بھیجا۔ مدین ایک شہر ہے جو شام کے راستے میں پڑتا ہے کہ وہاں کے رہنے والے حضرت شعیب پر ایمان نہیں لائے اور خداوند عالم نے ان کے قول کی حکایت کرتے ہوئے فرمایا ہے:

(قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ) ان لوگوں نے کہا تم سادہ لوح اور و جاہل ہو۔

شعیب نے کہا: (إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ) بے شک تم بردبار اور عقلمند ہو!

خداوند عالم نے انہیں ناپ تول میں کمی کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔

انہوں نے کہا:

(يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اے قوم والو تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں خدا کی طرف سے روشن دلیل رکھتا ہوں اور اس نے مجھے بہترین رزق عطا کر دیا ہے اور میں یہ بھی نہیں چاہتا ہوں کہ جس چیز سے تم کو روکتا ہوں خود اسی کی خلاف ورزی کروں میں تو صرف تم لوگوں کی اصلاح چاہتا ہوں جہاں تک میرے امکان میں ہو میری توفیق صرف اللہ سے وابستہ ہے اسی پر میرا اعتماد ہے اور اسی کی طرف میں توجہ کر رہا ہوں۔

پھر حضرت شعیب نے اپنی قوم کو اس عذاب سے ڈرایا جو گذشتہ امتوں پر نازل ہوا تھا اور کہا:

(يَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ) اے قوم کہیں میری مخالفت تم پر ایسا عذاب نازل نہ کرادے جیسا عذاب قوم نوح، قوم ہود یا قوم صالح پر نازل ہوا تھا اور قوم لوط بھی تم سے کچھ دور نہیں ہے۔

(قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا) اس کی آنکھیں کمزور تھیں۔

(وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ۔۔۔۔إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ) یعنی انتظار کرو پس خداوند عالم نے ایک خوفناک آواز کے ذریعے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا چنانچہ یہ خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ فرمایا:

(وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا بُعْدًا لِمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ)

اور جب میرا حکم (عذاب) پہنچا تو ہم نے شعیب اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور ظلم کرنے والوں کو ایک چنگھاڑ نے پکڑ لیا تو وہ اپنے ہی میں الٹ پلٹ ہو گئے پس

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ان لوگوں نے ایسے عالم میں صبح کی کہ ان کا پورا علاقہ ہلاک ہوگیا تھا جیسے کہ کبھی یہاں بسے ہی نہیں تھے اہل مدین رحمت الٰہی سے ایسے ہی دور ہوگئے جیسے قوم ثمود دور ہوگئی تھی۔[1]

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ(۹۶)إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ ۖ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ(۹۷)يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ (۹۸)وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ(۹۹)ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْقُرَىٰ نَقُصُّهُ عَلَيْكَ ۖ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ(۱۰۰)وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِنْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ۖ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ لَمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ(۱۰۱)وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ(۱۰۲) إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذَٰلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ(۱۰۳)وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَعْدُودٍ (۱۰۴)يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ(۱۰۵)فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ(۱۰۶)خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ(۱۰۷)

۹۶۔ "اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا۔"

۹۷۔ "فرعون اور اس کی قوم کی طرف تو لوگوں نے فرعون کے حکم کا اتباع کرلیا جب کہ فرعون کا حکم عقل و ہوش والا حکم نہیں تھا۔"

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۳۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۹۸۔ "وہ روز قیامت اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور انہیں جہنم میں وارد کردے گا جو بدترین وارد ہونے کی جگہ ہے۔"

۹۹۔ "ان لوگوں کے پیچھے اس دنیا میں بھی لعنت لگادی گئی ہے اور روز قیامت بھی یہ بدترین عطیہ ہے جو انہیں دیا جائے گا۔"

۱۰۰۔ "یہ چند بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم آپ سے بیان کررہے ہیں ان میں سے بعض باقی رہ گئیں ہیں اور بعض کٹ پٹ کر برابر ہو گئیں ہیں۔"

۱۰۱۔ "اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا ہے بلکہ خود انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو عذاب کے آجانے کے بعد ان کے وہ خدا بھی ان کے کام نہ آئے جنہیں وہ خدا کو چھوڑ کر پکار رہے تھے اور ان خداؤں نے مزید ہلاکت کے علاوہ انہیں کچھ نہیں دیا۔"

۱۰۲۔ "اور اسی طرح تمہارے پروردگار کی گرفت ہوتی ہے جب وہ ظلم کرنے والی بستیوں کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے کہ اس کی گرفت بہت ہی سخت اور دردناک ہوتی ہے۔"

۱۰۳۔ "اس بات میں ان لوگوں کے لئے نشانی پائی جاتی ہے جو عذاب آخرت سے ڈرنے والے ہیں وہ دن جس دن تمام لوگ جمع کئے جائیں گے اور وہ سب کی حاضری کا دن ہوگا۔"

۱۰۴۔ "اور ہم اپنے عذاب کو صرف ایک معینہ مدت کے لئے ٹال رہے ہیں۔"

۱۰۵۔ "اس کے بعد جس دن وہ آجائے گا تو کوئی شخص بھی اذنِ خدا کے بغیر کسی سے بات بھی نہ کرسکے گا اس دن کچھ بد بخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۰۶۔ "پس جو لوگ بد بخت ہوں گے وہ جہنم میں رہیں گے جہاں ان کے لئے صرف ہائے وائے اور چیخ پکار ہو گی۔"

۱۰۷۔ "وہ وہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں جب تک آسمان و زمین قائم ہیں مگر یہ کہ آپ کا پروردگار نکالنا چاہے کہ وہ جو بھی چاہے کر سکتا ہے۔"

پھر پروردگار عالم حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

(وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُبِينٍإِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَفِرْعَوْنَ ۖ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍيَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُوَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ لَعْنَةً) یعنی وہ ہلاک اور غرق ہونا۔

(وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ) یعنی خداوند عالم نے ان کو عذاب کے ذریعہ اس دنیا سے اٹھایا ہے پھر خداوند عالم نے اپنے پیغمبرؐ سے فرمایا: (ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْقُرَىٰ) یعنی یہ بستی کی خبروں میں سے ہے۔

(نَقُصُّهُ عَلَيْكَ) اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌوَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِنْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ۖ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ لَمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ) یعنی ان کے نقصانات میں اضافہ کرتا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً لِمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ۚ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ) یعنی انبیاء و مرسلین کو ان پر گواہ قرار دیتا ہے۔

(وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَعْدُودٍ يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ) اور یہ قیامت سے پہلے اس دنیا میں اس وقت تک آگ میں رہیں گے جب تک کہ یہ زمین و آسمان قائم ہے۔

وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۖ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ (۱۰۸)

۱۰۸۔ "اور جو لوگ نیک بخت ہیں وہ جنت میں ہوں گے اور وہیں ہمیشہ رہیں گے جب تک کہ آسمان و زمین قائم ہیں مگر یہ کہ پروردگار اس کے خلاف چاہے۔ یہ خدا کی ایک عطا ہے جو ختم ہونے والی نہیں ہے۔"

(وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا) یعنی بہشت دنیا میں جہاں مومنین کی روحیں منتقل ہوتی ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۖ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ) یعنی بہشت میں آخرت کی نعمتیں اس سے متصل ہیں جو کبھی منقطع نہیں ہوں گی اور یہ آیت ان لوگوں کے قول کی رد میں ہے جو لوگ عذابِ قبر اور قیامت سے پہلے دنیا اور برزخ میں ثواب و عقاب کے منکر ہیں۔[1]

وَإِنَّ كُلًّا لَمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ ۚ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ(۱۱۱) فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ(۱۱۲)

۱۱۱۔ "اور یقیناً تمہارا پروردگار سب کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا اور وہ ان سب کے اعمال سے خوب باخبر ہے۔"

۱۱۲۔ "لہٰذا آپ کو جس طرح کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح استقامت سے کام لیں اور وہ بھی جنہوں نے آپ کے ساتھ توبہ کرلی ہے اور کوئی کسی کے ساتھ زیادتی نہ کرے کہ خدا سب کے اعمال سے خوب باخبر ہے۔"

(وَإِنَّ كُلًّا لَمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ) فرمایا: روزِ قیامت؛ پھر پروردگار عالم اپنے پیغمبرؐ سے فرماتا ہے۔(فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا) یعنی دنیا میں معین حدوں سے تجاوز نہیں کرتے ہیں۔[2]

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ(۱۱۳)

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۴۳

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۴۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱۳۔ "اور خبردار تم لوگ ظالموں کی طرف جھکاؤ اختیار نہ کرنا کہ جہنم کی آگ تمہیں چھولے گی اور خدا کے علاوہ تمہارا کوئی سرپرست نہیں ہوگا اور تمہاری مدد بھی نہیں کی جائے گی۔"

(وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا) اس آیت میں "رکون" سے مراد مودت اور نصیحت و پیروی کرنے کے ہیں۔ (وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ) خدا کے علاوہ تمہارا کوئی ولی نہیں ہے اور تمہاری مدد بھی نہیں کی جائے گی۔

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ (۱۱۴)

۱۱۴۔ "اور پیغمبر آپ دن کے دونوں حصوں میں اور رات گئے نماز قائم کریں کہ نیکیاں برائیوں کو ختم کردینے والی ہیں اور یہ ذکر خدا کرنے والوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔"

(أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ) یعنی نماز صبح و مغرب

(وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ) یعنی نماز عشاء

(إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) مومنین کی نماز شب ان کے دن میں سرزد ہونے والے گناہوں کو محو کردیتی ہے۔

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ (۱۱۸) إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (۱۱۹) وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ (۱۲۰) وَقُلْ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ(۱۲۱)وَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ(۱۲۲)وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ(۱۲۳)

۱۱۸۔ "اور اگر آپ کا پروردگار چاہ لیتا تو سارے انسانوں کو ایک قوم بنا دیتا (لیکن وہ جبر نہیں کرتا ہے) لہٰذا یہ ہمیشہ ہی مختلف رہیں گے۔"

۱۱۹۔ "علاوہ ان کے جن پر خدا نے رحم کر دیا ہو اور اسی لئے انہیں پیدا کیا ہے اور آپ کے پروردگار کی یہ بات قطعی حق ہے کہ ہم جہنم کو انسانوں اور جنوں سے بھر کر رہیں گے۔"

۱۲۰۔ "اور ہم قدیم رسولوں کے واقعات آپ سے بیان کر رہے ہیں کہ ان کے ذریعے آپ کے دل کو مضبوط رکھیں اور ان واقعات میں حق، نصیحت اور صاحبان ایمان کے لئے سامان عبرت بھی ہے۔"

۱۲۱۔ "اور آپ بے ایمانوں سے کہہ دیں کہ تم اپنی جگہ پر کام کرو اور ہم اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہے ہیں۔"

۱۲۲۔ "اور پھر انتظار کرو کہ ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔"

۱۲۳۔ "اور اللہ ہی کے لئے آسمان اور زمین کا کل غیب ہے اور اسی کی طرف تمام امور کی بازگشت ہے لہٰذا آپ اسی کی عبادت کریں اور اسی پر اعتماد کریں کہ آپ کا رب لوگوں کے اعمال سے غافل نہیں ہے۔"

پھر خداوند عالم نے فرمایا: (وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً) یعنی ایک مذہب پر۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ) لیکن وہ لوگ ہمیشہ مختلف ہی رہیں گے مگر یہ کہ جس پر پروردگار عالم رحم کرے اور اسی لئے خدا نے انہیں پیدا کیا ہے۔

ابی الجارود روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت (لَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ) کے بارے میں فرمایا: یعنی دین میں (إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ) یعنی آل محمدؐ اور ان کی پیروی کرنے والے؛ پھر خداوند عالم فرماتا ہے: (وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ) یعنی اہل رحمت جو دین میں اختلاف نہیں ڈالتے۔[1]

(وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ) یہ وہ لوگ ہیں جو شقاوت و بد بختی میں مبتلا ہیں اور وہ آتش جہنم کے لئے پیدا کیے گئے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لائیں گے۔

علی بن ابراہیم کہتے ہیں: اس وقت پروردگار عالم نے اپنے پیغمبرؐ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: (وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ) یعنی ہم نے ان کے واقعات کے بارے میں تمہیں خبر دی ہے۔

(مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ) ہم نے قرآن اور اس سورے میں انبیاء اور ان کی گذشتہ امتوں کی ہلاکت کو تیرے لئے بیان کیا ہے۔ پھر فرمایا: (وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ) یعنی تم پر عذاب نازل کریں گے۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۴، ص ۲۰۴، و ج ۶۵، ص ۱۲؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۵۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ)اور انتظار کرو کہ ہم بھی انتظار کر رہے ہیں اور زمین و آسمان کی مکمل آگاہی خدا کے پاس ہے اور تمام امور کی بازگشت اسی کی طرف ہے لہٰذا آپ اسی کی عبادت کریں اور اسی پر اعتماد کریں کہ آپ کا رب لوگوں کے اعمال سے غافل نہیں ہے۔[1]

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۵۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۲۔ سورۂ یوسفؑ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الر ۚ تِلۡكَ آيَاتُ الۡكِتَابِ الۡمُبِينِ(۱)إِنَّا أَنۡزَلۡنَاهُ قُرۡآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُونَ(۲)نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ أَحۡسَنَ الۡقَصَصِ بِمَا أَوۡحَيۡنَا إِلَيۡكَ هٰذَا الۡقُرۡآنَ وَإِنۡ كُنۡتَ مِنۡ قَبۡلِهِ لَمِنَ الۡغَافِلِينَ(۳)إِذۡ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيۡتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوۡكَبًا وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ رَأَيۡتُهُمۡ لِي سَاجِدِينَ(۴)قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقۡصُصۡ رُؤۡيَاكَ عَلَىٰ إِخۡوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيۡدًا ۖ إِنَّ الشَّيۡطَانَ لِلۡإِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ(۵)وَكَذَٰلِكَ يَجۡتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنۡ تَأۡوِيلِ الۡأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعۡمَتَهُ عَلَيۡكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعۡقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيۡكَ مِنۡ قَبۡلُ إِبۡرَاهِيمَ وَإِسۡحَاقَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ(۶)لَقَدۡ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخۡوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ (۷)إِذۡ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحۡنُ عُصۡبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ(۸)اقۡتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطۡرَحُوهُ أَرۡضًا يَخۡلُ لَكُمۡ وَجۡهُ أَبِيكُمۡ وَتَكُونُوا مِنۡ بَعۡدِهِ قَوۡمًا صَالِحِينَ (۹)قَالَ قَائِلٌ مِنۡهُمۡ لَا تَقۡتُلُوا يُوسُفَ وَأَلۡقُوهُ فِي غَيَابَتِ الۡجُبِّ يَلۡتَقِطۡهُ بَعۡضُ السَّيَّارَةِ إِنۡ كُنۡتُمۡ فَاعِلِينَ(۱۰)قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأۡمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ(۱۱)أَرۡسِلۡهُ مَعَنَا غَدًا يَرۡتَعۡ وَيَلۡعَبۡ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ(۱۲)قَالَ إِنِّي لَيَحۡزُنُنِي أَنۡ تَذۡهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَنۡ يَأۡكُلَهُ الذِّئۡبُ وَأَنۡتُمۡ عَنۡهُ غَافِلُونَ(۱۳)قَالُوا لَئِنۡ أَكَلَهُ الذِّئۡبُ وَنَحۡنُ عُصۡبَةٌ إِنَّا إِذًا لَخَاسِرُونَ(۱۴)

۱۔ "(الر) یہ کتاب مبین کی آیتیں ہیں۔"

۲۔ "ہم نے اُسے عربی قرآن بنا کر نازل کیا ہے کہ شاید تم لوگوں کو عقل آجائے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۔ "پیغمبر ہم آپ کے سامنے ایک بہترین قصہ بیان کر رہے ہیں جس کی وحی اس قرآن کے ذریعے آپ کی طرف کی گئی ہے اگرچہ اس سے قبل آپ اس کی طرف سے بے خبر لوگوں میں تھے۔"

۴۔ "اس وقت کو یاد کرو جب یوسف نے اپنے والد سے کہا کہ بابا میں نے خواب میں گیارہ ستاروں اور آفتاب و ماہتاب کو دیکھا ہے اور یہ دیکھا ہے کہ یہ سب میرے سامنے سجدہ کر رہے ہیں۔"

۵۔ "یعقوب نے کہا کہ بیٹا خبردار اپنا خواب بھائیوں سے بیان نہ کرنا کہ وہ لوگ الٹی سیدھی تدبیروں میں لگ جائیں گے کہ شیطان انسان کا بڑا کھلا ہوا دشمن ہے۔"

۶۔ "اور اسی طرح تمہارا پروردگار تمہیں منتخب کرے گا اور تمہیں باتوں کی تاویل سکھائے گا اور تم پر اور یعقوب کی دوسری اولاد پر اپنی نعمت کو تمام کرے گا جس طرح تمہارے دادا پردادا ابراہیم اور اسحاق پر تمام کر چکا ہے بے شک تمہارا پروردگار بڑا جاننے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔"

۷۔ "یقیناً یوسف اور ان کے بھائیوں کے واقعہ میں سوال کرنے والوں کے لئے بڑی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔"

۸۔ "جب ان لوگوں نے کہا یوسف اور ان کے بھائی (بنیامین) ہمارے باپ کی نگاہ میں زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہماری ایک بڑی جماعت ہے یقیناً ہمارے باپ ایک کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہیں۔"

۹۔ "تم لوگ یوسف کو قتل کر دو یا کسی زمین میں پھینک دو تو باپ کا رخ تمہاری ہی طرف ہو جائے گا اور تم سب ان کے بعد صالح قوم بن جاؤ گے۔"

۱۰۔ "ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ کسی اندھے کنویں میں ڈال دو تاکہ قافلہ اٹھا لے جائے اگر تم کچھ کرنا ہی چاہتے ہو۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱۔ "ان لوگوں نے یعقوب سے کہا کہ بابا کیا بات ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر بھروسہ نہیں کرتے ہیں حالانکہ ہم ان پر شفقت کرنے والے ہیں۔"

۱۲۔ "کل ہمارے ساتھ بھیج دیجیئے کچھ کھائے پیئے اور کھیلے اور ہم تو اس کی حفاظت کرنے والے موجود ہی ہیں۔"

۱۳۔ "یعقوب نے کہا مجھے اس کا لے جانا تکلیف پہنچاتا ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اُسے بھیڑیا نہ کھا جائے اور تم غافل ہی رہ جاؤ۔"

۱۴۔ "اور ان لوگوں نے کہا کہ اگر اسے بھیڑیا کھا گیا اور ہم سب اس کے بھائی ہی ہیں تو ہم بڑے خسارہ والوں میں ہو جائیں گے۔"

(الر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ)

یعنی شاید کہ غور و فکر کریں پھر خداوند عالم نے اپنے پیغمبرؐ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: (نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ) پھر جو کچھ یوسف نے اپنے بابا سے کہا تھا اُسے بیان کر رہا ہے: (يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ) اے بابا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے اور چاند و سورج میرا سجدہ کر رہے تھے۔

جابر بن عبد اللہ انصاری اس آیت (إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ) کی تفسیر کے بارے میں کہتے ہیں: وہ گیارہ ستارے جنہوں نے خواب میں حضرت یوسفؑ کا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سجدہ کیا تھا ان کا نام طارق، حوبان، ذیال، ذوالکتفین، وثاب، قابس، عمودان، فیلق، مصبح، صرح اور فروح تھا جو سب کے سب آسمان پر ہیں۔[1]

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کی تعبیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ نے جو خواب میں گیارہ ستاروں اور چاند و سورج کو دیکھا کہ وہ ان کو سجدہ کررہے ہیں اس کی تعبیر یہ ہے کہ عنقریب وہ مصر کے بادشاہ ہوں گے اور ان کے ماں باپ ان کے بھائیوں کے ہمراہ ان کے پاس آئیں گے۔ یہاں سورج سے مراد ان کی ماں "راحیل" تھیں اور چاند سے مراد ان کے والد ماجد "یعقوب" تھے اور گیارہ ستاروں سے مراد ان کے گیارہ بھائی تھے جو مصر میں ان کے پاس آئے اور جب انہیں دیکھا تو خدا کا شکر بجالانے کے لئے ان کے سامنے سجدہ ریز ہوگئے اور ان لوگوں کا یہ سجدہ خداوند عالم کے لئے تھا۔[2]

جابر روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: یوسف کے گیارہ بھائی تھے ان کے سگے بھائی صرف "بنیامین" تھے، لوگ یعقوب کو "اسرائیل اللہ" کہتے تھے جس کے معنی اللہ کا مخلص بندہ ہے اور یعقوب اسحاق کے بیٹے اور اسحاق ابراہیم خلیل اللہ کے بیٹے تھے۔ یوسفؑ نے ۹ سال کی عمر میں یہ خواب دیکھا تھا اور اپنے والد ماجد سے بیان کیا تھا۔ یعقوب علیہ السلام نے کہا: (يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ) اے بیٹا خبردار اپنا خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا کہ وہ لوگ الٹی سیدھی تدبیروں میں لگ جائیں گے بے شک شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۱۷؛ تفسیر عیاشی، ج ۲، ص ۱۷۰؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۶۳

[2]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۱۷؛ قصص الانبیاء، جزائری، ص ۱۵۸؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۶۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا) یعنی تمہارے خلاف کوئی سازشیں رچیں گے۔

حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ سے کہا:

(وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ)

اور اسی طرح تمہارا پروردگار تمہیں منتخب کرے گا اور تمہیں باتوں کی تاویل سکھائے گا اور تم پر اور یعقوبؑ کی دوسری اولاد پر اپنی نعمت کو تمام کرے گا جس طرح تمہارے دادا پردادا ابراہیم اور اسحاق پر تمام کر چکا ہے بے شک تمہارا پروردگار جاننے والا اور صاحب حکمت ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام اپنے تمام بھائیوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور حسین و جمیل تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام دوسرے بھائیوں سے زیادہ انہیں چاہتے تھے اور ان سے محبت کرتے تھے پس ان کے بھائیوں نے ان سے حسد کیا اور ایک دوسرے سے کہنے لگے:

(إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۗ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ)

ہمارے باپ یوسف اور بنیامین کو ہم سے زیادہ چاہتے ہیں حالانکہ ہماری تعداد زیادہ ہے یقیناً ہمارے ماں باپ ایک کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہیں۔ پس ان لوگوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور آپس میں کہا: ہم یوسف کو قتل کردیں گے تاکہ ہمارے باپ ہمیں چاہیں اور ہم سے محبت کرنے لگیں، لاوی نے کہا: ہم انہیں قتل نہیں کریں گے بلکہ انہیں باپ سے دور کردیں گے اس لئے انہوں نے اپنے باپ سے کہا:

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ)

یعنی انہیں ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ بکریاں چرائیں اور ہمارے ساتھ کھیلیں کودیں، (وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ) اور ہم ان کی حفاظت کریں گے۔

خداوند عالم نے یعقوبؑ کی زبان پر یہ جاری کیا تو انہوں نے کہا: (إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ) مجھے خوف ہے کہ تم انہیں لے جاؤ اور کہیں بھیڑیا انہیں کھانہ جائے اور تم لوگ ان سے غافل رہو۔

ان لوگوں نے کہا: (لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَخَاسِرُونَ) ہم جو اتنے طاقتور ہیں اگر ہماری موجودگی میں انہیں بھیڑیا کھا جائے تو ہم بہت زیادہ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

(العُصْبَة) یعنی دس سے تیرہ آدمی۔[1]

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ (۱۵) وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ (۱۶) قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۖ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ (۱۷)

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۱۷؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۷۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۵۔ "اس کے بعد جب وہ سب یوسف کو لے گئے اور یہ طے کر لیا کہ انہیں اندھے کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے یوسف کی طرف وحی کر دی کہ عنقریب تم ان کو اس سازش سے باخبر کرو گے اور انہیں خیال بھی نہ ہوگا۔"

۱۶۔ "اور وہ لوگ رات کے وقت باپ کے پاس روتے پیٹتے ہوئے آئے۔"

۱۷۔ "کہنے لگے بابا ہم دوڑ لگانے چلے گئے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تو ایک بھیڑیا انہیں آکر کھا گیا اور آپ ہماری بات کا یقین نہ کریں گے چاہے ہم کتنے ہی سچے کیوں نہ ہوں۔"

(فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ) یعنی جس چیز کا انہیں غم و غصہ ہے اس کے بارے میں انہیں ایک دن خبر دی جائے گی۔

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آیت (لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ) کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ لوگ نہیں جانتے کہ تم یوسف ہو اور ان کے بھائی ہو لیکن جبرئیلؑ نے یوسفؑ کو یہ خبر دیدی ہے۔[1]

علی بن ابراہیم کہتے ہیں: جس وقت یوسفؑ کے بھائیوں نے یوسفؑ کو باپ سے دور کیا اور چاہا کہ انہیں قتل کر دیں تو بڑے بھائی لاوی نے کہا: انہیں قتل نہ کرو بلکہ اس کنویں میں ڈال دو تاکہ جو قافلہ ادھر سے گذرے وہ یوسفؑ کو کنویں سے نکال کر اپنے ساتھ لے کر چلا جائے۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۱۸؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۷۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پس وہ لوگ یوسفؑ کو کنویں کے پاس لائے اور کہا: اے یوسفؑ اپنی قمیض اتار دو۔

یوسفؑ رونے لگے اور کہا: اے میرے بھائیو! مجھے برہنہ نہ کرو۔

ان میں سے ایک نے چاقو نکالا اور کہا: اگر تم نے قمیض نہیں اتاری تو ہم تمہیں قتل کر دیں گے پھر ان لوگوں نے زبردستی ان کی قمیض اتاری اور انہیں کنویں میں ڈال دیا۔

یوسفؑ نے کنویں میں کہا: (یا الہ ابراھیم و اسحاق و یعقوب ارحم ضعفی و قلّۃ حیلتی و صغری) یوسفؑ کے دعا پڑھنے کے کچھ ہی دیر بعد مصر کا ایک قافلہ وہاں آپہنچا اور کسی کو کنویں سے پانی نکالنے کے لئے بھیجا، جب اس شخص نے ڈول کنویں میں ڈالی تو یوسفؑ نے ڈول پکڑ لی اور اس ڈول کے سہارے اوپر آگئے تو اس شخص نے دیکھا کہ ایک خوبصورت اور حسین و جمیل بچہ ہے پھر وہ قافلے والوں کے پاس دوڑا دوڑا آیا اور لوگوں سے کہا کہ مبارک ہو ہم نے اس بچے کو کنویں سے نکالا ہے اِسے بازار میں لے جا کر بیچوں گا اور زندگی آرام سے بسر کروں گا۔

جب یوسفؑ کے بھائیوں نے دیکھا کہ قافلے والوں نے یوسفؑ کو کنویں سے نکال لیا ہے تو وہ لوگ آئے اور کہنے لگے کہ یہ ہمارا غلام ہے پھر یوسفؑ سے کہا کہ اگر تم نے ہماری بات کا اقرار نہیں کیا کہ تم ہمارے غلام ہو تو تمہیں قتل کر دیں گے۔

قافلے کے سردار نے یوسفؑ سے کہا: تم کیا کہتے ہو؟

یوسفؑ نے خوف و دہشت کی وجہ سے کہا کہ ہاں میں ان کا غلام ہوں۔

قافلے کے سردار نے یوسفؑ کے بھائیوں سے کہا: کیا تم اسے میرے ہاتھ فروخت کروگے؟ ان لوگوں نے کہا: ہاں بیچ دیں گے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پس وہ لوگ یوسفؑ کو خرید کر اپنے ساتھ مصر لے گئے۔

(وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ)[1] فرماتے ہیں کہ یوسف کو اٹھارہ درہم میں ان لوگوں نے بیچ دیا جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے: (وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ)[2] وہ لوگ بیچنے میں کوئی خاص دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔[3]

ابو بصیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اس آیت (وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ) کی تفسیر میں فرمایا: وہ معمولی قیمت بیس درہم تھی۔ اور اس وقت وہ قیمت شکاری کتے کی ہوا کرتی تھی یعنی اگر کسی نے اس کتے کو مار دیا تو مارنے والا کتے کے مالک کو بیس درہم جرمانہ عطا کرتا تھا۔[4]

وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ(۱۸)وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ ۖ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ ۚ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ(۱۹)وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ(۲۰)وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ

---

[1] ۔ سورۂ یوسف، آیت ۲۰

[2] ۔ سورۂ یوسف، آیت ۲۰

[3] ۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۲۱؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۷۶

[4] ۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۲۲ و جلد ۱۰۱، ص ۴۳۰؛ قصص الانبیاء، جزائری، ص ۱۲۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ(۲۱)وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (۲۲)وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ(۲۳)وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ ۚ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ(۲۴)وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ(۲۵)قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَفْسِي ۚ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ(۲۶)وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ (۲۷)فَلَمَّا رَأَىٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۖ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ(۲۸)يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِي لِذَنْبِكِ ۖ إِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ (۲۹)وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ ۖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۖ إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ(۳۰)

۱۸۔ "اور یوسف کے کُرتے پر جھوٹا خون لگا کر لے آئے۔ یعقوب نے کہا کہ یہ بات صرف تمہارے دل نے گھڑی ہے لہٰذا میرا راستہ صبر جمیل کا ہے اور اللہ تمہارے بیان کے مقابلے میں میرا مددگار ہے۔"

۱۹۔ "اور وہاں ایک قافلہ آیا جس کے پانی نکالنے والے نے اپنا ڈول کنویں میں ڈالا تو آواز دی ارے واہ یہ تو بچہ ہے اور اسے ایک قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپا لیا اور اللہ ان کے اعمال سے خوب باخبر ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۰۔ "اور ان لوگوں نے یوسف کو معمولی قیمت پر بیچ ڈالا چند درہم کے عوض اور وہ لوگ تو ان سے بیزار تھے ہی۔"

۲۱۔ "اور مصر کے جس شخص نے انہیں خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسے عزت و احترام کے ساتھ رکھو شاید یہ ہمیں کوئی فائدہ پہنچائے یا ہم اُسے اپنا فرزند بنالیں اور اس طرح ہم نے یوسف کو زمین میں اقتدار دیا اور تاکہ اس طرح انہیں خوابوں کی تعبیر کا علم سکھائیں اور اللہ اپنے کام پر غلبہ رکھنے والا ہے یہ اور بات ہے کہ اکثر لوگوں کو اس کا علم نہیں ہے۔"

۲۲۔ "اور جب یوسف اپنی جوانی کی عمر کو پہنچے تو ہم نے انہیں حکم اور علم عطا کر دیا کہ ہم اسی طرح نیک عمل کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔"

۲۳۔ "اور اس نے ان سے اظہار محبت کیا جس کے گھر میں یوسف رہتے تھے اور دروازے بند کر دیئے اور کہنے لگی لو آؤ یوسف نے کہا کہ معاذ اللہ وہ میرا مالک ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے اور ظلم کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔"

۲۴۔ "اور یقیناً اس عورت نے ان سے برائی کا ارادہ کیا اور وہ بھی ارادہ کر بیٹھتے اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتے یہ تو ہم نے اس طرح کا انتظام کیا کہ ان سے برائی اور بدکاری کا رخ موڑ دیں کہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھے۔"

۲۵۔ "اور دونوں نے دروازے کی طرف سبقت کی اور اس نے ان کا کُرتا پیچھے سے پھاڑ دیا اور دونوں نے اس کے سردار کو دروازہ ہی پر دیکھ لیا اس نے گھبرا کر فریاد کی کہ جو تمہاری عورت کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اس کی سزا اس کے علاوہ کیا ہے کہ اسے قیدی بنا دیا جائے یا اس پر دردناک عذاب کیا جائے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۶۔ "یوسف نے کہا کہ اس نے خود مجھ سے اظہار محبت کیا ہے اور اس پر اس کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی بھی دیدی کہ اگر ان کا دامن سامنے سے پھٹا ہے تو وہ سچی ہے اور یہ جھوٹوں میں سے ہے۔"

۲۷۔ "اور اگر ان کا کُرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو وہ جھوٹی ہے اور یہ سچوں میں سے ہیں۔"

۲۸۔ "پھر جو دیکھا کہ ان کا کُرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو اس نے کہا کہ یہ تم عورتوں کی مکاری ہے تمہارا مکر بہت عظیم ہوتا ہے۔"

۲۹۔ "یوسف تم اب اس سے اعراض کرو اور زلیخا تو اپنے گناہ کے لئے استغفار کر کہ تو خطاکاروں میں ہے۔"

۳۰۔ "اور پھر شہر کی عورتوں نے کہنا شروع کر دیا کہ عزیز مصر کی عورت اپنے جوان کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی اور اسے اس کی محبت نے مدہوش بنا دیا تھا ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ عورت بالکل ہی کھلی ہوئی گمراہی میں ہے۔"

ابی الجارود روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت (وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ) کی تفسیر کے بارے میں فرمایا: ان لوگوں نے ایک بکری کو یوسف کی قمیص پر ذبح کیا۔[1]

علی بن ابراہیم کہتے ہیں: یوسفؑ کے بھائیوں نے کہا ان کی قمیص کو خون میں ڈبوئیں گے اور اپنے بابا سے کہیں گے کہ یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا ہے جب انہوں نے یہ کام کر لیا تو لاوی نے ان لوگوں

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۲۴؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۷۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے کہا: اے میرے بھائیو! کیا ہم یعقوب اسرائیل اللہ بن اسحاق نبی اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ کے بیٹے نہیں ہیں؟ کیا تمہارا خیال ہے کہ خدا اپنے پیغمبروں سے یہ خبر پوشیدہ رکھے گا؟

ان لوگوں نے کہا: پھر بتاؤ ہم کیا کریں؟

لاوی نے کہا: چلو آؤ غسل کرکے نماز با جماعت پڑھیں اور خدا کی بارگاہ میں گریہ وزاری کریں کہ خدا ہمارے اس کام کو اپنے نبی یعقوبؑ سے مخفی و پوشیدہ رکھے کہ بے شک خدا بہت ہی مہربان اور بخشنے والا ہے۔

سب بھائیوں نے غسل کیا جب کہ حضرت ابراہیمؑ و اسحاقؑ اور یعقوبؑ کی سنت یہ تھی کہ جب تک گیارہ لوگ نہیں ہو جاتے تھے نماز جماعت نہیں پڑھتے تھے جن میں سے ایک امام جماعت ہوتا تھا اور باقی دس لوگ اس کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے لہٰذا ان لوگوں نے آپس میں کہا کہ ہم کس طرح نماز پڑھیں کیونکہ امام جماعت نہیں ہے؟ لاوی نے کہا: ہم خدا کو امام جماعت قرار دیں گے پھر نماز پڑھی اور خوب گریہ وزاری کی اور دعا کی خدایا ہمارے اس عمل کو لوگوں سے مخفی رکھ اور پھر رات کے سناٹے میں یوسفؑ کی قمیص لے کر حضرت یعقوبؑ کے پاس آئے اور کہا: (يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ) اے بابا ہم لوگ کھیلنے چلے گئے تھے۔

(وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۖ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ۔۔۔ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ) ہم یوسفؑ کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ گئے تھے اور بھیڑیئے نے انہیں کھا لیا اور آپ ہماری باتوں کو قبول نہیں کریں گے چاہے ہم کتنے ہی سچے کیوں نہ ہوں اور پھر یوسفؑ کے کرتے پر جھوٹا خون لگا کر لے آئے تو یعقوب نے کہا کہ تمہاری خواہشات نفسانی نے اس کام کو تمہارے سامنے آراستہ کیا ہے میں صبر کروں گا اور جو تم لوگ کہہ رہے ہو اس پر خدا سے مدد طلب کروں گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت یعقوبؑ نے کہا کہ یہ کیسا بھوکا بھیڑیا تھا کہ یوسف کو کھا گیا اور ان کی قمیص پر رحم کیا اور اس کو پھاڑا نہیں۔

اُدھر قافلے والے یوسفؑ کو مصر لے گئے اور بازارِ مصر میں بیچنے کے لئے لائے۔ عزیز مصر نے انہیں خرید لیا اور اپنی زوجہ سے کہا: (لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ) یعنی اسے عزیز و محترم سمجھو (عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا) امید ہے کہ آئندہ ہمارے لئے مفید واقع ہو یا اِسے ہم اپنا فرزند بنالیں۔

عزیز مصر کے یہاں اولاد نہ تھی اس لئے وہ یوسفؑ کو بہت چاہتا تھا اور احترام کرتا تھا اور خود ہی ان کی تربیت میں مصروف ہو گیا جب یوسفؑ بالغ ہو گئے تو عزیز مصر کی زوجہ ان پر عاشق ہو گئی بلکہ جو بھی عورت یوسفع کو دیکھتی ان پر عاشق ہو جاتی اور جو بھی انسان (مرد) انہیں دیکھتا اس کے دل میں ان کی محبت موجزن ہو جاتی۔ یوسفؑ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کے مانند چمکتا تھا، یہی وجہ ہے کہ عزیز مصر کی بیوی ان پر عاشق ہو گئی (وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ)

اور وہ عورت جس کے گھر میں یوسفؑ تھے اس نے بدی کا ارادہ کیا اور دروازوں کو بند کر کے کہا آؤ میرے پاس آؤ، یوسفؑ نے کہا: خدا کی پناہ، بے شک وہ میرا پروردگار ہے اس نے مجھے اچھی طرح سے رکھا ہے اور ظلم کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

وہ یوسفؑ کا دل جیتنے کے لئے ہمیشہ طرح طرح کی تدبیریں کرتی تھی جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے: (وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ) اور یقیناً اس عورت نے ان سے برائی کا ارادہ کیا اور وہ بھی ارادہ کر بیٹھتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھ لیتے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پس عزیز مصر کی زوجہ اٹھی اور دروازوں کو بند کر دیا یوسفؑ نے اسی وقت گھر کے ایک گوشے میں حضرت یعقوبؑ کی صورت دیکھی جو ان سے کہہ رہے تھے کہ اے یوسفؑ! آسمان پر تمہارا نام انبیاء کی فہرست میں درج ہے کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا نام زناکاروں میں لکھا جائے یوسفؑ اس وقت متوجہ ہوئے کہ غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں۔[1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب زلیخا نے پوری تیاری کر لی اور یوسف کو بُرے فعل پر مجبور کرنا چاہتی تھی تو اپنے کمرے میں موجود بت کے اوپر ایک کپڑا ڈال دیا۔ یوسف نے کہا تو نے یہ کیا کیا؟

زلیخا نے کہا: میں نے اس بت پر پردہ ڈال دیا ہے تاکہ وہ ہمیں دیکھ نہ سکے کیونکہ مجھے اس سے شرم آتی ہے۔

یوسفؑ نے کہا: تم اس بت سے جو کہ نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے شرم محسوس کر رہی ہو اور میں اپنے پروردگار سے شرم و حیا نہ کروں جب کہ وہ دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے، اور ثواب و عذاب بھی دیتا ہے پھر یوسف وہاں سے بھاگنے لگے، زلیخا نے ان کا پیچھا کیا اسی وقت عزیز مصر نے انہیں دیکھ لیا چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے: (اسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ) دونوں دروازے کی طرف دوڑے زلیخا نے پیچھے سے ان کا کُرتا پکڑ کر پھاڑ دیا اور دونوں نے عزیز مصر کو دروازے ہی پر دیکھ لیا۔ زلیخا نے گھبرا کر فریاد کی اے عزیز: (مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۲۴؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۷۷؛ قصص الانبیاء، جزائری، ص ۱۶۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِیمٌ) جو تمہاری بیوی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اس کی سزا اس کے علاوہ کیا ہے کہ اسے قیدی بنایا جائے یا اس پر دردناک عذاب کیا جائے؟

یوسفؑ نے عزیز مصر سے کہا: (هِیَ رَاوَدَتْنِی عَنْ نَفْسِی ۚ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا) اس نے خود مجھ سے اظہار محبت کیا ہے اور اس پر اس کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی بھی دیدی۔

پس خداوند عالم نے یوسفؑ کو وحی فرمائی کہ عزیز مصر سے کہو کہ گہوارے میں پڑے ہوئے اس بچے سے حقیقت دریافت کرلو وہ گواہی دے گا کہ زلیخا نے مجھے خود دعوت دی تھی۔

عزیز مصر نے گہوارے میں موجود بچے سے سوال کیا اور خدا کے حکم سے بچہ گویا ہوا:

(إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ)

اگر یوسفؑ کا دامن آگے سے پھٹا ہے تو وہ سچی ہے اور یہ جھوٹوں میں سے ہیں اور اگر ان کا کُرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو عورت جھوٹوں میں سے ہے اور یوسف سچوں میں سے ہیں۔

جب عزیز مصر نے دیکھا کہ یوسف کا کُرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو زلیخا سے کہا: (إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ) یہ تم عورتوں کی مکاری ہے کہ تمہارا مکر و فریب بہت عظیم ہوتا ہے اور پھر یوسف سے کہا: (أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِی لِذَنْبِكِ ۖ إِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ) اے یوسف تم اس سے اعراض کرو اور پھر زلیخا سے کہا تو اپنے گناہ کے لئے استغفار کر کہ تو خطاکاروں میں سے ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

زلیخا کے عشق کی داستان پورے مصر میں پھیل گئی اور عورتوں میں طرح طرح کی باتیں ہونے لگیں۔ عورتیں زلیخا کو طعنہ دینے لگیں اور ان پر لعنت و ملامت کرنے لگیں جیساکہ خداوند عالم فرماتا ہے: (نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ) اور پھر شہر کی عورتوں نے کہنا شروع کر دیا کہ عزیز مصر کی عورت اپنے جوان کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی اور اسے اس کی محبت نے مدہوش بنا دیا تھا۔

جب زلیخا کو اس کی خبر ملی کہ شہر کی عورتیں اس کا مذاق اڑا رہی ہیں اور اس کی ملامت کر رہی ہیں تو اس نے مصر کے بزرگوں کی عورتوں کو اپنے گھر دعوت دی اور ایک عظیم جشن منعقد کیا اور ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ترنج اور ایک چاقو دیا اور کہا کہ اِسے کاٹنے میں مشغول رہو اور پھر یوسفؑ سے کہا ان عورتوں کے سامنے سے گذرو جیسے ہی ان عورتوں کی نظر یوسف پر پڑی تو وہ اتنا حسنِ یوسفؑ میں مدہوش ہو گئیں کہ ترنج کے بجائے اپنے ہاتھ کاٹ لئے مگر انہیں احساس تک نہ ہوا اور کہا: (فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً) یعنی ہر ایک کے ہاتھوں میں ایک لیمو دے دیا۔[1]

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ (۳۱) قَالَتْ فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ ۖ وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ ۖ وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِنَ الصَّاغِرِينَ (۳۲) قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ ۖ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ (۳۳)

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۲۵؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۸۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۱۔ "پھر جب زلیخا نے ان عورتوں کی مکّاری اور تشہیر کا حال سنا تو انہیں بلا بھیجا اور ان کے لئے پر تکلف دعوت کا انتظام کرکے مسند لگادی اور سب کو ایک ایک چھری دیدی اور یوسف سے کہا کہ تم ان کے سامنے سے نکل جاؤ پھر جیسے ہی ان لوگوں نے دیکھا تو یوسف کو بڑا حسین و جمیل پایا اور اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کہا کہ حاشا للہ یہ تو آدمی نہیں ہے بلکہ کوئی محترم فرشتہ ہے۔"

۳۲۔ "زلیخا نے کہا یہی وہ ہے جس کے بارے میں تم لوگوں نے میری ملامت کی ہے اور میں نے اُسے کھینچنا چاہا تھا کہ یہ بچ کر نکل گیا اور جب میری بات نہیں مانی تو اب قید کیا جائے گا اور ذلیل بھی ہوگا۔"

۳۳۔ "یوسف نے کہا پروردگار یہ قید مجھے اس کام سے زیادہ محبوب ہے جس کی طرف یہ دعوت دے رہی ہیں اور اگر تو ان کے مکر کو میری طرف سے موڑ نہ دے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو سکتا ہوں اور میرا شمار بھی جاہلوں میں ہو سکتا ہے۔"

(وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ)

پھر زلیخا نے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک چاقو دیا اور یوسفؑ سے کہا تم ان کے درمیان سے ہو کر نکل جاؤ جب ان عورتوں کی نظر یوسفؑ پر پڑی تو انہیں بہت ہی حسین و جمیل پایا اور لیمو کے بجائے اپنے ہاتھوں کو کاٹ ڈالا اور کہا خداوند عالم پاک و منزہ ہے بے شک یہ آدمی نہیں ہے بلکہ کوئی محترم فرشتہ ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

زلیخا نے کہا: (فَذٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ) یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم لوگوں نے میری ملامت کی ہے۔

(وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ) اسے میں اپنی طرف بلا رہی تھی۔

(فَاسْتَعْصَمَ) لیکن اس نے آنے سے انکار کر دیا۔

پھر زلیخا نے کہا: (وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِنَ الصَّاغِرِينَ) اور اگر جس چیز کا میں حکم دے رہی ہوں اس کو انجام نہ دیا تو قید کیا جائے گا اور ذلیل بھی ہوگا۔

اس دن یوسفؑ کو دیکھنے والی تمام عورتوں نے دعوت دی تھی اور اپنی جانب بلایا تھا یہی وجہ تھی کہ حضرت یوسفؑ بہت زیادہ رنجیدہ خاطر ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: (رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ ۖ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ) خدایا یہ قید مجھے اس کام سے زیادہ محبوب ہے جس کی طرف یہ عورتیں دعوت دے رہی ہیں اور اگر تو ان کے مکر کو میری طرف سے موڑ نہ دے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو سکتا ہوں اور میرا شمار بھی جاہلوں میں سے ہو سکتا ہے۔ خداوند عالم نے یوسف کی دعا قبول کر لی اور عورتوں کے مکر و فریب سے انہیں محفوظ رکھا اور عزیز مصر نے انہیں قید میں ڈال دیا۔[1]

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ (۳۵) وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ۖ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا ۖ وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۖ نَبِّئْنَا

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۲۵؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۸۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بِتَأْوِيلِهِ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ(۳۶)قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ۚ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي ۚ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ(۳۷)وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ(۳۸)يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ(۳۹)مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ۚ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ(۴۰)يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا ۖ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ ۚ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ) (۴۱)(وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنْسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ(۴۲)وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ ۖ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ(۴۳)قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۖ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ(۴۴)وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ(۴۵)يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ(۴۶)قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ(۴۷)ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ (۴۸)ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ(۴۹)وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ) (۵۰)قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ ۚ قَالَتِ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ(۵۱) ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ
أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ(۵۲) وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي ۚ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا
رَحِمَ رَبِّي ۚ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ(۵۳) وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي ۖ فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ
الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ(۵۴) قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ۖ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ(۵۵) وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا
لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ ۚ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ ۖ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ
(۵۶) وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ(۵۷) وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ
لَهُ مُنْكِرُونَ(۵۸) وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَكُمْ مِنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا
خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ(۵۹) فَإِنْ لَمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِي وَلَا تَقْرَبُونِ(۶۰) قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا
لَفَاعِلُونَ(۶۱) وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُونَ(۶۲) فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ
لَحَافِظُونَ(۶۳) قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ ۖ فَاللهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ
الرَّاحِمِينَ(۶۴) وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هٰذِهِ
بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ (۶۵) قَالَ لَنْ
أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللهُ عَلَىٰ
مَا نَقُولُ وَكِيلٌ(۶۶) وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ ۖ وَمَا أُغْنِي
عَنْكُمْ مِنَ اللهِ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ(۶۷) وَلَمَّا
دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ
وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ(۶۸) وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَخَاهُ ۖ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۶۹) فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ
ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ (۷۰) قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ (۷۱) قَالُوا نَفْقِدُ
صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ (۷۲) قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي
الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ (۷۳) قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ (۷۴) قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ
فَهُوَ جَزَاؤُهُ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ (۷۵) فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ
أَخِيهِ ۚ كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ۖ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ
نَشَاءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ (۷۶) قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي
نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ أَنْتُمْ شَرٌّ مَكَانًا ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ (۷۷) قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا
شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (۷۸) قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا
مَتَاعَنَا عِنْدَهُ إِنَّا إِذًا لَظَالِمُونَ (۷۹) فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ۖ قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ
قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ ۖ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ
يَحْكُمَ اللَّهُ لِي ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ (۸۰) ارْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا
عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ (۸۱) وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا ۖ وَإِنَّا
لَصَادِقُونَ (۸۲) قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ
هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (۸۳) وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ
كَظِيمٌ (۸۴) قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ (۸۵) قَالَ إِنَّمَا
أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (۸۶)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۵۔ "اس کے بعد ان لوگوں کو تمام نشانیاں دیکھنے کے بعد یہ خیال بھی آگیا کہ کچھ مدت کے لئے یوسف کو قیدی بنادیں۔"

۳۶۔ "اور قید خانے میں ان کے ساتھ دو جوان اور داخل ہوئے ایک نے کہا میں نے خواب میں اپنے کو شراب نچوڑتے دیکھا ہے اور دوسرے نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر روٹیاں لادے ہوں اور پرندے اس میں سے کھا رہے ہیں ذرا اس کی تاویل تو بتاؤ کہ ہماری نظر میں تم نیک کردار معلوم ہوتے ہو۔"

۳۷۔ "یوسف نے کہا جو کھانا تم کو دیا جاتا ہے وہ نہ آنے پائے گا اور میں تمہیں تعبیر بتادوں گا یہ تعبیر مجھے میرے پروردگار نے بتائی ہے اور میں نے اس قوم کے راستے کو چھوڑ دیا ہے جس کا ایمان اللہ پر نہیں ہے اور وہ روز آخرت کا بھی انکار کرنے والی ہے۔"

۳۸۔ "میں اپنے باپ، دادا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے طریقے کا پیروکار ہوں۔ میرے لئے ممکن نہیں کہ میں کسی چیز کو بھی خدا کا شریک بناؤں، یہ تو میرے اوپر اور تمام انسانوں پر خدا کا فضل و کرم ہے لیکن انسانوں کی اکثریت خدا کا شکر نہیں کرتی ہے۔"

۳۹۔ "میرے قید خانے کے ساتھیو! ذرا یہ تو بتاؤ کہ متفرق قسم کے خدا بہتر ہوتے ہیں یا ایک خدائے واحد و قہار۔"

۴۰۔ "تم اس خدا کو چھوڑ کر صرف ان ناموں کی پرستش کرتے ہو جنہیں تم نے خود رکھ لیا ہے یا تمہارے آباؤ اجداد نے، اللہ نے ان کے بارے میں کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے جب کہ حکم کرنے کا حق صرف خدا کو ہے اور اسی نے حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کی جائے کہ یہی مستحکم اور سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے ہیں۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۱۔ "میرے قید خانے کے ساتھیو! تم میں سے ایک اپنے مالک کو شراب پلائے گا اور دوسرا سولی پر لٹکا دیا جائے گا اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے یہ اس بات کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے جس کے بارے میں تم سوال کر رہے ہو۔"

۴۲۔ "اور پھر جس کے بارے میں خیال تھا کہ وہ نجات پانے والا ہے اس سے کہا کہ ذرا اپنے مالک سے میرا بھی ذکر کر دینا لیکن شیطان نے اسے مالک سے ذکر کرنے کو بھلا دیا اور یوسف چند سال تک قید خانے ہی میں پڑے رہے۔"

۴۳۔ "اور پھر ایک دن بادشاہ نے لوگوں سے کہا کہ میں نے خواب میں سات موٹی گائیں دیکھی ہیں جنہیں سات پتلی گائیں کھائے جا رہی ہیں اور سات ہری تازی بالیاں دیکھی ہیں اور سات خشک بالیاں دیکھی ہیں تم سب میرے خواب کے بارے میں رائے دو اگر تمہیں خواب کی تعبیر دینا آتا ہو تو۔"

۴۴۔ "ان لوگوں نے کہا یہ تو ایک خوابِ پریشاں ہے اور ہم ایسے خوابوں کی تاویل سے باخبر نہیں ہیں۔"

۴۵۔ "اور پھر دونوں قیدیوں میں سے جو بچ گیا تھا اور جسے ایک مدت کے بعد یوسف کا پیغام یاد آیا اس نے کہا کہ میں تمہیں اس کی تعبیر سے باخبر کرتا ہوں لیکن ذرا مجھے بھیج تو دو۔"

۴۶۔ "یوسف، اے مرد صدیق ذرا ان سات موٹی گائے کے بارے میں جنہیں سات دبلی گائے کھا رہی ہیں اور سات ہری بالیوں اور سات خشک بالیوں کے بارے میں اپنی رائے تو بتاؤ شاید میں لوگوں کے پاس باخبر واپس جاؤں تو شاید انہیں بھی علم ہو جائے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۷۔ "یوسف نے کہا کہ تم لوگ سات برس تک مسلسل زراعت کروگے تو جو غلہ پیدا ہوا سے بالیوں سمیت رکھ دینا علاوہ تھوڑی مقدار کے کہ جو تمہارے کھانے کے کام آئے۔"

۴۸۔ "اس کے بعد سات سخت سال آئیں گے جو تمہارے سارے ذخیرے کو کھا جائیں گے علاوہ اس تھوڑے مال کے جو تم نے بچا کر رکھا ہے۔"

۴۹۔ "اس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں لوگوں کی فریاد رسی اور بارش ہوگی اور لوگ خوب انگور نچوڑیں گے۔"

۵۰۔ "تو بادشاہ نے یہ سن کر کہا ذرا اِسے یہاں تو لے آؤ پس جب نمائندہ آیا تو یوسف نے کہا کہ اپنے مالک کے پاس پلٹ کر جاؤ اور پوچھو کہ ان عورتوں کے بارے میں کیا خیال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے کہ میرا پروردگار ان کے مکر سے خوب باخبر ہے۔"

۵۱۔ "بادشاہ نے ان عورتوں سے دریافت کیا کہ آخر تمہارا کیا معاملہ تھا جب تم نے یوسف سے اظہارِ تعلق کیا تھا ان لوگوں نے کہا کہ حاشا للہ ہم نے ہرگز ان میں کوئی برائی نہیں دیکھی، تو عزیز مصر کی بیوی نے کہا کہ اب حق بالکل واضح ہوگیا ہے کہ میں نے خود انہیں اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی تھی اور وہ صادقین میں سے ہیں۔"

۵۲۔ "یوسف نے کہا کہ یہ ساری بات اس لئے ہے کہ بادشاہ کو یہ معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں کوئی خیانت نہیں کی ہے اور خدا خیانت کاروں کے مکر کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵۳۔ "اور میں اپنے نفس کو بھی بَری قرار نہیں دیتا کہ نفس بہر حال برائیوں کا حکم دینے والا ہے مگر یہ کہ میرا پروردگار رحم کرے کہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔"

۵۴۔ "اور بادشاہ نے کہا کہ انہیں لے آؤ میں اپنے ذاتی امور میں ساتھ رکھوں گا اس کے بعد جب ان سے بات کی تو کہا کہ تم آج سے ہمارے دربار میں باوقار امین کی حیثیت سے رہو گے۔"

۵۵۔ "یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کردو کہ میں محافظ بھی ہوں اور صاحب علم بھی۔"

۵۶۔ "اور اس طرح ہم نے یوسف کو زمین میں اختیار دیدیا کہ وہ جہاں چاہیں رہیں ہم اپنی رحمت سے جس کو بھی چاہتے ہیں مرتبہ دے دیتے ہیں اور کسی نیک کردار کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔"

۵۷۔ "اور آخرت کا اجر تو ان لوگوں کے لئے بہترین ہے جو صاحبان ایمان ہیں اور خدا سے ڈرنے والے ہیں۔"

۵۸۔ "اور جب یوسف کے بھائی مصر آئے اور یوسف کے پاس پہنچے تو انہوں نے سب کو پہچان لیا اور وہ لوگ نہیں پہچان سکے۔"

۵۹۔ "پھر جب ان کا سامان تیار کردیا تو ان سے کہا کہ تمہارا ایک بھائی اور بھی ہے اسے بھی لے آؤ کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ میں سامان کی ناپ تول بھی برابر رکھتا ہوں اور مہمان نوازی بھی کرنے والا ہوں۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶۰۔ "اب اگر اسے نہ لے آئے تو آئندہ تمہیں بھی غلّہ نہ دوں گا اور نہ میرے پاس آنے پاؤ گے۔"

۶۱۔ "ان لوگوں نے کہا کہ ہم اس کے باپ سے بات چیت کریں گے اور ضرور کریں گے۔"

۶۲۔ "اور یوسف نے اپنے جوانوں سے کہا ان کی پونجی بھی ان کے سامان میں رکھ دو شاید جب گھر پلٹ کر جائیں تو اسے پہچان لیں اور اس طرح شاید دوبارہ پلٹ کر ضرور آئیں۔"

۶۳۔ "اب جو پلٹ کر باپ کی خدمت میں آئے اور کہا بابا جان آئندہ ہمیں غلّہ سے روک دیا گیا ہے لہٰذا ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھی بھیج دیجیئے تاکہ ہم غلّہ حاصل کرلیں اور اب ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔"

۶۴۔ "یعقوب نے کہا کہ ہم اس کے بارے میں تمہارے اوپر اسی طرح بھروسہ کریں جس طرح پہلے اس کے بھائی یوسف کے بارے میں کیا تھا خیر خدا بہترین حفاظت کرنے والا ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔"

۶۵۔ "پھر جب ان لوگوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا ان کی بضاعت (قیمت) واپس کردی گئی ہے تو کہنے لگے بابا جان اب ہم سے کیا چاہتے ہیں یہ ہماری پونجی بھی واپس کردی گئی ہے اب ہم اپنے گھر والوں کے لئے غلّہ ضرور لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت بھی کریں گے اور ایک اونٹ کا بار اور بڑھوالیں گے کہ یہ بات اس کی موجودگی میں آسان ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶۶۔ "یعقوب نے کہا کہ اسے میں ہر گز تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک کہ خدا کی طرف سے عہد نہ کروگے کہ اسے واپس ضرور لاؤگے مگر یہ کہ تمہیں گھیر لیا جائے اس کے بعد جب ان لوگوں نے عہد کرلیا تو یعقوب نے کہا کہ اللہ ہم لوگوں کے قول و قرار کا نگراں اور ضامن ہے۔"

۶۷۔ "اور پھر کہا کہ میرے فرزند دیکھو سب ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ متفرق دروازوں سے داخل ہونا کہ میں خدا کی طرف سے آنے والی بلاؤں میں تمہارے کام نہیں آسکتا حکم صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اسی پر میرا اعتماد ہے اور اسی پر سارے توکل کرنے والوں کو بھروسہ کرنا چاہئے۔"

۶۸۔ "اور جب وہ لوگ اسی طرح داخل ہوئے جس طرح ان کے والد نے کہا تھا اگرچہ وہ خدائی بلا کو ٹال نہیں سکتے تھے لیکن یہ ایک خواہش تھی جو یعقوب کے دل میں پیدا ہوئی جسے انہوں نے پورا کرلیا اور وہ ہمارے دیئے ہوئے علم کی بناء پر صاحب علم بھی تھے اگرچہ اکثر لوگ اس حقیقت سے بھی ناواقف ہیں۔"

۶۹۔ "اور جب وہ لوگ یوسف کے سامنے حاضر ہوئے تو انہوں نے اپنے بھائی کو اپنے پاس پناہ دی اور کہا کہ میں تمہارا بھائی یوسف ہوں لہٰذا جو برتاؤ یہ لوگ کرتے رہے ہیں اب اس کی طرف سے رنج نہ کرنا۔"

۷۰۔ "اس کے بعد جب یوسف نے ان کا سامان تیار کرادیا تو پیالے کو اپنے بھائی کے سامان میں رکھوادیا اس کے بعد منادی نے آواز دی کہ قافلے والو تم سب چور ہو۔"

۷۱۔ "ان لوگوں نے مڑ کر دیکھا اور کہا کہ آخر تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷۲۔ "ملازمین نے کہا کہ بادشاہ کا پیالہ نہیں مل رہا ہے اور جو اسے لے کر آئے گا اسے ایک اونٹ کا بار غلّہ انعام ملے گا اور میں اس کا ذمہ دار ہوں۔"

۷۳۔ "ان لوگوں نے کہا کہ خدا کی قسم تمہیں تو معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں اور نہ ہم چور ہیں۔"

۷۴۔ "ملازموں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ثابت ہوئے تو اس کی سزا کیا ہے؟"

۷۵۔ "ان لوگوں نے کہا کہ اس کی سزا خود وہ شخص ہے جس کے سامان میں سے پیالہ برآمد ہو ہم اسی طرح ظلم کرنے والوں کو سزا دیتے ہیں۔"

۷۶۔ "اس کے بعد بھائی کے سامان سے پہلے دوسرے بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی اور آخر میں بھائی کے سامان میں سے پیالہ نکال لیا اور اس طرح ہم نے یوسف کے حق میں تدبیر کی کہ وہ بادشاہ کے قانون سے اپنے بھائی کو نہیں لے سکتے تھے مگر یہ کہ خدا خود چاہے ہم جس کو چاہتے ہیں اس کے درجات کو بلند کر دیتے ہیں اور ہر صاحب علم سے برتر ایک صاحب علم ہوتا ہے۔"

۷۷۔ "ان لوگوں نے کہا کہ اگر اس نے چوری کی ہے تو کیا تعجب ہے اس کا بھائی اس سے پہلے چوری کر چکا ہے یوسف نے اس بات کو اپنے دل میں چھپا لیا اور ان پر اظہار نہیں کیا۔ کہا کہ تم بڑے بُرے لوگ ہو اور اللہ تمہارے بیانات کے بارے میں زیادہ بہتر جاننے والا ہے۔"

۷۸۔ "ان لوگوں نے کہا اے عزیز مصر اس کے والد بہت ضعیف العمر ہیں لہٰذا ہم میں سے کسی ایک کو اس کی جگہ پر لے لیجئے اور اسے چھوڑ دیجئے کہ ہم آپ کو احسان کرنے والا سمجھتے ہیں۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷۹۔ "یوسف نے کہا خدا کی پناہ کہ ہم جس کے پاس اپنا سامان پائیں اس کے علاوہ کسی دوسرے کو گرفت میں لے لیں اور اس طرح ظالم ہو جائیں۔"

۸۰۔ "اب جب وہ لوگ یوسف کی طرف سے مایوس ہو گئے تو الگ جا کر مشورہ کرنے لگے تو سب سے بڑے نے کہا کہ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے باپ نے تم سے خدائی عہد لیا ہے اور اس سے پہلے بھی تم یوسف کے بارے میں کوتاہی کر چکے ہو تو اب میں تو اس سرزمین کو نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ والد محترم اجازت دیدیں یا خدا میرے حق میں کوئی فیصلہ کر دے کہ وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔"

۸۱۔ "ہاں تم لوگ باپ کی خدمت میں جاؤ اور عرض کرو کہ آپ کے فرزند نے چوری کی ہے اور ہم اسی بات کی گواہی دے رہے ہیں جس کا ہمیں علم ہے اور ہم غیب کی حفاظت کرنے والے نہیں ہیں۔"

۸۲۔ "آپ اس بستی سے دریافت کر لیں جس میں ہم تھے اور اس قافلے سے پوچھ لیں جس میں ہم آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں۔"

۸۳۔ "یعقوب نے کہا کہ یہ تمہارے دل نے ایک نئی بات گھڑ لی ہے پھر بھی صبر جمیل اختیار کروں گا کہ شاید خدا ان سب کو لے آئے کہ وہ ہر شئے کا جاننے والا اور صاحب حکمت ہے۔"

۸۴۔ "یہ کہہ کر انہوں نے سب سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ افسوس ہے یوسف کے حال پر اور اتنا روئے کہ آنکھیں سفید ہو گئیں اور غم کے گھونٹ پیتے رہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸۵۔ "ان لوگوں نے کہا کہ آپ اسی طرح یوسف کو یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ بیمار ہو جائیں یا ہلاک ہونے والوں میں شامل ہو جائیں۔"

۸۶۔ "یعقوب نے کہا کہ میں اپنے حزن و غم اور اپنی بے قراری کی فریاد اللہ کی بارگاہ میں کر رہا ہوں اور اس کی طرف سے وہ سب جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو۔"

ابی الجارود کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت (ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ) کی تفسیر میں فرمایا کہ اس آیت میں (آیات) سے مراد اس بچے کی گواہی اور یوسف کا پیچھے سے کُرتا پھٹنا اور ان دونوں کو تیزی سے دروازے کی طرف دوڑتے ہوئے خود بادشاہ کا دیکھنا اور ان دونوں کی کشمکش بھری گفتگو کو سننا اور زلیخا کا اپنے شوہر سے یوسف کو قید خانے میں ڈالنے کی بہت زیادہ سفارش کرنا ہے۔

اور اس جملے (دَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ) کے بارے میں فرمایا: بادشاہ کے دو غلام تھے ایک نانوا تھا، دوسرا شراب پلانے والا اور جس نے جھوٹا خواب بیان کیا وہ وہی نانوا تھا۔[1]

علی بن ابراہیم حدیث کو آگے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بادشاہ نے دو آدمیوں کو معین کیا تھا تاکہ یوسف کی حفاظت کریں جب یہ دونوں قید خانے میں داخل ہوئے تو انہوں نے یوسف سے پوچھا: تم کیا کام کر سکتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں خواب کی تعبیر بیان کرتا ہوں، ان دونوں آدمیوں میں سے ایک نے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ انگور نچوڑ رہا ہے یوسف علیہ السلام نے اس کے خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: تم جلد ہی آزاد ہو جاؤ گے اور دربار میں ساقی ہو جاؤ گے اور تمہاری شان بڑھ

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۲۸؛ قصص الانبیاء، جزائری، ص ۱۶۲؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۸۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جائے گی۔ اس دوسرے شخص نے جبکہ کوئی خواب نہیں دیکھا تھا مگر جھوٹ بولا اور کہا: میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں سر پر روٹی لئے پھر رہا ہوں اور پرندے روٹیاں نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔ یوسف علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا: بادشاہ تجھے قتل کرکے پھانسی پر لٹکا دے گا اور پرندے تیرا سر کھائیں گے، وہ مرد ہنس کر کہنے لگا میں نے تو کوئی خواب ہی نہیں دیکھا ہے۔ یوسف علیہ السلام نے (جیساکہ قرآن حکایت کر رہا ہے) اس کے جواب میں فرمایا: اے میرے قید کے ساتھیو! تم میں سے ایک آزاد ہوگا اور اپنے مالک کے دربار میں دوبارہ شراب پلانے لگے گا لیکن دوسرا شخص پھانسی کے تختہ پر لٹکایا جائے گا اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے اور تم لوگوں نے جو مجھ سے جواب طلب کیا ہے تو یہ اسی کی تعبیر ہے اور تعبیر حتمی اور یقینی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس آیت (إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام قید میں بیماروں کے سرہانے جاتے تھے اور محتاجوں کے لئے امداد جمع کرتے تھے تاکہ قیدی سکون سے زندگی بسر کر سکیں اور جب وہ شخص جس نے خواب میں دیکھا تھا کہ انگور کا رس نچوڑ رہا ہے قید خانے سے باہر جانے کا ارادہ کیا تو یوسف علیہ السلام نے اس سے کہا: (اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنْسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ) مجھے اپنے خدا کے سامنے یاد کرنا جیساکہ خداوند عالم نے فرمایا ہے: (فَأَنْسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ) لیکن شیطان نے اسے مالک سے ذکر کرنے کو بھلا دیا۔[1]

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۲۹؛ قصص الانبیاء، جزائری، ص ۱۶۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قید خانے میں حضرت یوسفؑ کی دعا

شعیب عقر قوفی کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جبرئیل امین حضرت یوسفؑ کے پاس آئے اور ان سے کہا: اے یوسفؑ دونوں جہانوں کا پروردگار تمہیں تحفہ درود و سلام پیش کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تمہیں کس نے خوبصورت پیدا کیا ہے؟ یوسف نے گریہ کرتے ہوئے اپنا چہرہ زمین پر رکھا اور کہا: اے پروردگار تو نے۔

جبرئیلؑ نے کہا: خداوند عالم فرماتا ہے: کس نے تیری محبت تیرے باپ کے دل میں ڈالی ہے؟

یوسفؑ نے نالہ و زاری کے ساتھ اپنا چہرہ زمین پر رکھتے ہوئے کہا: تو نے اے پروردگار، جبرئیلؑ نے کہا: خداوند عالم فرماتا ہے کہ اس وقت کس نے نجات دی تھی جب تمہیں کنویں میں ڈالا گیا تھا اور تمہیں اپنی موت کا یقین ہو گیا تھا؟

پھر یوسفؑ نے روتے ہوئے اپنے چہرے کو خاک پر مل کر کہا تو نے اے پروردگار،

جبرئیلؑ نے کہا: دوسروں سے مدد مانگنے کی وجہ سے پروردگار عالم تم کو سزا دے رہا ہے لہٰذا تم سات سال تک قید ہی میں رہو گے اور جب سات سال پورے ہوئے تو خداوند عالم نے ان سے کہا کہ دعائے فرج پڑھیں، یوسفؑ نے اپنے چہرے کو زمین پر رکھا اور پروردگار عالم کی بارگاہ میں عرض کیا: (اللھم ان کانت ذنوبی قد أخلقت وجھی عندك فانّی اتوجه الیك بوجه آبائی الصّالحین ابراھیم و اسماعیل و اسحاق و یعقوب)

پھر خداوند عالم نے یوسفؑ کو قید سے آزاد کر دیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

شعیب عقر قوفی کہتے ہیں: میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا میری جان آپ پر قربان ہو کیا ہم بھی مشکل و پریشانی کے وقت اس دعا کو پڑھ سکتے ہیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا اس طرح کی یہ دعا پڑھو:

(اللّٰھم ان کانت ذنوبی قد أخلقت وجھی عندك فإنی اتوجه الیك بنبیك نبیّ الرّحمة محمّد صلّی اللّٰه علیه وآله وسلّم وعلیّ وفاطمة والحسن والحسین والائمّة علیهم السّلام)[1]

عزیز مصر کا خواب

علی بن ابراہیم کہتے ہیں کہ بادشاہ نے خواب دیکھا اور اپنے وزیروں سے اس طرح بیان کیا کہ میں نے خواب میں: (سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ یَأْکُلُھُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ) سات موٹی گائے دیکھی ہیں جنہیں سات دبلی گائے کھا رہی ہیں اسی طرح سات ہری تازی بالیاں اور سات سوکھی بالیوں کو دیکھا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جملہ (سَبْعِ سنبلات) کو سبع سنابل خضر یعنی سات ہری بالیاں پڑھتے تھے۔

پھر بادشاہ نے اپنے وزیروں سے کہا: اے بزرگان مملکت اگر تم لوگ اس خواب کے متعلق کچھ جانتے ہو تو مجھے تعبیر سے آگاہ کرو لیکن کوئی بھی اس خواب کی تعبیر بیان نہ کر سکا۔

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۸۳؛ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۳۹؛ تفسیر عیاشی، ج ۲، ص ۱۷۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَقَالَ الَّذِی نَجَا مِنْهُمَا وَادَّکَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ) حضرت یوسفؑ کے دو قیدی ساتھیوں میں سے جو آزاد ہوا تھا اور اس وقت بادشاہ کے پاس موجود تھا مدتوں بعد اسے اپنا خواب یاد آگیا جو اس نے قید خانے میں دیکھا تھا اور اس نے کہا: (أَنَا أُنَبِّئُکُمْ بِتَأْوِیلِهِ فَأَرْسِلُونِ) میں اس خواب کی تعبیر سے آپ کو آگاہ کروں گا مگر مجھے اجازت دیجئے تاکہ قید خانے تک جاؤں، اس کو اجازت ملی اور وہ حضرت یوسفؑ کے پاس آیا اور ان سے کہا: (أَیُّهَا الصِّدِّیقُ أَفْتِنَا فِی سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ یَأْکُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ یَابِسَاتٍ) اے یوسف اے صدیق، مجھے اس خواب کی تعبیر سے آگاہ کیجئے کہ سات دبلی گائے سات موٹی گائے کو کھائے جارہی ہیں اور سات ہری تازی بالیاں ہیں جنہیں سات سوکھی بالیاں خراب کررہی ہیں تاکہ میں لوگوں کو اس خواب کی تعبیر سے آگاہ کروں۔

یوسف علیہ السلام نے ان کے جواب میں فرمایا: (تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِینَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِی سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِیلًا مِمَّا تَأْکُلُونَ) یعنی سات سال تک تم لوگ مسلسل زراعت کروگے تو جو غلّہ پیدا ہو اسے بالیوں سمیت رکھ دینا علاوہ تھوڑی مقدار کے جو تمہارے کھانے کے کام آئے کیونکہ اگر دانوں کو بالیوں سے نکال لوگے تو سات سال تک باقی نہ رہ سکیں گے لیکن بالیوں میں رہے تو ہر آفت سے محفوظ اور سالم رہیں گے اس کے بعد سات سخت سال آئیں گے جو تمہارے سارے ذخیرے کو کھا جائیں گے علاوہ اس تھوڑے مال کے جو تم نے بچا کر رکھا ہوگا اسے مصرف کروگے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ آیت (مَا قَدَّمْتُمْ) کے بجائے (مَا قَرَّبْتُمْ) کی صورت میں نازل ہوئی ہے پھر ان چند سالوں بعد ایک سال آئے گا جس میں لوگوں کی فریاد رسی اور بارش ہوگی۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے امیر المومنین علی علیہ السلام کے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سامنے کلمہ (یَعصِرون) کو فعل معلوم کہ جو فاعل پر مبنی ہوتا ہے پڑھا تو حضرتؑ نے فرمایا: لعنت ہو تجھ پر کس چیز کو نچوڑیں گے، انگور کو شراب کے لئے؟

اس شخص نے عرض کیا: اے امیر المومنین پس ہم کس طرح اس جملے کو پڑھیں؟ آپ نے فرمایا کہ تم کلمہ (یَعْصِرُون) کو فعل مجہول کہ جو مفعول پر مبنی ہوتا ہے، پڑھو کیونکہ اِسی طرح نازل ہوا ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ اس سال جو قحطی کے سات سخت سال کے بعد آئے گا اس میں لوگوں کو بارش نصیب ہوگی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ قرآن میں ایک دوسرے مقام پر آیا ہے: (وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا)[1] ہم نے بارش دار بادلوں میں سے موسلادھار پانی برسایا۔[2]

پس وہ فرستادہ یوسفؑ کے پاس سے بادشاہ کے پاس پلٹ کر آیا اور پیغام اور اس دستور العمل سے انہیں آگاہ کیا۔ بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ وہ شخص یوسفؑ کے پاس آیا اور دربار مصر میں آنے کی دعوت دی۔

یوسفؑ نے کہا: اپنے مالک کے پاس واپس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ ان عورتوں کے بارے میں کیا خیال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے؟ کہ میرا پروردگار ان کے مکر و فریب سے خوب باخبر ہے۔

بادشاہ نے ان عورتوں کو بلوایا اور ان سے دریافت کیا کہ آخر تمہارا کیا ماجرا تھا جب تم نے یوسفؑ سے ان کی عدم رضایت کے باوجود اظہار تعلق کیا تھا ان عورتوں نے کہا سبحان اللہ ہم نے ہرگز

---

[1]۔ سورۂ نبأ، آیت ۱۴

[2]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۳۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ان میں کوئی برائی اور عیب نہیں دیکھا ہے تو عزیز مصر کی بیوی نے کہا: اب حق بالکل واضح و روشن ہو گیا ہے۔ہاں میں نے خود انہیں ان کی مرضی کے خلاف اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی تھی اور وہ صادقین میں سے ہیں۔ یوسف نے کہا کہ یہ ساری بات اس لئے ہے کہ بادشاہ کو یہ معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں کوئی خیانت نہیں کی ہے اور خدا خیانتکاروں کے مکر کو کامیاب نہیں ہونے دیتا اور زلیخا کے اعتراف کرنے کا مقصد یہ تھا جیسا کہ اس نے خود کہا ہے کہ ہم نے اس لئے اعتراف کیا ہے تاکہ یوسف کو معلوم ہو جائے کہ ہم نے پہلے کی طرح اس مرتبہ جھوٹ سے کام نہیں لیا ہے پھر آپ نے مزید کہا کہ میں اپنے نفس کو بھی بری قرار نہیں دیتا کہ نفس بہر حال برائیوں کا حکم دینے والا ہے مگر یہ کہ میرا پروردگار رحم کرے کہ وہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

پھر بادشاہ نے کہا: انہیں میرے پاس لاؤ تاکہ میں انہیں اپنے مقربین میں سے قرار دوں اور جب یوسفؑ پر اس کی نگاہ پڑی تو کہا کہ تم آج سے ہمارے دربار میں باوقار امین کی حیثیت سے رہو گے اور جو بھی حاجت ہو مجھ سے بیان کرو۔

یوسف علیہ السلام نے کہا: مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کردو کہ میں محافظ بھی ہوں اور صاحب علم بھی یعنی غلات کے انبار پر مجھے معین کردو۔اس نے یوسفؑ کو اس کام پر مقرر کر دیا اور یہی معنی ہیں خدا کے اس فرمان کے: (وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ) اور اس طرح ہم نے یوسفؑ کو مصر میں اختیار دیدیا کہ وہ جہاں چاہیں رہیں۔[1]

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۸۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت یوسف علیہ السّلام کی حکومت

جب مصر کی حکومت حضرت یوسف علیہ السلام کے ہاتھوں میں آئی تو آپؑ نے حکم دیا کہ پتھر اور چونے کی مدد سے بڑی بڑی کوٹھیاں تیار کرو اور جتنے بھی کسان ہیں وہ اپنی زراعت میں سے اپنے اہل و عیال کے کھانے پینے بھر اپنا حصہ نکال کر بقیہ تمام غلّوں کو بالیوں سمیت ان کوٹھیوں میں ذخیرہ کریں اور یہ سلسلہ سات سال تک چلتا رہا اور ان دنوں خوب فصل بھی ہوئی، خوشی و شادمانی کا سال گذرا اور جب قحط کا زمانہ آیا تو بالیوں کو انبار سے نکال کر اُسے بیچتے تھے۔[1]

حضرت یوسفؑ اور ان کے والد میں اٹھارہ دن کی دوری کا فاصلہ تھا دوسرے شہروں سے لوگ مصر آکر اپنا آذوقہ حاصل کرتے تھے جب کہ یعقوبؑ اور ان کے بیٹے ایسے صحرا میں زندگی بسر کر رہے تھے جہاں پر درخت کی گوند[2] بہت زیادہ مقدار میں دستیاب تھی۔ یوسف کے بھائیوں نے بہت سی گوند والی ٹہنیوں کو لیا اور مصر آگئے تاکہ اسے فروخت کریں، حضرت یوسفؑ کے ہاتھ میں ہی گیہوں کی فروخت کی ذمہ داری تھی جب ان کے بھائی وہاں پہنچے تو انہوں نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا لیکن ان کے بھائی یوسفؑ کو نہ پہچان سکے جیساکہ خداوند عالم فرماتا ہے: (وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ) ان کے بھائی انہیں پہچان نہ سکے اور جب ان کا سامان تیار کر دیا تو یوسفؑ نے انہیں زیادہ غلّہ دیا اور کہا تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد ہیں وہ

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۳۴

[2]۔ درخت کی گوند جو کھانسی، بواسیر، رحم کی صفائی، بچے کی آسانیٔ ولادت وغیرہ کی دوا میں استعمال ہوتا ہے اور بہت ہی مفید ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابراہیمؑ جسے نمرود نے آگ میں ڈالا تھا لیکن آگ نے انہیں کوئی گزند نہیں پہنچایا تھا اور خداوند عالم نے آگ کو گلزار بنادیا تھا۔

یوسفؑ نے کہا: تمہارے والد کیا کرتے ہیں؟

انہوں نے کہا: وہ ضعیف و ناتواں ہیں۔

یوسفؑ نے کہا: کیا تمہارے علاوہ بھی کوئی تمہارا بھائی ہے؟

انہوں نے کہا: ہاں ہمارا ایک سوتیلا بھائی بھی ہے۔

یوسفؑ نے کہا: جب تم یہاں دوبارہ آنا تو اسے بھی اپنے ساتھ ضرور لانا چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے:

(ائْتُونِي بِأَخٍ لَكُمْ مِنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ فَإِنْ لَمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِي وَلَا تَقْرَبُونِ قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ)

اپنے سوتیلے بھائی بنیامین کو ہمارے پاس ضرور لانا کیا تم نے غور نہیں کیا کہ ہم نے تمہیں دوسروں سے زیادہ گیہوں دیا ہے اور میں ایک بہترین میزبان ہوں؟ اگر تم بنیامین کو اپنے ساتھ نہیں لاؤگے تو تمہیں کچھ نہیں دیا جائے گا اور میرے قریب بھی نہ آنا، ان لوگوں نے کہا ہم اس (بنیامین) کے بارے میں اپنے والد سے بات کریں گے اور اسے ضرور اپنے ساتھ لائیں گے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس وقت یوسفؑ نے اپنے سپاہیوں سے کہا: وہ سامان جو یہ لوگ اپنے ساتھ لائے تھے اُسے ان کے سامان کے درمیان میں رکھ دو تاکہ جب وہ اپنے شہر واپس جائیں اور اپنے سامان میں اپنی چیزیں دیکھیں تو دوبارہ واپس آئیں چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے:

(وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ) یعنی شاید کہ وہ لوگ واپس پلٹیں۔ (فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ)

پس جب وہ لوگ اپنے والد کے پاس واپس پلٹے تو ان سے کہا: اے بابا! اگر ہم اپنے ساتھ بنیامین کو نہیں لے جائیں گے تو وہ ہمیں غلہ نہیں دیں گے پس بنیامین کو ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دیجئے تاکہ ہم دوبارہ غلہ لے سکیں ہم اس کی حفاظت کریں گے۔

حضرت یعقوبؑ نے کہا:

(هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ)

یعنی جو سامان (قیمت) اپنے ہمراہ مصر لے گئے تھے اسے غلات کے درمیان دیکھا تو ان لوگوں نے کہا: بابا جان ہم نے ایسا نہیں چاہا ہے۔

(هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ)

یہ ہمارا سرمایہ ہے جو ہمیں واپس کر دیا گیا ہے آپ بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیجئے تاکہ اپنے خاندان کے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لئے غذا کا سامان فراہم کریں ہم اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بار اور بڑھوالیں گے اور کہیں گے کہ یہ ہمارے لیے کم ہے۔

یعقوبؑ نے کہا: (لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ) میں اسے ہر گز تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا جب تک تم خدا سے عہد و پیمان نہیں کروگے کہ تم اسے میرے پاس واپس ضرور لاؤگے (مگر یہ کہ تمہیں کوئی مشکل پیش آئے) جس کے مقابلے کی تم طاقت نہ رکھتے ہو پس جب انہوں نے اپنے بابا سے عہد و پیمان باندھ لیا تو یعقوبؑ نے کہا: (اللهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ) جو کچھ بھی کہہ رہے ہو خدا اس کا نگراں اور ضامن ہے۔

پس وہ لوگ بنیامین کو لے کر مصر کی طرف روانہ ہوئے تو یعقوبؑ نے ان سے کہا: (لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ ۔۔۔ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ) اے میرے بچو تم لوگ ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ متفرق دروازوں سے داخل ہونا اور جو چیز خدا کی جانب سے ہونے والی ہے میں اسے دفع نہیں کرسکتا کیونکہ حکم صرف خدا کے لئے ہے اور ہم نے اسی پر اعتماد کیا ہے اور تمام بھروسہ و اعتماد کرنے والے اسی پر اعتماد کرتے ہیں اور جب یہ لوگ اسی طرح داخل ہوئے جس طرح جناب یعقوبؑ نے کہا تھا اگرچہ وہ خدائی بلا کو دفع نہیں کرسکتے تھے لیکن یہ صرف ایک خواہش تھی جو یعقوبؑ کے دل میں آئی اور انجام پائی اور ہم نے جو انہیں علم عطا فرمایا تھا اس کی بناء پر وہ علم کے مالک تھے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت سے بھی ناواقف ہیں۔[1]

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۳۶؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۱۹۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

برادران یوسفؑ، دربار یوسفؑ میں

یوسفؑ کے تمام بھائی بنیامین کے ساتھ مصر کی جانب روانہ ہوئے ،بنیامین راستے میں نہ ان کے ساتھ کھانا کھاتے تھے نہ ان کے ساتھ بیٹھتے تھے اور نہ ہی ان سے گفتگو کرتے تھے کچھ دنوں کے سفر کے بعد یہ لوگ یوسفؑ کے پاس پہنچ گئے، انہیں سلام کیا جب یوسفؑ نے اپنے بھائی بنیامین کو دیکھا تو پہچان گئے ادھر بنیامین اپنے دیگر بھائیوں سے دور ہو کر بیٹھے، یوسفؑ نے بنیامین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: کیا تم ان کے بھائی ہو؟

بنیامین نے کہا: ہاں

یوسفؑ نے کہا: پھر ان کے ساتھ کیوں نہیں بیٹھتے؟

بنیامین نے کہا: ان لوگوں نے میرے بھائی کو میرے ماں باپ سے جدا کر دیا اور انہیں جنگل لے گئے اور جب واپس آئے تو میرے بھائی کو اپنے ساتھ نہیں لائے اور کہنے لگے کہ انہیں بھیڑیا کھا گیا ہے اس لئے میں نے عہد کر لیا ہے کہ جب تک زندہ رہوں گا ان کے ساتھ نہیں بیٹھوں گا۔

یوسفؑ نے پوچھا: کیا تمہاری شادی ہو گئی ہے؟

بنیامین نے کہا: ہاں

یوسفؑ نے کہا: کیا تمہارے بچے بھی ہیں؟

بنیامین نے کہا: میرے تین بچے ہیں۔

یوسفؑ نے کہا: ان کے نام کیا رکھے ہیں؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بنیامین نے کہا: ایک کا نام ذئب (بھیڑیا)، دوسرے کا قمیص اور تیسرے کا نام دَم (خون) رکھا ہے۔

یوسفؑ نے کہا: یہ نام تم نے کہاں سے ڈھونڈ لیے ہیں؟

بنیامین نے کہا: تاکہ میں اپنے بھائی کو ہمیشہ یاد رکھ سکوں کیونکہ جب بھی میں اپنے بچوں میں سے کسی ایک کو بھی بلاتا ہوں تو مجھے اپنے بھائی کی یاد آجاتی ہے۔

یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا: تم لوگ باہر جاؤ اور بنیامین کو اپنے پاس روک لیا جب سب کے سب باہر چلے گئے تو یوسفؑ نے بنیامین سے کہا: میں ہی تمہارا بھائی ہوں (فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) جو ہمارے بھائیوں نے ہمارے ساتھ سلوک کیا ہے اس سے مایوس و ناامید نہ ہو پھر اس کے بعد کہا کہ میری دلی خواہش ہے کہ تم میرے پاس رہو۔

بنیامین نے کہا: میرے بھائی مجھے آپ کے پاس رہنے نہیں دیں گے کیونکہ مصر آتے وقت انہوں نے بابا سے عہد کیا ہے کہ مجھے اپنے ساتھ ضرور واپس لائیں گے۔

یوسفؑ نے کہا: میں کچھ تدبیر کروں گا لیکن تم میری تدبیر کو دیکھنا تو اس کا انکار نہ کرنا اور ان لوگوں سے کچھ نہ کہنا۔ بنیامین نے وعدہ کر لیا یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے بہت عمدہ اور نیک سلوک کیا اور اپنے ایک قریبی ساتھی کو ایک سونے کا پیالہ دیا اور کہا کہ اِسے بنیامین کے سامان میں رکھ دو اور یہ وہ سونے کا پیالہ تھا جس سے گیہوں ناپ کر دیا جاتا تھا، جب یوسفؑ کے تمام بھائیوں نے مصر سے جانے کے لئے سامان سفر باندھا تو یوسفؑ نے ایک سپاہی کو بھیجا اور انہیں جانے سے روک دیا پھر ایک منادی کو حکم دیا کہ وہ آواز لگائے: (أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ) اے قافلے والو! تم سب چور ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یوسفؑ کے بھائیوں نے کہا: (مَاذَا تَفْقِدُونَ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ) یعنی کفیل۔[1]

یوسفؑ کے بھائیوں نے کہا: (تَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ) خدا کی قسم! آپ جانتے ہیں کہ ہم اس سرزمین پر فساد برپا کرنے نہیں آئے ہیں اور ہم چور نہیں ہیں۔

یوسفؑ نے کہا: (فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ) چور کو پکڑ کر اسے قید میں ڈال دو۔

(فَهُوَ جَزَاؤُهُ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ) وہ خود اس کی سزا بھگتے گا اور وہ آپ کا غلام ہوگا اور ہم اسی طرح ستمگروں کو سزا دیتے ہیں۔ پس یوسفؑ نے سب کے سامان کی تلاشی لینی شروع کردی پھر وہ پیالہ بنیامین کے سامان سے نکالا۔ پس جب وہ پیالہ بنیامین کے سامان سے نکالا گیا تو انہیں گرفتار کرلیا گیا جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ ہم نے یہ تدبیر یوسفؑ کو سکھائی ہے: (مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ) وہ حکومتی قوانین کی بناء پر اپنے بھائی کو مصر میں روک نہیں سکتے تھے مگر یہ کہ خدا چاہے جس کے درجات کو بھی بلند کردے اور ہر صاحب علم سے برتر ایک صاحب علم ہوتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت (أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ) کی تفسیر کے بارے میں سوال ہوا تو حضرتؑ نے فرمایا: یوسفؑ کے بھائیوں نے چوری نہیں کی تھی اور نہ ہی یوسفؑ

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۰۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نے جھوٹ سے کام لیا تھا بلکہ یہ کہنا کہ تم لوگ چور ہو یعنی تم لوگوں نے یوسفؑ کو ان کے باپ سے چرا لیا ہے۔

(أَيَّتُهَا الْعِيرُ) یعنی اے قافلے والو!

اور اسی طرح ان کا قول ہے جو انہوں نے اپنے بابا سے کہا: (وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا) یعنی اے قافلے والو۔ جس وقت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کے سامان سے وہ پیالہ نکالا تو ان کے بھائیوں نے کہا: (إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ) اگر اس نے چوری کی ہے تو اس کے بھائی نے بھی اس سے پہلے چوری کی ہے۔

جب یوسفؑ نے ان کی بات سنی تو بہت سخت ناراض ہوئے لیکن ان کی بات اَن سنی کر دی خداوند عالم فرماتا ہے: (فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ أَنْتُمْ شَرٌّ مَكَانًا ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ) یوسفؑ نے اپنی ناراضگی کو دل میں چھپا لیا اور اظہار نہیں کیا اور صرف یہی کہا کہ تم لوگ بہت ہی برے لوگ ہو اور جو چیز تم بیان کر رہے ہو خدا اس سے خوب باخبر ہے۔[1]

پس وہ لوگ یوسفؑ کے گرد جمع ہو گئے اور غصے کی وجہ سے ان کے چہرے سرخ ہونے لگے اور وہ لوگ بنیامین کو قید میں ڈالے جانے کی وجہ سے جھگڑنے لگے کیونکہ حضرت یعقوبؑ کے بیٹوں کی یہ خاصیت تھی کہ جب وہ غصے میں ہوتے تھے تو ان کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے اور لباس سے باہر نکل آتے تھے اور ان کے سروں سے زرد خون نکلنے لگتا تھا اور پھر کہنے لگے: (يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ) اے عزیز مصر! اس کا باپ ضعیف و

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۰۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ناتواں ہے اس کی جگہ ہم میں سے کسی ایک کو قید کرلو لیکن اسے چھوڑ دو کیونکہ ہم آپ کو احسان کرنے والا سمجھتے ہیں۔

یوسفؑ نے ان کی باتیں سنیں تو کہا: (قَالَ مَعَاذَ اللهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ) خاموش رہو جس نے ہمارا سامان چوری کیا ہے وہی قید میں ڈالا جائے گا۔ (إِنَّا إِذًا لَظَالِمُونَ فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ) اور اس طرح ہم ستمگروں میں سے ہو جائیں گے پس وہ لوگ مایوس ہو گئے۔

جب ان لوگوں نے چاہا کہ اپنے بابا کے پاس واپس جائیں تو لاوی بن یعقوبؑ نے ان سے کہا: (أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِنَ اللهِ) بنیامین کے بارے میں۔ (وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ" کیا تم لوگ بھول گئے کہ مصر آتے وقت بابا نے بنیامین کے بارے میں ہم سے عہد و پیمان لیا تھا اس لئے کہ ہم نے یوسفؑ کے ساتھ بھی یہی کیا تھا لہٰذا تم لوگ بابا کے پاس واپس جاؤ میں نہیں آؤں گا (حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللهُ لِي ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ) یہاں تک کہ میرے والد محترم اجازت دے دیں یا پروردگار عالم میرے بارے میں کوئی فیصلہ کرے کہ وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

پھر یوسفؑ نے ان لوگوں سے کہا: (ارْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا) یعنی اہل قریہ اور قافلے والوں سے (وَإِنَّا لَصَادِقُونَ) کہ ہم سچ کہہ رہے ہیں۔

یوسفؑ کے تمام بھائی اپنے باپ کے پاس واپس آ گئے لیکن یہودا مصر ہی میں رک گیا اور یوسفؑ کے پاس جا کر ان سے بحث کرنے لگا، دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں یہودا بہت سخت ناراض ہوا، یہودا کے شانے پر ایک بال تھا جو کھڑا ہو گیا اور اس سے زرد خون بہنے لگا اور مسلسل بہتا رہا اور وہ خون اس

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وقت تک قطع نہیں ہوتا تھا جب تک کہ اولاد یعقوبؑ میں سے کوئی ایک اسے مس نہ کرتا۔ حضرت یوسفؑ کا بیٹا ایک گیند سے کھیل رہا تھا جب یوسفؑ نے دیکھا کہ یہودا بہت غصے میں آگیا ہے اور اس کے شانے کے بال سے خون بہہ رہا ہے تو انہوں نے وہ گیند یہودا کی طرف پھینک دی اور بچہ دوڑا دوڑا گیند لینے کے لئے اس کی طرف گیا اور اس کا ہاتھ یہودا کے شانے سے چھو گیا اور یہودا کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا، بچہ واپس چلا گیا، دوبارہ یوسفؑ و یہودا کے مابین بحث شروع ہو گئی اور آواز بلند ہو گئی، یہودا دوبارہ غصے سے آگ بگولہ ہو گیا اور اس کے شانے کا بال کھڑا ہو گیا اور اس سے دوبارہ خون نکلنے لگا یوسفؑ نے دوبارہ بچے کی گیند اس کی طرف اچھال دی بچہ اسے لینے کے لئے اس کی طرف دوڑا اور اس کا ہاتھ یہودا کے شانے پر جا لگا اور پھر یہودا کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا اور یہ فعل تین مرتبہ تکرار ہوا تو یہودا نے کہا کہ اس گھر میں ضرور کوئی یعقوبؑ کی اولاد موجود ہے۔[1]

جب یوسفؑ کے بھائی اپنے باپ کے پاس واپس آئے اور بنیامین کے بارے میں بتایا تو یعقوبؑ نے فرمایا: (قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ) یعنی میں صبر کروں گا اور پھر ان کے فراق میں روتے روتے یعقوبؑ کی آنکھوں کی روشنی ختم ہو گئی (فَهُوَ كَظِيمٌ) یعنی رنجیدہ و محزون ہے (الاسف) یعنی ان کا حزن و غم بہت شدید ہے۔[2]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا کہ فراق یوسفؑ میں حضرت یعقوبؑ کا غم واندوہ کس درجہ تھا؟ تو آپؑ نے فرمایا: ستّر جوان بیٹوں کی داغ دیدہ ماؤں کے برابر تھا۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۳۸؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۰۷

[2]۔ قصص الانبیاء، جزائری، ص ۱۶۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

امام علیہ السلام نے فرمایا: یعقوبؑ نہیں جانتے تھے کہ اسے واپس پلٹا دیا جائے گا لہٰذا کہا: (وَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ)

اولاد یعقوبؑ نے کہا: بابا (تَاللَّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ) کیا آپ یوسفؑ کی یاد سے دستبردار نہیں ہوں گے؟ (حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا) یہاں تک کہ دنیا سے کوچ کر جائیں (أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ) یا خود کو ہلاک کرلیں گے؟

یعقوبؑ نے کہا: (إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ) میں اپنے حزن و غم کا اظہار خدا سے کر رہا ہوں اور خدا کی طرف سے مجھے ایسی باتوں کا علم ہے جس سے تم بے خبر ہو۔[1]

يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ (۸۷)

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ (۸۸) قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ (۸۹) قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَٰذَا أَخِي ۖ قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا ۖ إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (۹۰) قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخَاطِئِينَ (۹۱) قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (۹۲)

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۰۹؛ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۴۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸۷۔ "میرے فرزندو! جاؤ یوسف اور ان کے بھائی کو خوب تلاش کرو اور رحمتِ خدا سے مایوس نہ ہونا کہ اس کی رحمت سے کافر قوم کے علاوہ کوئی مایوس نہیں ہوتا ہے۔"

۸۸۔ "اب جو وہ لوگ دوبارہ یوسف کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ اے عزیز ہم کو اور ہمارے گھر والوں کو بڑی تکلیف ہے اور ہم ایک حقیر سی پونجی لے کر آئے ہیں آپ ہمیں پورا پورا غلّہ دیدیں اور ہم پر احسان کریں کہ خدا کارِ خیر کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔"

۸۹۔ "اس نے کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ تم نے یوسف اور ان کے بھائی کے ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے جب کہ تم بالکل جاہل تھے۔"

۹۰۔ "ان لوگوں نے کہا کہ کیا آپ ہی یوسف ہیں؟ انہوں نے کہا بے شک میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے اللہ نے ہمارے اوپر احسان کیا ہے اور جو کوئی بھی تقویٰ اور صبر اختیار کرتا ہے اللہ نیک عمل کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ہے۔"

۹۱۔ "ان لوگوں نے کہا خدا کی قسم! خدا نے آپ کو فضیلت اور امتیاز عطا کیا ہے اور ہم سب خطاکار تھے۔"

۹۲۔ "یوسف نے کہا کہ آج تمہارے اوپر کوئی الزام نہیں ہے خدا تمہیں معاف کردے گا کہ وہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت یعقوب اور عزرائیل علیہم السلام کے درمیان گفتگو

سدیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ جس وقت حضرت یعقوبؑ نے اپنے فرزندوں سے کہا: (اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ وَأَخِيهِ) تم لوگ جاؤ یوسف اور ان کے بھائی کو خوب تلاش کرو؟ تو کیا حضرت یعقوبؑ جانتے تھے کہ وہ زندہ ہیں جب کہ ان سے بیس سال سے دور تھے اور ان کے فراق میں اتنا روئے کہ آنکھوں کی بصارت چلی گئی؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں حضرت یعقوبؑ جانتے تھے کہ یوسفؑ زندہ ہیں ایک دن صبح کے وقت حضرت یعقوبؑ بارگاہ احدیت میں راز و نیاز کر رہے تھے اور خدا سے دعا کر رہے تھے کہ خدایا ملک الموت کو میرے پاس بھیج دے، ملک الموت بہترین خوشبو، حسین و جمیل شکل میں حضرت یعقوبؑ کے سامنے حاضر ہوئے۔

یعقوبؑ نے پوچھا: تم کون ہو؟

ملک الموت نے کہا: میں ملک الموت ہوں، کیا آپ نے خدا سے دعا نہیں کی تھی کہ مجھے آپ کے پاس بھیج دے!

یعقوبؑ نے کہا: ہاں

ملک الموت نے کہا: اے یعقوبؑ آپ کی حاجت کیا ہے؟

یعقوبؑ نے کہا: تم مجھے یہ بتاؤ کہ روحوں کو یکبارگی قبض کرتے ہو یا الگ الگ؟

ملک الموت نے کہا: ہمارے اعوان و انصار لوگوں کی روحیں الگ الگ قبض کرتے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یعقوبؑ نے کہا: میں تمہیں ابراہیم و اسحاق و یعقوب کے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا جب روحوں کو قبض کرکے تمہارے سامنے پیش کیا گیا تو اس میں یوسفؑ کی روح بھی پیش کی گئی تھی؟

ملک الموت نے کہا: نہیں۔

یعقوبؑ کو اس وقت معلوم ہوا کہ یوسفؑ زندہ ہیں لہٰذا اپنے فرزندوں سے کہا: (اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللهِ ۖ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ) جاؤ یوسف اور ان کے بھائی کو خوب تلاش کرو اور رحمتِ خدا سے مایوس نہ ہونا کہ اس کی رحمت سے کافر کے علاوہ کوئی مایوس نہیں ہوتا ہے۔

حضرت یعقوب کے نام عزیز مصر کا خط

عزیز مصر نے حضرت یعقوبؑ کے نام ایک خط لکھا جس میں تحریر تھا:

اما بعد، یہ آپؑ کے فرزند یوسفؑ ہیں جسے ہم نے بہت ہی کم قیمت میں اپنے غلام کے طور پر خریدا ہے اور یہ آپ کا بیٹا بنیامین ہے جس کے سامان میں میں نے اپنا پیالہ پایا ہے اس لئے ہم نے اسے بھی اپنی غلامی میں لے لیا ہے۔

حضرت یعقوبؑ کے پاس اس خط کا پہنچنا ایک کاری ضرب تھی جو ان پر وارد ہوئی تھی لہٰذا آپ نے نامہ بر سے کہا کہ تھوڑی دیر ٹھہرو تاکہ خط کا جواب تحریر کردوں پھر آپ نے تحریر فرمایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہ خط یعقوبؑ اسرائیل اللہ بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ کی طرف سے ہے۔

امابعد! تم نے اپنے خط میں تحریر کیا ہے کہ میرے بیٹے کو خرید کر اسے اپنا غلام بنالیا ہے جان لو کہ حضرت آدم کی اولاد ہمیشہ بلاء و مصیبت میں گرفتار رہتی ہے میرے جد امجد ابراہیم کو نمرود نے آگ میں ڈالا لیکن خداوند عالم کے فضل و کرم سے آگ ان پر گلزار ہو گئی اور وہ صحیح و سالم رہے اور نہیں جلے، میرے والد اسحاق[1] حکم پروردگار سے اس بات پر مامور ہوئے کہ اپنے بابا ابراہیمؑ کے ہاتھوں

---

[1]۔آیت اللہ مفتی سید طیب آغا جزائری حفظہ اللہ جو اس کتاب تفسیر قمی کے مصحح ہیں اس سلسلے میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے جد امجد سید نعمت اللہ جزائری قدس سرہ نے اپنی کتاب قصص الانبیاء میں تحریر کیا ہے کہ علمائے اسلام میں "ذبیح" کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ ذبیح سے مراد اسماعیل ہیں یا اسحاق۔ علمائے شیعہ اور بعض علمائے اہل سنت کا اخبار صحیحہ اور عقلی دلائل کی بنیاد پر عقیدہ یہ ہے کہ ذبیح اللہ اسماعیل ہیں جب کہ اہل عامہ کے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ ذبیح اللہ اسحاق ہیں اور اس سلسلے میں ائمہ معصومین علیہم السلام سے بھی روایتیں موجود ہیں جس کی تاویل یہ ہے کہ اسے یا تقیہ پر حمل کریں یا یہ کہ جس طرح شیخ صدوقؒ نے فرمایا ہے یعنی اسے مجازی معنی پر حمل کریں یعنی جناب اسحاق نیت و آرزو کے اعتبار سے ذبیح شمار ہوتے ہیں۔

جب کہ شیخ صدوقؒ نے عیون اخبار الرضا علیہ السلام میں کہا ہے کہ ذبیح کے سلسلے میں مختلف روایتیں وارد ہوئی ہیں بعض روایتیں کہتی ہیں کہ ذبیح سے مراد اسحاق بن ابراہیم ہیں اور بعض روایتوں میں ہے کہ اس سے مراد اسماعیل بن ابراہیم ہیں اگرچہ چونکہ دونوں روایتیں صحیح ہیں مگر ذبیح اسماعیل ہیں کیونکہ اسماعیل کے قربانی والے واقعہ کے بعد اسحاق کی ولادت ہوئی ہے اور انہوں نے چونکہ خواہش و آرزو کی تھی کہ آپ کے والد ان کے ذبح کرنے پر مامور ہوتے اور وہ خداوند عالم کے حکم پر صبر کرتے اور حکم خدا کو قبول کرتے اور اپنے بھائی کی طرح صبر کے ساتھ قربان ہوتے پس خداوند عالم نے انہیں وہ عظیم اجر و ثواب عطا کیا اور خدا ان کے ضمیر سے باخبر تھا کہ وہ ایسا ہی کرنے والے ہیں اور یہ عزم جھوٹا نہیں ہے اس لئے پروردگار عالم نے فرشتوں کے درمیان انہیں ذبیح قرار دیا۔

پھر پیغمبر اسلام ﷺ کے فرمان کو نقل کیا کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ میں دو ذبیحوں کا فرزند ہوں جو اس قول کی تائید کرتا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قربان ہوں۔ جب ابراہیمؑ نے خدا کے حکم کی تعمیل کے لئے چھری ان کے گلے پر چلائی تو خدا نے چھری کو اپنا کام کرنے سے روک دیا اور اسی وقت ایک موٹا تازہ دنبہ فدیہ کے لئے بھیج دیا اور میرا ایک بیٹا تھا کہ جس کو میں سب سے محبوب رکھتا تھا کیونکہ وہ میری آنکھوں کا نور اور راحتِ قلب تھا اس کے بھائی اسے مجھ سے جدا کرکے صحرا میں لے گئے اور جب واپس آئے تو اسے میرے پاس نہ لائے اور کہا کہ اسے بھیڑیا کھا گیا ہے جس کے فراق وجدائی میں میری کمر خمیدہ ہو گئی ہے اور اس کے فراق میں روتے روتے میری آنکھوں کی بینائی چلی گئی ہے اس کا ایک حقیقی بھائی بھی تھا جو یوسفؑ کی جدائی کے بعد میرا مونس وہمدم تھا جو اپنے بھائیوں کے ساتھ مصر آذوقے کی فراہمی کے لئے گیا تھا اور اب مجھے خبر ملی ہے کہ اس نے سلطنتی پیالہ چرایا ہے جس کے جرم میں اسے قید کرلیا گیا ہے، ہمارا تعلق خائن اور ظالم گھرانے سے نہیں ہے، ہم نہ چوری کے مرتکب ہوتے ہیں نہ ہی کوئی ناروا کام کرتے ہیں اور ہم پر تہمت عائد کرنا جائز نہیں ہے ہم تمہیں ابراہیمؑ واسحاقؑ ویعقوبؑ کے خدا کی قسم دیتے ہیں کہ ہم پر احسان کرو اور خداوند عالم کی خوشنودی ورضا کے لئے میرے بیٹے کو مجھے واپس کردو۔

جب یعقوب علیہ السلام کا خط یوسف کے پاس پہنچا تو آپ نے اُسے آنکھوں سے لگایا اور بوسہ دیا اور شدید گریہ وزاری کی اور اپنے بھائیوں سے کہا: (هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَٰذَا أَخِي ۖ قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا ۖ إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ

میں کہتا ہوں: اس روایت کی تفسیر کے علاوہ بعض معتبر روایتیں شیخ صدوق کی اس تطبیق سے (کہ اسحاق اپنی آرزو وتمنا کی وجہ سے ذبیح قرار پائے) مانع ہیں کیونکہ یہ روایتیں صراحتاً اسحاق کے ذبح ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور یہ دلالت حقیقی ہے مجازی نہیں ہے اور یہ کہ روایتوں میں ہے کہ دنبہ ان کا فدیہ قرار پایا پھر کیسے کہا جاسکتا ہے کہ اسحاق اپنی تمنا کی وجہ سے ذبیح قرار پائے۔ لہٰذا جیسا کہ ہمارے جد سید نعمت اللہ جزائری نے کہا ہے کہ ان روایتوں کو یا تقیہ پر منطبق کریں گے یا پھر واقعہ قربانی کو متعدد مانا جائے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فَإِنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ) کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم نے یوسف اور ان کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے جب کہ تم بالکل جاہل تھے؟ ان لوگوں نے کہا: کیا آپ ہی تم یوسف ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں ہم ہی یوسف ہیں اور یہ میرا بھائی ہے کہ خدا نے ہم پر احسان کیا ہے اور یہ صلہ صرف انہیں کو ملتا ہے جو متقی و پرہیزگار ہوتا ہے اور صبر کرتا ہے بے شک خداوند عالم نیک لوگوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ہے۔

ان لوگوں نے کہا: (تَاللهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخَاطِئِينَ قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ) یعنی آج میں تم لوگوں کو سرزنش و مذمت نہیں کروں گا (يَغْفِرُ اللهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ) خداوند عالم تم لوگوں کو بخش دے اور وہ بہت ہی بڑا مہربان ہے۔

جب یعقوب یوسف کے پاس خط بھیج چکے تو اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرکے کہا: (یا حسن الصحبة یا کریم المعونة یا خیرا کله ائتنی بروح منك و فرج من عندك) اس وقت جبرئیل امین نازل ہوئے اور کہا: اے یعقوب کیا ہم آپ کو ایسی دعا تعلیم دیں کہ جس کے اثر سے خداوند عالم آپ کی بینائی واپس کردے اور آپ کے بیٹے کو آپ سے ملادے۔

یعقوب نے کہا: ہاں۔

جبرئیل نے کہا: آپ کہئے (یا من لا یعلم أحد کیف هو الا هو یا من شد [سد] السماء بالهواء و کبس الأرض علی الماء و اختار لنفسه أحسن الاسماء ائتنی بروح منك و فرج من عندك)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابھی صبح بھی نہیں ہوئی تھی کہ یوسف کی قمیص لا کر یعقوب کو دی گئی جس کی وجہ سے ان کی آنکھوں میں روشنی آگئی اور ان کا میوۂ دل یعنی بیٹا بھی ان کے پاس پہنچ گیا۔[1]

جس وقت عزیز مصر نے یوسف کو قید میں ڈالا اس وقت خداوند عالم نے قید میں یوسف کو تعبیر خواب کا علم دیا اور یوسف خواب کی تعبیر بیان کرتے تھے اور جب ان دو جوانوں نے قید میں یوسف سے اپنے خواب کی تعبیر پوچھی تو یوسف نے ان کے خواب کی تعبیر بیان کی اور اس جوان سے جو آزاد ہونے والا تھا اور بادشاہ کے دربار کا ساقی بننے والا تھا اس سے کہا جب تم بادشاہ کے پاس جانا تو میرا بھی ذکر کرنا تاکہ شاید مجھے بھی قید سے آزاد کردے چونکہ اس وقت یوسف نے خدا سے توسل نہیں کیا اور غیر خدا سے مدد طلب کی لہٰذا خدا نے یوسف کو وحی فرمائی: اے یوسف! کس نے تمہیں خواب میں دکھایا کہ سورج، چاند اور گیارہ ستارے تیرے سامنے سر بسجود ہیں؟

یوسف نے کہا: تو نے اے پروردگار

خدا نے فرمایا: کس نے تمہارے باپ کی نظر میں تم کو تمام بھائیوں کے درمیان محبوب و محترم بنایا؟

یوسف نے کہا: تو نے اے پروردگار

خدا نے فرمایا: کس نے کنویں میں تمہیں دعا کی تعلیم دی جس کے ذریعے کنویں سے نجات پیدا کی؟

یوسف نے کہا: تو نے اے پروردگار

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۴۴؛ قصص الانبیاء، جزائری، ص ۱۶۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خدا نے فرمایا: گہوارے میں بچے کو کس نے بات کرنے کی قوت وطاقت عطا کی تاکہ تیرے حق میں گواہی دے؟

یوسف نے کہا: تونے اے پروردگار

خدا نے فرمایا: کس نے تمہیں تعبیر خواب کی تعلیم دی؟

یوسف نے کہا: تونے اے پروردگار

خداوند عالم نے فرمایا: پس تم نے کیوں غیر خدا کی طرف ہاتھ بڑھایا اور میرے ایک بندے سے نصرت و مدد طلب کی اور امید لگائی کہ وہ تیری نجات کا وسیلہ قرار پائے جب کہ تمہیں معلوم ہے کہ تم اور وہ نوجوان اور جس سے تم دونوں نے امیدیں باندھ رکھی تھیں سب میرے بندے اور میری قدرت کے تحت ہیں اب اس غفلت سزا یہ ہے تم سات سال تک قید میں رہو۔

یوسف نے عرض کیا: (أسئلك بحق آبائی و اجدادی علیك الا فرجت عنی) خدایا میرے آباؤ و اجداد کا جو تجھ پر حق ہے اس کا واسطہ مجھے مشکلوں سے نجات عطا فرما۔ وحی الٰہی ہوئی اے یوسف تیرے آباؤ و اجداد کا میرے اوپر کیا حق ہے؟ اگر تیری مراد آدمؑ ہیں تو انہیں میں نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور اس میں اپنی روح پھونکی اور جنت میں انہیں اور ان کی زوجہ کو جگہ دی اور انہیں حکم دیا کہ اس شجر ممنوعہ کی طرف نہ جانا لیکن انہوں نے نافرمانی کی اور ترکِ اولیٰ کیا پھر توبہ کی اور مجھ سے مغفرت طلب کی اور میں نے ان کی توبہ قبول کرلی۔ اور اگر نوحؑ کے بارے میں کہتے ہو تو ہم نے انہیں اپنی مخلوقات کے درمیان سے منتخب کیا اور انہیں لوگوں کا پیغمبر بنا کر بھیجا اور جب قوم نے ان کی باتیں نہ سنیں اور معصیت کی تو انہوں نے مجھ سے قوم کی ہلاکت کے لئے دعا کی، میں نے ان کی دعاؤں کو قبول کرلیا اور نوحؑ اور ان کے ساتھیوں کو کشتی نجات میں قرار دیا اور ان کی قوم کو غرق کردیا اور

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اگر تم اپنے جد ابراہیمؑ کے حق کے بارے میں کہہ رہے ہو تو ہم نے انہیں مقام خلت پر فائز کیا اور نارِ نمرودی کو ان کے لئے گلزار بنا کر انہیں سلامتی عطا کی اور اگر تم اپنے والد یعقوبؑ کے متعلق کہہ رہے ہو تو ہم نے ان کو بارہ فرزند عطا کئے اور جب ان میں سے ایک ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تو صبر کا دامن ان کے ہاتھوں سے چھوٹ گیا اور شب و روز گریہ وزاری کرتے رہے اور سڑکوں اور راستوں پر بیٹھ کر مخلوقات سے میری شکایت کی پس تمہارے آباؤ واجداد میں سے کون مجھ پر حق رکھتا ہے؟

جبرئیلؑ نے کہا: اے یوسفؑ یہ دعا پڑھو: (أسئلك بمنّك العظيم و سلطانك القديم) جب یوسفؑ نے یہ دعا پڑھی تو عزیز مصر نے وہ خواب دیکھا جو ان کی نجات کا باعث بنا۔[1]

حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک دن داروغۂ زندان نے کہا اے یوسف میں تمہیں بہت چاہتا ہوں۔

یوسفؑ نے کہا: مجھ پر اب تک جو بھی بلا و مصیبت آئی ہے وہ محبت و دوستی ہی کی وجہ سے ہے میری پھوپھی بھی مجھے بہت چاہتی تھیں انہوں نے مجھ پر چوری کا الزام لگایا، میرے والد مجھے بہت چاہتے تھے اس لئے میرے بھائیوں نے مجھ سے حسد کیا اور مجھے ان بلاؤں میں گرفتار کر دیا، عزیز مصر کی بیوی نے مجھ سے محبت کی تو مجھے قید میں ڈلوا دیا۔

کہتے ہیں کہ یوسفؑ نے قید خانے میں خدا سے شکایت کی اور عرض کیا:

پروردگارا! خدایا! میں کس بناء پر قید خانے کا مستحق قرار پایا ہوں؟ خداوند عالم نے وحی فرمائی: اے یوسفؑ تم نے خود ہی قید خانے کا انتخاب کیا ہے جب تم نے کہا: (رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۴۶؛ قصص الانبیاء، جزائری، ص ۱۶۹؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۲۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یَدْعُونَنِی إِلَیْهِ) پروردگار یہ قید مجھے اس کام سے زیادہ محبوب ہے جس کی طرف یہ لوگ دعوت دے رہے ہیں۔[1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب یوسفؑ کے بھائیوں نے یوسفؑ کو کنویں میں ڈالا تو جبرئیل امینؑ کنویں میں یوسفؑ کے پاس آئے اور ان سے کہا: اے بیٹا کس نے تمہیں اس کنویں میں ڈالا ہے؟

یوسفؑ نے کہا: چونکہ میرے بابا مجھے بہت زیادہ عزیز رکھتے تھے اس لئے میرے بھائیوں نے مجھ سے حسد کیا اور مجھے کنویں میں ڈال دیا۔

جبرئیلؑ نے کہا: کیا تم کنویں سے باہر نکلنا چاہتے ہو؟

یوسفؑ نے کہا: اگر خدائے ابراہیمؑ واسحاقؑ ویعقوبؑ کی مرضی ہو۔

جبرئیلؑ نے کہا: خدائے ابراہیمؑ واسحاقؑ ویعقوبؑ تم سے فرماتا ہے کہ کہو: (اللّهم إنّي اسئلُك فانّ لك الحمد كلّه لا اله الا انت الحنّان المنّان بديع السّماوات و الأرض ذو الجلال و الاكرام [و] صلّ علىٰ محمّد و آل محمّد و اجعل من أمري فرجاً و مخرجاً و ارزقني من حيث أحتسب و من حيث لا أحتسب)

پس یوسفؑ نے خدا کو ان دعاؤں کے ذریعے پکارا اور خداوند عالم نے انہیں کنویں، عورتوں کے فریب سے نجات عطا کی اور مصر کی بادشاہت عطا کی جس کا انہیں گمان بھی نہ تھا۔[1]

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۴۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ (۹۳) وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ ۖ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ (۹۴) قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ (۹۵)

۹۳۔ "جاؤ میری قمیص لے کر جاؤ اور بابا کے چہرے پر ڈال دو کہ ان کی بصارت پلٹ آئے گی اور اس مرتبہ اپنے تمام گھر والوں کو ساتھ لے کر آنا۔"

۹۴۔ "اب جو قافلہ مصر سے روانہ ہوا تو ان کے پدر بزرگوار نے کہا کہ میں یوسف کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں اگر تم لوگ مجھے سٹھیایا ہوا نہ کہو۔"

۹۵۔ "ان لوگوں نے کہا کہ خدا کی قسم آپ ابھی تک اپنی پرانی گمراہی میں مبتلا ہیں۔"

حضرت یوسف علیہ السّلام کی قمیص

(اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ)

مفضل روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: یوسفؑ کی قمیص میں کیا اثر تھا کہ جب یعقوبؑ نے اپنی آنکھوں سے مس کیا تو ان کی آنکھوں کا نور واپس آگیا؟

میں نے عرض کیا: اے فرزند رسولؐ! مجھے نہیں معلوم۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۴۷ و ج ۹۳، ص ۱۸۶؛ قصص الانبیاء، جزائری، ص ۱۶۹؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۲۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

امام علیہ السلام نے فرمایا: جب نمرود نے چاہا کہ ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالے تو جبرئیل امینؑ نازل ہوئے اور انہیں بہشتی لباس پہنا دیا تاکہ گرمی و سردی انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے اور یہی لباس احتضار کے وقت حضرت ابراہیمؑ نے اسحاقؑ کے حوالے کر دیا اور اسحاقؑ نے اسے یعقوبؑ کو عطا کیا اور یعقوبؑ نے اُسے یوسفؑ کو پہنایا اور وہ مدتوں زیب تن کئے رہے پھر اسی لباس کو یوسفؑ نے اپنے والد کے پاس بھیجا، یعقوبؑ نے دور ہی سے اس کی خوشبو محسوس کر لی جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے: (إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ ۖ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ) میں یوسف کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں اگر تم لوگ مجھے سٹھیایا ہوا نہ کہو۔

میں نے عرض کیا: میری جان آپ پر قربان ہو! اس وقت وہ لباس کہاں اور کس کے پاس ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا: اِس وقت وہ لباس ان کی امت کے پاس ہے اور پیغمبروں کے پاس جو علم و علامات اور میراث پروردگار تھی سب کے سب حضرت محمد ﷺ کے حوالے کر دی اور ہم پیغمبر خاتم ﷺ کے وارث ہیں اور اس وقت وہ لباس ہمارے پاس ہے۔ حضرت یعقوبؑ فلسطین میں تھے اور قافلہ مصر سے روانہ ہو چکا تھا اور یعقوبؑ نے اس بہشتی لباس کی خوشبو محسوس کر لی تھی اور ہم ہی اس لباس کے وارث ہیں۔[1]

اسماعیل بن ہمام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے زمانے میں یہ قانون نافذ تھا کہ اگر کسی کے یہاں چوری ہوتی اور چور کو پکڑ لیتے تو صاحب مال اُسے اپنا غلام بنا لیتا تھا۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۴۸؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۲۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت یوسف علیہ السلام بچپن میں اپنی پھوپھی کے پاس ہی رہتے تھے اور ان کی پھوپھی بھی انہیں بہت زیادہ عزیز رکھتی تھیں جب حضرت یعقوبؑ نے چاہا کہ انہیں اپنے ساتھ لے جائیں تو یوسفؑ کی پھوپھی بہت زیادہ رنجیدہ و ناراض ہوئیں اور کہا: ٹھیک ہے میں اِسے بھیج دوں گی۔ حضرت اسحاقؑ کی یادگار ایک سنہرا طوق یا بیڑی یعقوبؑ کی بہن کے پاس موجود تھا جسے آپ نے لوگوں کی نظروں سے بچا کر یوسفؑ کی کمر میں باندھ دیا، جب یوسفؑ کو حضرت یعقوبؑ کے پاس لے گئے تو وہ حضرت یعقوبؑ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا میرا سنہرا طوق گم ہوگیا ہے آپ یوسفؑ کی جستجو کریں، کہیں انہوں نے تو نہیں چرا لیا ہے جب یوسفؑ کی تلاشی لی گئی تو ان کے کپڑے کے نیچے سے سنہرا طوق ملا اور اس طرح حیلہ وتدبیر سے دوبارہ یوسفؑ کو اپنے پاس روک لیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب بادشاہ کا سونے کا پیالہ بنیامین کے سامان سے نکلا تو یوسفؑ نے کہا: جس شخص کے سامان سے سلطنتی پیالہ نکلا ہے اس کی سزا کیا ہے؟

تو ان کے بھائیوں نے کہا: اس کی سزا یہ ہے کہ صاحب مال کا ایک سال غلام رہے اسی لئے ان کے بھائیوں نے کہا: (إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ) اگر اس نے چوری کی ہے تو اس کے بھائی نے بھی اس سے پہلے چوری کی تھی، یوسفؑ نے اپنے غم و غصہ کو دل ہی دل میں چھپائے رکھا اور ان سے کچھ نہیں کہا۔[1]

فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (۹۶) قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ (۹۷) قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۴۹؛ تفسیر عیاشی، ج ۲، ص ۱۸۶؛ علل الشرائع، ج ۲، ص ۵۰؛ عیون اخبار الرضا علیہ السلام، ج ۲، ص ۷۷؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۰۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ(۹۸)فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِنْ شَاءَ اللهُ آمِنِينَ(۹۹)وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ(۱۰۰)رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ(۱۰۱)ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ (۱۰۲)وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ(۱۰۳)

۹۶۔ "اس کے بعد جب بشیر نے آکر قمیص کو یعقوب کے چہرے پر ڈال دیا تو دوبارہ صاحب بصارت ہوگئے اور انہوں نے کہا کہ میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں خدا کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو۔"

۹۷۔ "ان لوگوں نے کہا: بابا جان اب آپ ہمارے گناہوں کے لئے استغفار کریں ہم یقیناً خطاکار تھے۔"

۹۸۔ "انہوں نے کہا: میں عنقریب تمہارے حق میں استغفار کروں گا کہ میرا پروردگار بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔"

۹۹۔ "اس کے بعد جب وہ لوگ یوسفؑ کے یہاں حاضر ہوئے تو انہوں نے ماں باپ کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور کہا کہ آپ لوگ مصر میں انشاء اللہ بڑے سکون و اطمینان کے ساتھ داخل ہوں۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۰۰۔ "اور انہوں نے والدین کو بلند مقام پر تخت پر جگہ دی اور سب لوگ یوسفؑ کے سامنے سجدے میں گر پڑے۔ یوسفؑ نے کہا کہ بابا یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے جسے میرے پروردگار نے سچ کر دکھایا ہے اور اس نے میرے ساتھ احسان کیا ہے کہ مجھے قید خانے سے نکال لیا اور آپ لوگوں کو گاؤں سے نکال کر مصر میں لے آیا جب کہ شیطان میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد پیدا کر چکا تھا بے شک میرا پروردگار اپنے ارادوں کی بہترین تدبیر کرنے والا اور صاحب علم اور صاحب حکمت ہے۔"

۱۰۱۔ "پروردگار تو نے مجھے ملک بھی عطا کیا اور خوابوں کی تعبیر کا علم بھی دیا تو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے اور دنیا و آخرت میں میرا ولی و سرپرست ہے مجھے دنیا سے فرمانبردار اٹھانا اور صالحین سے ملحق کر دینا۔"

۱۰۲۔ "پیغمبر یہ سب غیب کی خبریں ہیں جنہیں ہم وحی کے ذریعے آپ تک پہنچا رہے ہیں ورنہ آپ تو اس وقت نہ تھے جب وہ لوگ اپنے کام پر اتفاق کر رہے تھے اور یوسف کے بارے میں بری تدبیریں کر رہے تھے۔"

۱۰۳۔ "اور آپ کسی قدر کیوں نہ چاہیں انسانوں کی اکثریت ایمان لانے والی نہیں ہے۔"

برسوں فراق کے بعد باپ و بیٹے کی ملاقات

علی بن ابراہیم کہتے ہیں: جب یعقوبؑ کے بیٹے مصر واپس آئے اور یعقوبؑ نے یوسفؑ کی قمیص کو اپنے چہرے سے مس کیا تو ان کی آنکھوں کی روشنی واپس آگئی۔ یعقوبؑ اور ان کے اہل و عیال اس

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بیابان سے مصر کی جانب روانہ ہوئے اور اپنے فرزندوں سے فرمایا: (أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ) کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے ہو!

ان لوگوں نے یعقوبؑ سے کہا: (يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ) بابا جان! خدا سے ہمارے گناہوں کی مغفرت کی دعا کیجئے کہ ہم گناہگاروں میں سے ہیں۔

یعقوبؑ نے ان سے کہا: (سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ) میں سحر کے وقت دعا کروں گا کیونکہ پروردگار عالم سحر کے وقت دعا و استغفار قبول کرتا ہے۔ جب یعقوب علیہ السلام مع اہل و عیال مصر پہنچے تو یوسفؑ نے اپنا تاج سر پر رکھا اور تخت شاہی پر بیٹھ گئے اور ان کے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ ان کے والد انہیں اسی انداز میں دیکھیں۔ جب جناب یعقوبؑ قصر میں وارد ہوئے تو یوسفؑ فخر و مباہات کی بناء پر اپنی جگہ سے نہیں اُٹھے لیکن سب یوسف کے سامنے سجدہ ریز ہوگئے۔ یوسفؑ نے کہا: (يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ) اے بابا جان! یہ اسی خواب کی تعبیر ہے جو ہم نے دیکھا تھا جسے میرے پروردگار عالم نے سچ کر دکھایا ہے اور اس نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ اس نے مجھے قید سے آزاد کیا اور آپ لوگوں کو دور دراز جنگل سے نکال کر مصر پہنچایا جب کہ شیطان میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان اختلاف پیدا کر چکا تھا، بے شک میرا پروردگار ارادوں کی بہترین تدبیر کرنے والا اور صاحب علم اور صاحب حکمت ہے۔[1]

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۲۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یحییٰ بن اکثم نے حضرت موسیٰ مبرقع بن محمد بن علی بن موسیٰ علیہ السلام سے کچھ مسائل دریافت کئے اس وقت آپ نے ان مسائل کا حل حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے پوچھا ان مسائل میں سے ایک مسئلہ یہ تھا کہ خداوند عالم فرماتا ہے: (وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا) کیا یہ صحیح ہے کہ یعقوبؑ اور ان کے بیٹے یوسفؑ کے سامنے سجدہ کریں جب کہ حضرت یعقوبؑ پیغمبر تھے؟

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا: حضرت یوسفؑ کے لئے حضرت یعقوبؑ اور ان کی اولاد کے سجدہ کرنے میں کوئی عیب نہیں ہے کیونکہ یہ سجدہ یوسفؑ کے لئے نہیں تھا بلکہ حضرت یعقوبؑ اور ان کے بیٹوں کا یہ عمل خداوند عالم کی اطاعت اور یوسفؑ کی سلامتی کے لئے تھا جس طرح سے ملائکہ کا سجدہ حضرت آدم علیہ السلام کے لئے نہ تھا بلکہ خدا کی اطاعت اور حضرت آدمؑ کی سلامتی و خوش آمد کے لئے تھا۔

حضرت یعقوبؑ اور ان کے فرزند جن میں حضرت یوسفؑ بھی شامل تھے سب نے شکریہ کے عنوان سے خدا کا سجدہ کیا کیونکہ خدا نے تمام بھائیوں کو دوبارہ آپس میں ملا دیا تھا کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس موقع پر خود حضرت یوسفؑ فرماتے ہیں: (رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ) پروردگارا، تو نے مجھے حکومت عطا فرمائی اور مجھے خواب کی تعبیر سے آگاہ کیا ہے اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے تو دنیا و آخرت میں میرا ولی و سرپرست ہے خدایا میرا خاتمہ حق پر ہو اور مجھے صالحین سے ملحق کردے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جبرئیل امینؑ نازل ہوئے اور یوسفؑ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے یوسفؑ اپنے ہاتھوں کو کھولو جب یوسفؑ نے اپنا ہاتھ کھولا تو ان کی ہتھیلی سے ایک نور انگلیوں کے راستے نکل کر آسمان کی جانب چلا گیا۔

یوسفؑ نے کہا: اے جبرئیل یہ کیسا نور تھا؟

جبرئیلؑ نے کہا: یہ نبوت کا نور تھا چونکہ تم نے اپنے والد کا احترام نہیں کیا اس لئے خداوند عالم نے تمہارے صلب سے نکال دیا اور اس نور کو تمہارے صلب سے محو کرکے تمہارے بھائی لاوی کے صلب میں ڈال دیا کیونکہ جب تمہارے بھائیوں نے چاہا کہ تمہیں قتل کریں تو لاوی نے کہا: (لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ) یوسف کو قتل نہ کرو اور انہیں کنویں میں ڈال دو۔

لہٰذا خدا نے ان کے اس عمل کا شکرانہ ادا کیا اور جب یوسفؑ کے بھائیوں نے چاہا کہ مصر سے اپنے والد کی خدمت میں واپس جائیں اور یوسفؑ نے بنیامین کو قید کرلیا تھا تو اس وقت لاوی نے کہا: (فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللهُ لِي ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ) میں ہرگز اس سرزمین سے خارج نہیں ہوں گا یہاں تک کہ میرے والد مجھے اجازت دیں یا خداوند عالم میرے بارے میں کوئی فیصلہ کرے کہ وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ خداوند عالم نے ان کے اس عمل کا شکرانہ ادا کیا اسی لئے انبیائے بنی اسرائیل کو لاوی کی اولاد میں سے قرار دیا اور ان کا نسب یہ ہے: موسیٰ بن عمران بن یہصر بن واھث [واھب] بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے یوسفؑ سے کہا: اے میرے لال مجھے بتاؤ کہ جب تمہارے بھائیوں نے تمہیں مجھ سے جدا کیا تو تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یوسفؑ نے کہا: اے بابا جان! مجھے اس کے جواب سے معاف فرمایئے۔

یعقوبؑ نے کہا: کچھ تو بتاؤ۔

یوسفؑ نے کہا: بابا جان جب وہ لوگ مجھے کنویں کے پاس لے کر گئے تو مجھ سے کہا اپنا کُرتا اتار دو میں نے ان سے کہا: اے میرے بھائیو! خدا سے ڈرو اور مجھے برہنہ نہ کرو لیکن ان لوگوں نے مجھے چاقو دکھا کر خوفزدہ کر دیا اور کہا: اگر تم اپنا کُرتا نہیں اتاروگے تو اسی چاقو سے تمہارا سر قلم کر دیں گے۔ میں نے خوف کے مارے اپنا کُرتا اتار دیا تو ان لوگوں نے مجھے برہنہ حالت میں کنویں میں ڈال دیا۔

جیسے ہی یعقوب علیہ السلام نے یہ سنا تو ایک آہ کھینچی اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئے، جب ہوش آیا تو فرمایا: اے میرے لال اور بیان کرو۔

یوسفؑ نے کہا: بابا جان میں آپ کو ابراہیم و اسحاق و یعقوب کے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ مجھ سے اب اور نہ پوچھئے اس کے بعد یعقوب نے کچھ نہیں پوچھا۔[1]

زلیخا کا جوان ہونا

قحط کے زمانے میں جب عزیز مصر کا انتقال ہو گیا تو زلیخا کا دن فقر و فاقہ میں گذرنے لگا یہاں تک کہ وہ بھیک مانگنے پر مجبور ہو گئی اور جس زمانے میں یوسف علیہ السلام عزیز مصر ہوئے تھے لوگ

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۲۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انہیں عزیز مصر کہہ کر خطاب کرتے تھے، کچھ لوگوں نے زلیخا سے کہا: اگر تم عزیز کے راستے میں بیٹھ جاؤ اور ان سے مدد طلب کرو تو گھاٹے میں نہیں رہو گی۔

زلیخا نے کہا: مجھے ان سے شرم و حیا آتی ہے۔

لیکن لوگوں نے بہت اصرار کیا تو زلیخا یوسفؑ کے راستے میں آبیٹھیں، جب یوسفؑ اپنے شاہی شان و شوکت کے ساتھ وہاں سے گذرے تو زلیخا نے کہا: پاک و پاکیزہ ہے وہ ذات جس نے بادشاہوں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے غلام اور غلاموں کو اپنی اطاعت کی وجہ سے بادشاہ بنا دیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا: تم زلیخا تو نہیں ہو؟

اس نے کہا: ہاں میں زلیخا ہوں۔

حضرت یوسفؑ نے کہا: کیا مجھ پر تیرا کوئی حق ہے؟

زلیخا: کیا تم میرا مذاق اڑا رہے ہو؟ مجھے میرے بڑھاپے پر چھوڑ دو۔

حضرت یوسفؑ نے کہا: میں مذاق نہیں کر رہا ہوں۔

پھر یوسف علیہ السلام نے حکم دیا کہ اسے بیت الشرف میں لایا جائے۔ اس وقت زلیخا بہت بوڑھی ہو چکی تھی، حضرت یوسفؑ نے اس سے کہا: کیا تم نے میرے ساتھ اس طرح کا سلوک نہیں کیا تھا؟

زلیخا نے کہا: اے پیغمبر خدا! مجھے ملامت نہ کیجئے کیونکہ میں کچھ ایسی چیزوں میں مبتلا ہو گئی تھی کہ کوئی بھی اس میں مبتلا نہیں تھا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت یوسفؑ: وہ چیزیں کیا ہیں؟

زلیخا: میں آپ کی محبت میں گرفتار ہو گئی تھی کہ خداوند عالم نے دنیا میں آپ کے جیسا کسی کو نہیں پیدا کیا ہے اور اپنے حسن و جمال میں مبتلا ہو گئی تھی کیونکہ پورے مصر میں مجھ سے زیادہ خوبصورت اور مالدار عورت نہیں تھی حالانکہ میں نے مال و جمال دونوں کو گنوا دیا ہے اور یہ کہ میں ایسے شخص کی زوجیت میں آگئی تھی جس میں جنسی توانائی نہ تھی۔

حضرت یوسفؑ: تمہاری کیا حاجت ہے؟

زلیخا: آپ خدا سے دعا کیجئے کہ میری جوانی دوبارہ پلٹا دے۔

یوسف علیہ السلام نے دعا کی اور پروردگار عالم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ خدایا زلیخا کی جوانی پلٹا دے۔ زلیخا کی جوانی پلٹ آئی وہ دوبارہ جوان ہو گئیں پھر یوسفؑ نے ان سے شادی کر لی تو انہیں باکرہ پایا کیونکہ اس کے شوہر عزیز مصر جنسی قوت سے محروم تھے۔[1]

ابی الجارود امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے (قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا) کی تفسیر کے بارے میں فرمایا: یوسفؑ کی محبت نے زلیخا کو اندھا بنا دیا تھا اور لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہنے لگی تھیں اور یوسفؑ کے علاوہ انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ یہاں "حجاب" کے معنی "شغاف" اور "شغاف" کے معنی "حجاب قلب" کے ہیں۔[2]

---

[1] بحار الانوار، ج ۱۲، ص ۲۵۱؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۲۷

[2] ۔ بحار الانوار، ج ۴، ص ۲۲۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

علی بن ابراہیم کہتے ہیں: اس وقت خداوند عالم اپنے پیغمبرؐ سے فرماتا ہے: (ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ) یہ غیب کی باتیں ہیں جو تمہاری طرف وحی کر رہا ہوں کیونکہ تم ان کے پاس نہ تھے جس وقت وہ لوگ سازشیں رچ رہے تھے۔[1]

پھر فرمایا: (وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ) اور آپ کسی قدر کیوں نہ چاہیں انسانوں کی اکثریت ایمان لانے والی نہیں ہے۔

وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ(۱۰۵)وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ(۱۰۶)

۱۰۵۔ "اور زمین و آسمان میں بہت سی نشانیاں ہیں جن سے لوگ گذر جاتے ہیں اور کنارہ کش ہی رہتے ہیں۔"

۱۰۶۔ "اور ان میں اکثریت خدا پر ایمان بھی لاتی ہے تو شرک کے ساتھ۔"

(وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ)

اس آیت میں (آيَةٍ) سے مراد چاند و سورج کا گرہن، زلزلہ اور گرجنے والی بجلی ہے۔

(وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ) اس آیت میں شرک سے مراد، اطاعت میں شرک ہے۔

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۳۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فضیل کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت (وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ) کی تفسیر کے بارے میں فرمایا: شرک سے مراد اطاعت میں شرک ہے عبادت میں شرک نہیں ہے اور لوگ جو گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں تو یہ وہی اطاعت میں شرک ہے کیونکہ گنہگاروں نے خدا کی نافرمانی کرکے شیطان کی اطاعت کی ہے اور خداوند عالم کی اطاعت میں دوسرے کو شریک قرار دیا ہے اور اس کے معنی عبادت میں شرک قرار دینا نہیں ہے کہ غیر خدا کی عبادت کرتے تھے۔[1]

قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (۱۰۸)

۱۰۸۔ "آپ کہہ دیجئے کہ یہی میرا راستہ ہے کہ میں بصیرت کے ساتھ خدا کی طرف دعوت دیتا ہوں اور میرے ساتھ میرا اتباع کرنے والا بھی ہے اور خدا پاک و بے نیاز ہے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔"

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آیت "قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي" کی تفسیر میں فرمایا: آیت میں " أنا " سے مراد پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفس مبارک ہے اور "مَنِ اتَّبَعَه" سے مراد علی بن ابی طالب اور اہل بیت علیہم السلام ہیں۔[2]

---

[1] ۔ تفسیر عیاشی، ج ۲، ص ۲۰۰؛ تفسیر برہان، ج ۲، ص ۲۳۳

[2] بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۱۵ و ج ۳۶، ص ۵۱، تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۳۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

علی بن اسباط کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے عرض کیا: اے میرے آقا چونکہ آپ کا سن مبارک کم ہے اس لئے لوگ آپ کی امامت کا انکار کر رہے ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا یہ لوگ اس آیت پر توجہ نہیں کرتے کہ خدا نے پیغمبر اسلام ﷺ سے فرمایا: (قُلْ هٰذِهٖ سَبِيلِي أَدْعُوإِلَى اللهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي) کہ علی علیہ السلام کے علاوہ کسی نے بھی ان کی پیروی نہیں کی حالانکہ ان کی عمر مبارک اس وقت نو سال تھی اور میری عمر بھی نو سال ہے۔[1]

حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَشَاءُ ۖ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ (۱۱۰)

۱۱۰۔ "یہاں تک کہ جب ان کے انکار سے مرسلین مایوس ہونے لگے اور ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ ان سے جھوٹا وعدہ کیا گیا ہے تو ہماری مدد مرسلین کے پاس آگئی اور ہم نے جن لوگوں کو چاہا انہیں نجات دیدی اور ہمارا عذاب مجرم قوم سے پلٹایا نہیں جاسکتا ہے۔"

(حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا)

ابو بصیر کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور وہ گمان کرتے ہیں کہ شیاطین ان کے سامنے ملائکہ کی شکل میں نازل ہوئے ہیں۔

---

[1] تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۴۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۗ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (۱۱۱)

۱۱۱۔ "یقیناً ان کے واقعات میں صاحبان عقل کے لئے سامانِ عبرت ہے اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جسے گھڑ لیا جائے یہ قرآن پہلے کی تمام کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے اور اس میں ہر شئے کی تفصیل ہے اور صاحبان ایمان قوم کے لئے ہدایت اور رحمت بھی ہے۔"

(لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ) یعنی صاحبان عقل۔

(مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ) یعنی قرآن۔

(وَلَٰكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ) یعنی انبیاء کی کتابوں سے (وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ) اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔[1]

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تفسیر سورۂ رعد

۱۳۔ سورۂ رعد مکہ میں نازل ہوا ہے اور اس میں ۴۳/آیتیں ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓمّٓرٰ ۚ تِلۡكَ آيَاتُ الۡكِتَابِ ؕ وَالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَـقُّ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ(۱) اللّٰهُ الَّذِىۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجۡرِىۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ يُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّكُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ(۲) وَهُوَ الَّذِىۡ مَدَّ الۡاَرۡضَ وَجَعَلَ فِيۡهَا رَوَاسِىَ وَاَنۡهٰرًا ؕ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيۡهَا زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ ؕ يُغۡشِى الَّيۡلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ (۳)

۱۔ "(الٓمّٓرٰ) یہ کتاب خدا کی آیتیں ہیں اور جو کچھ بھی آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ سب برحق ہے لیکن لوگوں کی اکثریت ایمان لانے والی نہیں ہے۔"

۲۔ "اللہ ہی وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر کسی ستون کے بلند کر دیا ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اس کے بعد اس نے عرش پر اقتدار قائم کیا اور آفتاب و ماہتاب کو مسخر بنایا کہ سب ایک معینہ مدت تک چلتے رہیں گے وہی تمام امور کی تدبیر کرنے والا ہے اور اپنی آیات کو مفصل طور سے بیان کرتا ہے کہ شاید تم لوگ پروردگار کی ملاقات کا یقین پیدا کر لو۔"

۳۔ "وہ خدا وہ ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں اٹل قسم کے پہاڑ قرار دیئے اور نہریں جاری کیں اور ہر پھل کا جوڑا قرار دیا وہ رات کے پردے سے دن کو ڈھانک دیتا ہے اور اس میں صاحبان فکر و نظر کے لئے بڑی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(المر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ ۗ وَالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا) یعنی بغیر کسی ستون کے اسے دیکھ رہے ہیں۔[1]

(ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ------ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ) یہ آیتیں محکمات میں سے ہیں۔

وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (۴) وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (۵) وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ ۗ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ (۶)

۴۔ "اور زمین کے متعدد ٹکڑے آپس میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور انگور کے باغات ہیں اور زراعت ہے اور کھجوریں ہیں جن میں بعض دو شاخ کی ہیں اور بعض ایک شاخ کی ہیں اور سب ایک ہی پانی سے سینچے جاتے ہیں اور ہم بعض کو بعض پر کھانے میں ترجیح دیتے ہیں اور اس میں بھی صاحبان عقل کے لئے بڑی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔"

۵۔ "اور اگر تمہیں کسی بات پر تعجب ہے تو تعجب کی بات ان لوگوں کا یہ قول ہے کہ کیا ہم خاک ہو جانے کے بعد بھی نئے سرے سے دوبارہ پیدا کئے جائیں گے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۴۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اپنے پروردگار کا انکار کیا ہے اور انہیں کی گردنوں میں طوق ڈالے جائیں گے اور یہی اہل جہنم ہیں اور اسی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔"

۶۔ "اور اے رسول یہ لوگ آپ سے بھلائی سے پہلے ہی برائی (عذاب) چاہتے ہیں جب کہ ان سے پہلے بہت سی عذاب کی نظیر گذر چکی ہیں اور آپ کا پروردگار لوگوں کے لئے ان کے ظلم پر بخشنے والا بھی ہے اور بہت سخت عذاب کرنے والا بھی ہے۔"

(وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ) یعنی بعض بعض سے متصل ہیں۔

(وَجَنَّاتٌ مِنْ أَعْنَابٍ) اعناب سے مراد باغ و گلستان ہیں۔

(وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ) صنوان یعنی وہ کھجوریں جو دو شاخ والی ہیں۔

(وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ) جن میں سے بعض پھل میٹھے اور بعض کھٹے اور بعض ترش ہیں حالانکہ سب کی سینچائی ایک ہی پانی سے ہوئی ہے۔(إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ) پھر خداوند عالم قریش کے دہریوں کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے (وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ) اور اگر تمہیں کسی چیز پر تعجب ہے تو ان کی باتوں پر تعجب کرو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم خاک میں مل جانے کے بعد بھی دوبارہ پیدا کئے جائیں گے؟

پھر ارشاد ہوتا ہے: (أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ) یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے عذاب الٰہی کا حقدار بننے میں جلدی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کردی پھر خداوند عالم فرماتا ہے: (وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ) اس آیت میں "مَثُلَات" سے مراد عذاب ہے۔[1]

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۗ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (۷)

۷۔ "اور یہ کافر کہتے ہیں کہ ان کے اوپر (ہماری مطلوبہ) کوئی نشانی کیوں نہیں نازل ہوتی تو آپ کہہ دیجئے کہ میں صرف ڈرانے والا ہوں اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی اور رہبر ہے۔"

ابو بصیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "منذر" رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور "ہادی" امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور ان دو ہستیوں کے بعد ائمہ علیہم السلام ہیں اور یہی قول پروردگار ہے کہ فرماتا ہے: (وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ) یعنی ہر زمانے میں قوم کی ہدایت و رہبری کے لئے ایک امام ہے۔[2] یہ قول پروردگار ان لوگوں کے قول کو باطل کرتا ہے جو ہر زمانے میں امام ہونے کی نفی کرتے ہیں کیونکہ زمین کبھی بھی حجت خدا سے خالی نہیں ہوگی۔ امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں: زمین کبھی بھی امام و حجت سے خالی نہیں ہوگی چاہے وہ امام ظاہر ہو کہ لوگ اُسے دیکھیں یا یہ کہ لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہو کیونکہ اگر زمین امام سے خالی ہوگی تو خدا کی بندوں پر حجت ختم ہو جائے گی۔[3]

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۴۴

[2]۔ تاویل الآیات الظاہرۃ، ص ۲۳۶

[3]۔ بحار الانوار، ج ۲۳، ص ۲۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(هُدیٰ) قرآن میں ہدیٰ کے مختلف معنی ہیں جن میں سے ایک ائمہ اطہار علیہم السلام مراد ہیں جیساکہ خداوند عالم فرماتا ہے: (وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ) یعنی امام ظاہر وآشکار۔(هُدیٰ) "بیان" کے معنی میں بھی وارد ہوا ہے جیساکہ ارشاد ہوتا ہے: (أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ)[1] یعنی ان کے لئے بیان نہیں ہوا؛ پھر ارشاد احدیت ہوتا ہے: (وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ)[2] یعنی ہم نے ان کے لئے بیان کردیا جس کی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔اس کے ایک اور معنی ثواب کے ہیں جیساکہ ارشاد ہوتا ہے: (وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ)[3] یعنی ہم انہیں ثواب دیں گے۔(هُدیٰ) کے ایک معنی نجات کے بھی ہیں چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے: (قَالَ كَلَّا ۖ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ)[4] یعنی عنقریب نجات دیں گے۔اور اسی طرح (هُدیٰ) کے معنی دلالت ورہنمائی کے بھی ہیں کہ ارشاد قدرت ہوتا ہے: (وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ)[5] یعنی میں تیری ہدایت وراہنمائی کروں گا۔[6]

اللهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ (۸)

۸۔ "اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہر عورت کے شکم میں کیا ہے اور اس کے رحم میں کیا کمی اور زیادتی ہوتی رہتی ہے اور ہر شئ کی اس کے نزدیک ایک مقدار معین ہے۔"

---

[1] ۔ سورۂ سجدہ، آیت ۲۶

[2] ۔ سورۂ فصلت، آیت ۱۷

[3] ۔ سورۂ عنکبوت، آیت ۶۹

[4] ۔ سورۂ شعراء، آیت ۶۲

[5] ۔ سورۂ نازعات، آیت ۱۹

[6] ۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۴۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(اللهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ) (مَا تَغِيضُ) یعنی مدت سے پہلے جو سقط ہو جاتا ہے اور (مَا تَزْدَادُ) یعنی مدت حمل نو مہینہ ہے اور جو بھی عورت حمل کے دوران حیض دیکھے تو اس کی مدت حمل میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وضع حمل کی مدت نو مہینے سے آگے بڑھ جاتی ہے۔[1]

سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ (۱۰)

۱۰۔ "اس کے نزدیک تم میں کے سب برابر ہیں جو بات آہستہ کہے اور جو بلند آواز سے کہے اور جو رات میں چھپا رہے اور دن میں چلتا رہے۔"

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے (سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ) کی تفسیر میں فرمایا: خداوند عالم کے نزدیک پوشیدہ و آشکار مساوی ہیں اور دونوں پر مساوی علم رکھتا ہے۔

(مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ) اس آیت میں "مُسْتَخْف" سے مراد نصف شب ہے۔

علی بن ابراہیم (وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ) کی تفسیر کے بارے میں کہتے ہیں: جو کچھ زمین کے نیچے ہے اور اسی لئے وہ سب خدا کے سامنے ہے اور ہر ایک کا اُسے علم ہے۔[2]

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۵۳

[2]۔ بحار الانوار، ج ۴، ص ۲۵۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللهِ ۗ إِنَّ اللهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۗ وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَالٍ (۱۱)

۱۱۔ "اس کے لئے سامنے اور پیچھے سے محافظ طاقتیں ہیں جو حکم خدا سے اس کی حفاظت کرتی ہیں اور خدا کسی قوم کے حالات کو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے کو تبدیل نہ کرلے اور جب خدا کسی قوم پر عذاب کا ارادہ کرلیتا ہے تو کوئی ٹال نہیں سکتا ہے اور نہ اس کے علاوہ کوئی کسی کا والی و سرپرست ہے۔"

روایت میں ہے کہ آیت (لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللهِ) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے تلاوت کی گئی تو حضرتؑ نے قاری سے فرمایا: کیا تم عرب نہیں ہو؟ کس طرح "مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ" ہوگا جب کہ معقبات کے معنی پشت کے ہیں نہ سامنے کے۔

اس شخص نے کہا: میری جان آپ پر قربان ہو پس یہ آیت کس طرح سے ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: آیت اس طرح نازل ہوئی ہے: (لَهُ مَعَقِّبَاتٌ مِنْ خَلْفِهِ و رقيب مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللهِ) اور اگر امر الٰہی کے تحفظ کی کچھ قدرت کسی کو حاصل ہے تو وہ ملائکہ ہیں جو لوگوں کے موکل و محافظ ہیں۔[1]

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۵۶، ص ۱۷۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آیت (لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللهِ) کی تفسیر میں فرمایا: خدا کے حکم سے ملائکہ انسان کی حفاظت کرتے ہیں چاہے وہ کنویں میں گرے یا اس پر دیوار گرے یا دوسرا کوئی حادثہ پیش آئے یہاں تک کہ حتمی تقدیر کا وقت آ پہنچے کہ ایسے موقع پر وہ ملائکہ کنارے ہٹ جاتے ہیں اور اسے حوادث کے حوالے کر دیتے ہیں۔ وہ دو فرشتے ہیں جو انسان کی رات میں حفاظت کرتے ہیں اور دو ہی فرشتے ہیں جو دن میں اس کی حفاظت کرتے ہیں اور یہ باری باری اپنا وظیفہ انجام دیتے رہتے ہیں۔[1]

(إِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَالٍ) آیت میں "مِنْ وَالٍ" سے مراد یہ ہے کہ ان سے عذاب کو دور کرے۔[2]

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ (۱۲) وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ (۱۳)

۱۲۔ "وہی خدا ہے جو تمہیں ڈرانے اور لالچ دلانے کے لئے بجلیاں دکھاتا ہے اور پانی سے لدے ہوئے بوجھل بادل ایجاد کرتا ہے۔"

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۵۶، ص ۱۷۹، ج ۶۷، ص ۱۵۶؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۵۵

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۵۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۳۔ "گرج اس کی حمد کی تسبیح کرتی ہے اور فرشتے اس کے خوف سے حمد و ثناء کرتے رہتے ہیں اور وہ بجلیوں کو بھیجتا ہے تو جس تک چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے اور یہ لوگ اللہ کے بارے میں کج بحثی کر رہے ہیں جب کہ وہ بہت مضبوط قوت اور عظیم طاقت والا ہے۔"

(هُوَ الَّذِی یُرِیکُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا) یعنی ایک گروہ کو ڈراتے ہیں اور دوسرے گروہ کو لالچ و امید دلاتے ہیں۔(وَیُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ) یعنی زمین سے اوپر لے جاتا ہے۔(وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ) وہ فرشتہ جو بادلوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتا ہے۔(وَالْمَلَائِکَةُ مِنْ خِیفَتِهِ وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیبُ بِهَا مَنْ یَشَاءُ وَهُمْ یُجَادِلُونَ فِی اللهِ وَهُوَ شَدِیدُ الْمِحَالِ) آیت میں (شَدِیدُ الْمِحَالِ) سے مراد اس کا شدید غضب و غصہ ہے۔[1]

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۖ وَالَّذِینَ یَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا یَسْتَجِیبُونَ لَهُمْ بِشَیْءٍ إِلَّا کَبَاسِطِ کَفَّیْهِ إِلَى الْمَاءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ۚ وَمَا دُعَاءُ الْکَافِرِینَ إِلَّا فِی ضَلَالٍ (۱۴)

۱۴۔ "برحق پکارنا صرف خدا ہی کا پکارنا ہے اور جو لوگ اس کے علاوہ دوسروں کو پکارتے ہیں وہ ان کی کوئی بات قبول نہیں کر سکتے سوائے اس شخص کے مانند جو پانی کی طرف ہتھیلی پھیلائے ہو کہ منہ تک پہنچ جائے اور وہ پہنچنے والا نہیں ہے اور کافروں کی دعا ہمیشہ گمراہی میں رہتی ہے۔"

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے اس آیت "وَالَّذِینَ یَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا یَسْتَجِیبُونَ لَهُمْ بِشَیْءٍ إِلَّا کَبَاسِطِ کَفَّیْهِ إِلَى الْمَاءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ) کی تفسیر میں فرمایا: یہ ایک محاورہ ہے اور خداوند عالم نے ان لوگوں کے لئے مثال دی ہے جو بتوں کی پرستش کرتے

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۶۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہیں وہ لوگ خدائے واحد کے علاوہ کسی دوسرے خدا کی عبادت کرتے تھے کہ ان کے خدا نہ ان کی دعاؤں کو سنتے تھے نہ ہی انہیں کوئی فائدہ پہنچاتے تھے ان کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کوئی پانی کی طرف دور سے ہاتھ پھیلائے اور پینے کے لئے منہ کھول لے اور انتظار کرتا رہے کہ پانی اس کی طرف آئے لیکن وہ پانی اس تک نہیں پہنچنے والا ہے۔[1]

(وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ) اس آیت میں (فِي ضَلَالٍ) سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ باطل پرست ہیں۔

قابیل پر عذابِ الٰہی کا تسلسل

جابر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتؑ نے فرمایا: ایک شخص پیغمبر اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: اے رسول خداؐ میں نے ایک عجیب منظر دیکھا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا: تم نے کیا دیکھا ہے؟

اس نے کہا: میرے ساتھ ایک مریض تھا میں احقاف کے کنویں سے اس کے لئے پانی لانے گیا جب صحرا سے ہوتا ہوا کنویں کے پاس پہنچا اور چاہا کہ اپنی مشک کو کنویں میں ڈالوں تو اچانک میں نے دیکھا کہ آسمان سے زنجیر کی طرح سے کوئی چیز نیچے آئی اور ایک فریاد سنائی دی کہ اے مرد مجھے سیراب کر ورنہ میں ابھی شدت پیاس سے مر جاؤں گا، میں نے اپنا سر اٹھایا اور چاہا کہ اس کو پانی سے سیراب کروں تو دیکھا کہ ایک شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے جیسے ہی میں نے پانی کا پیالہ اس کی طرف بڑھایا

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۱۵ و ج ۶۸، ص ۱۱۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فوراً اُسے اوپر اٹھا لیا گیا اور سورج کے سامنے الٹا لٹکا دیا گیا، میں دوبارہ مشک بھرنے لگا اور پھر وہی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی میں نے پھر پیالہ بھرا اور اس کی طرف لے کر بڑھا تو پہلے کی طرح دوبارہ اُسے پانی سے دور کر دیا گیا تیسری مرتبہ پھر وہی آواز سنائی دی لیکن میں نے اس مرتبہ کوئی توجہ نہ کی اور اپنی مشک بھر کر منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔

پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: وہ شخص حضرت آدمؑ کا بیٹا قابیل ہے جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا تھا اس لئے وہ اس عذاب میں مبتلا ہے اب چاہے وہ کتنی بھی دعا کرے یا کچھ بھی طلب کرے اس کی دعا قبول نہیں ہو گی بلکہ سوائے نقصان کے کچھ حاصل نہیں ہو گا پھر آپؐ نے اس واقعے کی تائید کے لئے مذکورہ بالا آیت کی تلاوت فرمائی۔[1]

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ (۱۵)

۱۵۔ "اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان والے ہنسی خوشی یا زبردستی سجدہ کر رہے ہیں اور صبح و شام ان کے سائے بھی سجدہ کناں ہیں۔"

(وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ) اس آیت میں (اَلْآصَال) سے مراد عشاء کے وقت سجدہ ہے پھر فرمایا: مومن کا سایہ شوق و رغبت سے سجدہ کرتا ہے اور کافر کا سایہ جبر و اکراہ کے ساتھ اور وہ سایہ بڑھنے، کھڑے ہونے، چلنے اور کم و زیادہ ہونے کے وقت سجدہ کرتا ہے۔[2]

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۶، ص ۲۹۱، و ج ۱۱، ص ۲۳۲؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۶۱

[2]۔ بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۱۵، و ج ۸۲، ص ۱۴۴؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۶۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آیت (وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا) کی تفسیر میں فرمایا: آسمان پر ملائکہ اختیار و شوق سے خدا کا سجدہ کرتے ہیں اسی طرح روئے زمین پر جو لوگ مسلمان پیدا ہوئے ہیں وہ بھی اختیار اور شوق و رغبت سے سجدہ کرتے ہیں لیکن جو شخص مجبورا مسلمان ہوا ہو تو وہ بے رغبتی اور کراہت کے ساتھ سجدہ کرتا ہے اور جو شخص خدا کو سجدہ نہیں کرتا تو اس کا سایہ صبح و شب خدا کا سجدہ کرتا ہے۔[1]

قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللّٰهُ ۚ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ ۗ أَمْ جَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (۱۶) أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَابِيًا ۚ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِثْلُهُ ۚ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ (۱۷) لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ ۚ أُولٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ (۱۸) أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ (۱۹)

۱۶۔ "پیغمبر کہہ دیجئے کہ بتاؤ کہ زمین و آسمان کا پروردگار کون ہے اور بتا دیجئے کہ اللہ ہی ہے اور کہہ دیجئے کہ تم لوگوں نے اس کو چھوڑ کر ایسے سرپرست اختیار کئے ہیں جو خود اپنے نفع و نقصان کے

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۸۲، ص ۱۲۴؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۶۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مالک نہیں ہیں اور کہئے کہ کیا اندھے اور بینا ایک جیسے ہو سکتے ہیں یا نور و ظلمت برابر ہو سکتے ہیں یا ان لوگوں نے اللہ کے لئے ایسے شریک بنائے ہیں جنہوں نے اسی کی طرح کی کائنات خلق کی ہے اور ان پر خلقت مشتبہ ہو گئی ہے کہہ دیجئے کہ اللہ ہی ہر شئے کا خالق ہے اور وہی یکتا اور سب پر غالب ہے۔"

۱۷۔ "اس نے آسمان سے پانی برسایا تو وادیوں میں بقدر ظرف بہنے لگا اور سیلاب میں جوش کھا کر جھاگ آگیا اور اس دھات سے بھی جھاگ پیدا ہو گیا جسے آگ پر زیور یا کوئی دوسرا سامان بنانے کے لئے پگھلاتے ہیں اسی طرح پروردگار حق و باطل کی مثال بیان کرتا ہے کہ جھاگ خشک ہو کر فنا ہو جاتا ہے اور جو لوگوں کو فائدہ پہنچانے والا ہے وہ زمین میں باقی رہ جاتا ہے اور خدا اسی طرح مثالیں بیان کرتا ہے۔"

۱۸۔ "جو لوگ پروردگار کی بات کو قبول کر لیتے ہیں ان کے لئے نیکی ہے اور جو اس کی بات کو قبول نہیں کرتے انہیں زمین کے سارے خزانے بھی مل جائیں اور اسی قدر اور بھی مل جائیں تو یہ بطور فدیہ دیدیں گے لیکن ان کے لئے بدترین حساب ہے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔"

۱۹۔ "کیا وہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا سب برحق ہے وہ اس کے جیسا ہو سکتا ہے جو بالکل اندھا ہے (ہرگز نہیں) اس بات کو صرف صاحبان عقل ہی سمجھ سکتے ہیں۔"

(قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللهُ ۚ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ) یعنی مومن و کافر۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ اس آیت میں (الظُّلُمَات) سے مراد کفر اور (النُّور) سے مراد ایمان ہے۔[1]

(أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا) فرمایا: بوڑھا اپنی بزرگی کے اعتبار سے اور چھوٹا اپنی کمسنی کے اعتبار سے (فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَابِيًا ۚ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِثْلُهُ) اور ہر ندی و نالے سے بقدر ظرف سیل جاری ہوا پس سیل سے جھاگ پیدا ہوا اور اس دھات سے بھی جھاگ پیدا ہو گیا جسے آگ پر زیور یا کوئی دوسرا سامان بنانے کے لئے پگھلاتے ہیں۔

(أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً) فرمایا: یعنی حق آسمان سے نازل ہوتا ہے اور لوگوں کے قلوب اپنے ظرف کے اعتبار سے اسے اپنے لئے حاصل کرتے ہیں۔ پس صاحب یقین اپنے یقین کی مقدار بھر اور صاحب شک اپنے شک کی مقدار بھر اس سے استفادہ کرتے ہیں۔

(مَاء) سے مراد حق ہے۔(أَوْدِيَة) سے مراد قلوب ہیں۔(السَّيْل) سے مراد ہَوا ہے۔

(زَبَدًا) سے مراد باطل ہے۔(حِلْيَةٍ وَ مَتَاعٍ) سے مراد بھی حق ہے۔

خداوند عالم فرماتا ہے: (كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ) آیت میں "زَبَد" سے مراد آلاتِ زیور کی خباثت مراد ہے جو باطل ہے اور "مَتَاع و حِلْيَة" سے مراد حق ہے اب اگر کسی کے پاس کوئی باطل شئ پہنچے اور دنیا ہی میں اس کی خوبصورتی پلید ہو جائے پھر اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال روز قیامت باطل کی

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۶۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پیروی کرنے والے کا ہوگا جو اپنے باطل اعمال سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کر پائے گا لیکن حیلۃ اور متاع جو کہ حق ہے اگر دنیا میں کسی کو حاصل ہو جائے اور وہ اس سے فائدہ اٹھائے تو بالکل اسی طرح وہ قیامت کے دن بھی اس سے فائدہ اٹھائے گا (كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ) اور خداوند عالم اسی طرح مثالیں بیان کرتا ہے۔[1]

علی بن ابراہیم اس آیت (قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللّٰهُ) کی تفسیر کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ آیت محکمات میں سے ہے۔(أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَابِيًا) آیت میں (رَابِيًا) سے مراد یعنی بلند ہے۔(وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ) یعنی اس سے جواہرات نہیں نکلتے اور یہ صرف ایک مثال ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ حق مومنوں کے دل میں محکم ہو جاتا ہے لیکن کافروں کے دل میں محکم نہیں ہوتا۔(كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً) آیت میں "جُفَاءً" سے مراد یہ ہے کہ باطل ہو جاتا ہے۔ (وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ) یہ مومنین و مشرکین کے لئے مثالیں ہیں۔

(كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ ۚ أُولٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ) مومن جب بھی کوئی حدیث سنتا ہے تو وہ حدیث اس کے دل و دماغ میں نقش ہو جاتی ہے اور وہ اس پر عمل کرتا ہے اور ایمان رکھتا ہے جیسے پانی زمین کے اندر جذب ہوتا ہے اور گھاس

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۶۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پھوس اور پودے اگنے لگتے ہیں اور جن چیزوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے اس کی مثال جھاگ جیسی ہے جسے ہوائیں اپنے تھپیڑوں سے فنا کر دیتی ہیں۔[1] (وَبِئْسَ الْمِهَادُ) یعنی ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

پھر ارشاد ہوتا ہے: (أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ) یعنی صاحبان عقل۔[2]

الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ (۲۰) وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ (۲۱) وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ (۲۲) جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ (۲۳) سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ۚ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (۲۴) وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۙ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ (۲۵)

۲۰۔ "جو عہد خدا کو پورا کرتے ہیں اور عہد شکنی نہیں کرتے ہیں۔"

۲۱۔ "اور جو ان تعلقات کو قائم رکھتے ہیں جنہیں خدا نے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے اور اس سے ڈرتے رہتے ہیں اور بدترین حساب سے خوفزدہ رہتے ہیں۔"

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۶۳

[2] ۔ بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۱۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۲۔ "اور جنہوں نے مرضی خدا حاصل کرنے کے لئے صبر کیا ہے اور نماز قائم کی ہے اور ہمارے رزق میں سے خفیہ و علانیہ انفاق کیا ہے اور جو نیکی کے ذریعے برائی کو دفع کرتے رہتے ہیں آخرت کا گھر انہیں کے لئے ہے۔"

۲۳۔ "یہ ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن میں یہ خود اور ان کے آباؤ و اجداد اور ازواج و اولاد میں سے سارے نیک بندے داخل ہوں گے اور ملائکہ ان کے پاس ہر دروازے سے حاضری دیں گے۔"

۲۴۔ "کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو کہ تم نے صبر کیا اور اب آخرت کا گھر تمہاری بہترین منزل ہے۔"

۲۵۔ "اور جو لوگ عہد خدا کو توڑ دیتے ہیں اور جن سے تعلقات کا حکم دیا گیا ہے ان سے قطع تعلقات کر لیتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں ان کے لئے لعنت اور بدترین گھر ہے۔"

(الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ)

محمد بن فضیل روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: آلِ محمد کا رحم عرشِ الٰہی سے متصل ہے اور کہتے ہیں: (اللھم صل من وصلنی و اقطع من قطعنی) "خدایا جو بھی ہم سے متمسک ہو اس پر رحمت نازل فرما اور جو ہم سے قطع تعلق کرلے تو بھی اس سے قطع رحم کرلے۔" اور یہ دعا ہر طرح کے رحم کے لئے ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہ آیت آل محمد علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے[1] اور یہ وہ عہد ہے جسے خداوند عالم نے عالم ذر میں امیر المؤمنین اور ان کے بعد ائمہ علیہم السلام کی ولایت سے متعلق لیا ہے۔۔ چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے: (الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ) جو لوگ عہد الٰہی کو پورا کرتے ہیں اور عہد شکنی نہیں کرتے۔ پھر خداد شمنان آل محمدؐ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: (وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ) یعنی امیر المومنین علیہ السلام کہ خداوند عالم نے عالم ذر میں اور رسول خدا ﷺ نے غدیر خم میں لوگوں سے امیر المومنین علیہ السلام سے متعلق عہد و پیمان لیا لیکن ان لوگوں نے اسے توڑ دیا اس وقت خداوند عالم فرماتا ہے: (أُولٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ) ان کے لئے لعنت ہے اور بدترین جگہ ہے۔(وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ)

ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپؑ نے اس سے فرمایا: کیوں فلاں شخص تمہاری شکایت کر رہا تھا؟

اس نے کہا: چونکہ میں نے اس سے اپنا حق طلب کیا ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: تم نے اس پر سخت دباؤ ڈالا ہے یہ بتاؤ کہ اس آیت (وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ) کے کیا معنی ہیں، کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ لوگ ڈرتے ہیں کہ خدا ان پر ظلم و ستم کرے گا؟ نہیں خدا کی قسم ایسا نہیں ہے بلکہ یہ لوگ اس لئے ڈرتے ہیں کہ ان کا سخت حساب لیا جائے گا۔[2]

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۳، ص ۲۶۵، و ج ۷۱، ص ۸۹؛ تاویل الآیات الظاہرۃ، ص ۲۳۸؛ تفسیر عیاشی، ج ۲، ص ۲۰۸

[2]۔ مستدرک الوسائل، ج ۱۳، ص ۴۰۶؛ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۴۹؛ تفسیر صافی، ج ۴، ص ۲۰۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ) یعنی دفع کرتے ہیں۔

ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ رسول خدا ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! کوئی بھی ایسا گھر نہیں ہے کہ جس میں خوشحالی ہو مگر یہ کہ وہ لوگ بھی غم واندوہ میں مبتلا ہوں گے اسی طرح کوئی بھی ایسا گھر نہیں ہے جس میں غم واندوہ ہو مگر یہ کہ ان کی بھی خوشی وشادمانی کے دن آئیں گے پس جب بھی کوئی گناہ کرو تو اس کے بعد اعمال حسنہ انجام دو کیونکہ یہ کام اس برائی کو بہت جلد ختم کر دیتا ہے اور تم پر لازم ہے کہ نیک کام کرو کیونکہ نیک کام بری موت سے انسان کو نجات عطا کرتا ہے۔[1] رسول خدا ﷺ نے اگرچہ امیر المومنین علیہ السلام کو مورد خطاب قرار دیا ہے مگر اصل ہدف لوگوں کو متوجہ کرنا اور ادب سکھانا ہے نہ کہ حضرت امیر علیہ السلام معاذ اللہ گناہ کرتے تھے۔[2]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک دن رسول خدا ﷺ اپنے ہاتھوں کو عباس کے شانے پر رکھے ہوئے تھے کہ اسی اثناء میں امیر المومنین علیہ السلام آگئے حضرت رسول خدا ﷺ نے انہیں گلے سے لگایا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کا بوسہ لیا۔ عباس نے بھی حضرت علی علیہ السلام کو سلام کیا لیکن حضرت علی علیہ السلام نے عباس کے سلام کا جواب کچھ آہستہ دیا۔ عباس اِس بات سے ناخوش ہوئے اور کہا: اے رسول خدا ﷺ علی میں غرور و تکبر پایا جاتا ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: اے عباس! علیؑ کے بارے میں ایسا نہ کہو ابھی ابھی ہم سے

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۶۸، ص ۲۴۲ و ج ۷۴، ص ۱۱۸

[2]۔ بحار الانوار، ج ۷۴، ص ۱۱۸؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۷۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جبرئیل نے کہا ہے کہ میں نے علی پر موکل دو فرشتوں کو دیکھا انہوں نے مجھ سے کہا جب سے علی پیدا ہوئے ہیں اس دن سے آج تک انہوں نے کوئی بھی گناہ نہیں کیا ہے۔[1]

(جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ۚ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ) فرماتے ہیں: یہ آیت ائمہ علیہم السلام اور ان کے شیعوں کے بارے میں جو صبر کرتے ہیں نازل ہوئی ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ہم صبر کرنے والوں میں سے ہیں اور ہمارے شیعہ ہم سے زیادہ صبر کرنے والے ہیں کیونکہ ہم تو علم و آگاہی کے ساتھ صبر کرتے ہیں لیکن ہمارے شیعہ جو چیز نہیں جانتے ہیں اس پر صبر کرتے ہیں۔[2]

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ) (۲۸) (الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ (۲۹)

۲۸۔ "یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں اور ان کے دلوں کو یاد خدا سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور آگاہ ہو جاؤ کہ اطمینان یاد خدا سے ہی حاصل ہوتا ہے۔"

۲۹۔ "جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے بہترین جگہ بہشت اور بہترین بازگشت ہے۔"

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۳۸، ص ۶۵؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۷۱

[2]۔ بحار الانوار، ج ۶۸، ص ۸۴؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۷۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللهِ) فرماتے ہیں کہ (الَّذِينَ آمَنُوا) سے مراد ہمارے شیعہ ہیں اور (ذِكْرِ اللهِ) سے مراد امیر المومنین اور ائمہ علیہم السلام ہیں پھر ارشاد فرماتے ہیں: (أَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ) یعنی بہترین بازگشت ہے۔[1]

درخت طوبیٰ سے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خلقت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: درخت طوبیٰ جنت میں امیر المومنین علیہ السلام کے گھر میں ایک درخت ہے جس کی شاخ ہر شیعہ کے ہر گھر میں ہے کہ اس درخت کے سائے میں ہمارے شیعوں کی ایک جماعت زندگی بسر کرتی ہے۔[2]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا ﷺ جناب فاطمہ کا بہت زیادہ بوسہ لیتے تھے جسے دیکھ کر عائشہ خوش نہیں تھیں۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! جب شب معراج مجھے آسمان پر لے جایا گیا، میں جنت میں داخل ہوا تو جبرئیل امین مجھے درخت طوبیٰ کے پاس لے گئے اور مجھے اس کا پھل دیا میں نے اُسے تناول کیا خداوند عالم نے اسی پھل کو میری صلب میں نطفہ کی شکل میں ظاہر کیا جب میں معراج سے واپس آیا اور خدیجہؑ کے ساتھ خلوت کی تو فاطمہؑ

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۸۴

[2]۔ بحار الانوار، ج ۸، ص ۱۲۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کا حمل ٹھہرا میں جب بھی فاطمہؑ کا بوسہ لیتا ہوں تو مجھے ان سے درختِ طوبیٰ کی خوشبو محسوس ہوتی ہے۔[1]

وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ ۗ بَلْ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا ۗ أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ۗ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُمْ بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِنْ دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ (۳۱)

۳۱۔ "اور اگر کوئی قرآن ایسا ہو جس سے پہاڑوں کو اپنی جگہ سے چلایا جاسکے یا زمین طے کی جاسکے یا مُردوں سے کلام کیا جاسکے (تو وہ یہی قرآن ہے) بلکہ تمام امور اللہ کے لئے ہیں تو کیا ایمان والوں پر واضح نہیں ہوا کہ اگر خدا جبراً چاہتا تو سارے انسانوں کو ہدایت دے دیتا اور ان کافروں پر ان کے کرتوت کی بناء پر ہمیشہ کوئی نہ کوئی مصیبت پڑتی رہے گی یا ان کے دیار کے آس پاس مصیبت آتی رہے گی یہاں تک کہ وعدۂ الٰہی کا وقت آجائے کہ اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے۔"

(وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ ۗ بَلْ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا) فرماتے ہیں: اگر کوئی چیز قرآن سے ایسی ہوتی تو اس طرح ہو جاتی۔

(أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا) یعنی خداوند عالم ان تمام لوگوں کو مومنین میں سے قرار دے دیتا۔

---

[1]۔ تفسیر عیاشی، ج ۲، ص ۲۱۲؛ تاویل الآیات الظاہرۃ، ص ۲۴۰؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۷۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُمْ بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ) اس آیت میں "قَارِعَةٌ" سے مراد عذاب ہے۔[1]

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آیت (وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُمْ بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ) کی تفسیر میں فرمایا: قارعۃ کے معنی بلاء و سزا کے ہیں۔

جملہ (أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِنْ دَارِهِمْ) سے مراد یہ ہے کہ عذاب دوسری قوم پر نازل ہوگا لیکن وہ لوگ صرف دیکھنے اور اس کے سننے سے عذاب اٹھائیں گے اور وہ لوگ جن تک عذاب پہنچا ہے وہ لوگ بھی انہیں کی طرح کافر و گناہگار ہیں جب کہ ان کو چاہئے تھا کہ یہ لوگ ان پر پڑنے والے عذاب کو دیکھ کر اور سن کر سے عبرت حاصل کرتے اور گناہ و کفر سے دوری اختیار کرتے، عبرت حاصل نہ کرکے گناہ و کفر پر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ خدا نے جو مومنین سے وعدہ کیا ہے وہ آپہنچے اور ان کی مدد و نصرت کرے اور کفار کو ذلیل و خوار کردے۔[2]

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ(۳۲)

۳۲۔ "پیغمبر آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا ہے تو ہم نے کافروں کو تھوڑی دیر کی مہلت دیدی اور اس کے بعد اپنی گرفت میں لے لیا تو کیسا سخت عذاب ہوا۔"

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۸۶

[2]۔ بحار الانوار، ج ۶، ص ۵۵؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۸۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ) ان کی آرزوئیں طولانی ہو جائیں اور پھر ہلاک ہو جائیں گے۔[1]

أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (۳۳)

۳۳۔ "کیا وہ ذات جو ہر نفس کے اعمال کی نگراں ہے اور انہوں نے اس کے لئے شریک فرض کر لئے ہیں تو کہئے کہ ذرا شرکاء کے نام بتاؤ تم خدا کو ان شرکاء کی خبر دے رہے ہو جن کی ساری زمین میں اُسے بھی خبر نہیں ہے یا یہ فقط ظاہری الفاظ ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ یہ کافروں کے لئے ان کا مکر آراستہ ہو گیا ہے اور انہیں راہ حق سے روک دیا گیا ہے اور جسے خدا ہدایت نہ دے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے۔"

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آیت (أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِنَ الْقَوْلِ) کی تفسیر میں فرمایا کہ (ظَاهِرٍ مِنَ الْقَوْلِ) سے مراد رزق و روزی ہے۔[2]

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۸۶

[2] ۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۸۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ (۳۴) مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوْا ۖ وَعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ (۳۵)

۳۴۔ "ان کے لئے زندگانی دنیا میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو اور زیادہ سخت ہے اور پھر اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔"

۳۵۔ "جس جنت کا صاحبان تقویٰ سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی مثال یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور اس کے پھل دائمی ہوں گے اور سایہ بھی ہمیشہ رہے گا یہ صاحبان تقویٰ کی عاقبت ہے اور کفار کا انجام کار بہر حال جہنم ہے۔"

آتش دنیا کی آتش جہنم سے نسبت

(وَمَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ) آیت میں (مِنْ وَاق) سے مراد بر طرف اور دور کرنے والا ہے۔

(وَعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ) یعنی ان کے اعمال کی سزا جہنم ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: دنیا کی آگ جہنم کی آگ کے ستّر حصوں میں سے ایک حصہ ہے کہ جسے ستر مرتبہ پانی سے بجھایا گیا ہو پھر وہ شعلہ ور بن گئی ہو اگر ایسا نہ ہوتا تو انسان اس کے قریب بھی نہیں جاسکتا تھا اور نہ بجھا سکتا تھا جب قیامت کے دن گناہگاروں کو جہنم کی آگ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں ڈالا جائے گا تو وہ ایسی فریاد کریں گے جس سے ملائکہ مقرب اور انبیائے مرسل بھی وحشت سے سروں کو زانو پر رکھ لیں گے اور خوف سے سہم جائیں گے۔[1]

(وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ ۖ وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَنْ يُنْكِرُ بَعْضَهُ ۚ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ) (۳۶)

۳۶۔ "اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس تنزیل سے خوش ہیں اور بعض گروہ وہ ہیں جو بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤں میں اسی کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اسی کی طرف سب کی بازگشت ہے۔"

ابی الجارود اس آیت (وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ) کی تفسیر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور گریہ وزاری سے ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں اور وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ذات ہے۔

ابن مسعود کی قرائت اس طرح ہے: (وَالَّذِی أنزلنا الیك الكتاب هو الحق و من یؤمن بِهِ) یعنی علی علیہ السلام خدا پر ایمان لائے ہیں۔

(وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَنْ يُنْكِرُ بَعْضَهُ) یعنی وہ آیتیں جو علی علیہ السلام اور آل محمد علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اس کی تاویل کا انکار کرتے ہیں اور بعض آیتیں جو ان کے فائدے میں ہیں ان

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۸، ص ۲۸۸؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۸۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پر ایمان لاتے ہیں لیکن مشرکین اول سے آخر تک تمام آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور اس کا بھی انکار کرتے ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔[1]

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ (۳۸) يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ (۳۹)

۳۸۔ "ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے ہیں اور ان کے لئے ازواج اور اولاد قرار دی ہے اور کسی رسول کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی نشان لے آئے ہر مدت اور میعاد کے لئے ایک نوشتہ مقرر ہے۔"

۳۹۔ "اللہ جس چیز کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے یا برقرار رکھتا ہے کہ اصل کتاب اُسی کے پاس ہے۔"

شب قدر میں ملائکہ کا نزول

(لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ)

عبد اللہ بن مسکان کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب شب قدر آتی ہے تو ملائکہ روح، آسمانِ دنیا میں آتے ہیں اور اس سال جو بھی قضا و قدر الٰہی ہوتی ہے اسے لکھتے ہیں پس جب بھی مشیت خدا کے مطابق کسی چیز کو مقدم و مؤخر یا کم و زیادہ کرنا ہوتا ہے تو اس فرشتہ کو

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۸۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جس نے شب قدر مقدرات الٰہی کو لکھا ہوتا ہے حکم دیا جاتا ہے کہ اُسے محو کر دے اور جو خداوند عالم نے ارادہ کیا ہے اسے لکھ دے۔

میں نے عرض کیا: کیا شب قدر میں ہر چیز ایک معین مقدار میں لکھی جاتی ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔

میں نے عرض کیا: قضاء و قدر الٰہی کے بعد اس شب میں کیا ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: پاک و منزہ ہے خداوند عالم کہ جو کچھ مشیت الٰہی قرار پاتا ہے وہی واقع ہوتا ہے اور وجود میں آتا ہے۔[1]

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ(۴۱)

۴۱۔ "کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہم کس طرح زمین کی طرف آکر اس کو اطراف سے کم کر دیتے ہیں اور اللہ ہی حکم دینے والا ہے کوئی اس کے حکم کا ٹالنے والا نہیں ہے اور وہ بہت تیز حساب کرنے والا ہے۔"

(أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا) فرمایا: علماء کی موت کے ذریعہ۔

(وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ) یعنی کوئی مانع یا رکاوٹ نہیں ہے۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۴، ص ۹۹؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۹۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ (۴۲)

۴۲۔ "اور ان کے پہلے والوں نے بھی مکر کیا ہے لیکن ساری تدبیریں اللہ ہی کے اختیار میں ہیں وہ ہر نفس کے کاروبار کو جانتا ہے اور عنقریب کفار بھی جان لیں گے کہ آخرت کا گھر کس کے لئے ہے۔"

(وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا) فرمایا: خداوند عالم کی طرف سے مکر وہی عذاب ہے۔

(وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ) یعنی قیامت میں وہ اپنے اعمال کی جزا دیکھیں گے۔

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ (۴۳)

۴۳۔ "اور کافر کہتے ہیں کہ آپ رسول نہیں ہیں تو کہہ دیجئے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان رسالت کی گواہی کے لئے خدا کافی ہے اور وہ شخص کافی ہے جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے۔"

علم الکتاب حضرت علی علیہ السلام کے پاس ہے

(قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابن اذنیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ شخص جس کے پاس علم الکتاب ہے وہ امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں۔

امام علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا کہ جس کے پاس کتاب کا تھوڑا سا علم ہے وہ اعلم ہے یا جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے؟ آپؑ نے فرمایا: جس کے پاس تھوڑا سا کتاب کا علم ہے وہ اس کے مقابلہ میں جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے ویسا ہی ہے جیسے مچھر کا پَر دریا کے پانی سے صرف مَس ہو جائے۔

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جان لو کہ جو علم حضرت آدم علیہ السلام آسمان سے لے کر آئے اور آدمؑ سے لیکر خاتمؐ تک وہ سارے فضائل کہ جس پر وہ افتخار کرتے تھے وہ سب کے سب پیغمبر خاتم النبیینؐ کے خاندان میں موجود ہیں۔[1]

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۶، ص ۱۶۰؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۲۹۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۴۔ سورۂ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الر ۚ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ(۱)اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ(۲)الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ(۳)وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ(۴)

۱۔ "(الر) یہ کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ آپ حکم خدا سے لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں اور خدائے عزیز و حمید کے راستے پر لگادیں۔"

۲۔ "وہ اللہ وہ ہے جس کے لئے زمین و آسمان کی ہر شئے ہے اور کافروں کے لئے تو سخت ترین اور افسوس ناک عذاب ہے۔"

۳۔ "وہ لوگ جو زندگانی دنیا کو آخرت کے مقابلے میں پسند کرتے ہیں اور لوگوں کو راہ خدا سے روکتے ہیں اور اس میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں یہ گمراہی میں بہت دور تک چلے گئے ہیں۔"

۴۔ "اور ہم نے جس رسول کو بھی بھیجا اسی کی قوم کی زبان کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ لوگوں پر باتوں کو واضح کرسکے اس کے بعد خدا جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے وہ صاحب عزت بھی ہے اور صاحب حکمت بھی۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(الر ۚ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ -اے محمد- لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ) یعنی کفر سے ایمان کی طرف آتے ہیں۔(إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ) آیت میں (صِرَاط) سے مراد روشن راستہ اور ائمہ علیہم السلام کی امامت ہے۔(اللهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۔۔۔۔ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) یہ آیتیں محکمات میں سے ہیں۔[1]

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ (۵)

۵۔ "اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو ظلمتوں سے نور کی طرف نکال کر لائیں اور انہیں خدائی دنوں کی یاد دلائیں کہ بے شک اس میں تمام صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے افراد کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔"

(وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللهِ) فرماتے ہیں: ایام اللہ تین دن ہیں؛ حضرت قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یومِ ظہور، موت کا دن اور قیامت کا دن۔[2]

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ (۷)

۷۔ "اور جب تمہارے پروردگار نے اعلان کیا کہ اگر تم ہمارا شکریہ ادا کروگے تو ہم نعمتوں میں اضافہ کردیں گے اور اگر تم کفرانِ نعمت کروگے تو ہمارا عذاب بھی بہت سخت ہے۔"

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۰۶

[2] ۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۰۹، تفسیر صافی، ج ۴، ص ۲۵۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ) کہ اس سے مراد کفران نعمت ہے۔

پھر امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: پروردگار عالم جس شخص کو جو نعمت بھی عطا کرتا ہے اگر وہ اس نعمت کی دلی طور سے قدر کرے اور زبان سے شکر و حمد پروردگار کرے تو نعمتوں کے ختم ہونے سے پہلے پروردگار فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس کی نعمتوں میں اضافہ کردو اور یہی قول خدا ہے کہ فرماتا ہے: "لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ" اگر تم شکر کروگے تو تمہاری نعمتوں میں اضافہ کردوں گا۔[1]

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ (۹)

۹۔ "کیا تمہارے پاس اپنے سے پہلے والوں قوم نوح اور قوم عاد و ثمود اور جو ان کے بعد گذری ہیں اور جنہیں خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے کی خبر نہیں آئی ہے کہ ان کے پاس اللہ کے رسول معجزات لے کر آئے اور انہوں نے ان کے ہاتھوں کو انہیں کے منہ کی طرف پلٹا دیا اور صاف کہہ دیا کہ ہم تمہارے لائے ہوئے پیغام کے منکر ہیں اور ہمیں اس بات کے بارے میں واضح شک ہے جس کی طرف تم ہمیں دعوت دے رہے ہو۔"

(أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ ۔۔۔۔ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ) یعنی جب انبیاء علیہم السلام دین اسلام کی دعوت دیتے تھے تو یہ لوگ اپنے منہ میں انگلی دبا لیتے تھے اور کہتے تھے: (إِنَّا

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۶۸، ص ۴۲؛ نور الثقلین، ج ۲، ص ۵۲۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ) جو کچھ تم پر نازل ہوا ہے ہم اس کے منکر ہیں اور جس چیز کی دعوت دے رہے ہیں ہمیں اس میں شک و تردید ہے۔[1]

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۖ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ (۱۳) وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ (۱۴)

۱۳۔ "اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تم کو اپنی سرزمین سے نکال باہر کردیں گے یا تم ہمارے مذہب کی طرف پلٹ آؤ گے تو پروردگار نے ان کی طرف وحی کی خبردار گھبراؤ نہیں ہم یقیناً ظالمین کو تباہ و برباد کردیں گے۔"

۱۴۔ "اور تمہیں ان کے بعد زمین میں آباد کردیں گے اور یہ سب ان لوگوں کے لئے ہے جو ہمارے مقام و مرتبے سے ڈرتے ہیں اور ہمارے عذاب کا خوف رکھتے ہیں۔"

پڑوسیوں کو اذیت دینا

(وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص بھی اپنے پڑوسی کو اس کے گھر کے لالچ میں اُسے اذیت پہنچائے گا تو خداوند عالم اس کے گھر کو اس کے پڑوسی کی میراث بنا دیتا ہے[2] اور

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۱۲

[2] ۔ مستدرک الوسائل، ج ۳، ص ۴۶۸؛ بحار الانوار، ج ۷۱، ص ۱۵۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ وہ فرماتا ہے: (وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۖ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انہوں نے اپنے رسولوں سے کہا: ہم تم کو اپنی سرزمین سے نکال باہر کردیں گے یا تم ہمارے مذہب کی طرف پلٹ آؤ گے پس خداوند عالم نے ان کی طرف وحی کی کہ ہم ظالمین کو ہلاک کردیں گے اور تمہیں ان کے بعد زمین میں آباد کردیں گے۔[1]

وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ (۱۵) مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ (۱۶) يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِنْ وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ (۱۷)

۱۵۔ "اور پیغمبروں نے ہم سے فتح کا مطالبہ کیا اور ان سے عناد رکھنے والے سرکش افراد ذلیل اور رسوا ہو گئے۔"

۱۶۔ "ان کے پیچھے جہنم ہے اور انہیں پیپ دار پانی پلایا جائے گا۔"

۱۷۔ "جسے گھونٹ گھونٹ پئیں گے اور وہ انہیں گوارا نہ ہوگا اور انہیں موت ہر طرف سے گھیر لے گی حالانکہ وہ مرنے والے نہیں ہیں اور ان کے پیچھے بہت سخت عذاب لگا ہوا ہے۔"

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۱۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آب حمیم و صدید کیا ہے؟

وَاسْتَفْتَحُوا یعنی انہوں نے بلایا (وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ) یعنی تمام ظالموں نے نقصان اٹھایا۔

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: (عَنِيد) کے معنی حق سے منہ موڑنے والے۔[1] علی بن ابراہیم اس آیت (مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ) کے بارے میں کہتے ہیں کہ صدید وہ پانی ہے جو زناکار عورتوں کی شرمگاہ سے نکلتا ہے۔

(يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ) فرماتے ہیں جب وہ اس کے نزدیک ہوں گے تو ان کو ناپسند ہوگا اور جب نزدیک لائے جائیں گے تو ان کے چہرے کباب اور ان کے بدن کی کھالیں ادھڑ جائیں گی اور جب وہ اسے پئیں گے تو ان کے بدن کے داخلی اعضاء ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور ان کے پیروں کے تلوے تک ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور ان میں سے بعض کے بدن سے پیپ اور گندگی سیلاب کی طرح باہر نکلے گی۔

فرماتے ہیں کہ وہ لوگ اس قدر گریہ وزاری کریں گے کہ رونے کی وجہ سے ان کے چہروں پر نالیوں کی طرح نشان پڑ جائیں گے پھر آنسو رکیں گے اور آنکھوں سے خون جاری ہو جائے گا اور یہی قول

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۱۱، ص ۲۵؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۱۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خدا ہے کہ فرماتا ہے: (وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ)[1] اور انہیں کھولتا ہوا گرم پانی پلایا جائے گا کہ جس سے ان کے بدن کا اندرونی حصہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔[2]

مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ (۱۸)

۱۸۔ "جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا ان کے اعمال کی مثال اس راکھ کی ہے جسے اندھڑ کے دن کی تند ہوا اڑا لے جائے کہ وہ اپنے حاصل کئے ہوئے پر بھی کوئی اختیار نہ رکھیں گے اور یہی بہت دور تک پھیلی ہوئی گمراہی ہے۔"

فرماتے ہیں: جو شخص ولایت امیر المومنین علیہ السلام کا اقرار نہ کرے گا تو اس کے تمام اعمال باطل ہو جائیں گے بالکل اسی طرح جس طرح اندھڑ کے دن کی ہوا راکھ کو اڑا لے جاتی ہے۔[3]

وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ ۖ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَحِيصٍ (۲۱)

۲۱۔ "اور قیامت کے دن سب اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے تو کمزور لوگ مستکبرین سے کہیں گے کہ ہم آپ کے پیروکار تھے تو کیا آپ عذاب الٰہی کے مقابلے میں ہمارے کچھ کام آسکتے ہیں تو وہ جواب

---

[1] ۔ سورۂ محمد، آیت ۱۵

[2] ۔ بحار الانوار، ج ۸، ص ۲۸۸؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۱۵

[3] ۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۱۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دیں گے کہ اگر خدا ہمیں ہدایت دے دیتا تو ہم بھی تمہیں ہدایت دے دیتے، اب تو ہمارے لئے سب ہی برابر ہے چاہے فریاد کریں یا صبر کریں کہ اب کوئی چھٹکارا ملنے والا نہیں ہے۔"

(وَبَرَزُوا لِلّٰهِ جَمِيعًا) آیت میں (بَرَزُوا) کے معنی مستقبل کے ہیں یعنی (یبرَزُون) لیکن آیت میں لفظ ماضی استعمال ہوا ہے۔(لَوْ هَدَانَا اللّٰهُ لَهَدَيْنَاكُمْ) آیت میں (ھدیٰ) سے مراد ثواب ہے۔(سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَحِيصٍ) آیت میں (مَحِیص) سے مراد راہِ فرار ہے۔

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۖ فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ ۖ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۖ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ ۗ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۲۲) وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۖ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ (۲۳) أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (۲۴) تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (۲۵) وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ (۲۶)

۲۲۔ "اور شیطان تمام امور کا فیصلہ ہو جانے کے بعد کہے گا کہ اللہ نے تم سے بالکل برحق وعدہ کیا تھا اور میں نے بھی ایک وعدہ کیا تھا پھر میں نے اپنے وعدے کی مخالفت کی اور میرا تمہارے اوپر کوئی زور بھی نہیں تھا سوائے اس کے کہ میں نے تمہیں دعوت دی اور تم نے اُسے قبول کر لیا تو اب تم میری ملامت نہ کرو بلکہ اپنے نفس کی ملامت کرو کہ نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں نہ تم

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو میں تو پہلے ہی سے اس بات سے بیزار ہوں کہ تم نے مجھے اس کا شریک بنا دیا اور بے شک ظالمین کے لئے بہت بڑا دردناک عذاب ہے۔"

۲۳۔ "اور صاحبان ایمان اور عمل صالح کو ان جنتوں میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ہمیشہ حکم خدا سے وہیں رہیں گے اور ان کی ملاقات کا تحفہ سلام ہوگا۔"

۲۴۔ "کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح کلمۂ طیبہ کی مثال شجرۂ طیبہ سے بیان کی ہے جس کی اصل ثابت ہے اور اس کی شاخ آسمان تک پہنچی ہوئی ہے۔"

۲۵۔ "یہ شجرہ ہر زمانے میں حکم پروردگار سے پھل دیتا رہتا ہے اور خدا لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے کہ شاید اسی طرح ہوش میں آجائیں۔"

۲۶۔ "اور کلمۂ خبیثہ کی مثال اس شجرۂ خبیثہ سے کی ہے جو زمین کے اوپر ہی سے اُکھاڑ کر پھینک دیا جائے اور اس کی کوئی بنیاد نہ ہو۔"

(وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ) یعنی جب اپنے اولیاء کے دنیاوی امور سے فارغ ہوا۔

(إِنَّ اللهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۖ فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ ۖ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ) یعنی میں تمہاری فریاد رسی نہیں کر سکتا۔(وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ) اور تم بھی میری فریاد رسی نہیں کر سکتے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ) یعنی دنیا میں۔[1]

پھر خداوند عالم فرماتا ہے: (أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ اللهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ پروردگار عالم نے کلمۂ طیبہ کی مثال پاکیزہ درخت (شجرۂ طیبہ) سے بیان کی ہے جس کی اصل ثابت ہے اور اس کی شاخ آسمان تک پہنچی ہے اور یہ درخت ہر زمانے میں پروردگار کے حکم سے پھل دیتا ہے اور خداوند عالم لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے کہ شاید اسی طرح ہوش میں آجائیں۔

سلام بن مستنیر کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت شریفہ (مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: (شَجَرَة) سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جس کی اصل بنی ہاشم میں ثابت ہے اور (فَرْعُ الشَّجَرَة) سے مراد علی بن ابی طالب علیہما السلام ہیں اور اس درخت کی شاخ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہیں اور اس کے میوے اور پھل ائمہ اطہار علیہم السلام ہیں اور تمام شیعہ اس درخت کے پتے ہیں اور جب بھی کوئی شیعہ مومن دنیا سے اٹھتا ہے تو اس درخت کا ایک پتہ گر جاتا ہے اور جب کوئی مومن شخص دنیا میں آتا ہے تو اس درخت میں ایک پتہ اگ جاتا ہے۔

میں نے عرض کیا: تو پھر اس آیت (تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا) کا کیا مطلب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تمام شیعہ حج و عمرہ کے موقع پر حلال و حرام کو ائمہ علیہم السلام سے پوچھتے ہیں اور اس کا جواب حاصل کرتے ہیں۔[1]

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۱۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پھر خداوند عالم پیغمبر اسلام ﷺ کے دشمنوں کی مثال دیتے ہوئے فرماتا ہے: (وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ) اور کلمہ خبیثہ کی مثال اس خبیث و پلید درخت کی ہے جسے روئے زمین سے اُکھاڑ کر پھینک دیا جائے اور اس کی کوئی بنیاد نہ ہو۔

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: کافروں کے اعمال آسمان کی جانب نہیں جاتے اور بنی امیہ نے کسی بھی منزل و مسجد میں پروردگار عالم کو یاد نہیں کیا اور ان کے اعمال آسمان پر نہیں گئے سوائے گنتی کے کچھ لوگوں کے۔[۲]

يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ اللهُ الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ (۲۷)

۲۷۔ "اللہ صاحبان ایمان کو قول ثابت کے ذریعے دنیا و آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالمین کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور وہ جو بھی چاہتا ہے انجام دیتا ہے۔"

---

[۱]۔ بحار الانوار، ج ۲۴، ص ۱۳۸؛ تاویل الآیات الظاہرۃ، ص ۲۴۶

[۲]۔ بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۱۷؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۲۰؛ نور الثقلین، ج ۲، ص ۵۳۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دنیا میں انسان کا آخری دن

(یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِینَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْآخِرَۃِ ۖ وَیُضِلُّ اللّٰہُ الظَّالِمِینَ)

سوید بن علقمہ [غفلہ] امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: دنیاوی زندگی کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن ہر شخص کا مال، اس کی اولاد اور اعمال اس کی نگاہوں کے سامنے مجسم ہوں گے۔ پس انسان اپنے مال کی طرف متوجہ ہوگا اور کہے گا: خدا کی قسم! میں نے پوری زندگی تیری جمع آوری اور ذخیرہ کرنے کی تلاش و کوشش میں صرف کر دی ہے اور حریص رہا ہوں اب جب کہ دنیا سے میرا رابطہ ختم ہونے لگا ہے تو تو میرے لئے کیا کر سکتا ہے؟

تو مال کہے گا: تم مجھ سے صرف کفن لے سکتے ہو اور دوسرا کوئی حق نہیں ہے پھر وہ اپنے بچوں کی طرف متوجہ ہوگا اور کہے گا: خدا کی قسم میں تم لوگوں سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا اور تمہارے آرام و آسائش کے لئے بہت سی مصیبتیں برداشت کیں تمہاری حمایت کی اس وقت تم ہماری کیا مدد کروگے اور میرے کیا کام آسکتے ہو؟

اولاد کہے گی: میں آپ کو قبر تک پہنچادوں گا اور دفن کرکے واپس آجاؤں گا۔

پھر اپنے اعمال کی طرف دیکھ کر کہے گا: میں تم کو بہت زیادہ پسند نہیں کرتا تھا اور تم مجھ پر بوجھ تھے اب بتاؤ اس وقت تم میری کیا مدد کروگے؟

اس وقت تمام اعمال جواب دیں گے: ہم تمہاری قبر میں، قیامت تک تمہارے مونس و ہمدم رہیں گے یہاں تک کہ پروردگار عالم کے سامنے ایک ساتھ حاضر ہوں گے اور خدا سے ملاقات کریں گے۔ پس اگر وہ شخص خدا کا مطیع و فرمانبردار ہوگا تو اس کا عمل خوبصورت اور معطر شکل میں اس کے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سامنے ظاہر ہوگا اور کہے گا: تجھے روح و ریحان اور خدا کی طرف سے ملنے والی بہشت نعیم مبارک ہو کہ تم نے خدا کے پاس بہترین چیزیں بھیج رکھی تھیں۔

وہ شخص پوچھے گا کہ تم کون ہو؟

جواب دیں گے: ہم تمہارے صالح اعمال ہیں جسے تم نے دنیا سے بہشت کی طرف بھیجا تھا۔

مرنے والا شخص اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہے اور اس سے التماس کرتا ہے کہ مجھے جلد از جلد غسل دیدو اور جیسے ہی مومن کے جنازے کو قبر کے حوالے کیا جاتا ہے تو پروردگار عالم کی طرف سے دو فرشتے قبر میں داخل ہوتے ہیں جو بجلی کی طرح کڑک دار آواز اور اپنی گہری برق دار آنکھوں سے اس سے سوال کرتے ہیں: تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا نبی کون ہے؟ تمہارا امام کون اور تمہارا دین کیا ہے؟

تو وہ جواب دے گا: میرا پروردگار خدائے واحد ہے، میرا پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میرا امام حضرت علی علیہ السلام اور ان کے گیارہ فرزند ہیں اور اسلام میرا دین ہے۔

پھر وہ دونوں فرشتے کہیں گے: تم جو خدا پر عقیدہ رکھتے ہو خدا اُسے قائم رکھے اور اس پر راضی رکھے اور اس آیت سے یہی مراد ہے کہ فرماتا ہے: (یُثَبِّتُ اللهُ الَّذِینَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ) اللہ صاحبان ایمان کو قول ثابت کے ذریعہ دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔

پس قبر کو تا حد نظر کشادہ کر دیا جائے گا اور اس میں بہشت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ نیند سے چور ایک جوان کی طرح سکون و اطمینان سے سو جاؤ اور یہی ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قول پروردگار کہ ارشاد فرماتا ہے: (أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلًا)[1] اس دن صرف جنت والے ہوں گے جن کے لئے بہترین ٹھکانہ ہوگا اور بہترین آرام کرنے کی جگہ ہو گی۔

لیکن اگر حالت احتضار میں مبتلا شخص دشمن خدا ہو تو اس کے اعمال خبیث ترین اور بدبودار شکل میں مجسم ہوں گے تو یہ ان سے کہے گا کہ تم کون ہو؟

وہ جواب دیں گے: میں تمہارا عمل ہوں تجھے حمیم (کھولتا ہوا پانی) اور دردناک عذاب جہنم مبارک ہو، وہ غسل دینے والے کو پہچانتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ غسل دینے میں تاخیر کرو اور جب اُسے قبر میں ڈالا جائے گا تو اس کی قبر میں منکر و نکیر آئیں گے اور سوال کریں گے: تمہارا خدا کون ہے؟ تمہارا نبی کون ہے اور تمہارا دین کیا ہے؟

تو وہ کہے گا: نہیں معلوم، تو اس سے کہا جائے گا نہیں جانتے اور کبھی بھی نہ جان سکو گے اور تیرے لئے نجات نہیں ہے اس کے بعد اس کے سر پر زور سے تازیانہ مارا جائے گا کہ وہ وحشت کے مارے گر پڑے گا پھر اس کی قبر میں جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: بے چینی و اضطراب کے ساتھ سو جا پھر اس کی قبر کو پرندوں کے قفس کے مانند تنگ کر دیا جائے گا اور یہ فشار ایسا ہوگا کہ اس کا بھیجہ گوشت سے باہر آنے لگے گا اور قیامت تک اس کے بدن پر سانپ، بچھو اور موذی کیڑے مکوڑے مسلط رہیں گے اور وہ اسی عذاب میں مبتلا رہے گا اور قبر کے عذاب کی شدت کی بناء پر قیامت کے رونما ہونے کی ہمیشہ دعا کرے گا۔[2]

---

[1]۔ سورۂ فرقان، آیت ۲۴

[2]۔ بحار الانوار، ج ۶، ص ۲۲۴؛ تاویل الآیات الظاہرۃ، ص ۲۴۷؛ تفسیر عیاشی، ج ۲، ص ۲۲۷؛ اصول کافی، ج ۳، ص ۲۳۱؛ امالی شیخ طوسی، ص ۳۴۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ) (۲۸)

۲۸۔ "کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفران نعمت سے تبدیل کر دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کی منزل تک پہنچا دیا۔"

(أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللهِ كُفْرًا) یہ آیت قریش کے فاجروں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

عثمان بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللهِ كُفْرًا) کے بارے میں سوال کیا تو حضرت نے فرمایا: یہ آیت قریش کے فاجروں، بنی امیہ اور بنی مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ خداوند عالم نے جنگ بدر میں بنی مغیرہ کی کمر توڑ دی اور بنی امیہ ابھی تک اس دنیا سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔[1]

پھر اس کے بعد فرمایا کہ خدا کی قسم ہم ہیں وہ نعمتِ الٰہی جسے خدا نے بندوں کو عطا کی ہے اور لوگ ہمارے وسیلے سے فلاح و کامیابی تک پہنچیں گے اس کے بعد مولا نے ان سے کہا: دنیا سے لذت اٹھاؤ گے تو جان لو کہ جہنم کی طرف جا رہے ہو۔[2]

قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ (۳۱)

---

[1]۔ تفسیر فرات کوفی، ص ۲۲۱

[2]۔ بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۱۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۱۔ "آپ میرے ایماندار بندوں سے کہہ دیجئے کہ نمازیں قائم کریں اور ہمارے رزق میں سے خفیہ اور علانیہ ہماری راہ میں انفاق کریں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جب نہ تجارت کام آئے گی اور نہ دوستی۔"

(یَوْمٌ لَا بَیْعٌ فِیهِ وَلَا خِلَالٌ) یعنی اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

(وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ) (۳۳)

وَآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ (۳۴) وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ (۳۵) رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۳۶)

۳۳۔ "اور تمہارے لئے حرکت کرنے والے آفتاب و ماہتاب کو بھی مسخر کر دیا ہے اور تمہارے لئے رات اور دن کو بھی مسخر کر دیا ہے۔"

۳۴۔ "اور جو کچھ تم نے مانگا اس میں سے کچھ نہ کچھ ضرور دیا اور اگر تم اس کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو گے تو ہرگز شمار نہیں کر سکتے بے شک انسان بڑا ظالم اور انکار کرنے والا ہے۔"

۳۵۔ "اور اس وقت کو یاد کرو کہ جب ابراہیم نے کہا پروردگار اس شہر کو محفوظ بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچائے رکھنا۔"

۳۶۔ "پروردگار ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے تو اب جو میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا اور جو معصیت کرے گا اس کے لئے تو بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ) یعنی امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت پر۔

اور یہ آیت ابراہیم علیہ السلام کے قول کی حکایت کرتی ہے: (وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا) یعنی مکہ۔(وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ) بت گمراہ نہیں کرتے بلکہ لوگ بتوں کے ذریعے گمراہ ہو جاتے ہیں۔[1]

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ (۳۷)

۳۷۔ "پروردگار میں نے اپنی ذریت میں سے بعض کو تیرے محترم مکان کے قریب بے آب وگیاہ وادی میں چھوڑ دیا ہے تاکہ نماز قائم کریں اب تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف موڑ دے اور انہیں پھلوں کا رزق عطا فرما تاکہ وہ تیرے شکر گذار بندے بن جائیں۔"

(رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ) یعنی دل کے پھلوں سے۔

(لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ) یعنی شاید کہ شکر ادا کریں۔

حماد روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت (رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي) کی تفسیر کے بارے میں فرماتے ہیں: خدا کی قسم ہم اس ذریت و عترت طاہرہ کی بقیہ اولاد ہیں۔[1]

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۳۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رَبَّنَا اغْفِرْلِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِینَ یَوْمَ یَقُومُ الْحِسَابُ (۴۱)

۴۱۔ "پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنین کو اس دن بخش دینا جس دن حساب قائم ہوگا۔"

(رَبَّنَا اغْفِرْلِی وَلِوَالِدَیَّ) یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے: (وَلِوَلَدَیِ اِسماعیل و اِسحاق)

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۚ إِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیهِ الْأَبْصَارُ (۴۲) مُهْطِعِینَ مُقْنِعِی رُءُوسِهِمْ لَا یَرْتَدُّ إِلَیْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ (۴۳) وَأَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَأْتِیهِمُ الْعَذَابُ فَیَقُولُ الَّذِینَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِیبٍ نُجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ (۴۴)

۴۲۔ "اور خبردار خدا کو ظالمین کے اعمال سے غافل نہ سمجھ لینا کہ وہ انہیں اس دن کے لئے مہلت دے رہا ہے جس دن آنکھیں خوف سے پتھرا جائیں گی۔"

۴۳۔ "سر اٹھائے بھاگے چلے جارہے ہوں گے اور پلکیں بھی نہ پلٹتی ہوں گی اور ان کے دل دہشت سے ہوا ہو رہے ہوں گے۔"

۴۴۔ "اور آپ لوگوں کو اس دن سے ڈرائیں جس دن ان تک عذاب آجائے گا تو ظالمین کہیں گے کہ پروردگار تھوڑی مدت کے لئے پلٹادے کہ ہم تیری دعوت کو قبول کرلیں اور تیرے رسولوں

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۳، ص ۲۲۴؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۳۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کا اتباع کرلیں تو جواب ملے گا کہ کیا تم نے اس سے پہلے قسم نہیں کھائی تھی کہ تمہیں کسی طرح کا زوال نہ ہوگا۔"

(وَلَا تَحْسَبَنَّ اللهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ) فرماتے ہیں کہ جہنم کے خوف و وحشت سے ان کی آنکھیں کھلی رہ جائیں گی اور ان میں اتنی طاقت بھی نہ رہے گی کہ وہ اپنی آنکھوں کو بند کر سکیں۔(أَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ) ان کے دل خوف و دہشت سے ہوا ہو رہے ہوں گے پھر ارشاد ہوتا ہے: (وَأَنْذِرِ النَّاسَ) اے محمد! (يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ) یعنی کیا تم نے قسمیں نہیں کھائی تھیں۔(مِنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ) یعنی ہلاک نہیں ہوگے۔

وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ (۴۵) وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ (۴۶)

۴۵۔ "اور تم تو انہیں لوگوں کے مکانات میں ساکن تھے جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا اور تم پر واضح تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے اور ہم نے تمہارے لئے مثالیں بھی بیان کر دی تھیں۔"

۴۶۔ "اور ان لوگوں نے اپنا سارا مکر صرف کر دیا اور خدا کی نگاہ میں ان کا سارا مکر ہے اگرچہ ان کا مکر ایسا تھا کہ اس سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائیں۔"

(وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ) یعنی وہ لوگ جو بنی امیہ میں سے ہلاک ہوئے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللهِ مَكْرُهُمْ) اور تم پر واضح ہو گیا تھا کہ ہم نے کس طرح کا سلوک ان کے ساتھ کیا اور تمہارے لئے مثالیں بیان کیں، بے شک ان لوگوں نے مکر و حیلے سے کام لیا اور خدا کی نظر میں ان کا سارا مکر واضح ہے۔

پھر ارشاد ہوتا ہے: (وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ) بنی فلان کا مکر و حیلہ۔[1]

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (۴۸)

۴۸۔ "اس دن جب زمین دوسری زمین میں تبدیل ہو جائے گی اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے اور سب خدائے واحد و قہار کے سامنے پیش ہوں گے۔"

(يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ) فرماتے ہیں کہ زمین ایک سفید روٹی کی شکل میں تبدیل ہو جائے گی اور مومنین قیامت میں اسے کھائیں گے۔[2]

وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ (۴۹) سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ (۵۰)

۴۹۔ "اور تم اس دن مجرمین کو دیکھو گے کہ کس طرح زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔"

۵۰۔ "ان کے لباس قطران کے ہوں گے اور ان کے چہروں کو آگ ہر طرف سے ڈھانکے ہوئے ہو گی۔"

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۴۲

[2] ۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۴۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پھر (وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ) کے ذیل میں فرماتے ہیں لوگ ایک دوسرے سے قریب ہوں گے۔(سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ) اس میں (سَرَابِيل) سے مراد پیراہن ہے۔[1]

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آیت (سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ) کی تفسیر کے بارے میں فرمایا کہ (قَطِرَان) گرم پیتل ہے جو حرارت کی وجہ سے پگھل گیا ہوگا جیساکہ پروردگار عالم فرماتا ہے: (وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ) یعنی وہ گرم پگھلا ہوا پیتل ان کا لباس ہوگا اور آگ ان کے چہروں کو ڈھانکے ہو گی۔[2]

هَٰذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ (۵۲)

۵۲۔ "بے شک یہ قرآن لوگوں کے لئے ایک پیغام ہے تاکہ اسی کے ذریعے انہیں ڈرایا جائے اور انہیں معلوم ہوجائے کہ خدا ہی خدائے واحد و یکتا ہے اور پھر صاحبان عقل نصیحت حاصل کرلیں۔"

(هَٰذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ) یعنی محمد۔(وَلِيُنْذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ) یعنی اہل عقل اور غور و فکر کرنے والے۔[3]

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۴۸

[2]۔ بحار الانوار، ج ۸، ص ۲۸۸؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۴۸

[3]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۴۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۵۔ سورۂ حج

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الرٓ ۚ تِلۡكَ آيَاتُ الۡكِتَابِ وَقُرۡآنٍ مُبِينٍ(۱) رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوۡ كَانُوا مُسۡلِمِينَ(۲)

۱۔ "(الر) یہ کتاب خدا اور قرآن مبین کی آیات ہیں۔"

۲۔ "ایک دن آنے والا ہے جب کفار بھی یہ تمنا کریں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔"

(الرٓ ۚ تِلۡكَ آيَاتُ الۡكِتَابِ وَقُرۡآنٍ مُبِينٍ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوۡ كَانُوا مُسۡلِمِينَ)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب قیامت برپا ہوگی تو خداوند عالم کی جانب سے ایک منادی آواز دے گا کہ مسلمانوں کے علاوہ کوئی جنت میں داخل نہ ہو اور اس دن کفار کہیں گے: اے کاش ہم بھی دنیا میں مسلمانوں میں سے ہوتے![1]

ذَرۡهُمۡ يَأۡكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلۡهِهِمُ الۡأَمَلُ ۖ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُونَ (۳)

۳۔ "انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو کھائیں، پئیں اور مزے اڑائیں اور امیدیں انہیں غفلت میں ڈالے رہیں عنقریب انہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔"

(ذَرۡهُمۡ يَأۡكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلۡهِهِمُ الۡأَمَلُ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُونَ) یعنی ان کی آرزوں نے انہیں غفلت میں مبتلا کر دیا ہے (فَسَوۡفَ يَعۡلَمُونَ) پس عنقریب انہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۱۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ (۴) مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ (۵) وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ (۶) لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (۷) مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ (۸) إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (۹) وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ (۱۰) وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (۱۱) كَذَلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ (۱۲) لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ (۱۳) وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ (۱۴) لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ (۱۵) وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ (۱۶)

۴۔ "اور ہم نے کسی قریہ کو ہلاک نہیں کیا مگر یہ کہ اس کے لئے ایک میعاد مقرر کردی تھی۔"

۵۔ "کوئی امت نہ اپنے وقت سے آگے بڑھ سکتی ہے اور نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے۔"

۶۔ "اور ان لوگوں نے کہا کہ اے وہ شخص جس پر قرآن نازل ہوا ہے تو دیوانہ ہے۔"

۷۔ "اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہے تو فرشتوں کو کیوں سامنے نہیں لاتا۔"

۸۔ "حالانکہ ہم فرشتوں کو حق کے فیصلے کے ساتھ ہی بھیجا کرتے ہیں اور اس کے بعد پھر کسی کو مہلت نہیں دی جاتی ہے۔"

۹۔ "ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

۱۰۔ "اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مختلف قوموں میں رسول بھیجے ہیں۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۱۔ "اور جب ان کے پاس رسول آتے ہیں تو یہ صرف ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔"

۱۲۔ "اور ہم اسی طرح اس گمراہی کو مجرمین کے دل میں ڈال دیتے ہیں۔"

۱۳۔ "یہ کبھی ایمان نہ لائیں گے کہ ان سے پہلے والوں کا طریقہ بھی ایسا ہی رہ چکا ہے۔"

۱۴۔ "ہم اگر آسمان میں ان کے لئے کوئی دروازہ کھول دیں اور یہ لوگ دن دہاڑے اسی دروازے سے چڑھ جائیں۔"

۱۵۔ "تو بھی کہیں گے کہ ہماری آنکھوں کو مدہوش کر دیا گیا ہے اور ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔"

(وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ) یعنی موت حتمی اور اس کا دن معین ہے پھر خداوند عالم قریش کی گفتگو کو اپنے رسول سے بیان کرتا ہے: (وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ) ان لوگوں نے کہا: اے وہ کہ جس پر ذکر یعنی قرآن نازل ہوا ہے تو دیوانہ ہے، تم کیوں فرشتوں کو ہمارے سامنے نہیں لا رہے ہو؟ اگر تم سچے ہو؟

(مَا تَأْتِينَا) یعنی کیوں ہمارے سامنے نہیں لا رہے ہو۔

پس خداوند عالم ان کی باتوں کو ردّ کرتے ہوئے فرماتا ہے: (مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ) اگر ملائکہ کو ہم نازل کر دیں تو ان کو نہیں دیکھیں گے بلکہ ہلاک ہو جائیں گے۔[1]

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۵۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پھر ارشاد ہوتا ہے: (وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا) یعنی چاند و سورج۔(وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ) اور ہم نے ستاروں کے ذریعے اسے دیکھنے والوں کے لئے زینت قرار دیا۔[1]

وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ (۱۷) إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ (۱۸)

۱۷۔ "اور ہم نے آسمان میں برج بنائے اور انہیں دیکھنے والوں کے لئے ستاروں سے آراستہ کر دیا اور ہر شیطان رجیم سے محفوظ بنا دیا۔"

۱۸۔ "مگر یہ کہ کوئی شیطان وہاں کی بات چُرانا چاہے تو اس کے پیچھے دہکتا ہوا شعلہ لگا دیا گیا ہے۔"

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت

(وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ)

فرماتے ہیں کہ شیاطین آسمانوں پر جاتے تھے اور تجسّس کرتے تھے یہاں تک کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی اور پھر شیاطین کے آسمانوں پر جانے کا سلسلہ رُک گیا۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں: جب محمدؐ میرے شکم میں تھے تو مجھے دوسری عورتوں کی طرح حمل کی سنگینی محسوس نہیں ہوئی اور حمل کے دوران جن مشکلات کا سامنا تمام عورتوں کو کرنا پڑتا ہے مجھے

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۵۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نہیں کرنا پڑا اور خواب میں مجھ سے کسی نے کہا: اے آمنہ! تمہیں مبارک ہو کہ تم عالم بشریت کے بہترین فرد کی ماں بننے والی ہو اور جب وضع حمل کا وقت قریب آیا اور آنحضرتؐ کی ولادت ہوئی تو اپنے ہاتھوں اور زانوؤں کو سجدہ کی حالت میں زمین پر رکھا اور خداوند عالم کا سجدہ کیا اور جب سجدے سے سر اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تو آپ کے نور جمال نے آسمان کو منور کر دیا اور اسی وقت شہاب تیروں کی طرح شیطانوں کی طرف برسنے لگے تاکہ وہ آسمان پر نہ جا سکیں۔ مکہ اور قریش کے لوگوں نے جب ستاروں اور شہاب کو چلتے ہوئے اور متحرک دیکھا تو وحشت میں آگئے اور خیال کرنے لگے کہ شاید قیامت آگئی ہے لہٰذا سب کے سب ولید بن مغیرہ جو ایک تجربہ کار اور بزرگ شخص تھا اس کے پاس آئے اور اس رونما ہونے والے واقعے کے بارے میں پوچھا، اس نے کہا کہ آسمانوں کی طرف دیکھو کہ رات کی تاریکی میں دریاؤں اور صحراؤں میں جو ستارے تمہاری راہنمائی کے لئے ہوتے ہیں وہ موجود ہیں یا کہ زائل اور ختم ہو گئے ہیں اگر وہ ختم ہو گئے ہیں تو جان لو کہ قیامت آگئی ہے لیکن اگر وہ اپنی جگہ پر موجود ہیں تو سمجھ لو کہ کوئی بہت ہی اہم واقعہ رونما ہوا ہے۔

شہر مکہ میں ایک یوسف نامی یہودی دانشمند رہتا تھا جب اس نے غیر معمولی طور پر ستاروں کی حرکت کو دیکھا تو قریش کے محلے میں گیا اور ان سے دریافت کیا کہ کیا تمہارے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ ان لوگوں نے کہا: نہیں۔

یہودی دانشمند نے کہا: تم لوگ جھوٹ بول رہے ہو کیونکہ ہم نے توریت میں دیکھا ہے کہ ایسی ہی رات میں آخری پیغمبر جو تمام انبیاء سے افضل ہے پیدا ہوگا یہ وہی پیغمبر ہے جس کی توریت میں بشارت دی گئی ہے اور تحریر ہے کہ جب یہ پیغمبر پیدا ہوگا تو شیطانوں کے اوپر شہاب کی بارش ہوگی تاکہ وہ آسمانوں پر نہ جا سکیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس بشارت کا سننا تھا کہ قریش نے تمام گھروں کی تحقیق شروع کر دی تو انہیں پتہ چلا کہ خداوند عالم نے عبد اللہ کو ایک بیٹا عطا کیا ہے، دانشمند یہودی نے اس بچے کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ قریش اس یہودی کو لے کر جناب آمنہ کے گھر پہنچے اور ان سے درخواست کی کہ اپنے بچے کو اس یہودی عالم کو دکھلائیں جیسے ہی یہودی نے بچے کی آنکھوں کو دیکھا اور اس نے شانے پر سے شال ہٹادی اور کالا تل دیکھا جس پر بال لگے ہوئے تھے تو ایک مرتبہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا کچھ دیر بعد جب اُسے ہوش آیا تو دیکھا کہ قریش اس کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

یہودی نے کہا: اے قریش! تم لوگ ہنس رہے ہو؟ یہ بچہ پیغمبر آخر الزمان ہے جو اپنی تلوار سے تمہیں ہلاک کر دے گا اور اس کی ولادت سے بنی اسرائیل سے ہمیشہ کے لئے نبوت و پیغمبری ختم ہو گئی۔

قریش کے لوگ وہاں سے چلے گئے اور پورے مکہ میں اس یہودی کی باتیں عام ہو گئیں اور ہر جگہ ہر کوئی اسی کے بارے میں گفتگو کر رہا تھا۔[1]

جب شیاطین شہاب سے زخمی کر کے آسمانوں سے بھگا دیئے گئے تو بعض نے اس کی تکذیب کر کے اس کا انکار کر دیا؛ دوسری طرف چونکہ شیاطین آسمان سے نکال دیئے گئے اور وہاں جانے سے محروم کر دیئے گئے تھے لہٰذا ابلیس کے پاس جمع ہو کر کہنے لگے: ہمیں آسمان پر جانے سے منع کر دیا گیا ہے اور سنگ شہاب کے ذریعے ہمیں نکال دیا گیا ہے۔

---

[1] کمال الدین، ج ۱، ص ۱۹۶، الخرائج والجرائح، ج ۳، ص ۱۰۶۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابلیس نے ان سے کہا: تم لوگ اس بات کی تحقیق کرو کہ دنیا میں روئے زمین پر کیا اہم واقعات رونما ہوئے ہیں۔

انہوں نے کہا: ایسی کوئی خبر نہیں ہے ہم نے تو کوئی نئی چیز نہیں دیکھی ہے۔

ابلیس نے کہا: اب میں خود ہی تحقیق و جستجو کروں گا پھر ابلیس پوری دنیا مشرق و مغرب میں چکر لگانے لگا لیکن مکہ پہنچا تو حرم کو فرشتوں سے بھرا دیکھا اور جبرئیل امینؑ کو حرم کے دروازے پر دیکھا کہ ہاتھ میں ڈنڈا لئے کھڑے ہیں جیسے ہی ابلیس نے حرم میں داخل ہونا چاہا جبرئیلؑ نے اُسے دور بھگا دیا اور اندر جانے سے روک دیا اور کہا: اے ملعون! یہاں سے دور ہو جا۔

ابلیس نے کوہ حرا کی طرف سے داخل ہونا چاہا، جبرئیلؑ نے پھر اُسے روک دیا۔

اس نے کہا: اے جبرئیلؑ! تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔

جبرئیلؑ نے کہا: بتاؤ کیا پوچھنا چاہتے ہو؟

ابلیس نے کہا: یہ کیا ماجرا ہے اور تم لوگ دنیا میں کیوں اکٹھے ہوئے ہو؟

جبرئیلؑ نے کہا: اس امت کے پیغمبرؐ پیدا ہوئے ہیں اور وہ خاتم النبیین اور افضل انبیاء ہیں۔

ابلیس نے کہا: اے جبرئیلؑ کیا اس پیغمبرؐ کے وجود پر میں کبھی مسلط ہو سکوں گا اور اس سے مجھے بھی کوئی فائدہ پہنچے گا؟

جبرئیلؑ نے کہا: نہیں۔

ابلیس نے کہا: کیا ان کی امت میں میرا کوئی حصہ ہوگا؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جبرئیلؑ نے کہا: ہاں۔

ابلیس نے کہا: اے جبرئیلؑ یہی میرے لئے بہت ہے۔[1]

وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْزُونٍ (۱۹) وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ (۲۰)

۱۹۔ "اور ہم نے زمین کو پھیلا دیا ہے اور اس میں پہاڑوں کے لنگر ڈال دیئے ہیں اور ہر چیز کو معینہ مقدار کے مطابق پیدا کیا ہے۔"

۲۰۔ "اور اس میں تمہارے لئے اسباب معیشت قرار دیئے ہیں اور ان کے لئے بھی جن کے تم رازق نہیں ہو۔"

(وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ) آیت میں "رَوَاسِی" سے مراد پہاڑ ہیں۔

(وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْزُونٍ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ) یعنی ہم نے ہر حیوان کے لئے معین مقدار میں رزق قرار دیا ہے۔

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے (وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْزُونٍ) کی تفسیر میں فرمایا: خداوند عالم نے پہاڑوں میں سونا چاندی، ہیرے جواہرات،

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۶۰، ص ۲۴۱؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۵۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تانبا، المونیم، لوہا، پیتل، رانگہ، زرنیخ (ایک قسم کی دھات) وغیرہ کو رکھ دیا ہے جس کا کوئی معاملہ بغیر وزن کے نہیں ہو سکتا۔[1]

وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ (۲۱)

۲۱۔ "اور کوئی شئ ایسی نہیں ہے جس کے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں اور ہم ہر شئ کو ایک معین مقدار میں ہی نازل کرتے ہیں۔"

(وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ) فرماتے ہیں: خزائن وہ پانی ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور پروردگار عالم نے ہر حیوان کے لئے اور ان کی غذا کے واسطے گھاس کو اُگانے کے لئے اس پانی کی مقدار معین قرار دی ہے۔

وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنْتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ (۲۲)

۲۲۔ "اور ہم نے ہواؤں کو بادلوں کا بوجھ اٹھانے والا بنا کر چلایا ہے پھر آسمان سے پانی برسایا ہے جس سے تم کو سیراب کیا ہے اور تم اس کے خزانہ دار نہیں تھے۔"

(وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ) ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے ہوا کو درختوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے بھیجا ہے۔[2]

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۵۷، ص ۱۷۹؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۶۵

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۵۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنْتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ) یعنی تم لوگ اس بات پر قدرت نہیں رکھتے کہ اس پانی کو ذخیرہ کرلو۔

وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ (۲۳)

۲۳۔ "اور ہم ہی حیات و موت کے دینے والے ہیں اور ہم ہی سب کے والی و وارث ہیں۔"

(وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ) یعنی زمین اور جو کچھ اس میں ہے ہم اسے بطور میراث حاصل کریں گے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ (۲۶)

۲۶۔ "اور ہم نے انسان کو سیاہی مائل نرم مٹی سے پیدا کیا ہے جو سوکھ کر کھن کھن بولنے لگی تھی۔"

(وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ) آیت میں (صَلْصَال) سے مراد مٹی ہے یعنی ہم نے انسانوں کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔

(مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ) ایک سیاہی مائل بدبودار مٹی سے پیدا کیا ہے۔[1]

وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ (۲۷)

۲۷۔ "اور جنات کو اس سے پہلے زہریلی آگ سے پیدا کیا ہے۔"

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۵۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جانّ، ابلیس کا باپ

(وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ)

فرماتے ہیں کہ جان ابلیس کا باپ ہے اور تمام جنات جانّ کی اولاد ہیں جن میں سے بعض مومن ہیں اور بعض کافر اور ان میں مختلف ادیان پائے جاتے ہیں مثلاً یہودی اور نصرانی۔ اور شیاطین ابلیس کی اولاد ہیں اور اس کی اولاد میں کوئی بھی مومن نہیں ہے سوائے ایک شخص کے جس کا نام اوھام بن ھیم بن لاقیس بن ابلیس ہے۔ وہ پیغمبر اسلام ﷺ کے پاس آیا، پیغمبر اسلام ﷺ نے اسے عجیب و غریب اور ڈراؤنی شکل میں دیکھا تو پوچھا تو کون ہے جو اس شکل میں ظاہر ہوا ہے؟

اس نے جواب دیا: میں ھام بن ھیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں جس دن قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اس وقت میں جوان تھا اور لوگوں کے درمیان فساد پھیلانے میں لگا تھا۔

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: تو کتنا برا تھا؟

اس نے کہا: میں نے نوح علیہ السلام کے سامنے توبہ کی اور ان کے ساتھ کشتی میں موجود تھا اور جب انہوں نے اپنی قوم کے خلاف بد دعا کی تو میں نے ان پر اعتراض کیا۔ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں بھی تھا جب نمرود نے انہیں آگ میں ڈالا اور پروردگار نے آگ کو گلزار بنا دیا۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھی ساتھ تھا جب پروردگار عالم نے فرعون کو دریائے نیل میں غرق کیا اور بنی اسرائیل کو نجات دی۔ اسی طرح میں جناب ہود علیہ السلام کے ساتھ بھی تھا جب انہوں نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی تو میں نے ان پر تنقید کی۔ میں حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھ بھی تھا جب انہوں نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی تو میں نے ملامت و مذمت کی۔ میں نے تمام آسمانی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کتابوں کو پڑھا ہے اور سب نے مجھے آپ کے وجود مقدس کی بشارت دی ہے۔ تمام انبیاء نے آپ کو سلام پہنچایا ہے اور ان میں سے ہر ایک کا یہی کہنا تھا کہ آپ تمام انبیاء اور پیغمبروں سے افضل و اکمل ہیں میں آپؐ سے درخواست کرتا ہوں کہ جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہے اس کی مجھے تعلیم دیجئے۔

پیغمبر اسلام ﷺ نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا: اِسے دین مبین کی تعلیم فرما دیجئے۔

ہام نے کہا: میں نے نبی یا اس کے وصی کے علاوہ ہر گز نہ کسی کی اطاعت کی ہے اور نہ ہی کروں گا یہ شخص کون ہے؟

پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: "ھذا أخی و وصیی و وزیری و وارثی علی بن ابی طالب"

"یہ میرے بھائی، وصی اور وزیر اور میرے وارث علی بن ابی طالبؑ ہیں۔"

ہام نے کہا: ہم نے آسمانی کتابوں میں ان کا نام "ایلیا" پڑھا ہے۔

پھر علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اُسے علوم دین کی تعلیم دی اور وہ جنگ صفین میں لیلۃ الہریر میں حضرتؑ کی خدمت میں حاضر تھا۔[1]

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ (۲۸)

---

[1] بحار الانوار، ج ۱۸، ص ۸۳، و ج ۴۲، ص ۱۴، تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۸۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۸۔ "اور اس وقت کو یاد کرو کہ جب تمہارے پروردگار نے ملائکہ سے کہا تھا کہ میں سیاہی مائل نرم کھنکھناتی ہوئی مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں۔"

(وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ)

انسان کی تخلیق کے سلسلے میں تفصیلی بحث سورۂ بقرہ آیت نمبر ۳۰ کے ذیل میں گذر چکی ہے۔

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ (۴۳) لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ (۴۴)

۴۳۔ "اور جہنم ایسے تمام لوگوں کی آخری وعدہ گاہ ہے۔"

۴۴۔ "اس کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے کے لئے ایک حصہ تقسیم کر دیا گیا ہے۔"

(وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ)

فرماتے ہیں کہ ہر دروازے سے اہل دین داخل ہوں گے اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔[1]

ابی الجارود روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت (وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ) کی تفسیر میں فرمایا: ان لوگوں کا توقف پل صراط پر ہوگا۔

(لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ) جان لو کہ خدا کی قسم! خداوند عالم نے جہنم کو سات طبقوں میں قرار دیا ہے جس کا سب سے پہلا طبقہ "جحیم" ہے کہ اس طبقے کے لوگ اس کے اوپر رہیں گے اور ان لوگوں کے سر کا بھیجا گرم دیگ کی طرح کھول رہا ہوگا۔

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۹۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جہنم کے دوسرے طبقے کا نام "لظیٰ" ہے جو ہاتھ، پاؤں اور سر کی کھال کو ادھیڑ دے گا اور جن لوگوں نے خدا کی نافرمانی کی ہے انہیں آواز دے گا۔

جہنم کے تیسرے طبقے کا نام "سقر" ہے وہ ایسی آگ ہے جو نہ کسی پر رحم کرے گی اور نہ ہی کسی چیز کو رہا کرے گی اور جسم کی کھال کو بالکل بدل دے گی جس پر عذاب کے ۱۹ فرشتوں کو مأمور کیا گیا ہے۔

جہنم کے چوتھے طبقے کا نام "حطمہ" ہے جس سے آگ کے شعلے اٹھ رہے ہوں گے جیسے کوئی بڑی عمارت اور ان کی سرعت و کثرت زرد اونٹوں کے مانند ہے جو ہر طرف پھیل جاتے ہیں اور روح کو موت نہیں لہٰذا مریں گے نہیں اور جہنمیوں کی روح سرمہ کی طرح پس جایا کرے گی۔

جہنم کے پانچویں طبقے کا نام "ھاویہ" ہے جس میں ایک فرشتہ ہے اہل جہنم فریاد کریں گے اے مالک ہماری مدد کرو جب مالک پہنچیں گے تو جہنم کی آگ سے بھرا ایک پیالہ لے جائیں گے جس میں پیپ ہوگی جس کی وجہ سے ان کے جسم کی کھالیں اتر جائیں گی اور جب وہ اُسے پینے کے لئے اٹھائیں گے تو شدت حرارت سے ان کے چہروں کا گوشت گر جائے گا خداوند عالم فرماتا ہے: (وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا)[1] جو شخص بھی اُس میں گرے گا وہ ستر سال تک سقوط کرتا رہے گا اور اس کے بدن کی جلد جل جائے گی پھر دوبارہ نئی جلد نکلے گی اور وہ بھی جل کر راکھ ہو جائے گی۔

---

[1]۔ سورۂ کہف، آیت ۲۹۔ اور وہ فریاد بھی کریں گے تو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح کے کھولتے ہوئے پانی سے ان کی فریاد رسی کی جائے گی جو چہروں کو بھون ڈالے گا یہ بدترین مشروب ہے اور جہنم بدترین ٹھکانہ ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جہنم کے چھٹے طبقے کا نام "سعیر" ہے جس میں آگ کے تین سو خیمے ہیں اور ہر خیمے کے اندر تین سو آگ کے قصر ہیں اور ہر قصر میں تین سو آگ کے گھر ہیں جو تین سو طرح کا الٰہی عذاب ہے جیساکہ خداوند عالم فرماتا ہے: (اِنّا اعتدنا للکافرین سلاسلَ و اغلالاً و سعیراً)[1] ہم نے کافروں کی سزا کے لئے طوق و زنجیر اور بھڑکتے ہوئے شعلوں کا انتظام کیا ہے۔

اور ساتویں طبقے کا نام "جہنم" ہے جس میں "فلق" نامی کنواں ہے جب اس کا ڈھکن ہٹایا جائے گا تو اس میں سے آگ کے شعلے نکلیں گے جو جہنم کی آگ کا سب سے شدید عذاب ہے اور جہنم کے وسط میں زرد رنگ کا پہاڑ "صعود" ہے اسی طرح "اثام" ہے یعنی زرد رنگ کی پگھلی ہوئی آگ کی وادی ہے جو اس پہاڑ کے اطراف میں جاری ہوگی اور یہ جہنم کے سخت ترین عذاب میں سے ہے۔[2]

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ (۴۷) لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ (۴۸)

۴۷۔ "اور ہم نے ان کے سینوں سے ہر طرح کی کدورت نکال لی ہے اور وہ بھائیوں کی طرح آمنے سامنے تخت پر بیٹھے ہوں گے۔"

۴۸۔ "نہ انہیں کوئی تکلیف چھوسکے گی اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔"

(وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ) یہاں (غِلٍّ) سے مراد دشمنی ہے۔

(لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ) آیت میں (نَصَب) سے مراد سختی ہے۔

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۹۶

[2] ۔ بحار الانوار، ج ۸، ص ۲۸۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نَبِّئْ عِبَادِی أَنِّی أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِیمُ(۴۹)وَأَنَّ عَذَابِی هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِیمُ(۵۰)وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَیْفِ إِبْرَاهِیمَ(۵۱)

۴۹۔ "میرے بندوں کو خبر کردو کہ میں بہت بخشنے والا اور مہربان ہوں۔"

۵۰۔ "اور میرا عذاب بھی بڑا دردناک عذاب ہے۔"

۵۱۔ "اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کے بارے میں اطلاع دیدو۔"

(نَبِّئْ عِبَادِی) یعنی میرے بندوں کو خبر کردو۔

(أَنِّی أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِیمُوَأَنَّ عَذَابِی هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِیمُوَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَیْفِ إِبْرَاهِیمَ) میں بہت بخشنے والا اور مہربان ہوں اور میرا عذاب بڑا دردناک عذاب ہے اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کے بارے میں اطلاع دیدو۔(اس کی تفصیل اسی جلد میں سورۂ ہود کی ۶۹ سے ۸۳ تک آیتوں کے ذیل میں بیان ہوئی ہے۔)

وَقَضَیْنَا إِلَیْهِ ذٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُصْبِحِینَ(۶۶)

۶۶۔ "اور ہم نے اس امر کا فیصلہ کرلیا ہے کہ صبح ہوتے ہوتے اس قوم کی جڑیں تک کاٹ دی جائیں گی۔"

(وَقَضَیْنَا إِلَیْهِ ذٰلِكَ الْأَمْرَ) یعنی ہم نے انہیں باخبر کردیا ہے۔

(أَنَّ دَابِرَ هٰؤُلَاءِ) یعنی قوم لوط (مَقْطُوعٌ مُصْبِحِینَ) صبح تک ختم ہو جائیں گے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ (۷۲)

۷۲۔ "آپ کی جان کی قسم یہ لوگ گمراہی کے نشے میں اندھے ہو رہے ہیں۔"

(لَعَمْرُكَ) اے محمدؐ! آپ کی جان کی قسم۔

(إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ) یہ فضیلت رسول خداﷺ کی تمام انبیاء پر ہے۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ (۷۵) وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ (۷۶)

۷۵۔ "ان باتوں میں صاحبان ہوش کے لئے بڑی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔"

۷۶۔ "اور یہ بستی ایک مستقل چلنے والے راستہ پر ہے۔"

(إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ) امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آیت میں (مُتَوَسِّمِين) سے مراد ہم اہل بیتؑ ہیں اور (سَبِيل) ہم میں ہے اور یہ سبیل وہی بہشت کا راستہ ہے۔[1]

وَإِنْ كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ (۷۸)

۷۸۔ "اور اگرچہ ایکہ والے ظالم تھے۔"

(وَإِنْ كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ) یعنی اصحاب غیظہ کہ وہی شعیبؑ کی قوم ہے جو ظالم تھی۔[1]

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۱۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ (۸۷)

۸۷۔ "اور ہم نے آپ کو سبع مثانی اور قرآن عظیم عطا کیا ہے۔"

(وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ) یعنی ہم نے آپ کو فاتحۃ الکتاب (سورۂ حمد) عطا کیا۔

سورہ بن کلیب روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہم ہی وہ مثانی ہیں جسے خداوند عالم نے پیغمبروں کو عطا کیا ہے اور ہم روئے زمین پر "وجہ اللہ" ہیں پس جو شخص بھی ہمیں پہچان لے اور معرفت حاصل کرلے وہ بہشتی ہے اور جو شخص ہمارا انکار کرے گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔[۲]

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ (۸۸)

۸۸۔ "لہٰذا آپ ان کفار میں بعض افراد کو جنہیں ہم نے جو کچھ نعمات دنیا عطا کردی ہیں ان کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں اور اس کے بارے میں ہر گز رنجیدہ بھی نہ ہوں بس آپ اپنے شانوں کو صاحبان ایمان کے لئے جھکائے رکھیں۔"

---

[۱]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۱۲

[۲]۔ بحار الانوار، ج ۲۴، ص ۱۲۴؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۱۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

موعظۂ پروردگار سے عبرت حاصل کرنا چاہئے

مفضل بن عمیر [عمر] روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس وقت یہ آیت (لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ) نازل ہوئی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی نصیحت پروردگار سے عبرت حاصل نہیں کرے گا وہ دنیا میں کفِ افسوس ملے گا اور جو شخص غیر خدا سے امید رکھے گا اس کا رنج و غم زیادہ ہو جائے گا اور جو شخص نہیں جانتا کہ کھانے اور پہننے کی چیزیں نعمت الٰہی ہیں اور اس پر خدا کا حق ہے پھر عمل میں کوتاہی کرے تو وہ عذابِ الٰہی سے نزدیک ہوگا۔[1] اِسی طرح وہ شخص جو صبح سے شام تک صرف دنیا کے چکر میں رہے اس پر خدا کا غضب نازل ہوگا، جو شخص اپنی مشکلات کی شکایت کرے گا گویا اس نے اپنے پروردگار کی شکایت کی ہے۔ اگر اس امت کا کوئی شخص قرآن پڑھنے کے بعد جہنم میں چلا جائے تو یقیناً اس نے آیات قرآنی کا مذاق اڑایا ہے اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کے پاس اس کے مال و ثروت کی وجہ سے جائے اور اس سے قربت حاصل کرنے کے لئے خاکساری و انکساری کے ساتھ اس سے ملے تو وہ اپنا دو تہائی دین برباد کر دیتا ہے۔ آپ مزید فرماتے ہیں: جلد بازی سے کام نہ لو عزت نفس اور وقار کے ساتھ کسی سے سوال کرو اور فقیروں کے ساتھ بخل سے کام نہ لو اس لئے کہ شاید جس سے سوال کیا جائے وہ خود ہی ایک دن فقیر و محتاج ہو جائے لہٰذا انکساری کے ساتھ دروازے پر جاؤ اور خدا سے دعا کرو کہ اُسے بھی نعمتوں سے نواز دے۔[2]

---

[1]۔ اصول کافی، ج ۲، ص ۲۱۵؛ مشکوۃ الانوار، ج ۲۶۷

[2]۔ بحار الانوار، ج ۷۰، ص ۸۹، و ج ۷۲، ص ۱۰۶؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۱۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ (۹۱) فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ (۹۲) عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۹۳)

۹۱۔ "جن لوگوں نے قرآن کو ٹکڑے کر دیا ہے۔"

۹۲۔ "لہٰذا آپ کے پروردگار کی قسم کہ ہم ان سے اس بارے میں ضرور سوال کریں گے۔"

۹۳۔ "جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔"

(الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ) فرماتے ہیں: وہ لوگ جو قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں اور آیاتِ الٰہی سے انس و الفت حاصل نہیں کرتے ہیں۔ ان کے لئے خداوند عالم فرماتا ہے: (لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ) جو کچھ ان لوگوں نے انجام دیا ہے اس کے بارے میں سوال کریں گے۔[1]

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ (۹۴) إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ (۹۵)

۹۴۔ "پس آپ اس بات کا واضح اعلان کر دیں جس کا حکم دیا گیا ہے اور مشرکین سے کنارہ کش ہو جائیں۔"

۹۵۔ "ہم ان استہزاء کرنے والوں کے لئے کافی ہیں۔"

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑانے والے

(فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ)

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۱۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہ آیت مکہ میں پیغمبر اسلام ﷺ پر سنہ ۳ بعثت میں نازل ہوئی ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ دو شنبہ کے دن نبوت پر مبعوث ہوئے اور منگل کے دن حضرت علی علیہ السلام اس کے بعد حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا آپ پر ایمان لائیں۔ ایک دن حضرت ابو طالب علیہ السلام جعفر کے ہمراہ پیغمبر اسلام ﷺ سے ملاقات کے لئے گئے تو دیکھا پیغمبر اسلام ﷺ نماز میں مشغول ہیں اور علی علیہ السلام آنحضرتؐ کے داہنی جانب کھڑے ہیں، حضرت ابوطالبؑ نے جعفر سے کہا: تم بھی اپنے چچازاد بھائی کے بائیں جانب کھڑے ہو جاؤ اور نماز ادا کرو۔ جعفر پیغمبر اسلام ﷺ کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے تو پیغمبر اسلامؐ تھوڑا سا آگے بڑھ گئے اور نماز کو جاری رکھا اور پھر جعفر نے پیغمبرؐ کے ساتھ نماز ادا کی۔

بارہا دیکھا گیا کہ علی علیہ السلام، جعفر، زید بن حارثہ اور خدیجہ سلام اللہ علیہا پیغمبرؐ کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے بعثت پیغمبر سے ایک سال گذر چکا تھا کہ یہ آیت (فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ) نازل ہوئی، پیغمبر اسلام ﷺ کا مذاق اڑانے والے پانچ افراد تھے؛ ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، اسود بن عبد المطلب، اسود بن یغوث اور حرث بن طلاطلہ خزاعی، جس وقت ولید پیغمبر ﷺ کا مذاق اڑا رہا تھا اس وقت آنحضرتؐ نے اس پر لعنت کی اور فرمایا: خدا اِسے اندھا کردے اور اسے اس کے بیٹے کے غم میں مبتلا کردے، خدا نے اپنے حبیب کی دعا سن لی اور وہ اندھا ہو گیا اور اس کا بیٹا جنگ بدر میں مارا گیا اسی طرح پیغمبر اسلام ﷺ نے اسود بن یغوث اور حرث بن طلاطلہ کے لئے بھی بددعا کی۔

ایک دن ولید پیغمبرؐ کے قریب سے گذرا اور جبرئیل امینؑ بھی پیغمبر اسلام ﷺ کے ساتھ تھے، جبرئیلؑ نے کہا: یا محمدؐ! یہ ولید بن مغیرہ ہے جو آپ کے مذاق اڑانے والوں میں سے ہے!

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: ہاں، اسی وقت ولید ایک ایسے شخص کے قریب سے گذرا جو چلّۂ کمان بنا رہا تھا اچانک ولید کا پیر کمان پر لگا اور کمان ولید کے سر کے پیچھے سے جا لگی جس سے اس کا خون بہنے لگا کسی طرح گھر پہنچا مگر خون بند نہ ہوا اور وہ اپنے بستر پر گر پڑا؛ خون بند نہیں ہو رہا تھا یہاں تک اس کی بیٹی کے بستر تک جا پہنچا جو اس کے قریب سوئی ہوئی تھی، لڑکی اٹھ کھڑی ہوئی اور اس نے یہ سمجھا کہ یہ خون اس کے باپ کی اس سے ہمبستری کی وجہ سے جاری ہوا ہے لہٰذا باپ کے خلاف چیخنا پکارنا شروع کیا اور کہا: کیسے تم نے میرے ساتھ یہ گھناؤنی حرکت کی ہے اور مجھے داغ دار کر دیا ہے۔ ولید نے اسے سمجھایا کہ یہ خون اس کے سر سے نکل رہا ہے اور میری زندگی کا آخری لمحہ ہے پھر اس نے اپنے تمام بھائیوں اور بچوں کو بلوایا، جب سب جمع ہو گئے تو اس نے عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے کہا: میرا بڑا بیٹا عمارہ حبشہ میں قید ہے تم محمد ﷺ سے نجاشی بادشاہ کے نام ایک خط لکھواؤ تاکہ وہ اسے آزاد کر کے مکہ روانہ کر دے پھر اس نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے ہاشم کو مخاطب کر کے کہا: اے میرے بیٹے! میں تم کو پانچ چیزوں کی وصیت کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ تم اُسے ضرور پایۂ تکمیل تک پہنچاؤ گے؛ سب سے پہلے یہ کہ ابو درہم دوسی کو قتل کر دینا جس نے میری بیوی کو زبردستی روک رکھا ہے اور وہ اس کی بیٹی ہے اگر وہ اسے آزاد کر دے اور وہ دوسرا شوہر کرے تو تمہاری طرح کا دوسرا بیٹا پیدا کر سکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اگرچہ کسی نے جان بوجھ کر مجھے زخمی نہیں کیا ہے لیکن میرا خون طائفہ خزاء پر ہے جس کی کمان اور تیر کی وجہ سے میں زخمی ہوا، مجھے خوف ہے کہ میں بھول جاؤں اور میرا خون بنی خزیمہ بن عامر کی گردن پر رہ جائے، تیسرے یہ کہ بنی ثقیف کے پاس میرا کچھ مال ہے اسے وصول کر لینا، چوتھے یہ کہ اسقف نجران سے میں نے دو سو دینار قرض لئے تھے اسے ادا کر دینا ابھی کچھ اور کہنے ہی والا تھا کہ اس کی روح جہنم واصل ہو گئی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ربیعہ بن اسود رسول خدا ﷺ کے پاس سے ہو کر گذرا کرتا پس جبرئیل امینؑ نے اس کی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا تو وہ وہیں اندھا ہو کر جہنم واصل ہو گیا۔

اسود بن یغوث کی طرف بھی جبرئیل امینؑ نے دیکھا اور وہ مرض استسقاء میں مبتلا ہو کر اس کا پیٹ پھٹ گیا اور وہ بھی جہنم واصل ہو گیا۔

عاص بن وائل بھی راستے سے گذر رہا تھا کہ جبرئیلؑ نے اس کے پیر کی طرف اشارہ کیا اس کے پیر میں ایک لکڑی چبھی اور دوسری طرف سے نکل آئی، وہ زخموں کی تاب نہ لا کر جہنم واصل ہو گیا۔

حرث بن طلاطلہ بھی جبرئیل امینؑ کے قریب سے گذرا تو جبرئیلؑ نے اس کے چہرے کی طرف اشارہ کیا وہ کوہ تہامہ پر گیا اور آسمان سے شدید بارش نازل ہوئی اور اس نے اس کو اتنا پیا کہ اس کا پیٹ پھٹ گیا اور وہ بھی جہنم واصل ہو گیا اسی لئے خداوند عالم فرماتا ہے: (إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ)[1]

مذکورہ بالا آیت کے نزول کے بعد پیغمبر اسلام ﷺ ایک پتھر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے طائفہ قریش اور اے گروہ عرب! میں تمہیں کلمۂ توحید کی دعوت دیتا ہوں، جان لو کہ خدائے واحد کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور میں خدا کی طرف سے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہوں تاکہ تمہیں شرک و بت پرستی سے دور رکھوں اور خدائے واحد کی عبادت اور دین اسلام کی جانب تم لوگوں کی ہدایت و رہبری کروں۔ اگر تم لوگ میری دعوت پر لبیک کہو گے تو تم لوگوں کی دنیا و آخرت دونوں آباد ہو جائیں

---

[1] بحار الانوار، ج ۱۸، ص ۵۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

گے، اس دنیا میں تم لوگ تمام عرب و عجم ملکوں کے مالک قرار پاؤگے اور آخرت میں تمہیں بہشت جاوید میں جگہ ملے گی۔

قریش کی پیغمبرؐ کو تجویز

لوگ پیغمبرؐ کی باتوں کو مذاق سمجھ رہے تھے لہٰذا آپس میں کہتے تھے: محمد دیوانے ہوگئے ہیں لیکن حضرت ابوطالب کے رعب و دبدبے اور احترام کی وجہ سے کوئی اہانت نہ کرسکے۔ کچھ ہی دیر بعد قریش کی بزرگ ہستیاں حضرت ابوطالب کے پاس شکایت لے کر حاضر ہوئیں کہ تمہارا بھتیجا ہمارے خداؤں کو بُرا کہہ رہا ہے اور ہمیں بے وقوف و نادان سمجھتا ہے اور ہمارے جوانوں کو ورغلا کر خراب اور ہمارے درمیان اختلاف پیدا کررہا ہے، ہم تمام قریش انہیں اتنا زیادہ مال و دولت دینے کے لئے تیار ہیں کہ وہ سب سے زیادہ مالدار ہو جائیں اور جس عورت سے بھی وہ شادی کرنا چاہیں ہم ان کی شادی کروادیں گے مگر اپنے ان افکار سے دست بردار ہو جائیں اور آرام سے بہترین زندگی بسر کریں۔

حضرت ابوطالب نے پیغمبرؐ سے کہا: اے میرے بھتیجے یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: اے چچا جان! یہ خدا کا دین ہے جسے اس نے انبیاء اور رسولوں کے لئے پسند کیا ہے اور مجھے لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔

حضرت ابوطالب نے کہا: اے میرے بھتیجے! قریش نے مجھے بھیجا ہے کہ میں تمہیں اس کام سے منع کروں۔

آپؐ نے فرمایا: اے میرے چچا! میں خداوند عالم کے حکم کی مخالفت کی طاقت نہیں رکھتا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت ابوطالب علیہ السلام قریش کے پاس گئے، قریش کے تمام افراد آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے اور کہا: اے ابوطالب! تم ہمارے قبیلے کے سردار ہو! اپنے بھتیجے کے اس فتنے کو ختم کرنے کے لئے ہمارا ساتھ دو تاکہ ہم محمد کو قتل کرکے راستہ صاف کردیں اور اس کے بدلے میں تم ہم سب کو اپنا غلام بنالو۔

حضرت ابوطالب نے ان کے جواب میں ایک مفصل قصیدہ کہا جس کے بعض اشعار کا ترجمہ یہ ہے:

"لگتا ہے کہ اہل قریش میں محبت و دوستی کی بو نہیں ہے جیسے اپنے تمام اسباب و زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے ہوں، رب کعبہ کی قسم وہ لوگ جھوٹے ہیں خدا کی قسم! ہرگز محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوری اختیار نہیں کریں گے۔ ہم نیزہ و شمشیر اٹھائے گھوڑوں پر سوار ہو کر محمد کی اتنی نصرت و حمایت کریں گے کہ دشمن ہار مان جائیں اور ان سے دور ہو جائیں اور اپنے بچوں اور بھتیجوں کا دفاع کریں گے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مسلمان شعبِ ابوطالبؑ میں

جب قریش پیغمبرؐ کے قتل کے لئے جمع ہوئے اور قتل کا ارادہ کر لیا تو آپس میں عہد نامہ تیار کیا۔ حضرت ابوطالب جب ان کے ارادوں سے باخبر ہوئے تو تمام بنی ہاشم کو گھاٹی میں جمع کیا اور رب کعبہ، رکن و مقام اور مشاعر کی قسم کھائی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذرا برابر گزند نہیں پہنچنے دیں گے۔ لہٰذا تمام بنی ہاشم شعب ابوطالب میں اکٹھے ہوئے اور سب کے سب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کرنے لگے اور حضرت ابو طالب کے حکم پر تمام بنی ہاشم برہنہ شمشیریں ہاتھوں میں لئے چار سال تک شب و روز پیغمبرؐ کی حفاظت میں مشغول رہے۔

جب مسلمان شعب ابی طالب سے نکلے تو حضرت ابوطالب بستر بیماری پر تھے اور آپ کا آخری وقت تھا۔ پیغمبرؐ حالت احتضار میں اپنے چچا کے پاس آئے اور فرمایا: اے میرے پیارے چچا! بچپن سے لیکر آج تک مجھے اپنی پناہ میں رکھا اور اپنے بھائی کے اس یتیم کی احسن طریقے سے کفالت کی، خدا آپ کو جزائے خیر عنایت کرے، میں خدا کے سامنے آپ کی شفاعت کروں گا۔

روایت میں ہے کہ حضرت ابوطالبؑ پیغمبرؐ سے بہت زیادہ راضی و خوشنود اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے اور دعوت حق کو لبیک کہا۔[1] پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے دن مقام شفاعت پر کھڑا ہوں گا اور اپنے ماں باپ، چچا اور اپنے بھائی کہ جنہوں نے زمانۂ جاہلیت میں ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے شفاعت کروں گا۔[2]

---

[1] بحار الانوار، ج ۱۸، ص ۱۸۰

[2] بحار الانوار، ج ۱۵، ص ۱۱۰، تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۲۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سیف بن عمیرہ، عبداللہ بن سنان اور ابو حمزہ ثمالی روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رسول خدا ﷺ آخری حج انجام دے چکے اور مقام ابطح پر پہنچے تو لوگوں نے آنحضرتؐ کے لئے مسند بچھائی، آنحضرتؐ تشریف فرما ہوئے پھر آنحضرتؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور شدت سے گریہ کرنے لگے اور بارگاہ احدیت میں عرض کیا: خدایا! تونے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرے والدین اور چچا کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔

خداوند عالم نے وحی فرمائی: اے میرے حبیب! میں نے قسم کھائی ہے کہ جو شخص بھی گواہی دے گا کہ میرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور یہ کہ تم میرے بندے اور رسول ہو میں اُسے میں جنت میں داخل کروں گا لیکن تم شعب میں جاؤ اور اہل قبرستان کو مخاطب کرو اگر ان لوگوں نے جواب دے دیا تو سمجھ لینا کہ میری رحمت ان کے شامل حال ہوئی ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ شعب تشریف لائے اور فرمایا: اے میرے والدین اور اے میرے چچا! وہ لوگ قبر سے خاک جھاڑتے ہوئے باہر آئے۔

پیغمبر اسلام ﷺ نے ان سے فرمایا: وہ کرامت جو پروردگار عالم نے ہمیں عطا کی ہے آپ لوگ اسے ملاحظہ کر رہے ہیں؟

ان لوگوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک آپ اللہ کے رسولؐ ہیں اور جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں وہ خدا کی جانب سے اور برحق ہے۔

پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: آپ لوگ اپنی اپنی قبروں میں واپس چلے جائیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پھر وہاں سے رسول خداﷺ مکہ مکرمہ پہنچے اُدھر حضرت علی علیہ السلام بھی یمن سے آپ کی خدمت میں تشریف لائے، رسول خداﷺ نے فرمایا: اے علیؑ! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں؟امیر المومنین علیہ السلام نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، ضرور اے اللہ کے رسول۔ پیغمبر اسلامﷺ نے فرمایا: خداوند عالم نے ہمیں اس سفر میں بہترین نعمت سے نوازا ہے اور پھر پورا واقعہ امیر المومنین علیہ السلام سے بیان فرمایا۔ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا: خدا کا شکر ہے۔

اس کے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: رسول خداﷺ نے اپنے والدین اور چچا کو اپنی قربانی میں بھی شریک کیا۔[1]

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ (۹۷) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ (۹۸)

۹۷۔ "اور ہم جانتے ہیں کہ آپ ان کی باتوں سے دل تنگ ہو رہے ہیں۔"

۹۸۔ "تو اب اپنے پروردگار کے حمد کی تسبیح کیجئے اور سجدہ گزاروں میں شامل ہو جایئے۔"

(وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ) یعنی جب وہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو آپ دل تنگ ہوتے ہیں اور ایسے وقت میں خدا کو یاد کرو۔ (فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ) پس اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کرو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔[2]

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۵، ص ۱۱۰؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۲۳

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۲۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَتَىٰ أَمْرُ اللهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ (۱)

۱۔ "امر الٰہی آگیا ہے لہٰذا اب بلاوجہ جلدی نہ کرو کہ خدا ان کے شرک سے پاک و پاکیزہ اور بلند و بالا ہے۔"

(أَتَىٰ أَمْرُ اللهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ) یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب قریش نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپ دعا کریں کہ خدا ہم پر عذاب نازل کرے تو خداوند عالم نے فرمایا: امر الٰہی آئے گا لہٰذا تم لوگ جلدی نہ کرو۔

(يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنْذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ) (۲)

۲۔ "وہ جس بندے پر چاہتا ہے اپنے حکم سے ملائکہ کو روح کے ساتھ نازل کر دیتا ہے کہ ان بندوں کو ڈراؤ اور سمجھاؤ کہ میرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے لہٰذا مجھ ہی سے ڈریں۔"

(يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ) یعنی خداوند عالم نے ملائکہ کو اس قدرت و طاقت کے ساتھ جو انہیں عطا کی ہے عذاب کے لئے بھیجتا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آیت (عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنْذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ) کی تفسیر میں فرمایا کہ قرآن و نبوت کے ذریعے ہمارے جس بندے کو چاہو ڈراؤ۔[1]

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ (۴)

۴۔ "اس نے انسان کو ایک قطرہ نجس سے پیدا کیا ہے مگر پھر بھی وہ کھلم کھلا جھگڑا کرنے والا ہو گیا۔"

(خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ) یعنی ہم نے انسان کو ایک نجس و بدبودار پانی کے قطرہ سے پیدا کیا ہے اور اب وہ زبان دراز اور جھگڑالو دشمن ہو گیا ہے۔

وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا ۗ لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ (۵)

۵۔ "اور اسی نے چوپایوں کو بھی پیدا کیا ہے جن میں تمہارے لئے گرم لباس اور دیگر منافع کا سامان ہے اور بعض کو تم کھاتے بھی ہو۔"

ابی الجارود اس آیت (وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا ۗ لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ) کی تفسیر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آیت میں "دِفْء" سے مراد اونٹ کے بچے ہیں اور گھر و لباس سے استفادہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۲۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

علی بن ابراہیم کہتے ہیں کہ (دِفْء) سے مراد چوپایوں کے بال اور کرک سے استفادہ کرنے کو کہتے ہیں۔[۱]

وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ (۶)

۶۔ "اور تمہارے لئے انہیں جانوروں میں سے زینت کا سامان ہے جب تم شام کو انہیں واپس لاتے ہو اور صبح کو چراگاہ کی طرف لے جاتے ہو۔"

(وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ) یعنی جب چراگاہ سے واپس آتے ہیں، آرام کرتے ہیں اور دوبارہ چراگاہ کی طرف واپس چلے جاتے ہیں۔[۲]

وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ (۷)

۷۔ "اور یہ حیوانات تمہارے بوجھ کو اٹھا کر ان شہروں تک لے جاتے ہیں جہاں تک تم جان جوکھم میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے بیشک تمہارا پروردگار بڑا شفیق و مہربان ہے۔"

(وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ) یعنی مکہ و مدینہ اور تمام شہروں کی جانب۔[۳]

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ (۸)

---

[۱] تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۲۹

[۲] تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۲۹

[۳] تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۳۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸۔ "اور اس نے گھوڑے، گدھے اور خچر کو پیدا کیا ہے تاکہ اس پر سواری کرو اور اسے زینت بھی قرار دو اور وہ ایسی چیزوں کو بھی پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم بھی نہیں ہے۔"

(وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا) یہاں پر خداوند عالم نے یہ نہیں کہا کہ اس پر سوار ہو اور اس کا گوشت کھاؤ جس طرح سے کہ اونٹ، گائے اور بکری کے بارے میں فرمایا ہے۔

(وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ) جیسے خداوند عالم نے دریاؤں اور بیابانوں میں بڑی عجیب و غریب مخلوق پیدا کی ہے۔

وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ (۹)

۹۔ "اور درمیانی راستے کی ہدایت خدا کی اپنی ذمہ داری ہے اور بعض راستے کج بھی ہوتے ہیں اور وہ چاہتا تو تم سب کو زبردستی راہِ راست پر لے آتا۔"

(وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ) یعنی بعض راستے۔

(وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ) یعنی سیدھے راستے کی ہدایت کرتا۔

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ (۱۰)

۱۰۔ "وہ وہی خدا ہے جس نے آسمان سے پانی نازل کیا ہے جس کا ایک حصہ پینے والا ہے اور ایک حصے سے درخت پیدا ہوتے ہیں جن میں تم جانوروں کو چراتے ہو۔"

(هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ) آیت میں (تُسِيمُونَ) یعنی کھیتی باڑی کرتے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (۱۱)

۱۱۔ "وہ تمہارے لئے زراعت، زیتون، خرمے، انگور اور تمام پھل اسی پانی سے پیدا کرتا ہے اس امر میں بھی صاحبان فکر کے لئے اس کی قدرت کی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔"

(يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ) یعنی بارش کے ذریعے۔(إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ) اس میں اہل فکر کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ) (۱۳)

۱۳۔ "اور جو کچھ تمہارے لئے اس زمین کے اندر مختلف رنگوں میں پیدا کیا ہے اس میں بھی عبرت حاصل کرنے والی قوم کے لئے اس کی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔"

(وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ) یعنی پیدا کیا اور باہر نکالا۔(مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ) مختلف رنگوں میں تمہارے لئے پیدا کیا اس میں بھی عبرت حاصل کرنے والی قوم کے لئے نشانیاں ہیں۔

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (۱۴)

۱۴۔ "اور وہی وہ ہے جس نے سمندروں کو مسخر کر دیا ہے تاکہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھا سکو اور پہننے کے لئے زینت کا سامان نکال سکو اور تم تو دیکھ رہے ہو کہ کشتیاں کس طرح اس کے سینے کو

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چیرتی ہوئی چلی جارہی ہیں اور یہ سب اس لئے بھی ہے کہ تم اس کے فضل و کرم کو تلاش کر سکو اور شاید اسی طرح اس کے شکر گذار بندے بھی بن جاؤ۔"

(وَهُوَ الَّذِی سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا) یعنی جواہرات کی مختلف قسمیں جو دریا سے باہر نکالی جاتی ہیں۔

(وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ) یعنی کشتیاں۔

وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (۱۵)

۱۵۔ "اور اس نے زمین میں پہاڑوں کے لنگر ڈال دیئے تاکہ تمہیں لے کر اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائیں اور نہریں اور راستے بنا دیئے تاکہ منزل سفر میں ہدایت پاسکو۔"

(وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ) یعنی پہاڑ۔(أَنْهَارًا وَسُبُلًا) یعنی راستے کو۔(لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ) یعنی شاید ہدایت پاجاؤ۔[1]

وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ (۱۶)

۱۶۔ "اور علامات معین کردیں اور لوگ ستاروں سے بھی راستے دریافت کرلیتے ہیں۔"

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۳۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ) معلّٰی بن خنیس حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "النَّجْم "سے مراد رسول خدا ﷺ اور "عَلَامَات" سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں۔[1]

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ (۲۰)

۲۰۔ "اور اس کے علاوہ جنہیں یہ مشرکین پکارتے ہیں وہ خود ہی مخلوق ہیں اور وہ کسی چیز کو خلق نہیں کر سکتے ہیں۔"

(وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ) یہ آیت بتوں کی عبادت و پرستش کو باطل کرتی ہے۔

إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ (۲۲)

۲۲۔ "تمہارا خدا صرف ایک ہے اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل منکر قسم کے ہیں اور وہ خود مغرور و متکبر ہیں۔"

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو اس آیت (فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ) کی تفسیر میں فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ فرمارہے تھے کہ رجعت جو حق ہے وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے۔(قُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ) یعنی وہ لوگ کافر ہیں۔

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۱۶، ص ۹۱ و ج ۲۴، ص ۸۰؛ تاویل الآیات الظاہرۃ، ص ۲۵۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ) یعنی وہ لوگ حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا انکار کرتے ہیں۔[1]

(لَا جَرَمَ أَنَّ اللهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ) (۲۳)

۲۳۔ "یقیناً اللہ ان تمام باتوں کو جانتا ہے جنہیں یہ چھپاتے ہیں یا جن کا یہ انکار کرتے ہیں وہ مستکبرین کو ہر گز پسند نہیں کرتا ہے۔"

(لَا جَرَمَ أَنَّ اللهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ) یعنی ولایت حضرت علی علیہ السلام سے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ (۲۴)

۲۴۔ "اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ سب پچھلے لوگوں کے افسانے ہیں۔"

(وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ) آیت میں (أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ) سے مراد پچھلے لوگوں کے افسانے اور جھوٹ ہیں۔[2] فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے: (وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ فِي علی ۙ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ)[3]

---

[1]۔ تفسیر عیاشی، ج ۲، ص ۲۵۷؛ بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۱۰۴

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۳۵

[3]۔ شواہد التنزیل، ج ۱، ص ۴۲۹؛ تفسیر فرات کوفی، ص ۲۳۴؛ تفسیر عیاشی، ج ۲، ص ۲۵۷؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۳۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ(۲۵)

۲۵۔ "تاکہ یہ مکمل طور پر اپنا بھی بوجھ اٹھائیں اور اپنے ان مریدوں کا بھی بوجھ اٹھائیں جنہیں بلا علم و فہم کے گمراہ کرتے رہتے ہیں بے شک یہ بڑا بدترین بوجھ اٹھانے والے ہیں۔"

(لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ) فرماتے ہیں: (يَحْمِلُون آثامهم) مراد ہے یعنی وہ لوگ جنہوں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا حق غصب کیا ہے اور آثام سے مراد وہ افراد ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا کی قسم حجامت کی شیشی کے برابر بھی خون بہایا نہیں گیا، عصا سے عصا تک نہیں ٹکرایا اور حرام طریقے سے شرمگاہوں پر قبضہ نہیں ہوا اور حرام طریقے سے کوئی مال لوٹا نہیں گیا مگر یہ کہ ان تمام گناہوں کے ذمہ دار دونوں غاصبانِ خلافت (اول و دوم) ہیں بغیر اس کے کہ گناہگاروں کے گناہوں میں کمی واقع ہو۔

خلافت ملنے کے بعد حضرت علی علیہ السلام کا خطبہ[1]

جمیل روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے لوگوں کی بیعت کے پانچ دن بعد لوگوں کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! ہر حق

---

[1]۔مدینہ منورہ میں ظاہری خلافت کی بیعت کے بعد یہ پہلا خطبہ ہے جس میں امیر المومنین علیہ السلام نے آنے والے حوادث کی اس طرح تصویر کشی فرمائی ہے جیسے آپ انہیں دیکھ رہے ہوں۔ (مترجم)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کا ایک طلبگار ہوتا ہے اور ہر خون کا ایک منتقم، ہمارے حق کا طلب کرنے والا ہمارے خون کا بدلہ لینے والے کی طرح ہے جو خود اپنے حق میں حاکم ہے وہ ایسا عادل ہے جو حق سے منحرف نہیں ہوگا اور ایسا حاکم ہے جو ظلم و ستم نہیں کرتا اور وہ حاکم وہی خدائے واحد و قہار ہے۔ جان لو کہ ہر سنت کے لئے ایک بدعت ہے تو خود اس بدعت کا گناہ اور اس بدعت کو انجام دینے والوں کا گناہ اس کے سر ہے جس نے اس بدعت کو رائج کیا ہے جبکہ بدعت انجام دینے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ خداوند عالم عنقریب ظالموں سے انتقام لے گا اگر کھانے والا دوسرے کھانے والے پر یا پینے والا دوسرے پینے والے پر ظلم کرے اور لقمۂ تلخ اسے کھلائے یا سیاہ صبر سے تلخ شربت پلائے تو پس ظالم کو چاہئے کہ زہر آلود شراب پیئے اور ایک طولانی مدت تک خوف و وحشت سے بھرا لباس پہنے اور اس کے لئے زہر سے بھرا پیالہ ہوگا ان اعمال و کردار کے سبب جو وہ بجالائے ہیں اور ان کے اعمال سے کہیں زیادہ سخت اس کی سزا ہوگی۔

ہوشیار ہو جاؤ ان کے لئے جاڑے کی سختیوں اور گرمی کی شدتوں میں نیند کے علاوہ کچھ باقی نہیں بچے گا۔ وائے ہو ان پر جنہوں نے توشۂ آخرت جمع نہیں کیا بلکہ گناہ و خطا کا بار اپنی پشتوں پر لاد رکھا ہے اے گناہوں کا بوجھ ڈھونے والو! اور اے گناہ و وبال میں ملوث لوگو! تمہاری خطائیں مظلوموں اور لاچاروں پر بہت زیادہ ہو گئی ہیں غور سے سنو، فکر کرو پھر توبہ کرو اور خود پر روؤ اس لئے کہ بہت جلد جان لوگے کہ جنہوں نے دوسروں پر ظلم و ستم کئے ہیں ان پر کیا بیتنے والی ہے اور بارہا میں نے قسم کھائی ہے میرے بعد بنی امیہ کے مظالم کہ خدا ظلم و ستم کرنے والوں کو خصوصاً وہ پہلا کہ جس نے بدعت کی بنیاد رکھی ہے اپنی رحمت سے دور رکھے کہ ان کے گناہوں کا بوجھ اور ان کی بدعت پر عمل کرنے والوں کے گناہوں کا بوجھ قیامت تک ان کے گناہوں کا راستہ ان پر سہل اور آسان نہ ہو جن لوگوں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کو انہوں نے گمراہ کیا ہے ان کے گناہوں کا بوجھ بھی انہیں کے کاندھوں پر ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ یہ سخت بوجھ ہے جو انہیں اٹھانا پڑے گا۔ ہوشیار و آگاہ ہو جاؤ وہ ایسا برا بوجھ ہے جو اپنے کاندھوں پر رکھے ہیں۔[1]

قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ (۲۶)

۲۶۔ "یقیناً ان سے پہلے والوں نے بھی مکاریاں کی تھیں تو عذاب الٰہی ان کی تعمیرات تک آیا اور اسے جڑ سے اکھاڑ پھینک دیا اور ان کے سروں پر چھت گر پڑی اور عذاب ایسے انداز سے آیا کہ انہیں شعور بھی نہ پیدا ہو سکا۔"

محمد بن مسلم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آیت (قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ) کی تفسیر میں فرمایا: ان کی مکاریاں دھری رہ گئیں یعنی وہ مر گئے اور خداوند عالم نے انہیں جہنم میں ڈال دیا اور یہ دشمنان آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مثال ہے۔[2]

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ (۲۷)

---

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۳۲، ص ۴۱؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۷۴

[2] ۔ بحار الانوار، ج ۳۱، ص ۵۷۷؛ تفسیر صافی، ج ۴، ص ۳۱۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ ۖ فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوءٍ ۚ بَلَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۲۸) (فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ) (۲۹)

۲۷۔ "اس کے بعد وہ روز قیامت انہیں رسوا کرے گا اور پوچھے گا کہاں ہیں وہ میرے شریک جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے اس وقت صاحبان علم کہیں گے کہ آج رسوائی اور برائی ان کافروں کے لئے ثابت ہو گئی ہے۔"

۲۸۔ "جنہیں ملائکہ اس عالم میں اٹھاتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کے ظالم ہوتے ہیں تو اس وقت اطاعت کی پیشکش کرتے ہیں کہ ہم تو کوئی برائی نہیں کرتے تھے بے شک خدا خوب جانتا ہے کہ تم کیا کیا کرتے تھے۔"

۲۹۔ "جاؤ اب جہنم کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ اور ہمیشہ وہیں رہو کہ متکبرین کا ٹھکانہ بہت برا ہوتا ہے۔"

(ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ)

امام علیہ السلام فرماتے ہیں: (الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) سے مراد ائمہ ہیں جو دشمنوں سے کہیں گے کہاں ہیں تمہارے ساتھی اور وہ لوگ جن کی تم دنیا میں اطاعت کرتے تھے؟ پھر کہتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ لوگ جنہیں ملائکہ موت کے گھاٹ اتاریں گے انہوں نے خود پر ظلم کیا ہے وہ یہی گروہ ہے کہ (فَأَلْقَوُا السَّلَمَ) جس پر بلائیں نازل ہوں گی تو انہیں قبول کرتے ہوئے کہیں گے: "" ہم نے کوئی بھی برائی نہیں کی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خداوند عالم بھی ان کے قول کو رد کرتے ہوئے فرماتا ہے: (بَلَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ) بے شک خداوند عالم ان تمام چیزوں سے آگاہ ہے جنہیں تم نے انجام دیا ہے پس ان سے کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ اور اسی میں تم ہمیشہ رہو کہ متکبرین کی جگہ کتنی بری ہے۔[1]

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۳۲)

۳۲۔ "جنہیں ملائکہ اس عالم میں اٹھاتے ہیں کہ وہ پاک و پاکیزہ ہوتے ہیں اور ان سے ملائکہ کہتے ہیں کہ تم پر سلام ہو اب تم اپنے نیک اعمال کی بناء پر جنت میں داخل ہو جاؤ۔"

خداوند عالم مومنین کے بارے میں فرماتا ہے: (الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ) آیت میں (طَيِّبِينَ) سے مراد وہ مومنین ہیں جن کی ولادت دنیا میں طیب و طاہر رہی ہے۔

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (۳۳)

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۴۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۳۔ "کیا یہ لوگ صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس ملائکہ آجائیں یا حکم پروردگار آجائے تو یہی ان کے پہلے والوں نے بھی کیا تھا اور اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا ہے بلکہ یہ خود ہی اپنے نفس پر ظلم کرتے رہے ہیں۔"

(هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ) یعنی عذاب و موت اور قائم آل محمد علیہ السلام کے ظہور سے۔

(كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللهُ وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ) یہی ان سے پہلے والوں نے بھی کیا تھا اور خداوند عالم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن خود ان لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِؤُنَ (۳۴)

۳۴۔ "نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے اعمال کے برے اثرات ان تک پہنچ گئے اور جن باتوں کا یہ مذاق اڑایا کرتے تھے انہیں باتوں نے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیا اور پھر تباہ و برباد کر دیا۔"

(فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِؤُنَ) یعنی وہ عذاب جس میں وہ رجعت کے وقت گرفتار ہوں گے۔

وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ نَحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (۳۵)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۵۔ "اور مشرکین کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم یا ہمارے بزرگ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرتے اور نہ اس کے حکم کے بغیر کسی شئ کو حرام قرار دیتے، اسی طرح ان کے پہلے والوں نے بھی کیا تھا تو کیا رسولوں کی ذمہ داری واضح اعلان کے علاوہ کچھ اور بھی ہے۔"

(وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ نَحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ) یہ آیت محکمات میں سے ہے۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ (۳۶)

۳۶۔ "اور یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا ہے کہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو پھر ان میں سے بعض کو خدا نے ہدایت دیدی اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی تو اب تم لوگ روئے زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ تکذیب کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔"

(وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ) طاغوت سے مراد بت ہیں۔

(فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ) یعنی ان لوگوں کے حالات جو تم سے پہلے ہلاک ہوئے ہیں ان پر غور و فکر کرو اور ان سے عبرت حاصل کرو۔[1]

إِنْ تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ ۖ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ (۳۷)

---

[1] تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۴۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۷۔ "اگر آپ کو خواہش ہے کہ یہ ہدایت پاجائیں تو اللہ جس کو گمراہی میں چھوڑ چکا ہے اب اسے ہدایت نہیں دے سکتا اور نہ ان کا کوئی مدد کرنے والا ہوگا۔"

(إِنْ تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ) پیغمبر اسلام ﷺ سے خطاب ہے۔

(فَإِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي) یعنی انہیں ثواب نہیں دے گا۔

(مَنْ يُضِلُّ) یعنی ان پر عذاب کرے گا۔[1]

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (۳۸) لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ (۳۹)

۳۸۔ "ان لوگوں نے واقعی اللہ کی قسم کھائی تھی کہ اللہ مرنے والوں کو دوبارہ زندہ نہیں کرسکتا ہے حالانکہ یہ اس کا برحق وعدہ ہے یہ اور بات ہے کہ اکثر لوگ اس حقیقت سے باخبر نہیں ہیں۔"

۳۹۔ "وہ چاہتا ہے کہ لوگوں کے لئے اس امر کو واضح کردے جس میں وہ اختلاف کررہے ہیں اور کفار کو یہ معلوم ہوجائے کہ وہ واقعی جھوٹ بولا کرتے تھے۔"

(وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ)

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۴۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کرتے تھے کہ لوگ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

کہا گیا: لوگوں کا خیال یہ ہے کہ یہ آیت کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: کفار کبھی بھی خدا کی قسم نہیں کھاتے بلکہ یہ آیت پیغمبر ﷺ کی امت کے ایک گروہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم لوگ مرنے کے بعد روز قیامت کے آنے سے پہلے واپس دنیا میں آجاؤ گے تو ان لوگوں نے قسم کھا کر کہا کہ ہم ہر گز واپس نہیں پلٹیں گے اور خداوند عالم نے ان کے قول کی تردید کرتے ہوئے فرمایا: (لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ) یعنی رجعت کے وقت وہ لوگ زندہ ہوں گے پھر ہلاک ہو جائیں گے اور اس کے ذریعے مومنین کے قلوب کو تسکین ہو گی۔[1]

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (۴۱)

۴۱۔ "اور جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد راہ خدا میں ہجرت اختیار کی ہے ہم عنقریب دنیا میں بھی ان کو بہترین مقام عطا کریں گے اور آخرت کا اجر تو یقیناً بہت بڑا ہے اگر یہ لوگ اس حقیقت سے باخبر ہوں۔"

(وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللهِ) یعنی ان لوگوں نے خدا کی رضایت و خوشنودی کے لئے ہجرت کی اور کفار کو چھوڑ دیا۔

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۴۶؛ تفسیر صافی، ج ۴، ص ۳۲۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ (۴۵) أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ (۴۶)

۴۵۔ "کیا یہ برائیوں کی تدبیریں کرنے والے کفار اس بات سے مطمئن ہوگئے ہیں کہ اللہ اچانک انہیں زمین میں دھنسادے یا ان تک اس طرح عذاب آجائے کہ انہیں اس کا شعور بھی نہ ہو۔"

۴۶۔ "یا انہیں چلتے پھرتے گرفتار کرلیا جائے کہ یہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے ہیں۔"

(أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ) یعنی اے محمدؐ! اور یہ استفہام ہے۔

(أَنْ يَخْسِفَ اللهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ) فرماتے ہیں: جس وقت وہ لوگ تجارت میں مصروف ہوں گے اچانک عذاب الٰہی ان کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ (۴۷)

۴۷۔ "یا پھر انہیں ڈرا ڈرا کر دھیرے دھیرے گرفت میں لیا جائے کہ تمہارا پروردگار بڑا شفیق و مہربان ہے۔"

(أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ) یا یہ کہ عذاب الٰہی انہیں بیداری کے عالم میں اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى مَا خَلَقَ اللهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ (۴۸)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۸۔ "کیا ان لوگوں نے ان مخلوقات کو نہیں دیکھا ہے جن کا سایہ داہنے بائیں پلٹتا رہتا ہے کہ سب اس کی بارگاہ میں تواضع وانکسار کے ساتھ سجدہ ریز ہیں۔"

(أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ) ہر سایہ کی ردّ وبدل خداوند عالم خلق کرتا ہے کہ وہ سجدہ خداوند عالم کے لئے ہے اور جب اشیاء حرکت کرتی ہیں تو اس کا سایہ بھی حرکت کرتا ہے اور ان کا حرکت کرنا ہی ان کا سجدہ ہے۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ(۴۹)يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (۵۰)وَقَالَ اللهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ(۵۱)

۴۹۔ "یہ سب اپنے پروردگار کی برتری اور عظمت سے خوفزدہ ہیں اور اسی کے امر کے مطابق کام کررہے ہیں۔"

۵۰۔ "اور اللہ نے کہہ دیا ہے کہ خبردار دو خدا نہ بناؤ کہ اللہ صرف خدائے واحد ہے لہٰذا مجھ ہی سے ڈرو۔"

۵۱۔ "اور اسی کے لئے زمین وآسمان کی ہر شئے ہے اور اسی کے لئے دائمی اطاعت بھی ہے تو کیا تم غیر خدا سے بھی ڈرتے ہو۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ) فرماتے ہیں کہ خداوند عالم نے ملائکہ کے لئے جو راہیں معین کی ہیں وہ اسی پر گامزن رہتے ہیں۔[1]

اس کے بعد خداوند عالم دوئیت (یعنی دو خدا ہونے) کو رد کرتے ہوئے فرماتا ہے: (لَا تَتَّخِذُوا إِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ) تم لوگ دو خدا کا انتخاب نہ کرو کہ بے شک خدا صرف ایک ہی ہے لہٰذا صرف مجھ ہی سے ڈرو۔[2]

وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا ۚ أَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُونَ (۵۲) وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۖ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ (۵۳)

۵۲۔ "اور تمہارے پاس جو بھی نعمت ہے وہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے اور اس کے بعد بھی جب تمہیں کوئی تکلیف چھو لیتی ہے تو تم اسی سے فریاد کرتے ہو۔"

۵۳۔ "اور جب وہ تکلیف کو دور کر دیتا ہے تو تم میں سے ایک گروہ اپنے پروردگار کا شریک بنانے لگتا ہے۔"

(وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا) آیت میں "وَاصِب" کے معنی "واجب" کے ہیں پھر اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے: (وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۖ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ

---

[1] یعنی راہ کے انتخاب میں انہیں آزادی حاصل نہیں ہے۔

[2] تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۵۷

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ) یعنی وہ لوگ نالہ و فریاد کرتے ہوئے واپس پلٹ آئیں گے اور یہاں آیت میں نعمت سے مراد صحت و تندرستی، عافیت اور وسعت رزق ہے۔

وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُونَ (۵۶)

۵۶۔ "اور یہ ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے ان کا بھی حصہ قرار دیتے ہیں جنہیں جانتے بھی نہیں ہیں تو عنقریب تم سے تمہارے افترٰی کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا۔"

(وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ) ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ عرب اپنی کھیتی باڑی، اونٹ اور بکریوں میں سے کچھ حصہ بتوں کے لئے بھی مخصوص کرتے تھے خداوند عالم ان کے عمل کو رد کرتے ہوئے فرماتا ہے: (تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُونَ) خدا کی قسم تم لوگ جو یہ جھوٹے الزام و بہتان لگاتے ہو تو تم سے سوال کیا جائے گا۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ (۵۷) وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ (۵۸) يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ (۵۹)

۵۷۔ "اور یہ اللہ کے لئے لڑکیاں قرار دیتے ہیں جب کہ وہ پاک اور بے نیاز ہے اور یہ جو کچھ چاہتے ہیں وہ سب انہیں کے لئے ہے۔"

۵۸۔ "اور جب خود ان میں سے کسی کو لڑکی کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ خون کے گھونٹ پینے لگتا ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵۹۔ "قوم سے منہ چھپاتا ہے کہ بہت بری خبر سنائی گئی ہے اب اس کو ذلت سمیت زندہ رکھے یا خاک میں ملادے یقیناً یہ لوگ بہت برا فیصلہ کر رہے ہیں۔"

(وَيَجْعَلُونَ لِلّٰهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ) فرماتے ہیں کہ قریش کہتے تھے کہ ملائکہ خدا کی بیٹیاں ہیں اور اس کی نسبت خدا کی طرف دیتے تھے جیساکہ خداوند عالم فرماتا ہے: (وَيَجْعَلُونَ لِلّٰهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ) یعنی فرزندوں سے، پھر فرماتا ہے: (وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ) یعنی ذلت و رسوائی کے ساتھ حفاظت کریں (أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ) یا وہ زندہ در گور کردیں؟ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ لوگ بہت بُرا فیصلہ کرتے ہیں۔[1]

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ (۶۱)

۶۱۔ "اور اگر خدا لوگوں سے ان کے ظلم کا مواخذ کرنے لگتا تو روئے زمین پر ایک رینگنے والے کو بھی نہ چھوڑتا لیکن وہ سب کو ایک معین مدت تک کے لئے ڈھیل دیتا ہے اس کے بعد جب وقت آجائے گا تو پھر نہ ایک ساعت کی تاخیر ہوگی اور نہ تقدیم۔"

(وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ) یعنی اگر خدا ظلم و معصیت کرتے وقت ان سے جواب طلب کرلے (مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ

---

[1] تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۵۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ) تو کوئی بھی جاندار روئے زمین پر باقی نہیں بچے گا لیکن اُنہیں معین مدت تک کے لئے ڈھیل دے دیتا ہے پس جب ان کی موت کا وقت قریب آجائے گا تو ایک لمحہ کی بھی تاخیر و تقدیم نہیں ہو گی۔[1]

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ ۖ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ (۶۲)

۶۲۔ "یہ خدا کے لئے وہ قرار دیتے ہیں جو خود اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں اور ان کی زبانیں یہ غلط بیانی بھی کرتی ہیں کہ آخرت میں ان کے لئے نیکی ہے حالانکہ یقینی طور پر ان کے لئے جہنم ہے اور یہ سب سے پہلے ہی ڈالے جائیں گے۔"

(وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ) تمہاری زبانیں جھوٹی ہیں۔

(أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ) یعنی ان پر عذاب نازل ہوگا۔[2]

وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ (۶۵)

۶۵۔ "اور اللہ ہی نے آسمان سے پانی برسایا ہے اور اس کے ذریعے زمین کو مردہ ہونے کے بعد دوبارہ زندہ کیا ہے اس میں بھی بات سننے والی قوم کے لئے نشانیاں پائی جاتی ہیں۔"

---

[1] ۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۵۹

[2] ۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۶۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَاللهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً---) یہ آیت محکمات میں سے ہے۔

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ(۶۶)

۶۶۔ "اور تمہارے لئے حیوانات میں بھی عبرت کا سامان ہے کہ ہم ان کے شکم سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ نکالتے ہیں جو پینے والوں کے لئے انتہائی خوشگوار معلوم ہوتا ہے۔"

(وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ) آیت میں "الفَرْث" سے مراد گوبر ہے۔[1]

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ(۶۷)

۶۷۔ "اور پھر خرمہ اور انگور کے پھلوں سے وہ شیرہ نکالتے ہیں جس سے تم نشہ اور بہترین رزق سب کچھ تیار کر لیتے ہو اس میں بھی صاحبان عقل کے لئے نشانیاں پائی جاتی ہیں۔"

(وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا) آیت میں "سکر" سے مراد سرکہ ہے۔(وَرِزْقًا حَسَنًا) سے مراد کشمش ہے۔[2]

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ (۶۸)

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۶۱

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۶۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (۶۹)

۶۸۔ "اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کو اشارہ دیا کہ پہاڑوں، درختوں اور گھروں کی بلندیوں میں اپنے گھر بنائے۔"

۶۹۔ "اس کے بعد مختلف پھلوں سے غذا حاصل کرے اور نرمی کے ساتھ خدائی راستہ پر چلے جس کے بعد اس کے شکم سے مختلف قسم کے مشروب برآمد ہوں گے جس میں پورے عالم انسانیت کے لئے شفا کا سامان ہے اور اس میں بھی فکر کرنے والی قوم کے لئے ایک نشانی ہے۔"

(وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ) آیت میں "وحی" سے مراد الہام ہے جو شہد کی مکھی تمام کلیوں اور پھولوں سے لیتی ہے پھر اس سے شہد بناتی ہے۔[1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس آیت (وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نحل سے مراد ہم اہل بیتؑ ہیں جس کی طرف خدا نے وحی فرمائی ہے اور (أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا) کے معنی یہ ہے کہ ہمیں حکم دیا جارہا ہے کہ عربوں میں سے اپنا شیعہ اور پیرو بنائیں اور (مِنَ الشَّجَرِ) سے مراد یہ ہے کہ عجمیوں میں سے بھی اپنا پیرو بنائیں اور (وَمِمَّا يَعْرِشُونَ) سے مراد یہ ہے کہ غلاموں کو بھی اپنا مطیع و فرمانبردار بنائیں اور (يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ) سے

---

[1]۔ تفسیر نور الثقلین، ج ۳، ص ۶۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مراد یہ ہے کہ وہ شراب جو شہد کی مکھی کے پیٹ سے باہر نکلتی ہے اور مختلف رنگ کی ہوتی ہے وہ وہی علم ہے جو ہماری طرف سے تمہاری جانب پہنچتا ہے۔[1]

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ (۷۰)

۷۰۔ "اور اللہ ہی نے تمہیں پیدا کیا ہے پھر وہ ہی وفات دیتا ہے اور بعض لوگوں کو اتنی بدترین عمر تک پلٹا دیا جاتا ہے کہ علم کے بعد بھی کچھ جاننے کے قابل نہ رہ جائیں بے شک اللہ ہر شئے کا جاننے والا اور ہر شئے پر قدرت رکھنے والا ہے۔"

(وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰكُمْ ۔۔۔ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا) جب وہ سن رسیدہ ہوئے تو انہیں نہیں معلوم تھا کہ اس سے پہلے ان کا علم کیا تھا۔

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۚ أَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ (۷۱)

۷۱۔ "اور اللہ ہی نے بعض کو رزق میں بعض پر فضیلت دی ہے تو جن کو بہتر بنایا گیا ہے وہ اپنا بقیہ رزق ان کی طرف نہیں پلٹا دیتے ہیں جو ان کے ہاتھوں کی ملکیت ہیں، حالانکہ رزق میں سب برابر کی حیثیت رکھنے والے ہیں تو کیا یہ لوگ اللہ ہی کی نعمت کا انکار کر رہے ہیں۔"

---

[1]۔ بحار الانوار، ج ۲۴، ص ۱۱۰؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۶۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ) مرد کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کھانے پینے کی تمام اشیاء کو اپنے لئے رکھ لے اور زوجہ اور بچوں کو نہ دے۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُونَ (۷۲)

۷۲۔ "اور اللہ نے تمہیں میں سے تمہارا جوڑا بنایا ہے پھر اس جوڑے سے اولاد اور اولادِ اولاد قرار دی ہے اور سب کو پاکیزہ رزق دیا ہے تو کیا یہ لوگ باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ ہی کی نعمت سے انکار کرتے ہیں۔"

(وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا) یعنی حواء کی تخلیق حضرت آدمؑ سے ہوئی۔

(وَحَفَدَةً) یعنی بہنیں قرار دیا ہے۔[1]

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا ۖ هَلْ يَسْتَوُونَ ۚ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (۷۵) وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلَاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (۷۶)

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۶۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷۵۔ "اللہ نے خود اس غلام مملوک کی مثال بیان کی ہے جو کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا ہے اور اس آزاد انسان کی مثال بیان کی ہے جسے ہم نے بہترین رزق عطا کیا ہے اور وہ اس میں سے خفیہ اور علانیہ انفاق کرتا رہتا ہے تو کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں، ساری تعریف صرف اللہ کے لئے ہی ہے مگر ان لوگوں کی اکثریت کچھ نہیں جانتی ہے۔"

۷۶۔ "اور اللہ نے ایک اور مثال ان دو انسانوں کی بیان کی ہے جن میں سے ایک گونگا ہے اور اس کے بس میں کچھ نہیں ہے بلکہ وہ خود اپنے مولا کے سر پر ایک بوجھ ہے کہ جس طرف بھی بھیج دے کوئی خیر لے کر نہ آئے گا تو کیا وہ اس کے برابر ہو سکتا ہے جو عدل کا حکم دیتا ہے اور سیدھے راستے پر گامزن ہے۔"

(ضَرَبَ اللهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ) یعنی وہ شادی یا طلاق کی قدرت نہیں رکھتے پھر خداوند عالم نے کفار کی مثال دیتے ہوئے فرمایا ہے: (ضَرَبَ اللهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ) یعنی کس طرح یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں اور جو لوگ عدالت کے ساتھ حکم دیتے ہیں وہ امیر المومنین علیہ السلام اور ائمہ علیہم السلام ہیں۔[1]

وَاللهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (۷۸)

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۶۸

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ(۷۹)

۷۸۔ "اور اللہ ہی نے تمہیں شکم مادر سے اس طرح نکالا ہے کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور اسی نے تمہارے لئے کان، آنکھ اور دل قرار دیئے ہیں کہ شاید تم شکر گذار بن جاؤ۔"

۷۹۔ "کیا ان لوگوں نے پرندوں کی طرف نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح فضائے آسمان میں مسخر ہیں کہ اللہ کے علاوہ انہیں کوئی روکنے والا اور سنبھالنے والا نہیں ہے بے شک اس میں بھی اس قوم کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں جو ایمان رکھنے والی قوم ہے۔"

یہ دونوں آیتیں (وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ۔۔۔۔ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ) محکمات میں سے ہیں۔

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ (۸۰)

۸۰۔ "اور اللہ ہی نے تمہارے لئے تمہارے گھر والوں کو وجہ سکون بنایا ہے اور تمہارے لئے جانوروں کی کھالوں سے ایسے گھر بنا دیئے ہیں جن کو تم روز سفر بھی ہلکا سمجھتے ہو اور روز اقامت بھی ہلکا محسوس کرتے ہو اور پھر اُن کے اُون، روئیں اور بالوں سے مختلف سامان زندگی اور ایک مدت کے لئے کارآمد چیزیں قرار دیں۔"

(وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا) یعنی سکونت کی جگہیں۔ (وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا) خیمے اور منزلیں۔ (تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ) یعنی جس دن سفر کرتے ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ) یعنی جس دن ٹھہرتے ہو۔(وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ) ابی الجارود روایت کرتے ہیں کہ (أَثَاثًا) سے مراد مال اور (مَتَاعًا) سے مراد منفعت و فائدے ہیں (إِلَىٰ حِينٍ) یعنی جب اس تک پہنچے گا۔[1]

وَاللهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ (۸۱)

۸۱۔ "اور اللہ ہی نے تمہارے لئے مخلوقات کا سایہ قرار دیا ہے اور پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنائی ہیں اور ایسے پیراہن بنائے ہیں جو گرمی سے بچا سکیں اور پھر ایسے پیراہن بنائے ہیں جو ہتھیاروں کی زد سے بچا سکیں۔وہ اسی طرح اپنی نعمتوں کو تمہارے اوپر تمام کردیتا ہے کہ شاید تم اطاعت گذار بن جاؤ۔"

(وَاللهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا) جو چیز سایہ کرنے والی۔

(وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ) اسی سے پیراہن بنائے ہیں اور بیشک قرار دیا اس چیز کو جو اس کی جانب سے قرار دی جاتی ہے۔

(وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ) یعنی زرہ۔[2]

يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ (۸۳)

---

[1] تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۶۹

[2] ۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۶۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸۳۔ "یہ لوگ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں اور پھر انکار کرتے ہیں اور ان کی اکثریت کافر ہے۔"

اللہ کی نعمت سے کیا مراد ہے؟

(یَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللهِ ثُمَّ یُنْکِرُونَهَا) فرماتے ہیں کہ: آیت میں (نِعْمَتَ اللهِ) سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں اور ائمہ علیہم السلام نعمت ہیں ائمہ علیہم السلام کے نعمت ہونے پر دلیل خداوند عالم کا یہ قول ہے کہ فرماتا ہے: (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِینَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللهِ کُفْرًا)[1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا کی قسم ہم نعمت پروردگار ہیں اور خداوند عالم نے ہمیں اپنے بندوں پر عنایت فرمایا ہے اور ہماری وجہ سے کامیاب ہونے والے کامیاب ہوں گے۔[2]

(وَیَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ کُلِّ أُمَّةٍ شَهِیدًا ثُمَّ لَا یُؤْذَنُ لِلَّذِینَ کَفَرُوا وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُونَ) (۸۴)

۸۴۔ "اور قیامت کے دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور اس کے بعد کافروں کو کسی طرح کی اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ ان کا عذر ہی سنا جائے گا۔"

---

[1]۔ سورۂ ابراہیم، آیت ۲۸

[2]۔ بحار الانوار، ج ۲۴، ص ۵۱؛ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۷۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا) فرماتے ہیں کہ ہر زمانے اور ہر امت کے لئے ایک امام ہے اور ہر امت اپنے امام کے ساتھ اٹھائی جائے گی۔

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ (۸۸)

۸۸۔ "جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور راہ خدا میں رکاوٹ پیدا کی ہم نے ان کے عذاب میں مزید اضافہ کر دیا کہ یہ لوگ فساد برپا کیا کرتے تھے۔"

(الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ) فرماتے ہیں کہ پیغمبرؐ کے بعد وہ لوگ منکر ہو گئے اور لوگوں کو امیر المومنین علیہ السلام کے راستے پر چلنے سے روک دیا۔

(زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ) ان لوگوں نے جو فساد برپا کیا ہے اس کی بناء پر ان پر زیادہ عذاب کروں گا۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۖ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ (۸۹)

۸۹۔ "اور قیامت کے دن ہم ہر گروہ کے خلاف انہیں میں کا ایک گواہ اٹھائیں گے اور پیغمبر آپ کو ان سب کا گواہ بنا کر لے آئیں گے اور ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جس میں ہر شئے کی وضاحت موجود ہے اور یہ کتاب اطاعت گذاروں کے لئے ہدایت، رحمت اور بشارت ہے۔"

(وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ) یعنی ائمہ سے پھر اپنے پیغمبرؐ سے فرمایا: "وَجِئْنَا بِكَ" اے محمدؐ!

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(شَهِيدًا عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ) یعنی ائمہ پر؛ پس رسول خدا ﷺ ائمہ علیہم السلام پر گواہ ہیں اور ائمہ لوگوں پر گواہ ہیں۔[1]

إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۹۰)

۹۰۔ "بے شک اللہ عدل، احسان اور قرابتداروں کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے اور بدکاری، ناشائستہ حرکات اور ظلم سے منع کرتا ہے کہ شاید تم اسی طرح نصیحت حاصل کرلو۔"

(إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ) آیت میں (العدل) یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (وَالْإِحْسَانِ) سے مراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

(وَالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ) سے مراد فلاں و فلاں ہیں۔[2]

اسماعیل بن مسلم کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا، میں بھی وہاں موجود تھا اس نے کہا: اے فرزند رسولؐ! خداوند عالم ایک جگہ عدل وانصاف اور ذی القربیٰ یعنی قرابتداروں کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں حکم دیا ہے اور بدکاری، ناشائستہ حرکات اور

---

[1] تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۷۱

[2] تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۷۶

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ظلم سے منع کیا ہے اور دوسری جگہ فرماتا ہے: (أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ)[1] یعنی حکم دیا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کریں۔

حضرتؑ نے فرمایا: صحیح ہے، خداوند عالم نے بندوں کو کوئی حکم نہیں دیا سوائے عدل و احسان کے پس خدا کی طرف سے دعا عام اور ہدایت خاص ہے اسی لئے فرمایا ہے: (وَاللهُ يَدْعُو إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ)[2] جبکہ (وَيَهْدِي جميع مَنْ دَعا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ، وہ تمام لوگ جو خدا کو پکارتے ہیں ان سب کو صراط مستقیم کی ہدایت کرتا ہے) نہیں فرمایا ہے۔

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ (۹۱) وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللهُ بِهِ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (۹۲)

۹۱۔ "اور جب کوئی عہد کرو تو اللہ کے عہد کو پورا کرو اور اپنی قسموں کو ان کے استحکام کے بعد ہر گز مت توڑو جب کہ تم اللہ کو نگراں اور کفیل بنا چکے ہو کہ یقیناً اللہ تمہارے افعال کو خوب جانتا ہے۔"

۹۲۔ "اور خبردار اس عورت کے مانند نہ ہو جاؤ جس نے اپنے دھاگہ کو مضبوط کاتنے کے بعد پھر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ کیا تم اپنے معاہدے کو اس چالاکی کا ذریعہ بناتے ہو کہ ایک گروہ دوسرے

---

[1] سورۂ یوسف، آیت ۴۰

[2] سورۂ یونس، ایت ۲۵ " اور خدا جس کو چاہتا ہے صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرتا ہے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

گروہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرے۔ اللہ تمہیں انہیں باتوں کے ذریعے آزمارہا ہے اور یقیناً روز قیامت اس امر کی وضاحت کردے گا جس میں تم آپس میں اختلاف کررہے تھے۔"

پابندِ ولایت رہو

(وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب آیتِ ولایت نازل ہوئی اور رسول خداﷺ نے غدیر خم میں لوگوں سے کہا چونکہ حضرت علی علیہ السلام مومنین کے خلیفہ ہیں لہٰذا انہیں سلام کرو تو لوگوں نے کہا: کیا یہ حکم خدا اور اس کے رسولؐ کی جانب سے ہے؟

تو پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی جانب سے ہے۔

اور یہ علیؑ، امیر المومنین، امام المتقین اور قائد الغر المحجلین ہیں جنہیں خداوند عالم قیامت کے دن پل صراط کے پاس کھڑا کرے گا تاکہ یہ اپنے شیعوں کو جنت میں داخل کریں اور اپنے دشمنوں کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دیں۔ اس قوت مذکورہ بالا آیت نازل فرمائی پھر ان لوگوں کے لئے مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: (وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ) اس عورت کی طرح سے نہ ہو جاؤ جس نے اپنے دھاگہ کو کاتنے کے بعد اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا جب کہ اپنی قسموں کو فساد اور ظلم کے لئے قرار دیتے ہیں۔[1]

---

[1] بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۱۶۹، تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۷۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ابی الجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: طائفہ بنی یتیم بن مرہ میں رابطہ بنت کعب بن سعد بن تمیم بن کعب بن لوی بن غالب نام کی ایک عورت تھی جو کم عقل اور بے وقوف تھی وہ ہمیشہ اپنے سر کے بالوں کی چٹیا بناتی اور کھولتی رہتی، پھر انہیں باندھتی اور کھولتی جس کی وجہ سے لوگ اس کی مثال دینے لگے اور آیت (وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا) اسی معروف و مشہور مثال کی طرف اشارہ ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے ولایت وخلافت امیر المومنین علیہ السلام کا عہد و پیمان باندھا ہے تو اپنے عہد و پیمان کی وفا کریں اور اس عورت کی طرح نہ ہو جائیں جس کی مثال قرآن نے بیان کی ہے کہ اپنے سر کے بال کھولتی اور دوبارہ باندھتی رہتی تھی اور اپنے وعدہ کو مت توڑیں۔[1]

(أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ ازكىٰ مِنْ أُمَّتِكُم) کسی نے پوچھا اے فرزند رسولؐ! ہم اسے اس طرح پڑھتے ہیں (هِيَ أَرْبىٰ مِنْ أُمَّةٍ)، آپؑ نے فرمایا: وائے ہو تم پر اربٰی (برتری) کیا ہے؟ پھر اپنے ہاتھوں سے اس کو ترک کرنے اور ختم کرنے کا اشارہ کیا۔

(إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللهُ بِهِ) یعنی علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ذریعے تم لوگوں کا امتحان لے گا (وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ) اور قیامت کے دن جس چیز کے بارے میں تمہیں اختلاف تھا اسے واضح و روشن کر دے گا۔

وَلَوْ شَاءَ اللهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۹۳)

---

[1]۔ بحار الانوار، ج۹، ص۲۲۱ اور ج ۶۴، ص ۱۸۳؛ تفسیر برہان، ج۴، ص ۴۸۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۹۳۔ "اور اگر پروردگار چاہتا تو جبراً تم سب کو ایک قوم بنا دیتا لیکن وہ اختیار دے کر جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے منزل ہدایت تک پہنچا دیتا ہے تم سے یقیناً ان اعمال کے بارے میں سوال کیا جائے گا جو تم دنیا میں انجام دے رہے تھے۔"

(وَلَوْ شَاءَ اللهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً) فرماتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو تم لوگوں کو ایک ہی مذہب اور ایک ہی امر پر قرار دے دیتا۔

(وَلٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ) فرماتے ہیں کہ عہد و پیمان توڑنے کی وجہ سے ان پر عذاب ہوگا۔

(وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ) فرماتے ہیں: اور جس کو چاہتا ہے ثواب دیتا ہے۔

(وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ) اور یقیناً وہ اعمال جو تم نے دنیا میں انجام دیئے ہیں اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللهِ ۖ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (۹۴)

۹۴۔ "اور خبردار اپنی قسموں کو فساد کا ذریعہ نہ بناؤ کہ نو مسلم افراد کے قدم ثابت ہونے کے بعد پھر اکھڑ جائیں اور تمہیں راہ خدا سے روکنے کی پاداش میں بڑے عذاب کا مزہ چکھنا پڑے اور تمہارے لئے عذاب عظیم ہو جائے۔"

(وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ) یہ مثال امیر المومنین علی علیہ السلام کے لئے ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا) یعنی پیغمبرؐ کے بیانات سننے کے بعد اس بارے میں متزلزل ہو جائیں۔

(وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللهِ) یعنی علی علیہ السلام کے راستے سے روک دیا۔

(وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ) اور تمہارے لئے بہت بڑا عذاب ہوگا۔

وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِنْدَ اللهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (۹۵)

۹۵۔ "اور خبردار اللہ کے عہد کے عوض معمولی قیمت (مالِ دنیا) نہ لو کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم کچھ جانتے بوجھتے ہو۔"

یہ آیت اسی سورہ کی آیت نمبر ۹۱ (وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ) پر عطف ہے۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ ۖ وَمَا عِنْدَ اللهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۹۶)

۹۶۔ "جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ سب خرچ ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی باقی رہنے والا ہے اور ہم یقیناً صبر کرنے والوں کو ان کے اعمال سے بہتر جزا عطا کریں گے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ ۖ وَمَا عِنْدَ اللهِ بَاقٍ) یعنی جو کچھ بھی مال و دولت اور نعمتیں تمہارے پاس ہیں وہ سب ختم ہو جانے والی ہیں اور جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ وہی نیکی اور برائی ہے جو تم نے اپنی طرف سے پہلے سے روانہ کر رکھا ہے وہ سب باقی رہے گا۔[1]

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۹۷)

۹۷۔ "جو شخص بھی نیک عمل کرے گا وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحب ایمان ہو ہم اسے پاکیزہ حیات عطا کریں گے اور انہیں ان اعمال سے بہتر جزا دیں گے جو وہ زندگی میں انجام دے رہے تھے۔"

(مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً) آیت میں "حَيَاةً طَيِّبَةً" سے مراد اس چیز پر قناعت کرنا ہے جو رزق خدا نے تمہیں عنایت فرمایا ہے۔[2]

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (۹۸)

۹۸۔ "لہٰذا جب آپ قرآن پڑھیں تو شیطان رجیم کے مقابلے کے لئے اللہ سے پناہ طلب کریں۔"

(فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۸۰

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۸۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: "رجیم" سب سے خبیث ترین شیطان ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اسے رجیم کیوں کہا گیا؟

آپؑ نے فرمایا: چونکہ وہ اللہ کی بارگاہ سے نکالا ہوا ہے۔[1]

إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (۹۹)

۹۹۔ "شیطان ہرگز ان لوگوں پر غلبہ نہیں پاسکتا جو صاحبان ایمان ہیں اور جن کا اللہ پر توکل و اعتماد ہے۔"

(إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ) فرماتے ہیں کہ شیطان مومنین کو راہ ولایت سے منحرف نہیں کرسکتا اور جس طرح مومنین گناہوں سے رخ پھیر لیتے ہیں اسی طرح غیر گناہ امور سے بھی دوری اختیار کرتے ہیں۔[2]

وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ ۙ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ(۱۰۱)قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ (۱۰۲)

۱۰۱۔ "اور جب ہم ایک آیت کی جگہ پر دوسری آیت تبدیل کرتے ہیں تو اگرچہ خدا خوب جانتا ہے کہ وہ کیا نازل کررہا ہے لیکن یہ لوگ یہی کہتے ہیں کہ محمد تم افترا کرنے والے ہو حالانکہ ان کی اکثریت کچھ نہیں جانتی ہے۔"

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۸۲

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۸۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۰۲۔ "تو آپ کہہ دیجئے کہ اس قرآن کو روح القدس جبرئیل نے تمہارے پروردگار کی طرف سے حق کے ساتھ نازل کیا ہے تاکہ صاحبان ایمان کو ثبات و استقلال عطا کرے اور یہ اطاعت گذاروں کے لئے ایک ہدایت اور بشارت ہے۔"

(وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ ۙ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ) جس وقت ہم نے آیت کو منسوخ کرکے اسے دوسری آیت سے تبدیل کر دیا تو رسول خدا ﷺ سے ان لوگوں نے کہا: تم ہمیشہ افترا باندھتے ہو پس خداوند عالم نے ان کی بات رد کرتے ہوئے فرمایا: اے محمدؐ! ان سے کہہ دو (نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ) آیت میں (رُوحُ الْقُدُس) سے مراد جبرئیل امینؑ ہیں۔[1]

ابی الجارود (رُوحُ الْقُدُس) کی تفسیر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ روح یعنی جبرئیل علیہ السلام اور (قدس) یعنی طیب و طاہر ہے (لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا) سے مراد آل محمد علیہم السلام ہیں (وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ) یعنی ہدایت و بشارت مسلمانوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہیں۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ۗ لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ (۱۰۳)

۱۰۳۔ "اور ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ مشرکین یہ کہتے ہیں کہ انہیں کوئی انسان اس قرآن کی تعلیم دے رہا ہے حالانکہ جس کی طرف یہ نسبت دیتے ہیں وہ عجمی ہے اور یہ زبان عربی واضح و فصیح ہے۔"

---

[1] تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۸۴

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ۗ لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ) اور وہ زبان ابن فلیھہ غلام ابن خضرمی کی ہے جو عجمی تھا اور اس کا لہجہ بھی مکمل عجمی تھا جس نے رسول خدا ﷺ کی پیروی کی اور ان پر ایمان لایا، وہ اہل کتاب میں سے تھا۔ قریش نے کہا: خدا کی قسم! وہ جو عجمی ہے وہ محمدؐ کو تعلیم دے رہا ہے۔ خداوند عالم نے فرمایا: (وَهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ) یہ قرآن عربی فصیح زبان میں ہے۔[1]

مَنْ كَفَرَ بِاللهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (۱۰۶) ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ (۱۰۷) أُولٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۖ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ (۱۰۸) لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ (۱۰۹) ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ (۱۱۰)

۱۰۶۔ "جو شخص بھی ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرلے اس کے علاوہ جو کفر پر مجبور کر دیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اور کفر کے لئے سینہ کشادہ رکھتا ہو اس کے اوپر خدا کا غضب ہے اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔"

۱۰۷۔ "یہ اس لئے کہ ان لوگوں نے زندگانیٔ دنیا کو آخرت پر مقدم کیا ہے اور اللہ ظالم قوموں کو ہرگز ہدایت نہیں دیتا ہے۔"

---

[1] تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۸۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۰۸۔ "یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور آنکھوں پر کفر کی چھاپ لگادی گئی ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو حقیقتاً حقائق سے غافل ہیں۔"

۱۰۹۔ "اور یقیناً یہی لوگ آخرت میں گھاٹا اٹھانے والوں میں ہیں۔"

۱۱۰۔ "اس کے بعد تمہارا پروردگار ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فتنوں میں مبتلا ہونے کے بعد ہجرت کی ہے اور پھر جہاد بھی کیا ہے اور صبر سے بھی کام لیا ہے یقیناً تمہارا پروردگار بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔"

(مَنْ كَفَرَ بِاللهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ) وہ عمار بن یاسر ہیں جنہیں قریش نے مکہ مکرمہ میں گرفتار کرکے آگ سے اذیت و آزار پہنچایا اور اتنی زیادہ اذیت کی کہ انہوں نے اپنے عقیدے کے خلاف کلمات اپنی زبان پر جاری کئے حالانکہ ان کا دل ایمان سے مملو تھا۔

(وَلٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا) وہ عبد اللہ بن سعد بن ابیہ بن سرح بن الحارث ہے جو قبیلہ بنی لویٰ سے ہے۔

ابن مسعود نے اس آیت کو اس طرح سے پڑھا ہے: (ذٰلِكَ بِأَنَّ اللهَ خَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِمْ وَ أَبْصَارِهِمْ وَقُلُوبِهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُونَ) لیکن مشہور قراء نے اس طرح پڑھا ہے: (أُولٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَ سَمعِهِم وَ أَبْصَارِهِمْ۔۔۔)

یہ تمام آیتیں عبد اللہ بن سعد بن ابیہ بن سرح کے بارے میں نازل ہوئی ہیں کہ جو مصر میں عثمان کا گورنر تھا اسی طرح اس کے بارے میں یہ آیت (وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الظَّالِمُونَ فِی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ)[1] بھی نازل ہوئی ہے۔[2] اور عمار کے بارے میں (ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيم) کی آیت نازل ہوئی ہے۔[3]

وَضَرَبَ اللهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللهِ فَأَذَاقَهَا اللهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (۱۱۲)

۱۱۲۔ "اور اللہ نے اس قریہ کی بھی مثال بیان کی ہے جو محفوظ اور مطمئن تھی اور اس کا رزق ہر طرف سے باقاعدہ آرہا تھا لیکن اس قریہ کے رہنے والوں نے اللہ کی نعمتوں کا انکار کیا تو خدا نے انہیں بھوک اور خوف کے لباس کا مزہ چکھادیا صرف ان کے ان اعمال کی بناپر جو وہ انجام دے رہے تھے۔"

(وَضَرَبَ اللهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللهِ فَأَذَاقَهَا اللهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ) امام علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ آیت ایک ایسی قوم کے بارے میں نازل ہوئی ہے جن کے پاس "ثلثان" (ثرثار) نامی نہر موجود تھی اور اس نہر کی وجہ سے ان کی سرزمین سرسبز و شاداب اور زراعت کے لئے بہت زرخیز تھی یہاں تک کہ وہ خمیر (یعنی گوندھے ہوئے آٹے) سے استنجاء اور تطہیر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ خمیر بہت نرم ہوتا ہے جس سے ہمارے بدن کو تکلیف نہیں ہوتی اور یہی کفران نعمت سبب بنا کہ اللہ نے اس نہر ثرثار کو خشک

---

[1] سورۂ انعام، آیت ۹۳ "اور جو یہ کہہ دے کہ میں بھی خدا کی طرح باتیں نازل کرسکتا ہوں اور اگر آپ دیکھتے کہ ظالم موت کی سختیوں میں ہے۔"

[2] تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۸۸

[3] تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۸۹

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کر دیا اور پھر انہیں قحط کا منہ دیکھنا پڑا اور ان کی حالت یہ ہو گئی کہ اسی سوکھے خمیر کو جمع کر کے کھانے لگے یہاں تک کہ اس کو لینے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت اور جھگڑا کرتے تھے۔[1]

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ (۱۱۶)

۱۱۶۔ "اور خبردار جو تمہاری زبانیں غلط بیانی سے کام لیتی ہیں اس کی بناء پر یہ نہ کہو کہ یہ حلال ہے یہ حرام ہے کہ اس طرح خدا پر جھوٹا بہتان باندھنے والے ہو جاؤ گے اور جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں ان کے لئے فلاح و کامیابی نہیں ہے۔"

(وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ) فرماتے ہیں کہ یہودی کہتے تھے کہ جو کچھ بھی جانوروں کے شکم میں ہے وہ ہمارے لڑکوں سے مخصوص ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (۱۲۰) شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ ۚ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (۱۲۱) وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ (۱۲۲) ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (۱۲۳)

۱۲۰۔ "بے شک ابراہیم ایک مستقل امت اور اللہ کے اطاعت گذار اور باطل سے کترا کر چلنے والے تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔"

---

[1] مستدرک الوسائل، ج ۱، ص ۲۸۱، بحار الانوار، ج ۷۷، ص ۲۰۰، تفسیر صافی، ج ۴، ص ۳۶۰

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۲۱۔ "وہ اللہ کی نعمتوں کے شکر گذار تھے خدا نے انہیں منتخب کیا تھا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی تھی۔"

۱۲۲۔ "اور ہم نے انہیں دنیا میں بھی نیکی عطا کی اور آخرت میں بھی ان کا شمار نیک کردار لوگوں میں ہوگا۔"

۱۲۳۔ "اس کے بعد ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ ابراہیم حنیف کے طریقے کا اتباع کریں کہ وہ مشرکین میں سے نہیں تھے۔"

(إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ حَنِيفًا) آیت میں "حَنِيف" سے مراد طیب و طاہر ہے۔(اجْتَبَاهُ) یعنی اسے منتخب کیا(وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ) سیدھے اور واضح و روشن راستے۔ پھر اپنے پیغمبرؐ سے فرماتا ہے: (ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا) یہاں "حَنِيفه" سے مراد جو حضرت ابراہیم علیہ السلام لائے تھے وہ دس چیزیں ہیں جن میں سے پانچ چیزیں بدن سے مخصوص ہے اور پانچ چیزیں سر سے۔ جو چیزیں بدن سے مخصوص ہیں وہ یہ ہیں: غسل جنابت، پانی سے طہارت، ناخن کاٹنا، بدن سے زائد بالوں کا صاف کرنا اور ختنہ کرنا لیکن جو چیزیں سر سے مخصوص ہیں وہ یہ ہیں: سر کے بال چھوٹے کرنا، مونچھیں کاٹنا، داڑھی رکھنا، مسواک کرنا اور خلال کرنا کہ قیامت تک یہ ساری چیزیں سنتِ ابراہیم علیہ السلام ہیں جو کبھی بھی منسوخ نہ ہوں گی۔[1]

إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (۱۲۴)

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۹۱

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۲۴۔ "ہفتہ کے دن کی تعظیم صرف ان لوگوں کے لئے قرار دی گئی تھی جو اس کے بارے میں اختلاف کررہے تھے اور آپ کا پروردگار روز قیامت ان تمام باتوں کا فیصلہ کردے گا جن میں یہ لوگ اختلاف کررہے تھے۔"[1]

(إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ) فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا: ہفتہ میں ایک دن خدا کے لئے قرار دو لیکن ان لوگوں نے اس میں اختلاف کیا، اس آیت کی تفسیر سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۱۶۳ کے ذیل میں بیان ہوئی ہے۔

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (۱۲۵)

۱۲۵۔ "آپ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعے دعوت دیں اور ان سے اس طریقے سے بحث کریں جو بہترین طریقہ ہے کہ آپ کا پروردگار بہتر جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے بہک گیا ہے اور کون لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔"

(وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ) فرماتے ہیں: جدال احسن قرآن ہے۔

ابی الجارود روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت (إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ) کی تفسیر میں فرمایا: ابراہیم علیہ السلام ایسے دین پر تھے کہ ان کے علاوہ کسی کے پاس ایسا

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۹۳

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دین نہ تھا اسی لئے امتِ واحد تھے ، یہ جو فرمایا(قَانِتًا) یعنی مطیع و فرمانبردار تھے اسی طرح (حَنِیف) یعنی وہ مسلمان تھے[1] اور مشرکوں میں سے نہیں تھے۔

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ۖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ (۱۲۶)

۱۲۶۔ "اور اگر تم ان کے ساتھ سختی بھی کرو تو اسی قدر جس قدر انہوں نے تمہارے ساتھ سختی کی ہے اور اگر صبر کرو تو صبر بہر حال صبر کرنے والوں کے لئے بہترین ہے۔"

(وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ۖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ)

پیغمبر اسلام ﷺ کے اصحاب جو جنگ احد میں شہید ہوتے تھے مشرکین ان کی لاشوں کو مُثلہ کر دیتے تھے یعنی ان کے ناک اور کان وغیرہ کاٹ لیتے تھے جن میں پیغمبر اسلام ﷺ کے چچا حضرت حمزہ بھی تھے۔

مسلمانوں نے کہا: خدا کی قسم ! اگر ان تک ہماری بھی رسائی ہو گئی تو ہم بھی ان کے ساتھ یہی برتاؤ کریں گے کہ خداوند عالم فرماتا ہے: (وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ) یعنی اگر تم چاہو تو تم بھی انہیں کی طرح عمل کر سکتے ہو اور ان کے مُردوں کو مُثلہ کر سکتے ہو لیکن اگر صبر کروگے تو صبر بہر حال صبر کرنے والوں کے لئے بہترین ہے۔[2]

---

[1]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۹۲

[2]۔ تفسیر برہان، ج ۴، ص ۴۹۵

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

منابع و مأخذ

۱۔ علامہ مجلسی، بحار الانوار، ۱۱۰ جلد، موسسۃ الوفاء بیروت، لبنان، ۱۴۰۴ ہجری قمری

۲۔ ثقۃ الاسلام کلینی، الکافی (اصول، فروع، روضۃ)، ۸ جلد، دار الکتب الاسلامیہ تہران، ۱۳۶۵ ہجری شمسی

۳۔ شیخ صدوق، من لایحضرہ الفقیہ، ۴ جلد، انتشارات جامعہ مدرسین قم، ۱۴۱۳ ہجری قمری

۴۔ شیخ طوسی، التہذیب، ۱۰ جلد، دار الکتب الاسلامیہ تہران، ۱۳۶۵ ہجری شمسی

۵۔ شیخ طوسی، الاستبصار، ۴ جلد، دار الکتب الاسلامیہ تہران، ۱۳۹۰ ہجری قمری

۶۔ شیخ حر عاملی، وسائل الشیعہ، ۲۹ جلد، موسسہ آل البیت علیہم السلام قم، ۱۴۰۹ ہجری قمری

۷۔ ابو منصور احمد بن علی طبرسی، الاحتجاج، ایک جلد، نشر مرتضی مشہد مقدس، ۱۴۰۳ ہجری قمری

۸۔ شیخ مفید، الاختصاص، ایک جلد، انتشارات کنگرہ جہانی شیخ مفید قم، ۱۴۱۳ ہجری قمری

۹۔ حسن بن ابی الحسن دیلمی، ارشاد القلوب، دو جلد، انتشارات شریف رضی، ۱۴۱۲ ہجری قمری

۱۰۔ شیخ صدوق، الأمالی، ایک جلد، انتشارات کتابخانہ اسلامیہ، ۱۳۶۲ ہجری شمسی

۱۱۔ شیخ صدوق، التوحید، ایک جلد، انتشارات جامعہ مدرسین قم، ۱۳۹۸ ہجری قمری (۱۳۵۷ شمسی)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۲۔ قطب الدین راوندی، الخرائج والجرائح، ۳ جلد، موسسہ امام مہدی (عج) قم، ۱۴۰۹ ہجری قمری

۱۳۔ شیخ صدوق، الخصال، دو جلد، انتشارات جامعہ مدرسین قم، ۱۴۰۳ ہجری قمری

۱۴۔ محمد بن حسن فتال نیشابوری، روضۃ الواعظین، ایک جلد، انتشارات رضی قم

۱۵۔ حاکم حسکانی، شواہد التنزیل، ۲ جلد، موسسہ چاپ و نشر، ۱۴۱۱ ہجری قمری

۱۶۔ سید علی بن موسی بن طاوس، الطرائف، ایک جلد، چاپخانہ خیام قم، ۱۴۰۰ ہجری قمری

۱۷۔ ابن فہد حلی، عدۃ الداعی، ایک جلد، دار الکتاب الاسلامی، ۱۴۰۷ ہجری قمری

۱۸۔ شیخ صدوق، علل الشرائع، ایک جلد، انتشارات مکتبۃ الداوری قم

۱۹۔ ابن ابی جمہور احسائی، عوالی اللیالی، ۴ جلد، انتشارات سید الشہداءؑ قم، ۱۴۰۵ ہجری قمری

۲۰۔ شیخ صدوق، عیون اخبار الرضاؑ، ۲ جلد، انتشارات جہان، ۱۳۷۸ ہجری قمری

۲۱۔ شیخ طوسی، الغیبہ، ایک جلد، موسسہ معارف اسلامی قم، ۱۴۱۱ ہجری قمری

۲۲۔ حسن بن شعبہ حرانی، تحف العقول، ایک جلد، انتشارات جامعہ مدرسین قم، ۱۴۰۴ ہجری قمری

۲۳۔ محمد بن مسعود عیاشی، تفسیر العیاشی، ۲ جلد، چاپخانہ علمیہ تہران، ۱۳۸۰ ہجری قمری

۲۴۔ فرات بن ابراہیم کوفی، تفسیر فرات، ایک جلد، موسسہ چاپ و نشر، ۱۴۱۰ ہجری

۲۵۔ سید شرف الدین حسینی استرآبادی، تأویل الآیات الظاہرۃ، ایک جلد، انتشارات جامعہ مدرسین قم، ۱۴۰۹ ہجری قمری

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

٢٦۔ محدث نوری، مستدرک الوسائل، ١٨ جلد، موسسہ آل البیت علیہم السلام قم، ١٤٠٨ ہجری قمری

٢٧۔ شیخ طوسی، الأمالی، ایک جلد، انتشارات دار الثقافۃ قم، ١٤١٤ ہجری قمری

٢٨۔ ابن بطریق یحییٰ بن حسن حلی، العمدۃ، ایک جلد، انتشارات جامعہ مدرسین قم، ١٤٠٧ ہجری قمری

٢٩۔ نعمان بن محمد تمیمی مغربی، دعائم الاسلام، ٢ جلد، دار المعارف مصر، ١٣٨٥ ہجری قمری

٣٠۔ سید علی بن موسیٰ بن طاوس، فرج المہموم، ایک جلد، دار الذخائر قم

٣١۔ شیخ طوسی، الفہرست، ایک جلد، المکتبۃ المرتضویۃ نجف اشرف

٣٢۔ سید نعمت اللہ جزائری، قصص الانبیاء علیہم السلام، ایک جلد، انتشارات کتابخانہ آیت اللہ مرعشی قم، ١٤٠٤ ہجری قمری

٣٣۔ قطب الدین راوندی، قصص الانبیاء علیہم السلام، ایک جلد، چاپ بنیاد پژوھش ھای آستان قدس رضوی، ١٤٠٩ ہجری قمری

٣٤۔ شیخ صدوق، کمال الدین، ٢ جلد، دار الکتب الاسلامیہ قم، ١٣٩٥ ہجری قمری

٣٥۔ حسین بن سعید اہوازی، المؤمن، ایک جلد، انتشارات مدرسہ امام مہدی (عج) قم، ١٤٠٤ ہجری قمری

٣٦۔ محمد بن ادریس حلی، مستطرفات السرائر، ایک جلد، انتشارات جامعہ مدرسین قم، ١٤١١ ہجری قمری

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۷۔ ابن شہر آشوب مازندرانی، مناقب آل ابی طالب علیہم السلام، ۴ جلد، موسسہ انتشارات علامہ قم، ۱۳۷۹ ہجری قمری

۳۸۔ امام علی بن ابی طالب علیہ السلام، نہج البلاغہ، ایک جلد، انتشارات دار الھجرہ قم

۳۹۔ محمد بن حسن بن فروخ صفار، بصائر الدرجات، ایک جلد، انتشارات کتابخانہ آیت اللہ مرعشی قم، ۱۴۰۴ ہجری قمری

۴۰۔ احمد بن محمد بن خالد برقی، المحاسن، ایک جلد، دار الکتب الاسلامیہ قم، ۱۳۷۱ ہجری قمری

۴۱۔ شیخ صدوق، معانی الاخبار، ایک جلد، انتشارات جامعہ مدرسین قم، ۱۳۶۱ ہجری شمسی

۴۲۔ علامہ حلی حسن بن یوسف، کشف الیقین، ایک جلد، موسسہ چاپ و انتشارات وابستہ بہ وزارت فرہنگ وارشاد، ۱۴۱۱ ہجری قمری

۴۳۔ ابو الفضل علی بن حسن طبرسی، مشکاۃ الانوار، ایک جلد، کتابخانہ حیدریہ نجف اشرف، ۱۳۸۵ ہجری قمری

۴۴۔ رضی الدین علی بن یوسف حلی، العدد القویۃ، ایک جلد، انتشارات کتابخانہ آیت اللہ مرعشی قم، ۱۴۰۸ ہجری قمری

۴۵۔ شیخ جعفر سبحانی، موسوعۃ طبقات الفقہاء، ۱۵ جلد، ناشر موسسہ امام صادق علیہ السلام، چاپ قم، ۱۴۱۸ ہجری قمری

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۶۔ شیخ آقا بزرگ تہرانی، الذریعۃ الی تصانیف الشیعۃ، ۲۵ جلد، چاپ ایران، اسماعیلیان قم و کتابخانہ اسلامیہ تہران، ۱۴۰۸ ہجری قمری

۴۷۔ بحرانی سید ہاشم، البرہان فی تفسیر القرآن، تحقیق قسم الدراسات الاسلامیہ موسسۃ البعثت قم، بنیاد بعثت تہران، سال طبع ۱۴۱۶ ہجری قمری

۴۸۔ عروسی حویزی عبد علی بن جمعہ، تفسیر نور الثقلین، تحقیق سید ہاشم رسولی محلاتی، انتشارات اسماعیلیان قم، ۱۴۱۵ ہجری قمری

۴۹۔ قمی مشہدی محمد بن محمد رضا، تفسیر کنز الدقائق و بحر الغرائب، تحقیق حسین درگاہی، سازمان چاپ و انتشارات وزارت ارشاد اسلامی تہران، ۱۳۶۸ ہجری شمسی

۵۰۔ مکارم شیرازی ناصر، تفسیر نمونہ، دار الکتب الاسلامیہ تہران، ۱۳۷۴ ہجری شمسی

۵۱۔ فیض کاشانی ملا محسن، تفسیر صافی، تحقیق حسین اعلمی، انتشارات صدر تہران، ۱۴۱۵ ہجری قمری

۵۲۔ طبرسی فضل بن حسن، مجمع البیان فی تفسیر القرآن، تحقیق با مقدمہ محمد جواد بلاغی، انتشارات ناصر خسرو تہران، ۱۳۷۲ ہجری شمسی

۵۳۔ شیخ جعفر سبحانی، منشور عقاید

۵۴۔ دوانی علی، مفاخر اسلام

۵۵۔ عباس قمی، الکنی والالقاب

۵۶۔ مامقانی، تنقیح المقال

Presented by: https://jafrilibrary.com